تاکہ ہر ایک کو اُس کے کام کے موافق بدلا دوں (۱۳) میں الفا اور ا
ابتدا اور انتہا اول و آخر ہوں (۱۴) مبارک وے ہیں جو اُسکے حک
پر عمل کرتے ہیں تاکہ زندگی کے درخت پر اُن کا اختیار ہو اور وے
دروازوں سے شہر میں داخل ہوویں (۱۵) مگر کتے اور جادوگر اور
اور خونی اور بت پرست اور جو کوئی جھوٹھ کو چاہتا اور بولتا ہی
باہر ہیں (۱۶) مجھ یسوع نے اپنے فرشتے کو بھیجا کہ کلیسیاؤں مے
باتوں کی گواہی تم کو دیتے میں داؤد کی اصل و نسل اور صبح
ستارہ ہوں (۱۷) اور روح اور دلہن کہتی ہیں آ اور جو سنتا ہی
آ اور جو پیاسا ہی آوے اور جو کوئی چاہے آب حیات مفت
(۱۸) کیونکہ میں ہر ایک شخص کے لیئے جو اِس کتاب کی نبوت
باتیں سنتا ہی یہہ گواہی دیتا ہوں کہ اگر کوئی اِن باتوں میں
بڑھاوے تو خدا اُن آفتوں کو جو اِس کتاب میں لکھی ہیں اُس
بڑھاویگا (۱۹) اور اگر کوئی اِس نبوت کی کتاب کی باتوں میں
کچھ نکال ڈالے تو خدا اُس کا حصہ کتاب حیات سے اور شہر مقد
سے اور اِن باتوں سے جو اِس کتاب میں لکھی ہیں نکال ڈالیگا (۲۰)
جو اِن چیزوں کی گواہی دیتا ہی یہہ کہتا ہی کہ میں یقیناً جلد
ہوں آمین ہاں ای خداوند یسوع آ (۲۱) ہمارے خداوند یسوع مسی
کا فضل تم سب پر ہووے * آمین *

نئے عہدنامے کا خاتمہ ہوا *

قوموں کے جلال اور عزت کو اُس میں ڈوینگے (۲۶) اور کوئی چیز جو ناپاک یا نفرت انگیز یا جھوٹھ ہی اُس میں کسی طرح در نہ آویگی مگر صرف وے ہی جو برے کی کتاب حیات میں لکھے ہوئے ہیں *

باب ۲۲

تب اُس نے مجھے آبِ حیات کی ایک صاف ندی مجھے دکھائی جو [illegible] اور برے کے تخت سے نکلتی تھی (۲) اور اُس کی سڑک کے بیچ اور اِس طرف ندی کے دونوں کنار زندگی کا درخت تھا جو بارہ قسم کے پھل دیتا تھا ہر ایک مہینے میں اپنا پھل دیتا تھا اور اُس درخت کے پتے قومیں کی شفا کے واسطے تھے (۳) اور پھر کوئی لعنت نہ ہوگی اور خدا اور برے کا تخت اُس میں ہوگا اور اُس کے بندے اُس کی بندگی کرینگے (۴) اور وے اُس کا منہ دیکھینگے اور اُس کا نام اُن کے ماتھوں پر ہوگا (۵) اور وہاں رات نہ ہوگی اور وے چراغ اور سورج کی روشنی کے محتاج نہیں کیونکہ خداوند خدا اُن کو روشن کرتا ہی اور وے ابدالآباد بادشاہت کرینگے (۶) پھر اُس نے مجھے کہا کہ یہ باتیں سچ اور برحق ہیں اور مقدس نبیوں کے خداوند خدا نے اپنے فرشتے کو بھیجا کہ اُن چیزوں کو جن کا جلد ہونا ضرور ہی اپنے بندوں پر ظاہر کرے (۷) دیکھ میں جلد آتا ہوں مبارک وہ جو اِس کتاب کی نبوت کی باتوں کو حفظ کرتا ہی (۸) اور مجھ یوحنا نے اُن چیزوں کو دیکھا اور سنا اور جب میں نے سنا اور دیکھا تب اُس فرشتے کے پاؤں پر جسنے مجھے یہ چیزیں دکھائیں سجدہ کرنے کو گرا (۹) تب اُس نے مجھ سے کہا خبردار ایسا نہ کر کیونکہ میں تیرا اور نبیوں کا جو تیرے بھائی ہیں اور اُن کا جو اِس کتاب کی باتیں حفظ کرتے ہیں ہمخدمت ہوں خدا کو سجدہ کر (۱۰) پھر اُس نے مجھ سے کہا کہ تو اِس کتاب کی نبوت کی باتوں پر مہر مت رکھ کیونکہ وقت نزدیک ہی (۱۱) جو ناراست ہی سو ناراست ہی رہے اور جو نجس ہی سو نجس ہی رہے اور جو راستباز ہی سو راستباز ہی رہے اور جو مقدس ہی سو مقدس ہی رہے (۱۲) اور دیکھ میں جلد آتا ہوں اور میرا اجر میرے ساتھ ہی

اور اُس کی روشنی بےنہایت بیش قیمت جواہر کی سی اُس یشم کی مانند تھی جو بلور کی طرح شفاف ہو (۱۲) اور اُسکی بڑی اور بلند دیوار تھی اور اُس کے بارہ دروازے اور اُن دروازوں پر بارہ فرشتے تھے اور اُن پر نام لکھے تھے جو بنی اِسرائیل کے بارہ فرقوں کے تھے (۱۳) پورب کو تین دروازے اُتر کو تین دروازے دکھن کو تین دروازے رہا ہی سات دروازے تھے (۱۴) اور اُس شہر کی دیوار کی بارہ نیسیاؤں میں اِن برّے کے بارہ رسولوں کے نام تھے (۱۵) اور [illegible] ہاتھ میں سونے کی ایک جریب تھی تاکہ اُس شہر اور اُس کے دروازوں اور اُسکی دیوار کو ناپے (۱۶) اور اُس شہر کی احاطہ چوکونی ہی اور اُس کا لمبان اِتنا ہی جتنی اُس کی چوڑان اور اُس نے اُس شہر کو اُس جریب سے ناپکر بارہ ہزار ستادیوس (یعنے ساڑھے سات سو کوس) پایا اور اُس کا لمبان اور چوڑان اور اُونچان ایک سان ہیں (۱۷) پھر اُس کے دیوار کو ناپا تو اُس آدمی کے ہاتھ سے جو فرشتہ تھا ایک سو چوالیس ہاتھ پایا (۱۸) اور اُس کی دیوار یشم کی بنی تھی اور وہ شہر خالص سونے کا شفاف شیشے کی مانند تھا (۱۹) اور اُس شہر کی دیوار کی نیویں ہر طرح کے جواہر سے آراستہ تھیں پہلی نیو یشم کی تھی دوسری نیلم کی تیسری شب چراغ کی چوتھی زمرد کی (۲۰) پانچویں عقیق کی چھٹھی لعل کی ساتویں سنہرے پتھر کی آٹھویں فیروزے کی نویں زبرجد کی دسویں یمنی کی گیارھویں سنگ سنبلی کی بارھویں یاقوت کی (۲۱) اور بارہ دروازے بارہ موتی تھے ہر دروازہ ایک ایک موتی کا اور اُس شہر کی سڑک خالص سونے کی شفاف شیشے کی مانند تھی (۲۲) اور میں نے اُس میں کوئی ہیکل نہ دیکھی اِس لیئے کہ خداوند خدا قادر مطلق اور برّہ اُس کی ہیکل ہیں (۲۳) اور وہ شہر سورج کا محتاج نہیں اور نہ چاند کا کہ وے اُس کو روشن کریں کیونکہ خدا کے جلال نے اُسے روشن کر رکھا ہی اور برّہ اُس کی روشنی ہی (۲۴) اور وے قومیں جنھوں نے نجات پائی اُس کی روشنی میں پھرینگی اور زمین کے بادشاہ اپنا جلال اور عزت اُس میں لاتے ہیں (۲۵) اور اُس کے دروازے کبھی دن کو بند نہ ہونگے کہ رات وہاں نہ ہوگی (۲۶) اور وے

میں ڈالے گئے یہہ دوسری موت ہی (۱۵) اور جس کا ذکر زندگی کی کتاب میں نہ ملا وہ آگ کی جھیل میں ڈالا گیا *

۲۱ باب

(۱) پھر میں نے ایک نئے آسمان اور نئی زمین کو دیکھا کیونکہ اگلا آسمان اور اگلی زمین جاتی رہی تھی اور سمندر بھی مطلق نہ رہا (۲) اور مجھ یوحنا نے شہر مقدس نئی یروسلم کو آسمان سے دلہن کی مانند جس نے اپنے شوہر کے لیئے سنگار کیا آراستہ کیئے ہوئے خدا کے پاس سے اُترتے دیکھا (۳) اور میں نے ایک بڑی آواز یہہ کہتی ہوئی آسمان سے سنی کہ دیکھ خدا کا خیمہ آدمیوں کے ساتھ ہی اور وہ اُن کے ساتھ سکونت کریگا اور وے اُس کے لوگ ہونگے اور خدا اُن کا خدا آپ اُن کے ساتھ رہیگا (۴) اور خدا اُن کی آنکھوں سے ہر ایک آنسو پونچھیگا اور پھر موت نہ ہوگی اور نہ غم اور نہ نالہ اور نہ پھر دکھ ہوگا کیونکہ اگلی چیزیں گذر گئیں (۵) اور اُس نے جو تخت پر بیٹھا تھا کہا دیکھ میں سب کچھ نیا کرتا ہوں اور اُس نے مجھ سے کہا لکھ کیونکہ یے باتیں سچ اور برحق ہیں (۶) اور اُس نے مجھے کہا کہ ہو چکا میں الفا اور اومگا اِبتدا اور اِنتہا ہوں میں اُس کو جو پیاسا ہی آب حیات کے چشمے سے مفت پینے دونگا (۷) جو غالب ہوتا ہی سو سب چیزوں کا وارث ہوگا اور میں اُس کا خدا ہونگا اور وہ میرا بیٹا ہوگا (۸) پر ڈرنیوالوں اور بےایمانوں اور اور نفرتیوں اور خونیوں اور حرامکاروں اور جادوگروں اور بت‌پرستوں اور سارے جھوٹوں کا حصہ اُسی جھیل میں ہوگا جو آگ اور گندھک سے جلتی یہہ دوسری موت ہی (۹) اور ایک اُن سات فرشتوں میں سے جنکے پاس وے سات پیالے پچھلی سات آفتوں سے بھرے تھے مجھ پاس آیا اور مجھ سے یوں کہکے بولا کہ اِدھر آ میں تجھے دلہن یعنے برے کی جورو دکھاؤنگا (۱۰) اور مجھے بہ وضع روحانی ایک بڑے اور اُونچے پہاڑ پر لے گیا اور اُس نے اُس بزرگ شہر کو مقدس یروسلم کو آسمان پر سے خدا کے پاس سے اُترتے دکھایا (۱۱) اُس میں خدا کا جلال تھا

هزار برس تمام نہ ہوں بعد اُس کے چاہیئے کہ وہ تھوڑی مدت تک چھوٹا رہے (۴) پھر میں نے تخت دیکھے اور وے اُن پر بیٹھے تھے اور عدالت اُنہیں دی گئی اور اُن کی روحوں کو بھی دیکھا جنہوں نے یسوع کی گواہی اور خدا کے کلام کے واسطے اپنا سر دیا اور جنہوں نے نہ اُس درندہ جانور نہ اُسکی مورت کو پوجا اور نہ اُس کا نشان اپنے ماتھوں اور اپنے ہاتھوں پر قبول کیا تھا وے زندہ ہوئے اور مسیح کے ساتھ ہزار برس تک بادشاہی کرتے رہے (۵) اور باقی مُردے جب تک ہزار برس پورے نہ ہوئے نہ جیئے یہہ پہلی قیامت ہی (۶) مبارک اور مقدس وہ جو پہلی قیامت میں شریک ہی ایسوں پر دوسری موت کا کچھ اختیار نہیں بلکہ وے خدا اور مسیح کے کاہن ہونگے اور اُس کے ساتھ ہزار برس تک بادشاہت کرینگے (۷) اور جب ہزار سال ہو چکینگے شیطان اپنی قید سے چھوٹیگا (۸) اور نکلیگا تاکہ اُن قوموں کو جو زمین کے چاروں کونوں میں ہیں یعنے جوج و ماجوج کو فریب دیوے اور اُنہیں لڑائی کے لیئے جمع کرے وے شمار میں سمندر کی ریت کی مانند ہیں (۹) اور وے زمین کی وسعت پر چڑھ گئے اور اُنہوں نے مقدسوں کی چھاونی اور عزیز شہر کو گھیر لیا تب آسمان پر سے خدا کے پاس سے آگ اُتری اور اُن کو کھا گئی (۱۰) شیطان جس نے اُنہیں فریب دیا تھا آگ اور گندھک کی جھیل میں ڈالا گیا جہاں وہ درندہ جانور اور جھوٹا نبی ہی اور وے رات دن ابدالاباد عذاب میں رہینگے (۱۱) پھر میں نے ایک بڑا سفید تخت اور اُس کو جو اُس پر بیٹھا تھا دیکھا جس کے حضور سے زمین اور آسمان بھاگے اور اُنہیں کہیں جگہہ نہ ملی (۱۲) پھر میں نے دیکھا کہ مُردے کیا چھوٹے کیا بڑے خدا کے حضور کھڑے ہیں اور کتابیں کھولی گئیں اور ایک دوسری کتاب جو زندگی کی ہی کھولی گئی اور مُردوں کی عدالت جس طرح سے اُن کتابوں میں لکھا تھا اُن کے اعمال کے مطابق کی گئی (۱۳) اور سمندر نے اُن مُردوں کو جو اُس میں تھے اُگل دیا اور موت و حادث نے اُن مُردوں کو جو اُن میں تھے حاضر کیا اور اُن میں ہر ایک کی عدالت اُس کے [illegible] کی گئی (۱۴) پھر موت اور حادث آگ کی جھیل

کتانی لباس پہنے ہوئے نفرتی گھوڑوں پر اُس کے پیچھے ہو لیں (۱۵) اور اُس کے منہہ سے ایک تیز تلوار نکلتی ہی کہ وہ اُس سے قوموں کو مارے اور وہ لوہے کے عصا سے اُن پر حکمرانی کریگا اور وہ خود قادر مطلق خدا کے قہر و غضب کی مے کے کولہو میں روندتا ہی (۱۶) اور اُس کے لباس اور اُس کے ران پر یہہ نام لکھا ہی بادشاہوں کا بادشاہ اور خداوندوں کا خداوند (۱۷) پھر میں نے ایک فرشتے کو سورج میں کھڑا دیکھا اور اُس نے بلند آواز سے پکارا اور تمام پرندوں سے جو آسمان کے بیچ و بیچ اُڑتے ہیں یہہ کہا آؤ اور بزرگ خدا کے جشن میں جمع ہوؤ (۱۸) تاکہ تم بادشاہوں کا گوشت اور ہزاریوں کا گوشت اور زورآوروں کا گوشت اور گھوڑوں اور اُن کے سواروں کا گوشت اور آزادوں اور غلاموں اور چھوٹوں اور بڑوں کا گوشت کھاؤ (۱۹) پھر میں نے دیکھا کہ وہ درندہ جانور اور زمین کے بادشاہ اور اُن کی فوجیں اکٹھی ہوئیں تاکہ اُس سے جو گھوڑے پر سوار تھا اور اُس کے لشکر سے لڑیں (۲۰) اور وہ درندہ جانور پکڑا گیا اور اُس کے ساتھ جھوٹھا نبی جس نے اُس کے حضور وے کرامتیں دکھائیں جن سے اُس نے اُن کو جنہوں نے اُس درندہ جانور کا نشان اپنے پر قبول کیا اور اُن کو جو اُس کی مورت کو پوجتے تھے گمراہ کیا یے دونوں اُس آگ کی جھیل میں جو گندھک سے جل رہی ہی جیتے ڈالے گئے (۲۱) اور جو باقی تھے سو اُس گھوڑے کے سوار کی تلوار سے جو اُس کے منہہ سے نکلی تھی قتل کیئے گئے اور سارے پرندے اُن کے گوشت سے سیر ہو گئے *

۲۰ باب

(۱) پھر میں نے ایک فرشتے کو آسمان سے اُترتے دیکھا جس کے ہاتھ میں اتھاہ کوئے کی کنجی اور ایک بڑی زنجیر تھی (۲) اور اُس نے اُس اژدھے کو جو پرانا سانپ ہی یعنے ابلیس اور شیطان کو پکڑا اور ہزار برس تک جکڑ رکھا (۳) اور اُس کو اُس اتھاہ کوئے میں ڈالا اور اُسے بند کر دیا اور اُس پر مہر کی تاکہ وہ آگے لوگوں کو دغا نہ دے جب تک کہ

نہ کہتی ہوئی سنی کہ هللویاہ نجات اور جلال اور عزت اور قدرت
خداوند ہمارے خدا کی ہیں (۲) کیونکہ اُسکی عدالتیں راست اور
برحق ہیں اِس لیئے کہ اُس نے اُس بڑی کسبی کی جس نے اپنی
زناکاری سے زمین کو حرام کیا عدالت کی اور اپنے بندوں کے لہو کا بدلہ
اُس کے ہاتھ سے لیا (۳) پھر دوسری بار اُنہوں نے کہا هللویاہ اور اُس
کا دھواں ابدالاباد اُٹھتا رہتا ہی (۴) اور وے چوبیس بزرگ اور وے
چار جاندار اوندھے منہ گرے اور خدا کو جو تخت پر بیٹھا ہی سجدہ
کیا اور کہا آمین هللویاہ (۵) اور تخت سے ایک آواز یہہ کہتے ہوئے
نکلی کہ تم سب جو اُس کے بندے ہو اور جو اُس سے ڈرتے ہو کیا
چھوٹے کیا بڑے ہمارے خدا کی ستایش کرو (۶) اور میں نے ایک بڑی
بھیڑ کی سی آواز اور بہت پانیوں کی سی آواز اور بڑے گرج کی سی
آواز یہہ کہتی ہوئی سنی کہ هللویاہ کیونکہ خداوند خدا قادر مطلق
بادشاہت کرتا ہی (۷) آؤ ہم خوشی و خورمی کریں اور اُس کو عزت
دیویں اِس لیئے کہ برے کا بیاہ آ پہنچا اور اُسکی بیبی نے اپنے آپ کو
سنوارا ہی (۸) اور اُسے یہہ دیا گیا کہ وہ صاف اور شفاف مہین کتان
کپڑا پہنے کہ مہین کتان کپڑا مقدس لوگوں کی راستیاں ہی (۹) اور
اُس نے مجھ سے کہا کہ لکھ مبارک وے ہیں جو برے کی شادی کے جشن
میں بلائے گئے ہیں اور وہ مجھ سے کہتا ہی کہ یے خدا کی باتیں برحق
ہیں (۱۰) اور میں اُس کے پاؤں پر اُسے سجدہ کرنے کے لیئے گرا اور
اُس نے مجھے کہا حبردار ایسا نہ کر کہ میں تیرا اور تیرے بھائیوں کا
جن پاس یسوع کی گواہی ہی ہمخدمت ہوں خدا کو سجدہ کر کیونکہ
گواہی جو یسوع پر ہی نبوت کی روح ہی (۱۱) پھر میں نے آسمان
کو کھلا ہوا دیکھا اور دیکھو کہ ایک بقرئی گھوڑا اور اُس کا سوار امانتدار اور
سچا کہلاتا ہی اور وہ راستی سے عدالت کرتا اور لڑتا ہی (۱۲) اور اُس
کی آنکھیں آگ کے شعلے کی مانند اور اُس کے سر پر بہت سے تاج
اور اُس کا ایک نام لکھا ہوا ہی جسے اُس کے سوا کسی نے نہ جانا
(۱۳) اور جوں میں ڈوبا ہوا لباس وہ پہنے تھا اور اُس کا نام کلام خدا
ہی (۱۴) اور وے فوجیں جو آسمان میں ہیں صاف اور سفید اور

(١٤) اب تیرے دلپسند میوے تجھ سے الگ ہو گئے اور ساری نفیس اور خاصی خاصی چیزیں تجھے جتوز گئیں اور تو اُن کو پھر کبھی نہ پائیگی (١٥) اُن چیزوں کے سوداگر جو اُس کے سبب مالدار بنے تھے اُس کے عذاب کے خوف سے روتے اور غم کرتے ہوئے دور کھڑے رہینگے (١٦) اور کہینگے ہائے ہائے وہ بڑا شہر جو مہین کپڑے اور ارغوانی اور قرمزی پوشاک پہنے اور سونے اور جواہر اور موتیوں سے آراستہ تھا (١٧) کیونکہ اِتنی بڑی دولت ایک ہی گھڑی میں برباد ہو گئی اور ہر ایک ناخدا اور جہاز پر کے سب مسافر اور ڈانڈی اور جتنے کہ سمندر سے کام رکھتے ہیں دور کھڑے رہے (١٨) اور اُس کے جلنے کا دھنواں دیکھکر یوں پکار اُٹھے کون شہر اِس بڑے شہر کی مانند ہی (١٩) اور اُنہوں نے اپنے سروں پر خاک اُڑائی اور رو رو اور غم کرکے یوں پکار اُٹھے ہائے ہائے ایسا بڑا شہر جس میں وے سب جو سمندر میں جہاز چلاتے اُس کے بڑے خرچ سے دولتمند ہو گئے وہ ایک ہی گھڑی میں اُجڑ گیا (٢٠) ای آسمان اور ای مقدس رسولو اور پیغمبرو اُس پر خوشی کرو کیونکہ خدا نے اُس سے تمہارا بدلا لیا * (٢١) پھر ایک زورآور فرشتے نے ایک پتھر بڑی چکی کے پاٹ کی مانند اُٹھایا اور یہہ کہتے ہوئے سمندر میں پھینکا کہ بابل وہ بڑا شہر یوں زور سے پھینکا جائیگا اور پھر کبھی پایا نہ جائیگا (٢٢) اور بربطنوازوں اور مطربوں بانسلی بجانیوالوں اور نرسنگا پھونکنیوالوں کی آواز تجھ میں پھر نہ سنی جائیگی اور کسی طرح کا پیشہ والا کوئی پیشہ کیوں نہ ہو تجھ میں پھر پایا نہ جائیگا اور چکی کی آواز تجھ میں پھر نہ سنی جائیگی (٢٣) اور پھر تجھ میں کبھی چراغ روشن نہ ہوگا اور پھر تجھ میں دلہا دلہن کی آواز کبھی سنی نہ جائیگی کیونکہ تیرے سوداگر زمین کے اشراف تھے اور تیری سوداگری سے زمین کی سب قومیں دغا کھا گئیں (٢٤) اور نبیوں اور مقدس لوگوں کا اور جتنے زمین پر قتل کیئے گئے اُن کا لہو اُس میں پایا گیا *

١٩ باب

(١) اُن چیزوں کے بعد میں نے آسمان پر بہت لوگوں کی بڑی آواز

بڑی گر پڑی وہ دیوؤں کا گھر اور ہر ایک گندی روح کی چوکی اور ہر ایک
ناپاک اور مکروہ پرندے کا بسیرا ہو گئی (۳) کیونکہ ساری قومیں
اُس کی حرامکاری کے غضب کی مے پی لی اور دُنیا کے بادشاہوں نے
اُس کے ساتھ حرامکاری کی اور زمین کے سوداگر اُس کے عیش کی زیادتی
سے دولتمند ہوئے (۴) پھر میں نے آسمان سے یہ آواز یہ کہتی
ہوئی سنی کہ اے میرے لوگو اُس میں سے نکل آؤ تاکہ تم اُس کے
گناہوں میں شریک نہ ہو اور اُس کی آفتوں میں سے کچھ تم پر نہ پڑے
(۵) کیونکہ اُسکے گناہ آسمان تک پہنچے اور خدا نے اُسکی بدکاریاں یاد
کیں (۶) جیسا اُس نے تم سے سلوک کیا ویسا ہی تم بھی اُس سے
سلوک کرو اور اُسے اُس کے کاموں کے موافق دوچند دو اُس پیالے میں
جسے اُس نے بھرا اُس کے لیئے دونا بھر دو (۷) جتنا اُس نے آپ کو
شاندار بنایا اور عیاشی کی اُتنے ہی اُس کو عذاب اور غم میں ڈالو
کیونکہ وہ اپنے دل میں کہتی ہی کہ میں ملکہ بن بیٹھی اور میں تو
رانڈ نہیں ہوں اور کبھی غم نہ دیکھونگی (۸) اِس لیئے ایک ہی دن
میں اُس پر آفتیں آوینگی یعنے موت اور غم اور کال اور وہ آگ سے
جلائی جائیگی کیونکہ خداوند خدا جو اُس کی عدالت کرتا ہی زورآور
ہی (۹) اور زمین کے بادشاہ جنہوں نے اُس کے ساتھ حرامکاری اور
عیاشی کی ہی جب اُس کے جلنے کا دھواں دیکھیں اُس پر روئے
پیٹینگے اور (۱۰) اُس کے عذاب کے ڈر سے دور کھڑے ہوئے کہینگے ہائے
ہائے بابل وہ بڑا شہر وہ مضبوط شہر کہ ایک ہی گھڑی میں تیری عدالت
آ پہنچی (۱۱) اور زمین کے سوداگر اُس پر روئینگے اور غم کرینگے کہ
اب کوئی اُن کی اجناس مول نہیں لیتا (۱۲) یہہ جنسیں سونے اور
روپے کی اور جواہرات اور موتی اور مہین کتان اور ارغوانی اور ریشمی
اور قرمزی کپڑے اور ہر ایک خوشبودار لکڑی اور طرح طرح کے ہاتھی
دانت کے برتن اور ہر ایک طرح کی بیش قیمت چوب کے اور تانبے
کے اور لوہے اور سنگ مرمر کے بنس (۱۳) اور دارچینی اور خوشبوئیاں
اور عطر اور لبان اور مے اور تیل اور صاف میدا اور گیہوں اور چارپائے
اور بھیڑیں اور گھوڑے اور گاڑیاں اور غلام اور آدمیوں کی جانیں ہیں

ندیوں اور پانیوں کے چشموں میں اُنڈیلا اور وے لہو ہو گئے (۵) اور میں
نے پانیوں کے فرشتے کو یہہ کہتے سنا کہ اے خداوند جو تھی اور جو تھا تو ہی
عادل اے قدوس تھی کہ تونے یوں عدالت کی (۶) کیونکہ اُنہوں نے مقدسوں
اور نبیوں کا خون بہایا تھی سو تونے پینے کو اُنہیں لہو دیا کہ وے اِسی
لائق ہیں (۷) پھر میں نے ایک اور کو قربانگاہ میں سے یہہ کہتے سنا
کہ ہاں اے خداوند خدا قادر مطلق تیری عدالتیں سچی اور راست ہیں
(۸) پھر چوتھے فرشتے نے اپنا پیالہ سورج پر اُنڈیلا اور اُسے اِختیار دیا
گیا کہ آدمیوں کو آگ سے جھلسائے (۹) اور آدمی سخت گرمی سے
جھلس گئے اور خدا کے نام پر جو اِن آفتوں پر اِختیار رکھتا تھی کُفر
بکتے تھے اور اُنہوں نے توبہ نہ کی کہ اُس کا جلال ظاہر کریں (۱۰) پھر
پانچویں فرشتے نے اُس درندہ جانور کے تخت پر اپنا پیالہ اُنڈیلا اور اُس
کی بادشاہی میں تاریکی چھا گئی اور وے مارے درد کے اپنی زبانیں
چباتے تھے (۱۱) اور اپنے دردوں اور اپنے پھوڑوں کے باعث آسمان
کے خدا پر کُفر بکتے تھے اور اپنے کاموں سے توبہ نہ کی (۱۲) پھر
چھٹے فرشتے نے اپنا پیالہ اُس بڑے دریا میں جو فرات تھی اُنڈیلا اور
اُس کا پانی سوکھ گیا تاکہ پورب کے بادشاہوں کے لیئے راہ طیار ہووے
(۱۳) پھر میں نے اُس اژدہے کے منہ سے اور اُس درندہ جانور کے منہ
سے اور جھوٹے نبی کے منہ سے تین ناپاک روحوں کو مینڈکوں کی
شکل نکلتے دیکھا (۱۴) کہ وے اچنبھے دکھانیوالے دیووں کی روحیں
ہیں جو زمین کے بلکہ ساری دنیا کے بادشاہوں پاس جاتیں کہ اُنہیں
قادر مطلق خدا کے روز عظیم کی لڑائی کے واسطے جمع کریں (۱۵) دیکھ
میں چور کی مانند آتا ہوں مبارک تھی وہ جو جاگتا اور اپنی پوشاک
کی خبرداری کرتا تھی ایسا نہ ہووے کہ وہ ننگا پھرے اور لوگ اُس کی
شرم دیکھیں (۱۶) پھر اُس نے اُن کو ایک مکان میں جس کا نام عبرانی
میں ارمجدون تھی جمع کیا (۱۷) پھر ساتویں فرشتے نے اپنا پیالہ ہوا
میں اُنڈیلا تب آسمان کی ہیکل کے تخت کی طرف سے ایک بڑی
آواز یہہ کہتی ہوئی نکلی کہ ہو چکا (۱۸) تب آوازیں اور گرجیں اور
بجلیاں ہوئیں اور بڑا بھونچال آیا ایسا کہ جب سے آدمی زمین پر ہیں

کا تھا کہ سات فرشتے پچھلی سات آفتوں کو لیئے ہوئے ہیں کیونکہ خدا کا غصب اُن میں بھرا ہوا ہی (۲) اور میں نے گویا شیشے کا ایک سمندر آگ سے ملا ہوا دیکھا اور اُن کو بھی جو اُس درندہ پر جایوں اور اُسکی مورت اور اُس کے نشان اور اُس کے نام کے عدد پر غالب آئے تھے اُس شیشے کے سمندر پر خدا کی بربط لیئے کھڑے تھے (۳) اور وے خدا کے بندے موسیٰ کا گیت اور برے کا گیت یہہ کہکے گاتے ہیں کہ اے خداوند خدا قادر مطلق تیرے کام بڑے اور اچنبھے کے ہیں اے مقدسوں کے بادشاہ تیری راہیں راست اور درست ہیں (۴) اے خداوند کون تجھ سے نہ ڈریگا اور تیرے نام کا جلال ظاہر نہ کریگا کیونکہ تو ہی صرف قدوس ہی کہ ساری قومیں آوینگی اور تیرے آگے سجدہ کرینگی کہ تیری عدالتیں ظاہر ہوئی ہیں (۵) اور بعد اُس کے جو میں نے نظر کی تو دیکھو کہ گواہی کے خیمہ کی ہیکل آسمان پر کھولی گئی (۶) اور وے سات فرشتے اُن ساتوں آفتوں کو لیئے صاف اور براق پوشاک پہنے ہوئے اور سونے کے سینہ بند سینوں پر لگائے ہوئے ہیکل سے نکل آئے (۷) اور اُن چار جانداروں میں سے ایک نے سونے کے سات پیالے خدا کے قہر سے بھرے ہوئے جو ابدالاباد زندہ ہی اُن ساتوں فرشتوں کو دیئے (۸) اور ہیکل خدا کے جلال اور اُس کی قدرت کے سبب دھوئیں سے بھر گئی اور جب تک اُن ساتوں فرشتوں کی سات آفتیں انجام تک نہ پہنچیں کوئی ہیکل میں داخل نہ ہو سکا *

۱۶ باب

(۱) پھر میں نے ہیکل سے ایک بڑی آواز سنی جو اُن ساتوں فرشتوں سے یوں کہتی تھی کہ روانہ ہو اور خدا کے قہر کے اُن پیالوں کو زمیں پر اُنڈیلو (۲) چنانچہ پہلا چلا گیا اور اپنا پیالہ زمیں پر اُنڈیلا تب اُن لوگوں میں جن پر اُس درندہ جانور کا نشان تھا اور اُن میں جو اُس کی مورت کی پوجا کرتے تھے برا اور بُرا ہوڑا پیدا ہوا (۳) پھر دوسرے فرشتے نے اپنا پیالہ سمندر میں اُنڈیلا تب وہ مُردے کا سا لہو ہو گیا اور ہر ایک جاندار جو سمندر میں تھا موا (۴) پھر تیسرے فرشتے نے اپنا پیالہ

نشان یا اُس حیوان کا نام یا اُس کے نام کا شمار ہو (۱۸) حکمت اِس میں ہی وہ جو سمجھ رکھتا ہی اُس حیوان کا عدد گن لے کیونکہ وہ اِنسان کا عدد ہی اور اُس کا عدد چھ سو چھیاسٹھ ہی *

۱۴ باب

(۱) پھر جو میں نے نگاہ کی اور دیکھو کہ برّہ سیہون پہاڑ پر کھڑا تھا اور اُس کے ساتھ ایک لاکھ چوالیس ہزار جن کے ماتھوں پر اُس کے نام اور اُس کے باپ کا نام لکھا تھا (۲) پھر میں نے آسمان سے ایک آواز سنی جو بہتے پانیوں کے شور اور بڑے گرجنے کی آواز کی مانند تھی اور میں نے بربط نوازوں کی آواز جو اپنی بربط بجاتے تھے سنی (۳) اور وے تخت کے سامنے اور اُن چاروں جانداروں اور بزرگوں کے آگے کویا نیا گیت گا رہے تھے اور کوئی اُس ایک لاکھ چوالیس ہزار کے سوا جو زمین سے خریدے گئے تھے اُس گیت کو سیکھ نہ سکا (۴) یہ وے لوگ ہیں جو عورتوں کے ساتھ گندگی میں نہ پڑے کہ کنوارے ہیں یہ وے ہیں جو برّہ کے پیچھے جاتے ہیں جہاں کہیں وہ جاتا ہی یہ خدا اور برّہ کے لیئے پہلے پھل ہوکے آدمیوں میں سے مول لیئے گئے ہیں (۵) اور اُن کے مُنہ میں مکر پایا نہ گیا کیونکہ وے خدا کے تخت کے آگے بے عیب ہیں (۶) اور میں نے ایک اور فرشتے کو آسمان اندر اڑے ہوئے دیکھا کہ آسمان کے بیچو بیچ اُڑ رہا تھا تاکہ زمین کے رہنیوالوں اور سب قوموں اور فرقوں اور اہل زبان اور لوگوں کو خوشخبری سناوے (۷) اور اُس نے بڑی آواز سے کہا خدا سے ڈرو اور اُس کا جلال ظاہر کرو کیونکہ اُس کی عدالت کی گھڑی آئی اور اُسی کی پرستش کرو جس نے آسمان اور زمین اور سمندر اور پانی کے چشمے پیدا کیئے (۸) اور اُس کے پیچھے ایک دوسرا فرشتہ آندروں بولا کہ نامل وہ بڑا شہر گر پڑا گر پڑا کیونکہ اُس نے اپنی حرام‌کاری کی مے ساری قوموں کو پلائی (۹) پھر ایک تیسرا فرشتہ اُن کے پیچھے آیا اور بڑی آواز سے بولا کہ جو کوئی اُس درندہ جانور اور اُس کی مورت کی پوجا کرتا ہی اور اُس کا نشان اپنے ماتھے یا اپنے ہاتھ پر ہوے دیتا ہی (۱۰) وہ خدا کے قہر کی اُس مے کا

اُس جانور کے پیچھے تعجب کرتی چلی (۴) اور اُنہوں نے اُس اژدہے کی جس نے اُس جانور کے تئیں اِختیار دیا پرستش کی اور اُس جانور کی بھی پرستش کی اور وے بولے کون اُس جانور کی مانند ہی کون اُس سے لڑ سکتا ہی (۵) اور ایک منہ بڑا بول بولنیوالا اور کُفر کہنیوالا اُسے دیا گیا اور بیالیس مہینوں تک لڑائی کرنے کو اُسے اِختیار بخشا گیا (۶) اور اُس نے خدا کی بابت کُفر کہنے میں اپنا منہ کھولا کہ اُس کے نام اور اُس کے خیمے اور اُن کے حق میں جو آسمان پر رہتے ہیں کُفر بکے (۷) اور اُسے یہہ دیا گیا کہ مقدس لوگوں سے مقابلہ کرے اور اُن پر غالب ہووے اور سب فرقوں اور اہل زبان اور قوموں پر اُسے اِختیار عنایت ہوا (۸) اور زمین کے وے سب رہنیوالے جن کے نام اُس برے کے دفتر حیات میں جو بنائے عالم سے قتل ہوا لکھے نہیں گئے اُس کی پوجا کرینگے (۹) اگر کسی کا کان ہو تو سنے (۱۰) اگر کوئی قیدیوں کا غول اِکٹھا کر لانا ہی سو قید میں پڑیگا اگر کوئی تلوار سے قتل کرتا ہی سو تلوار ہی سے قتل ہوگا مقدس لوگوں کا صبر اور اِیمان اِسی میں ہی (۱۱) پھر میں نے دیکھا کہ ایک اور درندہ جانور زمین میں سے اُٹھا برے کی مانند اُس کے دو سینگ تھے پر اژدہے کی طرح بولتا تھا (۱۲) یہہ پہلے جانور کا سارا اِختیار رکھکے اُس کے آگے عمل کرتا ہی اور زمین اور اُس کے رہنیوالوں سے پہلے جانور کو جس کا زخم کاری چنگا کیا گیا تھا پُجواتا ہی (۱۳) اور وہ بڑی کرامات کرتا ہی یہاں تک کہ لوگوں کی نظر میں آسمان سے زمین پر آگ نازل کرتا (۱۴) اور اُن کرامت سے جنہیں اُس درندہ جانور کے سامھنے اُس کو کرنے کو دیا گیا زمین کے رہنیوالوں کو دغا دیتا ہی کہ زمین کے رہنیوالوں سے کہتا ہی کہ تم اُس جانور کی جس میں تلوار کا گھاؤ تھا اور وہ توبھی جیا ایک مورت بناؤ (۱۵) اور اُسے یہہ دیا گیا کہ اُس جانور کی مورت کو جان بخشے کہ اُس جانور کی وہ مورت باتیں بھی کرے اور اُن سب کو جو اُس جانور کی مورت کو نہ پوجیں قتل کروائے (۱۶) اور وہ سب چھوٹے بڑے دولتمند اور غریب آزاد اور غلام سبھوں کے دھنے ہاتھہ یا ماتھے پر ایک نشان کروا دیتا (۱۷) تاکہ کوئی خرید فروخت نہ کر سکے مگر وہی جس میں وہ

[illegible]

[illegible]

سجدہ کیا (۱۷) اور بولے کہ اے خداوند خدا قادر مطلق جو ہی اور جو تھا اور جو آنیوالا ہی ہم تیرا شکر کرتے ہیں کیونکہ تو نے اپنی بڑی قدرت اختیار کر لی اور بادشاہت کی (۱۸) اور قومیں غصے ہوئیں اور تیرا قہر آیا اور مُردوں کا وقت پہنچا کہ اُن کی عدالت کی جائے اور کہ تو اپنے خدمت گذار نبیوں اور مقدس لوگوں کو اور اُن کو جو تیرے نام سے ڈرتے ہیں کیا چھوٹے کیا بڑے اجر بخشے اور اُن کو جو زمین کو خراب کرتے ہیں خراب کرے (۱۹) اور خدا کی ہیکل آسمان میں کھولی گئی اور اُس کی ہیکل میں اُس کے عہد کا صندوق دیکھنے میں آیا اور بجلیاں اور آوازیں اور گرجیں اور بھونچال آئے اور بڑے اولے پڑے *

۱۲ باب

(۱) اور ایک بڑا نشان آسمان پر نظر آیا ایک عورت سورج کو اوڑھے ہوئے اور چاند اُس کے پاؤں تلے اور اُس کے سر پر بارہ ستاروں کا تاج تھا (۲) اور وہ حاملہ تھی اور درد سے چلّاتی اور جننے کو ایذا پاتی تھی (۳) پھر ایک اور نشان آسمان پر دکھائی دیا اور دیکھو ایک بڑا سرخ اژدہا جس کے سات سر اور دس سینگ اور اُس کے سروں پر سات تاج تھے ظاہر ہوا (۴) اور اُس کے دم نے آسمان کی تہائی ستارے کھینچے اور انہیں زمین پر ڈالا اور وہ اژدہا اُس عورت کے آگے جو جننے پر تھی جا کھڑا ہوا تاکہ جب وہ جنے تو اُس کے بچے کو نگل جاوے (۵) اور وہ فرزند نرینہ جنی جو کہ لوہے کا عصا لیکے سب قوموں پر حکومت کریگا اور اُس کا لڑکا خدا کے اور اُس کے تخت کے آگے اُٹھا لیا گیا (۶) اور وہ عورت بیابان میں جہاں اُس کی جگہ ہی جو خدا نے طیار کی تھی بھاگ گئی تاکہ وہاں وے ایک ہزار دو سو ساٹھ دن تک اُس کی پرورش کریں (۷) پھر آسمان پر لڑائی ہوئی میکائیل اور اُس کے فرشتے اژدہے سے لڑے اور اژدہا اور اُسکے فرشتے لڑے (۸) لیکن غالب نہ ہوئے اور نہ آسمان پر اُنکی پھر جگہ ملی (۹) سو بڑا اژدہا نکالا گیا وہی پرانا سانپ جو ابلیس اور شیطان کہلاتا ہی اور جو سارے جہان کو دغا دیتا ہی وہ زمین پر گرایا گیا اور اُسکے فرشتے بھی اُس کے ساتھ گرائے گئے (۱۰) پھر میں نے ایک بڑی

ساتھ دن تک نبوت کرینگے (۴) یہ وے دو درخت زیتون کے اور دو چراغدان ہیں جو رمیں کے خدا کے حضور کھڑے ہیں (۵) اور اگر کوئی چاہے کہ انہیں ضرر پہنچائے تو اُن کے منہ سے آگ نکلتی اور اُن کے دشمنوں کو کھا جاتی ہے سو اگر کوئی چاہے کہ انہیں ضرر پہنچائے تو ضرور ہے کہ وہ اِسی طرح مارا جاوے (۶) اُن کو اختیار ہے کہ آسمان کو بند کریں کہ اُن کی نبوت کے دنوں میں پانی نہ برسے اور پانیوں پر بھی اختیار رکھتے کہ انہیں لہو بنا ڈالیں اور جب جب چاہیں رمیں پر ہر طرح کی آفت لاویں (۷) اور وے جب اپنی گواہی دے چکینگے تو وہ درندہ جو اتھاہ کوئیں سے نکلتا ہے اُن سے لڑیگا اور اُن پر غالب ہوگا اور انہیں مار ڈالیگا (۸) اور اُن کی لاشیں اُس بڑے شہر کے بازار میں جو تشبیہ کے طور پر سدوم اور مصر کہلاتا ہے جہاں ہمارا خداوند بھی صلیب پر کھینچا گیا بڑی رہینگی (۹) اور لوگوں اور قوموں اور اہل زبان اور رموں کے بعضے اُن کی لاشوں کو ساڑھے تین دن تک دیکھا کرینگے اور اُن کی لاشوں کو قبروں میں رکھنے نہ دینگے (۱۰) اور رمیں کے رہنیوالے اُن پر خوشی و خورمی کرینگے اور ایک دوسرے کو سوغاتیں بھیجینگے کیونکہ اُن دو نبیوں نے رمیں کے رہنیوالوں کو ستایا تھا (۱۱) اور ساڑھے تین دن کے بعد زندگی کی روح خدا کی طرف سے اُن میں در آئی اور وے اپنے پاؤں پر کھڑے ہو گئے تب جنہوں نے انہیں دیکھا انہیں بڑا خوف آیا (۱۲) اور انہوں نے آسمان سے ایک بڑی آواز سنی جو انہیں کہتی تھی کہ اِدھر اوپر آؤ اور وے بادل میں آکے آسمان پر چلے گئے اور اُن کے دشمنوں نے اُن کو دیکھا (۱۳) پھر اُسی گھڑی ایک بڑا بھونچال آیا اور اُس شہر کا دسواں حصہ گر گیا اُس بھونچال میں سات ہزار آدمی جاں سے مارے گئے اور باقی جو تھے ہراساں ہو گئے اور انہوں نے آسمان کے خدا کی بزرگی کی (۱۴) دوسرا افسوس گذر گیا دیکھو تیسرا افسوس جلد آتا ہے (۱۵) اور ساتویں فرشتے نے بونکا اور آسمان پر بڑی آوازیں یہ کہتی ہوئی آئیں کہ دنیا کی بادشاہتیں ہمارے خداوند اور اُس کے مسیح کی ہو گئیں اور وہ ابد تک بادشاہت کریگا (۱۶) اور چوبیسوں بزرگ جو اپنے اپنے تخت پر خدا کے حضور بیٹھے تھے منہ کے بل گرے اور خدا کو

(۴) اور جب بادل اپنے سات رعدوں کي آوازیں دے چکا تھا تو میں لکھنے پر تھا تب میں نے آسمان سے ایک آواز سني جو مجھے فرماتي تھي کہ بادل کے اُن سات رعدوں سے جو بات ہوئي اُس پر مہر کر رکھ اور مت لکھ ۔(۵) تب اُس فرشتے نے جسے میں نے سمندر اور خشکي پر کھڑا دیکھا اپنا ہاتھ آسمان کي طرف اُٹھایا (۶) اور اُس کي جو ابد تک زندہ ہي جس نے آسمان کو اور جو کچھ اُس میں ہی اور زمین کو اور جو کچھ اُس میں ہی اور سمندر کو اور جو کچھ اُس میں ہی پیدا کیا قسم کھائي کہ پھر اور مدت نہ ہوگي (۷) بلکہ ساتویں فرشتے کي آواز کے دنوں میں جب وہ پھونکنے پر ہو خدا کا پوشیدہ مطلب جیسا اُس نے اپنے خدمت گذار نبیوں کو خوشخبري دي پورا ہوگا (۸) اور اُس آواز نے جو میں نے آسمان سے سني پھر مجھ سے بات کي اور کہا جا وہ چھوٹي کھلي ہوئي کتاب جو اُس فرشتے کے جو دریا اور خشکي پر ہی ہاتھ میں ہی لے (۹) تب میں اُس فرشتے کے پاس گیا اور اُس سے کہا کہ وہ چھوٹي کتاب مجھ کو دے اُس نے مجھے کہا لے اور اُسے کھا جا وہ تیرا پیٹ کڑوا کر دیگي پر تیرے منہ میں شہد سي میٹھي لگیگي (۱۰) تب میں نے وہ چھوٹي کتاب اُس فرشتہ کے ہاتھ سے لي اور اُسے کھا گیا اور وہ میرے منہ میں شہد کي طرح میٹھي تھي پر جب میں اُسے کھا گیا میرا پیٹ کڑوا ہو گیا (۱۱) اور اُس نے مجھے کہا ضرور ہی کہ تو بہت سے لوگوں اور قوموں اور اہل زبان اور بادشاہوں کي بابت پھر نبوت کرے *

۱۱ باب

(۱) اور ایک سرکنڈا جریب کي مانند مجھے دیا گیا اور وہ فرشتہ کھڑا ہوکے کہتا تھا کہ اُٹھ اور خدا کي ہیکل اور قربانگاہ اور اُن کو جو اُس میں عبادت کرتے ہیں اندازہ کر (۲) مگر اُس دالان کو جو ہیکل کے باہر ہی چھوڑ دے اور اُسے مت ناپ کیونکہ وہ غیرقوموں کو دیا گیا ہی اور وے مقدس شہر کو بیالیس مہینوں تک پامال کرینگي (۳) اور میں اپنے دو گواہوں کو اختیار دونگا اور وے ٹاٹ پہنکر ایک ہزار دو سو

آنیوالے ہیں (۱۳) پھر چوتھے فرشتے نے پھونکا اور میں نے سونہلی قربانگاہ کے چاروں سینگوں میں سے جو خدا کے حضور ہی ایک آواز سنی (۱۴) جو اُس چوتھے فرشتے سے جسکے پاس نرسنگا تھا کہتی تھی کہ اُن چاروں فرشتوں کو جو فرات کی بڑی ندی پر بند ہیں کھولدے (۱۵) پھر وے چاروں فرشتے چھوٹے جو ایک گھڑی اور ایک دن اور ایک مہینے اور ایک برس تک طیار تھے کہ آدمیوں میں سے تہائی کو مار ڈالیں (۱۶) اور فوجوں کے سوار شمار میں بیس کرور تھے اور میں نے اُن کا شمار ویسا سنا (۱۷) اور وے گھوڑے اور اُن کے سوار دیکھنے میں مجھے یوں نظر آئے کہ اُن کے بکتر آگ کے مانند سرخ اور دھنوں کے مانند نیلے اور گندھک کے مانند پیلے تھے اور اُن کے گھوڑوں کے سر ببر کے سروں کی مانند اور اُن کے منہوں سے آگ اور دھنواں اور گندھک نکلتی تھی (۱۸) اور اُس آگ اور دھنویں اور گندھک سے جو اُن کے منہ سے نکلتی تھی یعنے اِن تینوں آفتوں سے تہائی آدمی مارے گئے (۱۹) کہ اُن گھوڑوں کے مقدور اُن کے منہ میں اور اُن کی دم میں ہیں کیونکہ اُن کی دمیں سانپوں کی مانند سر رکھتیں اور وے اُن سے ضرر پہنچاتے ہیں۔ (۲۰) اور باقی آدمیوں نے جو اُن آفتوں سے مارے نہ گئے تھے اپنے ہاتھوں کے کاموں سے توبہ نہ کی کہ دیووں اور سونے اور روپے اور پیتل اور پتھر اور لکڑی کی مورتوں کی جو نہ دیکھ اور نہ سن اور نہ چل سکتیں پوجا نہ کریں (۲۱) اور اُنہوں نے اپنے اُس خون اور جادوگریوں اور زنا اور چوریوں سے جو وے کرتے تھے توبہ نہ کی *

۱۰ باب

(۱) پھر میں نے ایک اور زوراور فرشتے کو آسمان سے اُترتے دیکھا جو ایک بدلی کو اوڑھے اور اُس کے سر پر دھنک تھا اور اُسکا چہرہ آفتاب سا اور اُس کے پانو آگ کے ستونوں کی مانند تھے (۲) اور اُس کے ہاتھ میں ایک چھوٹی سی کتاب کھلی ہوئی تھی اور اُس نے اپنا دہنا پانو سمندر پر اور بایاں خشکی پر دھرا (۳) اور بڑی آواز سے جیسے ببر گرجتا ہی پکارا اور جب اُسنے پکارا تب بادل نے گرجنے کی اپنی سات آوازیں دیں

کي تہائي بھي روشن نہ تھي (۱۳) پھر جو میں نے نظر کي تو ایک فرشتے کو آسمان کے بیچو بیچ اُڑتے ہوئے اور بڑي آواز سے یہہ کہتے سنا کہ زمین کے رہنیوالوں پر اُن تین فرشتوں کے نرسنگے کي باقي آوازوں کے سبب جو پھونکنے پر ہیں افسوس افسوس افسوس *

۹ باب

(۱) اور پانچویں فرشتے نے پھونکا تب میں نے ایک ستارہ آسمان سے زمین پر گرا ہوا دیکھا اور اُس کوئے کي کنجي جسکي تہاہ نہیں اُسے دي گئي (۲) اور اُس نے اُس کوئے کو جس کي تہاہ نہیں کھولا تو اُس کوئے سے بڑے تنور کا سا دھنواں اُٹھا اور اُس کوئے کے دھنوں سے سورج اور ہوا تاریک ہو گئي (۳) اور اُس دھنوں سے زمین پر ٹڈیاں نکلیں اور اُنہیں ویسا ہي مقدور دیا گیا جیسا زمین کے بچھوؤں کا ہي (۴) اور اُنہیں یہہ کہا گیا کہ زمین کي گھاس یا کسي سبزي یا کسي درخت کو ضرر نہ پہنچائیں مگر صرف اُن آدمیوں کو جن کے ماتھوں پر خدا کي مہر نہیں (۵) اور اُنہیں یہہ دیا گیا کہ وے اُن کو جان سے نہ ماریں بلکہ یہہ کہ وے پانچ مہینوں تک اذیت اُٹھاویں اور اُن کي اذیت بچھو کے ڈنک کي سي تھي جب وہ آدمیں کو مارتا ہی (۶) اور اُن دنوں آدمي موت ڈھونڈھینگے اور اُسے نہ پاوینگے اور مرنے کے مشتاق ہونگے اور موت اُن سے بھاگیگي (۷) اور اُن ٹڈیوں کي صورتیں اُن گھوڑوں کي سي تھي جو لڑائي کے لیئے طیار کیئے گئے ہیں اور اُن کے سروں پر گویا سونے کے تاج اور اُن کے چہرے آدمیوں کے سے تھے (۸) اور اُن کے بال عورتوں کے بالوں کي مانند اور اُن کے دانت ببر کے سے تھے (۹) اور اُن کے بکتر لوہے کے بکتروں کي مانند اور اُن کے پروں کي آواز رتھوں اور بہت گھوڑوں کي سي آواز جو لڑائي میں دوڑیں (۱۰) اور اُن کي دمیں بچھو کي سي تھیں اور ڈنک اُن کي دموں میں تھے اور اُنہیں اِختیار ملا کہ پانچ مہینوں تک آدمیوں کو ضرر پہنچاویں (۱۱) اور اُس اتہاہ کوئے کا فرشتہ اُن کے اُوپر بادشاہ تھا اُسکا نام عبراني میں ابدّون اور یوناني میں اپلّیون ہی (۱۲) ایک افسوس گذر گیا دیکھو دو اور افسوس اُن باتوں کے بعد

(۱۰) کیونکہ ستارہ جو تخت کے بیچ و بیچ ہی اُن کی نگہبانی کریگا اور اُنہیں پانیوں کے زندہ سوتوں پاس پہنچائیگا اور خدا اُن کی آنکھوں سے ہر ایک آنسو پونچھیگا *

۸ باب

(۱) اور جب اُس نے ساتویں مہر توڑی تب آسمان میں قریب آدھی گھڑی کی خاموشی تھی (۲) اور میں نے اُن سانوں فرشتوں کو جو خدا کے آگے کھڑے تھے دیکھا کہ اُنہیں سات نرسنگے دیئے گئے (۳) پھر ایک اور فرشتہ آیا اور سونے کا بخوردان لیئے ہوئے قربانگاہ کے اُوپر کھڑا ہوا اور بہت بخور اُسے دیا گیا تاکہ اُسے سارے مقدسوں کی دعاؤں کے ساتھ سنہری قربانگاہ پر جو تخت کے آگے ہی گذرانے (۴) اور اُس بخور کا دھوواں مقدسوں کی دعاؤں میں ملکے فرشتے کے ہاتھ سے خدا کے پاس اُوپر گیا (۵) پھر اُس فرشتے نے بخوردان کو لیا اور اُس میں قربانگاہ سے آگ لیکے بھری اور زمین پر پھینکی تب آوازیں ہوئیں اور گرج اور بجلی اور بھونچال (۶) اور اُن سات فرشتوں نے جن کے پاس سات نرسنگے تھے پھونکنے کے لیئے آپ کو طیار کیا (۷) اور پہلے فرشتے نے نرسنگا پھونکا تب اولے اور آگ خون آمیز موجود ہوئی اور زمین پر ڈالی گئی اور تہائی درخت جل گئے اور تمام ہری گھاس جل گئی (۸) پھر دوسرے فرشتے نے نرسنگا پھونکا تب جیسے ایک بڑا پہاڑ آگ سے جلتا ہوا سمندر میں ڈالا گیا اور سمندر کا تیسرا حصہ لہو ہو گیا (۹) اور مخلوقات کی تہائی جتنے سمندر میں جان رکھتے تھے مر گئے اور جہازوں کا تیسرا حصہ تباہ ہو گیا (۱۰) پھر تیسرے فرشتے نے نرسنگا پھونکا تب بڑا ستارہ چراغ سا جلتا ہوا آسمان سے ٹوٹا اور ندیوں اور پانی کے سوتوں کی تہائی پر جا گرا (۱۱) اُس ستارے کا نام ناکدونا ہی اور پانیوں کی تہائی ناگدونا ہو گیا اور بہت سے آدمی اُن پانیوں کے سبب سے مر گئے کہ وے کڑوے ہو گئے تھے (۱۲) پھر چوتھے فرشتے نے نرسنگا پھونکا تو تہائی سورج اور تہائی چاند اور تہائی ستارے مارے گئے یہاں تک کہ اُن کی تہائی تاریک ہو گئی اور دن کی تہائی اور ویسے ہی رات

کے ماتھے پر مہر نہ کر لیں تم زمین اور دریا اور درختوں کو ضرر نہ
پہنچانا (۴) اور میں نے اُن کا شمار جن پر مہر کی گئی تھی سنا کہ
بنی اِسرائیل کے سب فرقوں میں سے ایک سو چوالیس ہزار پر مہر کی
گئی (۵) یہوداہ کے فرقے سے بارہ ہزار پر مہر کی گئی روبن کے فرقے سے
بارہ ہزار پر مہر کی گئی جد کے فرقے سے بارہ ہزار پر مہر کی گئی
(۶) آشر کے فرقے سے بارہ ہزار پر مہر کی گئی نفتالی کے فرقے سے بارہ ہزار
پر مہر کی گئی منسی کے فرقے سے بارہ ہزار پر مہر کی گئی (۷) شمعون
کے فرقے سے بارہ ہزار پر مہر کی گئی لاوی کے فرقے سے بارہ ہزار پر مہر کی
گئی اِشکار کے فرقے سے بارہ ہزار پر مہر کی گئی (۸) زبلون کے فرقے
سے بارہ ہزار پر مہر کی گئی یوسف کے فرقے سے بارہ ہزار پر مہر کی گئی
بنیمین کے فرقے سے بارہ ہزار پر مہر کی گئی (۹) بعد اُس کے میں نے
نظر کی اور دیکھو کہ ہر ایک قوم اور فرقے اور لوگ اور اہل زبان میں سے
ایک بڑی جماعت جسے کوئی شمار نہیں کر سکتا سفید جامہ پہنے
اور خرمہ کی ڈالیاں ہاتھوں میں لیئے اُس تخت کے آگے اور برّے کے
حضور کھڑی ہی (۱۰) اور بلند آواز سے چِلّاکے یوں کہتی ہی کہ نجات
ہمارے خدا کو جو تخت پر بیٹھا اور برّے کو (۱۱) اور سارے فرشتے
تخت اور اُن بزرگوں اور اُن چاروں جانداروں کے گرد کھڑے تھے پھر
تخت کے آگے اوندھے گر پڑے اور خدا کو سجدہ کیا (۱۲) اور بولے
آمین برکت اور جلال اور دانش اور شکرگذاری اور عزت اور قدرت
اور طاقت ابد تک ہمارے خدا کے لیئے آمین (۱۳) اور اُن بزرگوں
میں سے ایک نے جواب دیکے مجھ سے پوچھا کہ وے جو سفید جامہ
پہنے ہیں کون ہیں اور کہاں سے آئے (۱۴) اور میں نے اُس سے کہا کہ
ای خداوند تو جانتا ہی تب اُس نے مجھے کہا یے وے ہی ہیں
جو بڑی مصیبت میں سے نکل آئے اور اُنہوں نے اپنے جاموں کو برے
کے لہو سے دھویا اور اُنہیں سفید کیا (۱۵) اِسی واسطے وے خدا کے
تخت کے آگے ہیں اور اُس کی ہیکل میں رات دن اُس کی بندگی
کرتے اور وہ جو تخت پر بیٹھا ہی اُن کے درمیان سکونت کریگا (۱۶) وے
پھر بھوکھے نہ ہونگے اور نہ پیاسے اور وے نہ دھوپ نہ کوئی گرمی اُٹھاوینگے

گیا کہ وے تلوار اور بھوکھ اور موت اور زمین کے درندوں سے ہلاک کریں
(۹) جب اُس نے پانچویں مہر توڑی تو میں نے قربانگاہ کے نیچے اُن
کی روحوں کو دیکھا جو خدا کے کلام اور اُس گواہی کے لیئے جو اُنہوں نے
دی تھی مارے گئے (۱۰) اور اُنہوں نے بلند آواز سے چلّاکے کہا کہ ای
مالک پاک اور برحق تو کب تک عدالت نہ کریگا اور زمین کے رہنیوالوں
سے ہمارے خون کا بدلا نہ لیگا (۱۱) تب اُن میں سے ہر ایک کو سفید
پیراہن دیا گیا اور اُنہیں کہا گیا کہ اور تھوڑی مدت تک صبر کریں جب
تک کہ اُن کے ہم‌خدمت اور اُن کے بھائی جو اُن کی طرح مارے جانے پر
تھے تمام ہوں (۱۲) اور میں نے نظر کی کہ جب اُس نے چھٹی مہر
توڑی اور دیکھو تو بڑا بھونچال آیا اور سورج بالوں کے کمل کی مانند کالا
اور چاند لہو سا ہو گیا (۱۳) اور آسمان کے ستارے اِسی طرح زمین پر
گر پڑے جس طرح انجیر کے درخت سے اُس کے کچے پھل گر جاتے
ہیں جب اُسے بڑی آندھی ہلاتی ہے (۱۴) اور آسمان طومار کی
طرح جب آپ سے لپیٹا جاتے دو حصے ہو گیا اور ہر ایک پہاڑ اور
ٹاپو اپنی اپنی جگہ سے ٹل گیا (۱۵) اور دنیا کے بادشاہوں اور امیروں
اور مالداروں اور سپہ‌سالاروں اور زورآوروں اور ہر ایک غلام اور آزاد نے
اپنے تئیں غاروں اور پہاڑوں کی چٹانوں کے درمیاں چھپایا (۱۶) اور پہاڑوں
اور چٹانوں سے یہہ کہا کہ ہم پر گرو اور ہم کو اُس کے چہرے سے جو
تخت پر بیٹھا ہے اور برّہ کے غصب سے چھپاؤ (۱۷) کیونکہ اُس کے
قہر کا بڑا دن آ پہنچا اب کون ٹھہر سکتا ہے *

۷ باب

(۱) اور بعد اِس کے میں نے زمین کے چاروں کونوں پر چار فرشتے کھڑے
دیکھے کہ زمین پر چاروں ہواؤں کو تھامتے تھے تا نہ چلے کہ ہوا زمین یا
سمندر یا درخت پر چلے (۲) پھر میں نے ایک اور فرشتے کو پورب سے
اُٹھتے دیکھا جس کے پاس زندہ خدا کی مہر تھی اور اُس نے اُن چاروں
فرشتوں سے جنہیں یہہ دیا گیا تھا کہ زمین اور سمندر کو ضرر پہنچاویں
بلند آواز سے پکار کر (۳) کہا جب تک کہ ہم اپنے خدا کے بندوں

هزارهاهزار تها (۱۲) اور بڑي آواز سے کہتے تھے کہ برّہ جو ذبح هوا اِس لائق هی کہ قدرت اور دولت اور حکمت و طاقت اور عزت و جلال اور برکت پاوے (۱۳) اور میں نے هر ایک مخلوق کو جو آسمان پر اور زمین کے نیچے هی اور اُن کو جو سمندر میں هیں اور ساري چیزوں کو جو اُن میں هیں یہہ کہتے سنا کہ اُس کے لیئے جو تخت پر بیٹھا هی اور برّے کے لیئے برکت اور عزت اور جلال اور قوت ابد تک هی (۱۴) اور چاروں جاندار آمین بولے اور چوبیس بزرگوں نے گرکے اُسے جو ابد تک زندہ هی سجدہ کیا *

۶ باب

(۱) اور جب برّے نے اُن مہروں میں سے ایک کو توڑا تب میں نے دیکھا اور اُن چاروں جانداروں میں سے ایک کي آواز بادل کے گرجنے کي مانند سني جو بولا آ اور دیکھ (۲) اور میں نے نظر کي اور دیکھو کہ ایک نقرئي گھوڑا اور وہ جو اُس پر سوار تھا کمان لیئے هی اور ایک تاج اُسے دیا گیا اور وہ فتح کرتا هوا اور فتحمند هونے کو نکلا (۳) اور جب اُس نے دوسري مہر توڑي تب میں نے دوسرے جاندار کو یہہ کہتے سنا کہ آ اور دیکھ (۴) تب ایک دوسرا سرنگ گھوڑا نکلا اور اُس کے سوار کو یہہ دیا گیا کہ صلح کو زمین سے چھین لے اور یہہ کہ لوگ ایک دوسرے کو قتل کریں اور ایک بڑي تلوار اُس کو دي گئي (۵) اور جب اُس نے تیسري مہر توڑي تب میں نے تیسرے جاندار کو یہہ کہتے سنا کہ آ اور دیکھ پھر میں نے نظر کي اور دیکھو کہ ایک مشکي گھوڑا اور جو اُس پر سوار تھا ترازو هاتھ میں لیئے هی (۶) اور میں نے اُن چاروں جانداروں کے بیچ میں سے ایک آواز یہہ کہتي سني کہ گیہوں دینار کا سیر بھر اور جَو دینار کے تین سیر پر تیل اور مے کو ضرر مت پہنچا (۷) اور جب اُس نے چوتھي مہر توڑي تو میں نے چوتھے جاندار کو یہہ کہتے سنا کہ آ اور دیکھ (۸) پھر میں نے نظر کي اور دیکھو کہ ایک گھوڑا پھیکے رنگ کا اور ایک اُس پر سوار هی جس کا نام موت هی اور عالم غایب اُس کے پیچھے رواں هی اور اُنہیں زمین کي چوتھائي پر یہہ اِختیار دیا

ساری چیزیں پیدا کیں اور وے تیری ہی مرضی سے ہیں اور پیدا ہوئی ہیں *

۵ باب

(۱) اور میں نے اُس کے دہنے ہاتھ میں جو تخت پر بیٹھا تھا ایک کتاب دیکھی جو اندر اور باہر لکھی ہوئی اور سات مہروں سے بند تھی (۲) اور میں نے ایک زورآور فرشتے کو دیکھا کہ بلند آواز سے یہہ منادی کرتا تھا کہ کون اِس لائق ہی کہ اِس کتاب کو کھولے اور اُس کی مہریں توڑے (۳) پر کسی کو مقدور نہ ہوا نہ آسمان پر نہ زمین پر نہ زمین کے نیچے کہ اُس کتاب کو کھولے یا اُسے دیکھے (۴) اور میں بہت رویا کہ کوئی اِس لائق نہ ٹھہرا کہ کتاب کو کھولے اور پڑھے یا اُسے دیکھے (۵) تب اُن بزرگوں میں سے ایک نے مجھے کہا کہ مت رو دیکھ وہ بہر جو فرقہ یہوداہ سے ہی اور داؤد کی اصل ہی غالب ہوا ہی کہ اُس کتاب کو کھولے اور اُس کی ساتوں مہروں کو توڑے (۶) اور میں نے نگاہ کی اور کیا دیکھتا ہوں کہ اُس تخت اور چاروں جانداروں کے درمیان اور اُن بزرگوں کے بیچ ایک برہ بن کھڑا ہی کہ گویا ذبح کیا گیا ہی جس کے سات سینگ اور سات آنکھیں تھیں جو خدا کی ساتوں روحیں ہیں اور تمام روے زمین پر بھیجی گئی ہیں (۷) چنانچہ وہ آیا اور اُسکے دہنے ہاتھ سے جو تخت پر بیٹھا ہی اُس کتاب کو لیا (۸) اور جب اُس نے کتاب لی تھی تب وے چار جاندار اور چوبیس بزرگ اُس برے کے آگے گر پڑے اور ہر ایک کے ہاتھ میں بربط اور بخور سے بھرے ہوئے سونے کے پیالے تھے یہ مقدسوں کی دعائیں ہیں (۹) اور وے ایک نیا راگ یہہ کہتے ہوئے گاتے کہ تو ہی اِس لائق ہی کہ اُس کتاب کو لیوے اور اُس کی مہریں توڑے کیونکہ تو ذبح ہوا اور اپنے لہو سے ہم کو ہر ایک فرقے اور ہر زبان اور ہر مسکن اور ہر قوم میں سے خدا کے واسطے مول لیا (۱۰) اور ہم کو ہمارے خدا کے لیے بادشاہ اور کاہن بنایا اور ہم زمین پر بادشاہت [illegible] اور بزرگوں [illegible] اور

هزارهاهزار تها (۱۲) اور بڑي آواز سے کہتے تھے کہ برّہ جو ذبح ہوا اِس لائق ہی کہ قدرت اور دولت اور حکمت و طاقت اور عزت و جلال اور برکت پاوے (۱۳) اور میں نے ہر ایک مخلوق کو جو آسمان پر اور زمین کے نیچے ہی اور اُن کو جو سمندر میں ہیں اور ساري چیزوں کو جو اُن میں ہیں یہہ کہتے سنا کہ اُس کے لیئے جو تخت پر بیٹھا ہی اور برّے کے لیئے برکت اور عزت اور جلال اور قوت ابد تک ہی (۱۴) اور چاروں جاندار آمین بولے اور چوبیس بزرگوں نے گرکے اُسے جو ابد تک زندہ ہی سجدہ کیا *

۶ باب

(۱) اور جب برّے نے اُن مہروں میں سے ایک کو توڑا تب میں نے دیکھا اور اُن چاروں جانداروں میں سے ایک کي آواز بادل کے گرجنے کي مانند سني جو بولا آ اور دیکھہ (۲) اور میں نے نظر کي اور دیکھو کہ ایک نقرئي گھوڑا اور وہ جو اُس پر سوار تھا کمان لیئے ہی اور ایک تاج اُسے دیا گیا اور وہ فتح کرتا ہوا اور فتحمند ہونے کو نکلا (۳) اور جب اُس نے دوسري مہر توڑي تب میں نے دوسرے جاندار کو یہہ کہتے سنا کہ آ اور دیکھہ (۴) تب ایک دوسرا سرنگ گھوڑا نکلا اور اُس کے سوار کو یہہ دیا گیا کہ صلح کو زمین سے چھین لے اور یہہ کہ لوگ ایک دوسرے کو قتل کریں اور ایک بڑي تلوار اُس کو دي گئي (۵) اور جب اُس نے تیسري مہر توڑي تب میں نے تیسرے جاندار کو یہہ کہتے سنا کہ آ اور دیکھہ پھر میں نے نظر کي اور دیکھو کہ ایک مشکي گھوڑا اور جو اُس پر سوار تھا ترازو ہاتھہ میں لیئے ہی (۶) اور میں نے اُن چاروں جانداروں کے بیچ میں سے ایک آواز یہہ کہتي سني کہ گیہوں دینار کا سیر بھر اور جَو دینار کے تین سیر پر تیل اور مے کو ضرر مت پہنچا (۷) اور جب اُس نے چوتھي مہر توڑي تو میں نے چوتھے جاندار کو یہہ کہتے سنا کہ آ اور دیکھہ (۸) پھر میں نے نظر کي اور دیکھو کہ ایک گھوڑا پھیکے رنگ کا اور ایک اُس پر سوار ہی جس کا نام موت ہی اور عالم غایب اُس کے پیچھے رواں ہی اور اُنہیں زمین کي چوتھائي پر یہہ اِختیار دیا

ساری چیزیں پیدا کیں اور وے تیری ہی مرضی سے ہیں اور پیدا ہوئی ہیں *

۵ باب

(۱) اور میں نے اُس کے دہنے ہاتھ میں جو تخت پر بیٹھا تھا ایک کتاب دیکھی جو اندر اور باہر لکھی ہوئی اور سات مہروں سے بند تھی (۲) اور میں نے ایک زورآور فرشتے کو دیکھا کہ بلند آواز سے یہ منادی کرتا تھا کہ کون اِس لائق ہے کہ اِس کتاب کو کھولے اور اُس کی مہریں توڑے (۳) پر کسی کو مقدور نہ ہوا نہ آسمان پر نہ زمین پر نہ زمین کے نیچے کہ اُس کتاب کو کھولے یا اُسے دیکھے (۴) اور میں بہت رویا کہ کوئی اِس لائق نہ ٹھہرا کہ کتاب کو کھولے اور پڑھے یا اُسے دیکھے (۵) تب اُن بزرگوں میں سے ایک نے مجھے کہا کہ مت رو دیکھ وہ شیر جو قبیلہ یہوداہ سے ہے اور داؤد کی اصل ہے غالب ہوا ہے کہ اُس کتاب کو کھولے اور اُس کی ساتوں مہروں کو توڑے (۶) اور میں نے نگاہ کی اور کیا دیکھتا ہوں کہ اُس تخت اور چاروں جانداروں کے درمیان اور اُن بزرگوں کے بیچ ایک برّہ ہے کھڑا ہے کہ گویا ذبح کیا گیا ہے جس کے سات سینگ اور سات آنکھیں تھیں جو خدا کی ساتوں روحیں ہیں اور تمام روے زمین پر بھیجی گئی ہیں (۷) چنانچہ وہ آیا اور اُسکے دہنے ہاتھ سے جو تخت پر بیٹھا ہے اُس کتاب کو لیا (۸) اور جب اُس نے کتاب لی تب وے چار جاندار اور چوبیس بزرگ اُس برّہ کے آگے گر پڑے اور ہر ایک کے ہاتھ میں بربط اور بخور سے بھرے ہوئے سونے کے پیالے تھے یہ مقدسوں کی دعائیں ہیں (۹) اور وے ایک نیا راگ یہ کہتے ہوئے گانے لگے کہ تو ہی اِس لائق ہے کہ اُس کتاب کو لیوے اور اُس کی مہریں توڑے کیونکہ تو قتل ہوا اور اپنے لہو سے ہم کو ہر ایک قبیلے اور اہل زبان اور ملک اور قوم میں سے خدا کے واسطے مول لیا (۱۰) اور ہم کو ہمارے خدا کے لیئے بادشاہ اور کاہن بنایا اور ہم زمین پر بادشاہت کرینگے (۱۱) پھر میں نے نگاہ کی اور تخت اور اُن جانداروں اور بزرگوں کے گرد بہت سے فرشتوں کی آواز سنی جن کا شمار لاکھ لاکھ اور

۴ باب

(۱) بعد اُس کے جو میں نے نگاہ کي تو دیکھو کہ آسمان پر ایک دروازہ کھلا ھی اور پہلي آواز جو میں نے سني نرسنگے کي سي تھي جو مجھ سے بولتي تھي اُس نے کہا کہ اِدھر اُوپر آ اور میں تجھے وے باتیں دکھلاؤنگا کہ اِسکے بعد ضرور ھونگي (۲) تب وونہیں میں روح میں شامل ھو گیا پھر کیا دیکھتا ھوں کہ آسمان پر ایک تخت دھرا ھی اور اُس تخت پر کوئي بیٹھا ھی (۳) اور جو اُس پر بیٹھا تھا وہ دیکھنے میں سنگ یشم اور عقیق سا تھا اور ایک دھنک جو دیکھنے میں زمرد سا تھا اُس تخت کے گرد تھا (۴) اور اُس تخت کے آس پاس چوبیس تخت تھے اور اُن تختوں پر میں نے چوبیس بزرگ سفید پوشاک پہنے ھوئے بیٹھے دیکھے اور اُن کے سروں پر سونے کے تاج تھے (۵) اور بجلي اور گرج اور آوازیں اُس تخت سے نکلتي تھیں اور آگ کے سات چراغ اُس تخت کے آگے روشن تھے یے خدا کي سات روحیں ھیں (۶) اور اُس تخت کے آگے شیشہ کا ایک سمندر باؤر کي مانند تھا اور تخت کے بیچو بیچ اور تخت کے گرداگرد چار جاندار تھے جو آگے پیچھے آنکھوں سے بھرے تھے (۷) اور پہلا جاندار ببر کے مانند تھا اور دوسرا جاندار بچھڑے کي مانند اور تیسرے جاندار کا چہرہ اِنسان کا سا تھا اور چوتھا جاندار اُڑتے عقاب کا سا (۸) اور اُن چار جانداروں میں سے ایک ایک کے چھ چھ پر تھے اور اُن کي چاروں طرف اور اندر آنکھیں ھي آنکھیں تھیں اور وے رات دن فراغت نہیں رکھتے مگر کہتے رھتے کہ قدوس قدوس قدوس خداوند خدا قادر مطلق جو تھا اور جو ھی اور جو آنیوالا ھی (۹) اور جب وے جاندار اُس کي جو تخت پر بیٹھا ھی اور ابدالاباد زندہ ھی بزرگي اور عزت اور شکرگذاري کرتے ھیں (۱۰) تب وے چوبیس بزرگ اُس کے سامنے جو تخت پر بیٹھا ھی گر پڑتے ھیں اور اُس کو جو ابد تک زندہ ھی سجدہ کرتے ھیں اور اپنے تاج یہہ کہتے ھوئے اُس تخت کے آگے ڈال دیتے ھیں (۱۱) کہ اے خداوند تو ھي جلال و عزت اور قدرت کے لائق ھی کیونکہ تو ھي نے

کیا ہی میں بھی اُس اِمتحان کی گھڑی سے جو تمام عالم میں زمین کے رہنیوالوں کی آزمایش کے لیئے آیا چاہتی ہی تیری حفاظت کرونگا (۱۱) دیکھ میں جلد آتا ہوں جو تیرا ہی اُسے تھام رکھ کہ کوئی تیرا تاج نہ لے (۱۲) میں اُسے جو غالب ہوتا ہی اپنے خدا کی ہیکل کا ستون بنا ونگا اور وہ پھر کبھی باہر نہ نکلیگا اور میں اپنے خدا کا نام اور اپنے خدا کے شہر یعنے نئی یروسلم کا نام جو میرے خدا کے حضور سے آسمان پر سے اُترتی ہی اور اپنا نیا نام اُس پر لکھونگا (۱۳) جس کا کان ہی سنے کہ روح کلیسیاؤں سے کیا کہتی ہی (۱۴) اور لاودکیا کی کلیسیئے کے فرشتے کو یوں لکھ کہ وہ جو آمین سچا اور برحق گواہ ہی اور خدا کی خلقت کا مبدا ہی یوں کہتا ہی کہ (۱۵) میں تیرے کام جانتا ہوں کہ تو نہ تھنڈھا نہ گرم ہی کاش کہ تو تھنڈھا یا گرم ہوتا (۱۶) سو اِس واسطے کہ تو شیرگرم ہی نہ تھنڈھا نہ گرم میں تجھے رد کرکے اپنے منہ سے نکال پھینکنے پر ہوں (۱۷) کیونکہ تو کہتا ہی کہ میں دولتمند ہوں اور مال‌دار ہوا ہوں اور کسی چیز کا محتاج نہیں اور نہیں جانتا کہ تو عاجز اور اجاڑ اور غریب اور اندھا اور ننگا ہی (۱۸) میں تجھے یہہ صلاح دیتا ہوں کہ تو سونا جو آگ میں تایا گیا مجھ سے مول لے تاکہ دولتمند ہووے اور سفید پوشاک تاکہ تو پہنے ہو اور تیرے ننگپن کی شرم ظاہر نہ ہووے اور اپنی آنکھوں میں انجن لگا تاکہ تو دیکھنے لگے (۱۹) میں جنکوں کو پیار کرتا اُنہیں ملامت اور تنبیہ کرتا ہوں اِس واسطے سرگرم ہو اور توبہ کر (۲۰) دیکھ میں دروازے پر کھڑا ہوں اور کھٹکھٹاتا ہوں اگر کوئی میری آواز سنے اور دروازہ کھولے میں اُس پاس اندر آؤنگا اور اُس کے ساتھ کھاؤنگا اور وہ میرے ساتھ کھائیگا (۲۱) جو غالب ہوتا ہی میں اُسے اپنے تخت پر اپنے ساتھ بیٹھنے دونگا جیسا میں بھی غالب ہوا اور اپنے باپ کے ساتھ اُس کے تخت پر بیٹھا ہوں (۲۲) جس کا کان ہی سنے کہ روح کلیسیاؤں سے کیا کہتی ہی ۔

کمہار کے برتنوں کي مانند چکناچور ہو جائینگے جیسے میں نے بھي اپنے باپ سے پایا ہی (۲۸) اور میں اُسے صبح کا ستارا دونگا (۲۹) جس کا کان ہی سنے کہ روح کلیسیاؤں کو کیا کہتي ہی *

۳ باب

(۱) اور سردیس کي کلیسیئے کے فرشتے کو یوں لکھ کہ وہ جس پاس خدا کي سات روحیں اور سات ستارے ہیں یہہ کہتا ہی کہ میں تیرے کام جانتا ہوں کہ تو زندہ کہلاتا پر مُردہ ہی (۲) جاگتا رہ اور باقي چیزوں کو جو مرنے پر ہیں مضبوط کر کیونکہ میں نے تیرے کاموں کو خدا کے آگے پورا نہیں پایا (۳) اِس واسطے یاد کر کہ تو نے کس طرح پایا اور سنا اور تھام رکھ اور توبہ کر پس اگر تو جاگتا نہ رہے تو میں تجھپر چور کي طرح چڑھ آؤنگا اور تجھ کو ہرگز معلوم نہ ہوگا کہ کس گھڑي تجھ پر چڑھ آؤنگا (۴) سردیس میں بھي تیرے کئي ایک نام ہیں جنھوں نے اپني پوشاک آلودہ نہیں کي اور وے سفید پوشاک پہنکے میرے ساتھ سیر کرینگے کہ وے اِس لائق ہیں (۵) جو غالب ہوتا ہی اُسے سفید پوشاک پہنائي جائیگي اور میں اُس کا نام زندگي کے دفتر سے نہ کاٹونگا بلکہ اپنے باپ اور اُس کے فرشتوں کے آگے اُس کے نام کا اِقرار کرونگا (۶) جس کا کان ہی سنے کہ روح کلیسیاؤں سے کیا کہتي ہی * (۷) اور فلادلفیا کي کلیسیئے کے فرشتے کو یوں لکھ وہ جو مقدس ہی وہ جو برحق ہی اور داؤد کي کنجي رکھتا وہ جو کھولتا ہی اور کوئي بند نہیں کرتا اور وہ بند کرتا ہی اور کوئي نہیں کھولتا یہہ کہتا ہی (۸) کہ میں تیرے کام جانتا ہوں دیکھ میں نے تیرے آگے ایک کھلا دروازہ رکھا ہی اور کوئي اُسے بند نہیں کر سکتا کیونکہ تجھ میں تھوڑا سا زور ہی اور تو نے میرے کلام کو حفظ کیا ہي اور میرے نام کا اِنکار نہیں کیا (۹) دیکھ میں اُنھیں جو شیطان کي جماعت کے ہیں اور اپنے تئیں یہودي کہتے اگرچہ نہیں ہیں بلکہ جھوٹھ بولتے ہیں دیکھ میں ایسا کرونگا کہ وے آکے تیرے پاؤں پر سجدہ کریں اور جانیں کہ میں نے تجھ سے محبت رکھي (۱۰) اِس لیئے کہ تو نے میرے صبر کي بات کو حفظ

ہیں جو بلعام کی تعلیم کو مان لیتے ہیں جس نے بلق کو سکھایا کہ
بنی اِسرائیل کے آگے ٹھوکر کھانیوالا پتھر رکھے تاکہ وے بتوں کی قربانیاں
کھاویں اور حرامکاری کریں (۱۵) اور تیرے یہاں ایسے بھی ہیں جو
نقولائیوں کی تعلیم کو مان لیتے ہیں جس سے میں عداوت رکھتا ہوں
(۱۶) توبہ کر نہیں تو میں تجھ پاس جلد آؤنگا اور میں اُن کے ساتھ
اپنے منہ کی تلوار سے لڑونگا (۱۷) جس کا کان ہو سنے کہ روح
کلیسیاؤں کو کیا کہتی ہے جو غالب ہوتا ہے میں اُسے پوشیدہ من
کھانے دونگا اور میں اُسے ایک سفید پتھر دونگا اور اُس پتھر پر ایک نیا نام
لکھا ہوا جسے اُس کے پانیوالے کے سوا کوئی نہیں جانتا * (۱۸) اور تھوآتیرا
کی کلیسیا کے فرشتے کو یوں لکھ کہ خدا کا بیٹا جس کی آنکھیں آگ
کے شعلہ کی مانند ہیں اور اُس کے پاؤں خالص پیتل کے سے یوں کہتا ہے
(۱۹) کہ میں تیرے اعمال اور محبت اور خدمت اور ایمان اور صبر بلکہ
تیرے کاموں کو جانتا ہوں کہ یہ تیرے پچھلے اگلے کاموں سے زیادہ ہیں
(۲۰) پر مجھے تجھ سے کچھ گلہ ہے کہ تو اُس زنی ایزبل کو جو اپنے
تئیں نبیہ کہتی ہے میرے بندوں کو سکھانے اور گمراہ کرنے دیتا ہے تاکہ
وے حرامکاری کریں اور بتوں پر کی قربانیاں کھاویں (۲۱) اور میں نے
اُس کو مہلت دی کہ اپنی حرامکاری سے توبہ کرے پر اُس نے توبہ نہ
کی (۲۲) دیکھ کہ میں اُس کو ایک بستر پر ڈالونگا اور اُن کو جو اُس
کے ساتھ زنا کرتے ہیں بڑی مصیبت میں اگر وے اپنے کاموں سے توبہ نہ
کریں (۲۳) اور اُس کے فرزندوں کو جاں سے مارونگا اور ساری کلیسیاؤں
کو معلوم ہوگا کہ میں وہی ہوں جو داؤں اور گردوں کا جانچنیوالا ہوں
اور میں تم میں سے ہر ایک کو اُس کے کاموں کے موافق بدلا دونگا (۲۴) پر
تمہیں اور تھوآتیرا کے باقی لوگوں کو جتنے اُس تعلیم کو نہیں مانتے اور
جنہوں نے شیطان کی گہری باتوں کو جیسا وے کہتے ہیں نہیں جانا
میں تم سے کہتا ہوں کہ میں اور کچھ بوجھ تم پر نہ ڈالونگا (۲۵) مگر جو تم
پاس ہے اُسے مضبوط پکڑے رہو جب تک کہ میں آؤں (۲۶) اور وہ جو غالب
ہوتا اور میرے کاموں کو آخر تک حفظ کر رکھتا ہے میں اُسے قوموں پر
اختیار دونگا (۲۷) وہ لوہے کے عصا سے اُن پر حکومت کریگا کہ وے

یہ باتیں کہتا ہی (۲) کہ میں تیرے کام اور تیری مشقت اور تیرا صبر اور یہہ کہ تو بدوں کی برداشت کر نہیں سکتا جانتا ہوں اور تو نے اُن کو جو اپنے تئیں رسول کہتے اور نہیں ہیں آزمایا اور اُنہیں جھوٹھا پایا (۳) اور تو نے برداشت کی اور صبر رکھتا ہی اور میرے نام کے واسطے محنت کی اور تھک نہیں گیا (۴) مگر تجھہ سے مجھے کچھہ گلہ ہی کہ تو نے اپنی اگلی محبت چھوڑ دی (۵) سو یاد کر کہ تو کہاں سے گرا ہی اور توبہ کر اور اگلے کام کر نہیں تو میں تجھہ پاس جلد آؤنگا اور اگر تو توبہ نہ کرے تو میں تیرے چراغدان کو اُس کی جگہہ سے دور کر دونگا (۶) پر تجھہ میں یہہ ایک بات ہی کہ تو نقولائیوں کے کاموں سے عداوت رکھتا ہی جن سے میں بھی عداوت رکھتا ہوں (۷) جس کا کان ہی سنے کہ روح کلیسیاؤں کو کیا کہتی ہی میں اُس کو جو غالب ہوتا ہی زندگی کے درخت سے جو خدا کے فردوس کے بیچ و بیچ ہی پھل کھانے دونگا * (۸) اور سمرنا کی کلیسیئے کے فرشتے کو یوں لکھہ کہ وہ جو اول و آخر ہی اور موا تھا اور جیا ہی یہہ باتیں کہتا ہی کہ (۹) میں تیرے کام اور مصیبت اور محتاجی کو جانتا ہوں (پر تو دولتمند ہی) اور اُن کے لعن طعن کو بھی جو آپ کو یہودی کہتے پر نہیں ہیں بلکہ شیطان کی جماعت ہیں (۱۰) جو اذیتیں تجھہ پر ہونےوالی ہیں اُن میں کسی سے خوف نہ رکھہ دیکھو شیطان تم میں سے کئی ایک کو قید میں ڈالیگا تاکہ تم آزمائے جاؤ اور تم دس دن تک مصیبت اُٹھاؤگے تو مرنے تک ایمان‌دار رہ تو میں زندگی کا تاج تجھے دونگا (۱۱) جس کا کان ہی سنے کہ روح کلیسیاؤں کو کیا کہتی ہی جو غالب ہوتا ہی دوسری موت سے نقصان نہ اُٹھاویگا * (۱۲) اور پرگمس کی کلیسیئے کے فرشتے کو یوں لکھہ وہ جو تیز دودھاری تلوار رکھتا ہی کہتا ہی (۱۳) کہ میں تیرے کام اور تیرے رہنے کی جگہہ جہاں شیطان کا تخت ہی جانتا ہوں اور تو میرے نام کو تھامے رہتا ہی اور جن دنوں کہ انتپاس میرا ایماندار گواہ تمہارے بیچ وہاں جہاں شیطان رہتا ہی مارا گیا اُن دنوں میں بھی مجھہ پر جو ایمان ہی اُس کا تو نے اِنکار نہ کیا (۱۴) لیکن مجھے تجھہ سے کچھہ گلہ ہی کہ تیرے یہاں وے

مسیح کی گواہی کے واسطے اُس ٹاپو میں تھا جو پتمس کہلاتا (۱۰) میں خداوند کے دن روح میں شامل ہو گیا اور میں نے ترہی کی سی ایک بڑی آواز اپنے پیچھے سنی (۱۱) جو کہتی تھی کہ میں الفا اور اُمیگا اول و آخر ہوں اور جو کچھ تو دیکھتا ہی کتاب میں لکھ اور سات کلیسیاؤں کے پاس جو ایسیا میں ہیں اِفسس اور سمرنا اور پرگمس اور تھوآتیرا اور سردیس اور فلادلفیا اور لاودیقیا میں ہیں بھیج (۱۲) اور میں پھرا تاکہ اُس آواز کو جو مجھے کہتی ہی دیکھوں اور پھرکر سونے کے سات چراغدان دیکھے (۱۳) اور اُن سات چراغدانوں کے بیچ ایک شخص اِبن آدم سا دیکھا جو جامہ پہنے ہوئے اور سونے کا سینہ بند سینہ پر باندھے ہوئے تھا (۱۴) اُس کا سر و بال سفید اُون کی مانند بلکہ برف کی مانند سفید اور اُس کی آنکھیں جیسے آگ کا شعلہ (۱۵) اور اُس کے پاؤں خالص پیتل کے سے جو تنور میں دھکایا ہوا ہو اور اُس کی آواز بڑے پانی کی سی تھی (۱۶) اور اُس کے دہنے ہاتھ میں سات ستارے تھے اور اُس کے منہ سے دودھاری تیز تلوار نکلتی تھی اور اُس کا چہرہ ایسا تھا جیسا آفتاب جب اپنی تیزی سے چمکے (۱۷) اور جب میں نے اُسے دیکھا تب اُس کے پاؤں پر مُردہ سا کر پڑا تب اُس نے اپنا دہنا ہاتھ مجھ پر رکھا اور مجھ سے کہا کہ مت ڈر میں اول و آخر (۱۸) اور زندہ ہوں اور میں موآ تھا اور دیکھ میں ابد تک زندہ ہوں آمین اور عالم عیب اور موت کی کنجیاں مجھ پاس ہیں (۱۹) جو تو نے دیکھا اور جو چیزیں ہیں اور جو بعد اِن کے ہونیوالی ہیں سب لکھ رکھ (۲۰) اُن سات ستاروں کا جنہیں تو نے میرے دہنے ہاتھ میں دیکھا اور سونے کے اُن سات چراغدانوں کا بھید جو ہی سات ستارے سات کلیسیاؤں کے فرشتے ہیں اور سات چراغدان جو تو نے دیکھے سات کلیسیائیں ہیں *

۲ باب

(۱) اِفسس کی کلیسیا کے فرشتے کو یوں لکھ کہ وہ جو اپنے دہنے ہاتھ میں سات ستارے رکھتا اور سونے کے سات چراغدانوں کے درمیان پھرتا

یہ باتیں کہتا ہی (۲) کہ میں تیرے کام اور تیری مشقت اور تیرا صبر اور یہہ کہ تو بدوں کی برداشت کر نہیں سکتا جانتا ہوں اور تو نے اُن کو جو اپنے تئیں رسول کہتے اور نہیں ہیں آزمایا اور اُنہیں جھوٹھا پایا (۳) اور تو نے برداشت کی اور صبر رکھتا ہی اور میرے نام کے واسطے محنت کی اور تھک نہیں گیا (۴) مگر تجھہ سے مجھے کچھہ گلہ ہی کہ تو نے اپنی اگلی محبت چھوڑ دی (۵) سو یاد کر کہ تو کہاں سے گرا ہی اور توبہ کر اور اگلے کام کر نہیں تو میں تجھہ پاس جلد آؤنگا اور اگر تو توبہ نہ کرے تو میں تیرے چراغدان کو اُس کی جگہہ سے دور کر دونگا (۶) پر تجھہ میں یہہ ایک بات ہی کہ تو نقولائیوں کے کاموں سے عداوت رکھتا ہی جن سے میں بھی عداوت رکھتا ہوں (۷) جس کا کان ہی سنے کہ روح کلیسیاؤں کو کیا کہتی ہی میں اُس کو جو غالب ہوتا ہی زندگی کے درخت سے جو خدا کے فردوس کے بیچ و بیچ ہی پھل کھانے دونگا * (۸) اور سمرنا کی کلیسیئے کے فرشتے کو یوں لکھہ کہ وہ جو اول و آخر ہی اور موآ تھا اور جیا ہی یہہ باتیں کہتا ہی کہ (۹) میں تیرے کام اور مصیبت اور محتاجی کو جانتا ہوں (پر تو دولتمند ہی) اور اُن کے لعن طعن کو بھی جو آپ کو یہودی کہتے پر نہیں ہیں بلکہ شیطان کی جماعت ہیں (۱۰) جو اذیتیں تجھہ پر ہونےوالی ہیں اُن میں کسی سے خوف نہ رکھہ دیکھو شیطان تم میں سے کئی ایک کو قید میں ڈالیگا تاکہ تم آزمائے جاؤ اور تم دس دن تک مصیبت اُٹھاؤگے تو مرنے تک اِیمان‌دار رہ تو میں زندگی کا تاج تجھے دونگا (۱۱) جس کا کان ہی سنے کہ روح کلیسیاؤں کو کیا کہتی ہی جو غالب ہوتا ہی دوسری موت سے نقصان نہ اُٹھاویگا * (۱۲) اور پرگمس کی کلیسیئے کے فرشتے کو یوں لکھہ وہ جو تیز دودھاری تلوار رکھتا ہی کہتا ہی (۱۳) کہ میں تیرے کام اور تیرے رہنے کی جگہہ جہاں شیطان کا تخت ہی جانتا ہوں اور تو میرے نام کو تھامے رہتا ہی اور جن دنوں کہ انتپاس میرا اِیماندار گواہ تمہارے بیچ وہاں جہاں شیطان رہتا ہی مارا گیا اُن دنوں میں بھی مجھہ پر جو اِیمان ہی اُس کا تو نے اِنکار نہ کیا (۱۴) لیکن مجھے تجھہ سے کچھہ گلہ ہی کہ تیرے یہاں وے

مسیح کی گواہی کے واسطے اُس تاپو میں تھا جو پتمس کہلاتا (۱۰) میں خداوند کے دن روح میں شامل ہو گیا اور میں نے ترہی کی سی ایک بڑی آواز اپنے پیچھے سنی (۱۱) جو کہتی تھی کہ میں الفا اور اُمیگا اول و آخر ہوں اور جو کچھ تو دیکھتا ہی کتاب میں لکھ اور سات کلیسیاؤں کے پاس جو ایسیا میں یعنے افسس اور سمرنا اور پرگمس اور تھوآتیرا اور سردیس اور فلادلفیا اور لاودیقیا میں ہیں بھیج (۱۲) اور میں پھرا تاکہ اُس آواز کو جو مجھے کہتی ہی دیکھوں اور پھرکر سونے کے سات چراغدان دیکھے (۱۳) اور اُن سات چراغدانوں کے بیچ ایک شخص اِبن آدم سا دیکھا جو جامہ پہنے ہوئے اور سونے کا سینہ بند سینہ پر باندھے ہوئے تھا (۱۴) اُس کا سر و بال سفید اُون کی مانند بلکہ برف کی مانند سفید اور اُس کی آنکھیں جیسے آگ کا شعلہ (۱۵) اور اُس کے پاؤں خالص پیتل کے سے جو تنور میں دھکایا ہوا ہو اور اُس کی آواز بڑے پانی کی سی تھی (۱۶) اور اُس کے دہنے ہاتھ میں سات ستارے تھے اور اُس کے منہ سے دودھاری تیز تلوار نکلتی تھی اور اُس کا چہرہ ایسا تھا جیسا آفتاب جب بڑی تیزی سے چمکے (۱۷) اور جب میں نے اُسے دیکھا تب اُس کے پاؤں پر مُردہ سا گر پڑا تب اُس نے اپنا دہنا ہاتھ مجھ پر رکھا اور مجھ سے کہا کہ مت ڈر میں اول و آخر (۱۸) اور زندہ ہوں اور میں موآ تھا اور دیکھ میں ابد تک زندہ ہوں آمین اور عالم غیب اور موت کی کنجیاں مجھ پاس ہیں (۱۹) جو تو نے دیکھا اور جو چیزیں ہیں اور جو بعد اِن کے ہونے والی ہیں سب لکھ رکھ (۲۰) اُن سات ستاروں کا جنھیں تو نے میرے دہنے ہاتھ میں دیکھا اور سونے کے اُن سات چراغدانوں کا بھید جو ہی سات ستارے سات کلیسیاؤں کے فرشتے ہیں اور سات چراغدان جو تو نے دیکھے سات کلیسیائیں ہیں *

۲ باب

کلیسیئے کے فرشتے کو یوں لکھ کہ وہ جو اپنے دہنے
ہاتھ رکھتا اور سونے کے سات چراغدانوں کے درمیاں پھرتا

یوحنا فقیہ کے

مکاشفات کی کتاب

۱ باب

یسوع مسیح کا مکاشفہ جو خدا نے اُسے دیا تاکہ اپنے بندوں کو وے باتیں جن کا جلد ہونا ضرور ہی دکھاوے اور اُس نے اپنے فرشتے کو بھیجکر اُسکی معرفت اپنے بندے یوحنا پر ظاہر کیا (۲) جسنے خدا کے کلام اور یسوع مسیح کی گواہی پر جو کچھ اُسنے دیکھا گواہی دی (۳) مبارک وہ جو اِس نبوت کی باتیں پڑھتا ہی اور وے جو سنتے ہیں اور جو کچھ اِس میں لکھا ہی اُسے حفظ کرتے ہیں کیونکہ وقت نزدیک ہی * (۴) یوحنا اُن سات کلیسیاؤں کو جو ایسیا میں ہیں فضل اور سلامتی تمہیں ہو اُس کی طرف سے جو ہی اور تھا اور آنیوالا ہی اور اُن سات روحوں کی طرف سے جو اُس کے تخت کے آگے ہیں (۵) اور یسوع مسیح کی طرف سے جو سچا گواہ اور اُن میں جو مرکے جی اُٹھے پلوٹھا اور دنیا کے بادشاہوں کا سلطان ہی اُسی کو جس نے ہم کو پیار کیا اور اپنے لہو سے ہم کو ہمارے گناہوں سے دھو ڈالا (۶) اور ہم کو بادشاہ اور کاہن خدا اور اپنے باپ کے بنایا جلال اور قدرت ابد تک اِسی کو ہی آمین (۷) دیکھو وہ بادلوں کے ساتھ آتا ہی اور ہر ایک آنکھ اُس کو دیکھیگی اور وے بھی جنھوں نے اُسے چھیدا اور زمین کے سارے فرقے اُس کے لیئے چھاتی پیٹینگے ہاں آمین (۸) خداوند یوں فرماتا ہی کہ میں الفا اور اُمیگا اول اور آخر جو ہی اور تھا اور آنیوالا ہی قادر مطلق ہوں (۹) میں یوحنا جو تمہارا بھائی اور یسوع مسیح کے دکھ اور اُس کی بادشاہت اور صبر میں بھی تمہارا شریک ہوں خدا کے کلام اور یسوع

(۱۱) افسوس اِن پر کیونکہ یہ قایں کی راہ پر چلے اور بلعام کی گمراہی میں مزدوری کے لیئے بہہ گئے اور قرح کی سی مخالفت میں ہلاک ہوئے (۱۲) یہ تمہاری محبت کی ضیافتوں میں ڈوبی ہوئی چٹاں ہیں وے تمہارے ساتھ کھاتے وقت بے دھڑک اپنا پیٹ بھر لیتے ہیں وے خشک بادل ہیں جنہیں ہوائیں ہر طرف اُڑا لے جاتیں وے مُرجھائے ہوئے درخت ہیں جن کا پھل نہیں دوبار مرے اور اُکھاڑے گئے ہیں (۱۳) وے سمندر کی تند لہریں ہیں جو اپنی بے شرمی کا پھیں پھینکتے ہیں بھٹکنیوالے ستارے ہیں جن کے لیئے تاریکی کی سیاہی ہمیشہ کو دھری ہی (۱۴) بلکہ حنوک نے جو آدم کی ساتویں پشت تھا اُن کی بابت پیشینگوئی کی کہ دیکھ خداوند اپنے لاکھوں مقدسوں کے ساتھ آتا ہی (۱۵) تاکہ سبھوں کی عدالت کرے اور سب بے دینوں کو اُن کی بے دینی کے سب کاموں پر جو اُنہوں نے بے دینی سے کیئے اور ساری سخت باتوں پر جو بے دین گنہگاروں نے اُسکی مخالفت میں کہی ہیں اِلزام دے (۱۶) یہ گرگڑانے والے اور شکوہ کرنیوالے ہیں جو اپنی بری خواہشوں کے موافق چلتے اور اپنے منہ سے بڑا بول بولتے اور نفع کے لیئے لوگوں کی خوشامد کرتے ہیں (۱۷) لیکن ای پیارو تم اِن باتوں کو یاد رکھو جو ہمارے خداوند یسوع مسیح کے رسولوں نے آگے کہیں (۱۸) کہ اُنہوں نے تمہیں خبر دی کہ آخری زمانے میں ٹھٹھے کرنیوالے ہونگے جو اپنی بے دینی کی بری خواہشوں پر چلینگے (۱۹) یہ وے ہی ہیں جو اپنے تئیں الگ کرتے ہیں یہ نفسانی لوگ ہیں اور روح اُن میں نہیں (۲۰) پر ای پیارو تم اپنے پاکترین ایمان کا گھر بناکر روح پاک سے دعا مانگتے ہوئے (۲۱) اپنے تئیں خدا کی محبت میں محفوظ رکھو اور ہمیشہ کی زندگی کے لیئے ہمارے خداوند یسوع مسیح کی رحمت کے منتظر رہو (۲۲) اور اِمتیاز کرکے بعضوں پر رحم کرو (۲۳) اور بعضوں کو ڈر کے ساتھ آگ میں سے نکالکے بچاؤ اور پوشاک سے بھی جو جسم سے داغی ہوئی ہے نفرت رکھو (۲۴) اب اُسکے لیئے جو تم کو گرنے سے بچا سکتا ہی اور اپنے جلال کے حضور بکمال خوشی سے تمہیں بے عیب کھڑا کر سکتا ہی (۲۵) جو خدائے واحد حکیم اور ہمارا بچانیوالا ہی جلال حشمت اور قدرت اور اختیار تب سے اب تک ہووے * آمین *

یہوداہ کا خط عام

یہوداہ کي طرف سے جو یسوع مسیح کا بندہ اور یعقوب کا بھائي ھی
اُن کو جو باپ خدا میں مقدس ہوئے اور یسوع مسیح میں
محفوظ اور بلائے گئے ھیں (۲) رحم تم پر ھو اور سلامتي اور محبت
بھي بڑھائي جاویں (۳) ای پیارو جس وقت میں اُس نجات کي
بابت جو سب کے لیئے ھی تم کو لکھنے میں نہایت کوشش کرتا تھا تو
میں نے ضرور جانا کہ تمھیں لکھکے نصیحت کروں کہ تم اُس ایمان کے واسطے
جو ایک بار مقدسوں کو سونپا گیا جانفشاني کرو (۴) کیونکہ بعضے شخص
چپکے سے گھسے جو آگے سے قدیم زمانے میں اِس سزا کے حکم کے واسطے
لکھے گئے تھے۔ وے بےدین ھیں اور ھمارے خدا کے فضل کو شہوت‌پرستي
سے بدل کرتے ھیں اور خدا کا جو اکیلا مالک ھی اور ھمارے خداوند یسوع
مسیح کا اِنکار کرتے ھیں (۵) پس میں چاھتا ھوں کہ تمھیں وہ بات
جسے تم ایک بار جان چکے ھو یاد دلاؤں کہ خداوند نے قوم کو زمین مصر
سے بچایا پھر اُنھیں جو ایمان نہ لائے ھلاک کیا (۶) اور اُن فرشتوں کو جو
اپني اگلي حالت میں نہ رھے بلکہ اپنے خاص مقام کو چھوڑ دیا اُس
نے سزا کي ابدي زنجیروں سے تاریکي کے اندر روز عظیم کي عدالت تک
جکڑکے رکھا (۷) اِسي طرح سدوم اور عمورہ اور اُن کے اِرد گرد کے شہر
جنھوں نے اُن کي مانند زنا کیا اور جسم حرام کا پیچھا کیا ھمیشہ کي
آگ کے عذاب میں گرفتار ھوکے عبرت کے لیئے نمونے بنے رھتے ھیں
(۸) اِسي طرح یے خواب دیکھنیوالے بھي جسم کو ناپاک کرتے اور حکومت
کو ناچیز جانتے اور جلیل‌القدروں کي بابت برا کہتے ھیں (۹) جب
میکایل نے جو فرشتوں میں عظیم ھی شیطان سے تکرار کرکے موسیٰ کي
لاش کي بابت بحث کي تب اُس نے جرأت نہ کي کہ لعن طعن کرکے
اُسے اِلزام دے بلکہ کہا کہ خداوند تجھے ملامت کرے (۱۰) لیکن یے
جن چیزوں کو نہیں جانتے اُن پر طعنہ کرتے ھیں اور جن کو بےعقل
جانوروں کي طرح بہ ذات جانتے ھیں اُن میں آپ کو خراب کرتے ھیں

یوحنا کا تیسرا خط

اِس بزرگ کی طرف سے پیارے گیوس کو جس کو میں سچائی میں پیار کرتا ہوں (۲) ای پیارے میں یہہ دعا مانگتا ہوں کہ جس طرح تیری جان خیریت کے ساتھ ہی سو تو سب باتوں میں خیریت کے ساتھ اور تندرست رہے (۳) کیونکہ جب بھائیوں نے آکر تیری سچائی پر گواہی دی جیسا تو سچائی میں چلتا ہی تو میں نہایت خوش ہوا (۴) میرے لیئے اِس سے بڑی کوئی خوشی نہیں کہ میں سنوں کہ میرے فرزند سچائی میں چلتے ہیں (۵) ای پیارے جو کچھ تو بھائیوں اور مسافروں سے کرتا ہی سو دیانت سے کرتا ہی (۶) جنہوں نے کلیسیئے کے آگے تیری محبت پر گواہی دی اگر تو اُنہیں اُس طرح پر جو خدا کے بندوں کے لائق ہی آگے لے چلے تو اچھا کریگا (۷) کیونکہ وے اُس کے نام کے واسطے نکل چلے اور غیرقوموں سے کچھ نہیں لیا (۸) اِس لیئے لازم ہی کہ ہم ایسوں کو قبول کریں تاکہ ہم سچائی میں اُن کے ہمخدمت ہوویں (۹) میں نے کلیسیئے کو کچھ لکھا ہی مگر دیوترفیس جو اُن میں اول درجہ چاہتا ہی ہمیں قبول نہیں کرتا (۱۰) سو جب میں آؤنگا تو میں اُس کے کاموں کو جو وہ کرتا ہی یاد کروںگا کہ ہمارے حق میں بری باتیں بکتا ہی اور اِس پر بھی قناعت نہ کرکے بھائیوں کو آپ قبول نہیں کرتا اور اُن کو جو قبول کیا چاہتے ہیں روکتا ہی اور کلیسیئے سے نکال دیتا (۱۱) ای پیارے بدی کے پیرو مت ہو بلکہ نیکی کے وہ جو نیکی کرتا ہی خدا کا ہی مگر اُس نے جو بدی کرتا ہی خدا کو نہیں دیکھا (۱۲) دیمیتریوس کے حق میں سب نے اور سچائی نے بھی خود گواہی دی ہی ہم بھی گواہی دیتے ہیں اور تم جانتے ہو کہ ہماری گواہی سچ ہی (۱۳) تجھے تو بہت کچھ لکھنا تھا پر میں نے نہ چاہا کہ سیاہی اور قلم سے تیرے آگے لکھوں (۱۴) مگر اُمید رکھتا ہوں کہ جلد تجھے دیکھوں تب ہم روبرو کہہ سن لینگے تیری سلامتی ہووے دوست تجھے سلام کہتے ہیں تو دوستوں کو نام بہ نام سلام کہہ ۔

یوحنا کا دوسرا خط

اِس بزرگ کي طرف سے برگزیدہ بي‌بي کو اور اُس کے فرزندوں کو جنھیں میں (اور فقط میں ھي نہیں بلکہ سب جنھوں نے سچائي کو جانا ھی) سچائي سے پیار کرتا ھوں (۲) اُس سچائي کے سبب سے جو ھم میں رھتي ھی اور ھمارے ساتھ ھمیشہ رھیگي (۳) فضل اور رحم اور سلامتي باپ خدا اور باپ کے بیٹے خداوند یسوع مسیح کي طرف سے تمھارے ساتھ سچائي اور محبت سے رھینگے (۴) میں بہت خوش ھوا کہ میں نے تیرے فرزندوں میں سے کئي ایک کو اُس حکم کے مطابق جو ھم کو باپ سے ملا سچائي سے چلتے پایا (۵) اور اب ای بي‌بي میں تجھ کو کوئي نیا حکم نہیں بلکہ وھي جو ھم شروع سے رکھتے ھیں لکھکر تجھ سے عرض کرتا ھوں کہ ھم ایک دوسرے کو پیار کریں۔ (۶) اور محبت یہي ھی کہ ھم اُس کے حکموں پر چلیں یہ وھي حکم ھی جیسا تم نے شروع سے سنا ھی کہ تم اُس پر چلو (۷) کیونکہ بہت سے دغاباز دنیا میں گھس آئے ھیں جو اِقرار نہیں کرتے کہ یسوع مسیح جسم میں آیا۔ دغاباز اور مسیح کا مخالف یہي ھی (۸) آپ خبردار رھو تاکہ وے کام جو ھمنے کیئے ھیں کھو نہ دیں بلکہ پورا بدلا پاویں (۹) جو کوئي عدول کرتا ھی اور مسیح کي تعلیم میں نہیں رھتا خدا اُس کا نہیں جو مسیح کي تعلیم میں رھتا ھی باپ بھي اور بیٹا بھي اُس کے ھیں (۱۰) اگر کوئي تمھارے پاس آوے اور یہ تعلیم نہ لاوے تو اُسے گھر میں آنے نہ دو اور اُسے سلام نہ کرو (۱۱) کیونکہ جو کوئي اُسے سلام کرتا ھی اُس کے برے کاموں میں شریک ھوتا ھی (۱۲) مجھے بہت سي باتیں تمھیں لکھني ھیں پر میں نے نہ چاھا کہ کاغذ اور سیاھي سے لکھوں لیکن اُمیدوار ھوں کہ تم پاس آؤں اور روبرو کہوں تاکہ ھماري خوشي کامل ھو (۱۳) تیري برگزیدہ بہن کے لڑکے تجھے سلام کہتے ھیں * آمین *

نفیں نہیں کیا (۱۱) اور وہ گواہی یہہ ہی کہ خدا نے ہمیں ہمیشہ
کی زندگی بخشی اور یہہ زندگی اُس کے بیٹے میں ہی (۱۲) جس
کے ساتھہ بیٹا ہی اُس کے ساتھ زندگی ہی جس کے ساتھہ خدا کا بیٹا
نہیں اُس کے ساتھ زندگی نہیں (۱۳) میں نے تم کو جو خدا کے بیٹے کے
نام پر اِیمان لائے ہو یے باتیں لکھیں تاکہ تم جانو کہ ہمیشہ کی زندگی
تمہارے لیئے ہی اور خدا کے بیٹے کے نام پر اِیمان لاؤ (۱۴) اور ہمارا
اِعتقاد جو اُس کی نسبت ہی سو یہی ہی کہ اگر ہم اُس کی مرضی
کے موافق کچھہ مانگیں وہ ہماری سنتا ہی (۱۵) اور اگر ہم جانتے ہیں
کہ جو کچھہ ہم اُس سے مانگتے ہیں وہ اُس کی نسبت ہماری سنتا ہی
تو ہم جانتے کہ جو کچھہ ہم نے اُس سے مانگا تھا سو ہم پاتے ہیں (۱۶) اگر
کوئی اپنے بھائی کو ایک گناہ کرتے دیکھے جو موت تک نہیں پہنچاتا
تو وہ مانگے اور اُسے زندگی بخشی جائیگی یہہ اُن کے حق میں ہی جو
ایسا گناہ نہیں کرتے جو موت تک پہنچاتا ہو ایسا گناہ ہی جو موت تک
پہنچاتا ہی میں نہیں کہتا کہ وہ اُس کی نسبت اِلتماس کرے (۱۷) ہر
ایک ناراستی گناہ ہی پر ایسا گناہ ہی جو موت تک نہیں پہنچاتا
(۱۸) ہم جانتے ہیں کہ ہر ایک جو خدا سے پیدا ہوا ہی گناہ نہیں
کرتا بلکہ وہ جو خدا سے پیدا ہوا ہی اپنی حفاظت کرتا ہی اور وہ شریر
اُس کو نہیں چھوتا (۱۹) ہم جانتے ہیں کہ ہم خدا سے ہیں اور کہ
ساری دنیا برائی میں پڑی رہتی ہی (۲۰) پر یہہ بھی جانتے ہیں کہ
خدا کا بیٹا آیا اور ہمیں یہہ سمجھہ بخشی کہ اُس کو جو حق ہی
جانیں اور ہم اُس میں جو حق ہی رہتے ہیں یعنے یسوع مسیح میں
جو اُس کا بیٹا ہی خدائے برحق اور ہمیشہ کی زندگی یہی ہی
(۲۱) اے میرے بچو تم بتوں سے آپ کو بچائے رکھو * آمین *

کہ پہلے اُس نے ہم سے محبت رکھی (۲۰) اگر کوئی کہے کہ میں خدا سے محبت رکھتا ہوں اور اپنے بھائی سے دشمنی رکھے تو جھوٹا ہی کیونکہ اگر وہ اپنے بھائی سے جس کو اُس نے دیکھا محبت نہیں رکھتا ہی تو خدا سے جس کو اُس نے نہیں دیکھا کیونکر محبت رکھ سکتا ہی (۲۱) اور ہم نے اُس سے یہہ حکم پایا ہی کہ جو کوئی خدا سے محبت رکھتا ہی سو اپنے بھائی سے بھی محبت رکھے *

۵ باب

(۱) ہر ایک جو ایمان لاتا ہی کہ یسوع وہی مسیح ہی سو خدا سے پیدا ہوا ہی اور جو کوئی باپ سے محبت رکھتا ہی وہ اُس سے بھی جو اُس سے پیدا ہوا ہی محبت رکھتا ہی (۲) جب ہم خدا سے محبت رکھتے ہیں اور اُس کے حکموں پر عمل کرتے ہیں تو اِس سے جانتے ہیں کہ ہم خدا کے فرزندوں سے بھی محبت رکھتے ہیں (۳) کیونکہ خدا کی محبت یہہ ہی کہ ہم اُس کے حکموں پر عمل کریں اور اُس کے حکم بھاری نہیں (۴) جو کہ خدا سے پیدا ہوا ہی دنیا پر غالب ہوتا ہی اور وہ غلبہ جس سے ہم دنیا پر غالب آتے ہیں ہمارا ایمان ہی (۵) کون ہی جو دنیا پر غالب ہی مگر وہی جو ایمان لاتا ہی کہ یسوع خدا کا بیٹا ہی (۶) یہہ وہی ہی جو پانی اور لہو سے آیا یعنے یسوع مسیح جو نہ فقط پانی میں بلکہ پانی اور لہو میں ہوکے آیا اور روح وہ ہی جو گواہی دیتی ہی کیونکہ روح برحق ہی (۷) کہ تین ہیں جو [آسمان پر گواہی دیتے ہیں باپ اور کلام اور روح قدس اور یے تینوں ایک ہیں (۸) اور تین ہیں جو زمین] پر گواہی دیتے ہیں روح اور پانی اور لہو اور یے تینوں ایک پر متفق ہیں (۹) اگر ہم آدمیوں کی گواہی قبول کریں تو خدا کی گواہی اُس سے بڑی ہی کیونکہ خدا کی گواہی یہی ہی جو اُس نے اپنے بیٹے کے حق میں دی (۱۰) جو کہ خدا کے بیٹے پر ایمان لاتا ہی گواہی آپ میں رکھتا ہی جو خدا پر ایمان نہیں لاتا اُس نے اُس کو جھوٹا کیا کیونکہ اُس نے اُس گواہی کو جو خدا نے اپنے بیٹے کے حق میں دی ہی

(۴) ای بچو تم تو خدا کے ہو اور اُن پر غالب ہوئے ہو کیونکہ جو تم
میں ہی سو اُس سے جو دنیا میں ہی بڑا ہی (۵) وے دنیا کے ہیں
اِس واسطے دنیا کی بولتے ہیں اور دنیا اُن کی سنتی ہی (۶) ہم خدا
کے ہیں جو خدا کو پہچانتا ہی ہماری سنتا ہی جو خدا کا نہیں ہماری
نہیں سنتا ہی اِسی سے ہم سچائی کی روح اور گمراہی کی روح کی
پہچان لیتے ہیں (۷) ای پیارو آؤ ہم ایک دوسرے سے محبت رکھیں
کیونکہ محبت خدا سے ہی اور ہر ایک جو محبت رکھتا ہی سو خدا
سے پیدا ہوا ہی اور خدا کو پہچانتا ہی (۸) جس میں محبت نہیں
سو خدا کو نہیں جانتا کیونکہ خدا محبت ہی (۹) خدا کی محبت
جو ہم سے ہی اِس سے ظاہر ہوئی کہ خدا نے اپنے اِکلوتے بیٹے کو دنیا
میں بھیجا تاکہ ہم اُس کے سبب سے زندگی پاویں (۱۰) محبت اِس
میں نہیں کہ ہم نے خدا سے محبت رکھی بلکہ اِس میں ہی کہ اُس
نے ہم سے محبت رکھی اور اپنے بیٹے کو بھیجا کہ ہمارے گناہوں کا کفارہ
ہووے (۱۱) ای پیارو جب کہ خدا نے ہم سے ایسی محبت رکھی تو لازم
ہی کہ ہم بھی ایک دوسرے سے محبت رکھیں (۱۲) کسی نے خدا کو
کبھی نہیں دیکھا اگر ہم ایک دوسرے سے محبت رکھیں تو خدا ہم میں
رہتا ہی اور اُس کی محبت ہم میں کامل ہوئی (۱۳) ہم اِسی سے
جانتے ہیں کہ ہم اُس میں رہتے ہیں اور وہ ہم میں کہ اُس نے اپنی
روح میں سے ہمیں دیا (۱۴) اور ہم نے دیکھا ہی اور گواہی دیتے ہیں
کہ باپ نے بیٹے کو بھیجا کہ دنیا کا بچانیوالا ہو (۱۵) جو کوئی اِقرار کرے
کہ یسوع خدا کا بیٹا ہی خدا اُس میں اور وہ خدا میں رہتا ہی (۱۶) اور
ہم نے خدا کی محبت کو جو ہم سے ہی جانا اور اُس پر اِعتقاد کیا خدا
محبت ہی اور وہ جو محبت میں رہتا ہی خدا میں رہتا ہی اور خدا
اُس میں (۱۷) اِس سے محبت ہم میں کامل ہوتی ہی کہ ہم عدالت
کے دن نڈر رہیں کیونکہ جیسا وہ ہی ویسے ہی ہم اِس دنیا میں
ہیں (۱۸) محبت میں دہشت نہیں بلکہ کامل محبت دہشت کو
نکال دیتی ہی کیونکہ دہشت میں عذاب ہی وہ جو ڈرتا ہی محبت
میں کامل نہیں ہوا (۱۹) ہم اُس سے محبت رکھتے ہیں اِس لیئے

محبت رکھتے ہیں جو اپنے بھائی سے محبت نہیں رکھتا سو موت میں رہتا ہی (۱۵) ہر ایک جو اپنے بھائی سے دشمنی رکھتا ہی خونی ہی اور تم جانتے ہو کہ کوئی خونی حیات ابدی کو نہیں رکھتا کہ اُس میں قائم رہے (۱۶) ہم نے اِس سے محبت کو جانا کہ اُس نے ہمارے واسطے اپنی جان دے دی اور لازم ہی کہ ہم بھی بھائیوں کے واسطے اپنی جان دیویں (۱۷) پر جس کسی کے پاس دنیا کا مال ہو اور وہ اپنے بھائی کو محتاج دیکھے اور اپنے تئیں رحم سے باز رکھے تو خدا کی محبت اُس میں کیونکر قائم رہتی ہی (۱۸) ای میرے بچو چاہیئے کہ ہم کلام اور زبان سے نہیں بلکہ کام اور سچائی سے محبت رکھیں (۱۹) اور اِس سے ہم جانتے ہیں کہ ہم سچائی کے ہیں اور اُس کے آگے اپنی خاطرجمعی کرینگے (۲۰) کیونکہ اگر ہمارا دل ہمیں اِلزام دے تو خدا ہمارے دل سے بڑا ہی اور سب کچھ جانتا ہی (۲۱) ای پیارو اگر ہمارا دل ہمیں اِلزام نہ دے تو ہم خدا کے حضور بدؔر رہتے ہیں (۲۲) اور جو کچھ ہم مانگتے اُس سے پاتے ہیں کیونکہ ہم اُس کے حکموں پر عمل کرتے اور جو کچھ اُسے خوش آتا بجا لاتے ہیں (۲۳) اور اُس کا حکم یہہ ہی کہ ہم اُس کے بیٹے یسوع مسیح کے نام پر ایمان لاویں اور جیسا اُسنے ہم کو حکم دیا ہم آپس میں محبت رکھیں (۲۴) اور جو اُس کے حکموں پر عمل کرتا ہی یہہ اُس میں اور وہ اِس میں رہتا ہی اور اُس سے یعنے روح سے جو اُس نے ہمیں دی ہی ہم جانتے ہیں کہ وہ ہم میں رہتا ہی *

۴ باب

(۱) ای پیارو تم ہر ایک روح کو یقین نہ کرو بلکہ روحوں کو آزماؤ کہ وے خدا کی طرف سے ہیں کہ نہیں کیونکہ بہت سے جھوٹھے پیغمبر دنیا میں نکل آئے ہیں (۲) اِسی سے تم خدا کی روح کو پہچانو ہر ایک روح جو اِقرار کرتی ہی کہ یسوع مسیح جسم میں آیا ہی وہ خدا کی طرف سے ہی (۳) اور ہر ایک روح جو اِقرار نہیں کرتی کہ یسوع مسیح جسم میں آیا خدا کی طرف سے نہیں یہی مسیح کی مخالف ہی جس کی خبر تم نے سنی کہ آتی ہی اور وہ اب دنیا میں آ چکی

جانتے ہو کہ وہ راستباز ہی تو جانتے ہو کہ ہر ایک شخص جو راستبازی کرتا ہی اُس سے پیدا ہوا ہی *

۳ باب

(۱) دیکھو کیسی محبت باپ نے ہم سے کی کہ ہم خدا کے فرزند کہلاویں اِس واسطے دنیا ہم کو نہیں جانتی کہ اُس نے اُس کو نہیں جانا (۲) ای پیارو اب ہم خدا کے فرزند ہیں اور ہنوز ظاہر نہیں ہوا کہ ہم کیا کچھ ہونگے پر ہم جانتے ہیں کہ جب وہ ظاہر ہوگا ہم تو اُس کی مانند ہونگے کیونکہ ہم اُسے جیسا کہ وہ ہی ویسا دیکھینگے (۳) اور جو کوئی اُس سے یہہ اُمید رکھتا ہی وہ اپنے تئیں جیسا وہ پاک ہی ویسا ہی پاک کرتا ہی (۴) ہر ایک جو گناہ کرتا ہی سو خلاف شرع کرتا ہی کیونکہ گناہ خلاف شرع ہی (۵) اور تم یہہ جانتے ہو کہ وہ ظاہر ہوا تاکہ ہمارے گناہوں کو اُٹھالے جاوے اور اُس میں گناہ نہیں (۶) ہر ایک جو اُس میں قائم رہتا ہی گناہ نہیں کرتا جو کوئی گناہ کرتا اُس نے اُسے نہ دیکھا اور نہ جانا (۷) ای بچو تمہیں کوئی فریب دینے نہ پاوے جو کوئی راستبازی کرتا ہی سو راستباز ہی جیسا وہ راستباز ہی (۸) جو کوئی گناہ کرتا ہی سو شیطان کا ہی کہ شیطان شروع سے گناہ کرتا ہی خدا کا بیٹا اِس لیئے ظاہر ہوا کہ شیطان کے کاموں کو برباد کرے (۹) ہر ایک جو خدا سے پیدا ہوا ہی گناہ نہیں کرتا کیونکہ اُس کا بیج اُس میں رہتا ہی اور وہ گناہ کر نہیں سکتا کیونکہ خدا سے پیدا ہوا ہی (۱۰) اِسی سے خدا کے فرزند اور شیطان کے فرزند ظاہر ہیں جو کوئی راستبازی نہیں کرتا اور جو اپنے بھائی سے محبت نہیں رکھتا وہ خدا کا نہیں (۱۱) کیونکہ یہ پیغام جو تم نے شروع سے سنا یہی ہے کہ ہم ایک دوسرے سے محبت رکھیں (۱۲) قائن کے مانند نہیں جو اُس شریر کا تھا اور جس نے اپنے بھائی کو قتل کیا اور کس لیئے اُس نے اُسے قتل کیا اِس لیئے کہ اُس کے کام برے تھے اور اُس کے بھائی کے کام راست (۱۳) ای بھائیو اگر دنیا تم سے عداوت رکھے تعجب نہ کرو (۱۴) ہم تو جانتے ہیں کہ ہم موت سے نکل کر زندگی میں داخل ہوئے ہیں کیونکہ ہم بھائیوں سے

شریر پر غالب ہوئے ہو (۱۵) دنیا کی محبت نہ رکھو اور نہ اُن چیزوں
کی جو دنیا میں ہیں جو کوئی دنیا کی محبت رکھتا ہی اُس میں
باپ کی محبت نہیں (۱۶) کیونکہ ہر ایک چیز جو دنیا میں ہی یعنے
جسم کی شہوت اور آنکھوں کی بری خواہش اور زندگی کا جیوتھا فخر
باپ سے نہیں پر دنیا سے ہی (۱۷) اور دنیا گذر جاتی ہی اور اُس
کی شہوت بھی لیکن جو خدا کی مرضی پر چلتا وہ ابد تک رہتا ہی
(۱۸) ای بچو یہہ آخری زمانہ ہی اور جیسا تم نے سنا ہی کہ مسیح
کا مخالف آتا ہی سو ابھی بہت سے مسیح کے مخالف ہوئے ہیں اِس سے
ہم جانتے ہیں کہ یہہ آخری زمانہ ہی (۱۹) وے ہم میں سے نکلے مگر ہم
میں سے نہ تھے کیونکہ اگر وے ہم میں سے ہوتے تو ہمارے ساتھ رہتے پر
وے نکلے تاکہ ظاہر ہوویں کہ وے سب ہم میں سے نہیں ہیں (۲۰) اور
تم نے اُس مقدس سے مسح پایا اور سب کچھہ جانتے ہو (۲۱) میں نے
تم کو نہ اِس واسطے لکھا کہ تم سچ کو نہیں جانتے پر اِس ایسے کہ تم اُسے
جانتے ہو اور یہہ کہ کوئی جھوتھہ سچ میں سے نہیں ہی (۲۲) کون
جھوتھا ہی مگر وہ جو اِنکار کرتا ہی کہ یسوع وہ مسیح نہیں جو باپ
اور بیٹے کا اِنکار کرتا ہی وہی مسیح کا مخالف ہی (۲۳) جو کوئی
بیٹے کا اِنکار کرتا ہی سو باپ سے اُس کو واسطہ نہیں ہی پر وہ جو
بیٹے کا اِقرار کرتا ہی باپ سے بھی وہ واسطہ رکھتا ہی (۲۴) اِسی
واسطے جو تم نے شروع سے سنا ہی وہی تم میں بسے اگر وہ جو تم نے
شروع سے سنا ہی تم میں رہے تو تم بھی بیٹے میں اور باپ میں بھی
رہوگے (۲۵) اور یہی وعدہ ہی جو اُس نے ہم سے کہا یعنے ہمیشہ کی
زندگی کا (۲۶) میں نے یہ باتیں تم کو اُن کی بابت جو تمھیں
فریب دیتے ہیں لکھیں (۲۷) جو مسح تم نے اُس سے پایا تم میں
بحال رہتا ہی اور تم اِس کے محتاج نہیں کہ کوئی تمھیں سکھاوے بلکہ
جیسا وہ مسح تمھیں سب باتیں سکھاتا ہی اور سچ ہی جھوتھہ نہیں اور
جیسا اُس نے تمھیں سکھایا ویسے تم اُس میں قائم رہوگے (۲۸) اب
ای بچو تم اُس میں رہو تاکہ جب وہ ظاہر ہووے تو ہم بےباک ہوں
اور اُس کے آنے وقت اُس کے آگے سے شرم کھاکے نہ اُسویں (۲۹) اگر

۲ باب

(۱) ای میرے بچو میں یہ باتیں تمہیں لکھتا ہوں تاکہ تم گناہ نہ کرو اور اگر کوئی گناہ کرے تو یسوع مسیح جو صادق ہی باپ کے پاس ہمارا شفیع ہی (۲) اور وہ ہمارے گناہوں کا کفارہ ہی فقط ہمارے گناہوں کا نہیں بلکہ تمام دنیا کے گناہوں کا بھی (۳) اگر ہم اُس کے حکموں پر عمل کریں تو ہم اِس سے جانتے ہیں کہ ہم نے اُس کو جانا (۴) وہ جو کہتا ہی کہ میں اُسے جانتا ہوں اور اُس کے حکموں پر عمل نہیں کرتا سو جھوٹا ہی اور سچائی اُس میں نہیں (۵) پر وہ جو اُس کے کلام پر عمل کرے یقیناً اُس میں خدا کی محبت کامل ہی ہم اِس ہی سے جانتے ہیں کہ ہم اُس میں ہیں (۶) وہ جو کہتا ہی کہ میں اُس میں بستا ہوں چاہیئے کہ جیسا وہ چلتا ہی ویسا ہی آپ چلے (۷) ای بھائیو میں تمہیں کوئی نیا حکم نہیں لکھتا مگر پرانا حکم جو تم کو شروع سے ملا پرانا حکم وہ کلام ہی جو تم نے شروع سے سنا (۸) پھر ایک نیا حکم تمہیں لکھتا ہوں جو اُس میں اور تم میں سچ ہی کیونکہ تاریکی گذر گئی اور حقیقی نور اب چمکتا ہی (۹) وہ جو کہتا ہی کہ میں روشنی میں ہوں اور اپنے بھائی سے دشمنی رکھتا ہی اب تک تاریکی میں ہی (۱۰) وہ جو اپنے بھائی سے محبت رکھتا ہی اُجالے میں رہتا ہی اور اُس میں ٹھوکر کا باعث نہیں ہی (۱۱) پر جو اپنے بھائی سے دشمنی رکھتا تاریکی میں ہی اور تاریکی میں چلتا ہی اور نہیں جانتا کہ کدھر چلا جاتا ہی کیونکہ تاریکی نے اُس کی آنکھیں اندھی کر دی ہیں (۱۲) ای بچو میں تمہیں لکھتا ہوں کیونکہ تمہارے گناہ اُس کے نام سے معاف ہوئے (۱۳) ای آبا میں تمہیں لکھتا ہوں کیونکہ اُسے جو شروع سے تھا تم نے جانا ای جوانو میں تمہیں لکھتا ہوں کیونکہ تم اُس شریر پر غالب ہوئے ہو ای لڑکو میں تمہیں لکھتا ہوں کیونکہ تم باپ کو جانتا ہی (۱۴) ای آبا میں نے تمہیں لکھا کیونکہ تم نے اُسے جانا ای جوانو میں نے تمہیں لکھا کیونکہ تم خدا کا کلام تم میں بستا ہی اور تم اُس

وحدا کا پہلا خط عام

۱ باب

۱ اُس زندگي کے کلام کي بابت جو شروع سے تھا جسے ہم نے سنا اور اپني
آنکھوں سے دیکھا اور تاک رکھا اور ہمارے ہاتھوں نے چھوا (۲) (کیونکہ
وہ زندگي ظاہر ہوئي اور ہم نے اُسے دیکھا اور ہم گواہي دیتے ہیں اور
اُس ہمیشہ کي زندگي کي خبر تم کو دیتے ہیں جو باپ کے پاس تھي
اور ہم پر ظاہر ہوئي) (۳) جو کچھ ہم نے دیکھا اور سنا اُس کي خبر
تمھیں دیتے ہیں تاکہ تم بھي ہمارے ساتھ شراکت رکھو اور ہماري شراکت
باپ کے ساتھ اور اُس کے بیٹے یسوع مسیح کے ساتھ ہی (۴) اور ہم
یے باتیں تمھیں اِس واسطے لکھتے ہیں کہ تمھاري خوشي پوري ہو
جاوے (۵) اور وہ خبر جو ہم نے اُس سے سني اور پھر تمھیں دیتے
ہیں سو یہي ہی کہ خدا نور ہی اور اُس میں تاریکي ذرہ بھي نہیں
(۶) اگر ہم کہیں کہ ہم اُس کے ساتھ شراکت رکھتے ہیں اور تاریکي میں
چلتے ہیں تو جھوٹھ بولتے اور سچ پر عمل نہیں کرتے (۷) پر اگر ہم نور
میں چلیں جس طرح وہ نور میں ہی تو ہم ایک دوسرے کے ساتھ
شراکت رکھتے ہیں اور اُس کے بیٹے یسوع مسیح کا لہو ہم کو سارے
گناہ سے پاک کرتا ہی (۸) اگر کہیں کہ ہم بے گناہ ہیں تو ہم اپنے
تئیں فریب دیتے ہیں اور سچائي ہم میں نہیں (۹) اگر ہم اپنے
گناہوں کا اِقرار کریں تو وہ ہمارے گناہوں کے معاف کرنے اور ہمیں ساري
ناراستي سے پاک کرنے میں وفادار اور راست ہی (۱۰) اگر ہم کہیں
کہ ہم نے گناہ نہیں کیا تو ہم اُسے جھٹلاتے ہیں اور اُس کا کلام ہم
میں نہیں ہی *

آسمان و زمین جو اب ہیں اُسی کلام سے محفوظ ہیں اور اُس دن تک
کہ بےدینوں کی عدالت اور ہلاکت ہو حلانے کے لیئے باقی رکھینگے
(۸) پر ای عزیزو یہہ بات تم پر چھپی نہ رہے کہ خداوند کے نزدیک
ایک دن ہزار برس اور ہزار برس ایک دن کے برابر ہیں (۹) خداوند
اپنے وعدوں کی بابت سستی نہیں کرتا جیسا بعض سستی سمجھتے
ہیں پر اِس لیئے ہماری بابت صبر کرتا کہ کسی کی ہلاکت نہیں
چاہتا بلکہ چاہتا ہی کہ سب توبہ کریں (۱۰) لیکن خداوند کا دن
جس طرح رات کو چور آتا ہی آویگا اور اُسی میں آسمان سناٹے کے
ساتھ جاتے رہینگے اور احرام فلک جلکر گدار ہوجاوینگے اور زمین اُن
کاریگریوں سمیت جو اُس میں ہیں بھسم ہوگی (۱۱) پس جب کہ یہہ
سب چیزیں گدار ہونیوالی ہیں تو تم کو پاک چلن میں اور دینداری
میں کیسا بننا لازم ہی (۱۲) اور کہ تم خدا کے اُس دن کے آنے کے منتظر
اور مشتاق ہو جس میں آسمان جلکر گدار ہو جائینگے اور احرام فلک
جلکر پگھل جائینگے (۱۳) پر ہم نئے آسمان اور نئی زمین کی جن
میں راستبازی بستی ہی اُس کے وعدے کے موافق اِنتظاری کرتے ہیں
(۱۴) اِس واسطے ای عزیزو اُن چیزوں کے منتظر رہکے کوشش کرو کہ
تم بےداغ اور بےعیب سلامتی کے ساتھ اُس سے پائے جاؤ (۱۵) اور
ہمارے خداوند کا صبر کرنا اپنی نجات جانو چنانچہ ہمارے پیارے
بھائی پولس نے بھی اُس دانائی کے موافق جو اُسے عنایت ہوئی
تمہیں لکھا ہی (۱۶) اور سارے خطوں میں اِن باتوں کا ذکر کیا ہی
اُن میں کتنی باتیں ہیں جن کا سمجھنا مشکل ہی اور وے جو
جاہل اور بےقیام ہیں اُن کے معنوں کو بھی دوسری کتابوں کے
مضمونوں کی طرح اپنی ہلاکت کے لیئے پھیرتے ہیں (۱۷) اِس واسطے
ای پیارو چونکہ تم آگے سے آگاہ ہو گئے اپنی خبرداری کرو تا نہ ہو
کہ شریروں کی بھول کی طرف کھینچے جاکے اپنی اُستواری سے جاتے
رہو (۱۸) بلکہ ہمارے خداوند اور نجاتدہندہ یسوع مسیح کے فضل اور
پہچان میں بڑھتے جاؤ اُسی کا جلال اب ہو اور ابد تک رہے * آمین *

بہکے ہوئے ہیں اور بسور کے بیٹے بلعام کی راہ پر ہو لیئے ہیں جس نے ناراستی کی مزدوری کو عزیز جانا (۱۶) مگر اُس نے اپنی خطاکاری پر اِلزام پایا کہ بےزبان گدھے نے آدمی کی طرح بولکر اُس نبی کی دیوانگی کو روک رکھا (۱۷) وے سوکھے کوئے ہیں وے بدلیاں ہیں جنہیں اندھی دوڑاتی ہی ابدی تاریکی کی سیاہی اُن کے لیئے دھری ہی (۱۸) وے گھمنڈ کی بیہودہ بکواس کرکے اُنہیں جو گمراہوں میں سے صاف بچ نکلے تھے جسمانی شہوتوں اور ناپاکیوں میں پھنساتے ہیں (۱۹) وے اُن سے آزادگی کا وعدہ کرتے پر آپ خرابی کے غلام بنے ہیں کیونکہ جس کا کوئی مغلوب ہوا سو اُسی کا غلام ہی (۲۰) سو اگر وے خداوند اور بچانیوالے یسوع مسیح کی پہچان کے سبب دنیا کی آلودگیوں سے بچکر اُن میں پھر کے پھنسیں اور مغلوب ہوں تو اُن کا پچھلا حال پہلے سے بدتر ہو چکا (۲۱) کیونکہ راستی کی راہ نہ جاننا اُن کے لیئے اِس سے بہتر تھا کہ جانکر اُس مقدس حکم سے جو اُنہیں سونپا گیا پھر جاویں (۲۲) پر یہہ سچی مثل اُن پر ٹھیک آتی ہی کہ کتا اپنی قی کی طرف اور دھوئی ہوئی سورنی دلدل میں لوٹنے کو پھری ہی *

۳ باب

(۱) ای عزیزو میں تمہیں اب یہہ دوسرا خط لکھتا ہوں اور دونوں سے تمہارے پاک دل کو یاد دلانے کے طور پر اُبھارتا ہوں (۲) تاکہ تم اُن باتوں کو جو مقدس نبیوں نے پیشتر کہیں اور اُس حکم کو جو ہم نے کہ خداوند کے اور بچانیوالے کے رسول ہیں کیا یاد رکھو (۳) اور یہہ پہلے جان رکھو کہ آخری دنوں میں ہنسی ٹھٹھے کرنیوالے آوینگے جو اپنی بری خواہشوں کے موافق چلینگے (۴) اور کہینگے کہ اُس کے آنے کا وعدہ کہاں کیونکہ جب سے باپ‌دادے سو گئے سب کچھ جیسا خلقت کے شروع میں تھا اب تک ویسا ہی ہی (۵) کیونکہ وے اِسے جان بوجھکے بھول گئے کہ خدا کے کلام سے آسمان مدت سے ہیں اور زمین پانی میں سے اور پانی کے وسیلے سے بنائی ہوئی تھی (۶) جن پانیوں کے سبب سے وہ دنیا جو اُس وقت تھی باڑھ میں ڈوب کر ہلاک ہوئی (۷) پر

کرینگے اُن کے سبب سے راہ راست کی بدنامی ہوگی ۔(۳) اور وے لالچ
سے باتیں بناکر تم کو سوداگر کی طرح اپنے نفع کا سبب ٹھہراوینگے جن
پر مدت کا فتویٰ جو ہوا سو آنے میں دیر نہیں کرتا اور اُن کی ہلاکت
اونگھتی نہیں (۴) کیونکہ جس حال کہ خدا نے فرشتوں کو جب
اُنہوں نے گناہ کیا نہ چھوڑا بلکہ تاریکی کی زنجیروں سے باندھا اور جہنم
میں ڈالکے حوالہ کیا تاکہ عدالت کے دن تک اُن کی نگہبانی ہو
(۵) اور اگلی دنیا کو بھی نہ چھوڑا بلکہ طوفان کے پانی کو بےدینوں کے
عالم پر بھیجکر نوح سمیت جو راستبازی کا منادی کرنیوالا تھا آٹھ کو
بچا لیا (۶) اور سدوم اور عمورا کے شہروں کو خاک سیاہ کرکے اور
نیست و نابود ہونے کا حکم فرماکے اُنہیں آیندے کے بےدینوں کی عبرت
کے لیئے نمونہ بنا رکھا (۷) اور راستباز لوط کو جو شریروں کی ناپاک
چالوں سے دق ہوا رہائی بخشی (۸) (کہ وہ راستباز اُن میں رہکر اُن
کے بے شرع عملوں کو دیکھ سنکے ہر روز اپنے سچے دل کو شکنجے
میں کھینچتا تھا) (۹) پس خداوند دینداروں کو امتحان سے چھڑانا
اور بےدینوں کو عدالت کے دن تک سزا کے لیئے رکھنا جانتا ہی
(۱۰) خصوصاً اُن کو جو ناپاک شہوتوں سے جسم کی پیروی کرتے اور
حکومت کو ناچیز جانتے ہیں وے ڈھیٹھ اور خودپسند ہیں اور جلال والوں
کو بدنام کرنے سے نہیں ڈرتے ہیں (۱۱) اگرچہ فرشتے جو زورآور
قدرت میں اُن سے بڑھکر ہیں خداوند کے آگے اُن پر نالش کرکے
طعنہ نہیں دیتے (۱۲) لیکن یہ اُن جانوروں کی مانند جو ذاتی
بےعقل ہیں [illegible] اور ہلاک ہونے کے لیئے پیدا ہوئے اُن چیزوں
کی جن سے وے [illegible] ہیں بدنامی کرکے اپنی خرابی میں ہلاک
ہونگے (۱۳) وے اپنی بدی کا بدلا پاوینگے کہ وے عیاشی کرنی
جو [illegible] جانتے ہیں وے داغ ہیں اور عیب
[illegible] اپنی دغابازیوں سے عیش و عشرت کرتے
[illegible] سے بھری ہیں اور گناہ سے رُک نہیں
[illegible] ہیں اُن کا دل لالچوں میں
[illegible] (۱۴) وے سیدھی راہ چھوڑکر

ہو کیونکہ اگر تم ایسا کرو تو کبھی نہ گروگے (۱۱) بلکہ تم ہمارے خداوند اور بچانیوالے یسوع مسیح کی ابدی بادشاہت میں تری عزت کے ساتھ شامل کیئے جاوگے (۱۲) اِس لیئے میں یے باتیں تمھیں ہمیشہ یاد دلانے سے غافل نہ ہونگا اگرچہ تم واقف ہو اور اِس سچائی پر جو اب ظاہر ہوئی قائم ہو (۱۳) چنانچہ میں اِسے واجب جانتا ہوں کہ جب تک اِس خیمے میں ہوں تمھیں یاد دلا دلاکے اُبھاروں (۱۴) کیونکہ مجھے معلوم ہی کہ جیسا ہمارے خداوند یسوع مسیح نے مجھ پر ظاہر کیا یہہ میرا خیمہ تھوڑے عرصے بعد گرایا جائیگا (۱۵) سو میں کوشش میں ہوں کہ تم میرے کوچ کرنے کے بعد اِن باتوں کو ہمیشہ یاد رکھو (۱۶) کیونکہ ہم نے نہ فیلسوفی کی کہانیوں کا پیچھا کرکے بلکہ اُس کی بزرگی کو اپنی آنکھوں سے دیکھنیوالے ہوکے اپنے خداوند یسوع مسیح کی قدرت اور آنے کی خبر تمھیں دی (۱۷) کہ اُس نے خدا باپ سے عزت و حرمت پائی جس وقت نہایت بڑے جلال سے اُس کو ایسی آواز آئی کہ یہہ میرا پیارا بیٹا ہی جس سے میں راضی ہوں (۱۸) اور ہم نے جب اُس کے ساتھ مقدس پہاڑ پر تھے یہہ آواز آسمان سے آتی سنی (۱۹) اور ہمارا بھی نبیوں کا کلام ہی جو زیادہ قائم ہی اور تم اچھا کرتے ہو جو یہہ سمجھکر اِس پر نگاہ رکھتے ہو کہ وہ ایک چراغ ہی جو اندھیری جگہہ میں جب تک پَو نہ پھٹے اور صبح کا تارا تمھارے دلوں میں ظاہر نہ ہووے روشنی بخشتا ہی (۲۰) یہہ سب سے پہلے جانکے کہ کتاب کی کوئی پیشینگوئی آپ سے نہیں گھلتی (۲۱) کیونکہ نبوت کی بات آدمی کی خواہش سے کبھی نہیں ہوئی بلکہ خدا کے مقدس لوگ روح قدس کے بلوائے بولتے تھے *

۲ باب

(۱) پر جھوٹھے نبی بھی اُس قوم میں تھے جیسے کہ جھوٹھے معلم تم میں بھی ہونگے جو ہلاک کرنیوالی بدعتیں پردے میں نکالینگے اور اُس خداوند کا جس نے اُنھیں مول لیا اِنکار کرینگے اور آپ اپنے پر جلد ہلاکت لاوینگے (۲) اور بہتیرے اُن کی شہوت‌پرستی کی پیروی

پطرس کا دوسرا خط عام

۱ باب

شمعون پطرس کی طرف سے جو یسوع مسیح کا بندہ اور رسول ہی
اُن کو جنہوں نے ہمارے خدا اور بچانیوالے یسوع مسیح کی راستبازی سے
ہمارا سا ہم قیمت ایمان پایا ہی (۲) خدا اور ہمارے خداوند یسوع
مسیح کی پہچان سے فضل اور سلامتی تمہارے لیئے زیادہ ہوتی جاوے
(۳) چونکہ اُس کی خدائی کی قدرت نے ہمیں سب چیزیں جو زندگی
اور دینداری سے تعلق رکھتی ہیں اُس کی پہچان سے عنایت کیں
جس نے ہم کو اپنے جلال اور نیکی سے بلایا (۴) جن کے وسیلے نہایت
بڑے اور قیمتی وعدے ہم سے کیئے گئے تاکہ تم اُن کے وسیلے اُس
گندگی سے جو دنیا میں بری خواہش کے سبب ہی چھوٹکر طبیعت
الٰہی میں شریک ہو جاؤ (۵) پس اِس واسطے تم اپنی طرف سے کمال
کوشش کرکے اپنے ایمان پر نیکی اور نیکی پر عرفان (۶) اور عرفان پر
پرہیزگاری اور پرہیزگاری پر صبر اور صبر پر دینداری (۷) اور دینداری پر
برادرانہ اُلفت اور برادرانہ اُلفت پر محبت بڑھاؤ (۸) کہ یہ چیزیں اگر
تم میں ہوں اور بڑھتی ہی جاویں تو تم کو ہمارے خداوند یسوع مسیح
کی کامل پہچان حاصل کرنے کے لیئے غافل اور بے پھل نہ ہونے دینگی
(۹) جس کے پاس یہ چیزیں نہیں ہیں وہ اندھا اور آنکھیں موندتا
ہی اور پیسے اگلے گناہوں کے دھوئے جانے کو بھول بیٹھا ہی (۱۰) اِس
[illegible] کوشش کرو کہ تمہاری بلاہٹ اور برگزیدگی ثابت

۵ باب

(۱) بزرگوں سے جو تمہارے بیچ ہیں میں جو اُن کے ساتھ بزرگ اور مسیح کی اذیتوں کا گواہ اور اُس جلال میں جو ظاہر ہوگا شریک ہوں التماس کرتا ہوں (۲) کہ تم خدا کے اُس گلّے کی جو تمہارے درمیان ہے پاسبانی کرو لاچاری سے نہیں بلکہ خوشی سے اور ناروا نفع کے لیئے نہیں بلکہ دل خواہی سے نگہبانی کرو (۳) اور خداوند کی میراث پر خداوندی نہ کرو بلکہ گلّے کے لیئے نمونہ بنو (۴) اور جب سردار گڑریا ظاہر ہوگا تب تم جلال کا ایسا ہار پاؤگے جو مُرجھاتا نہیں (۵) اِسی طرح تم اے جوانو بزرگوں کے تابع رہو بلکہ سب کے سب ایک دوسرے کے تابع ہوکے فروتنی کا لباس پہنو کیونکہ خدا مغروروں کا سامنا کرتا پر فروتنوں کو فضل بخشتا ہے (۶) سو تم خدا کے زورآور ہاتھ کے تلے دبے رہو تاکہ وہ تمہیں وقت پر سرفراز کرے (۷) اور اپنی ساری فکر اُس پر ڈال دو کیونکہ اُس کو تمہاری فکر ہے (۸) ہوشیار اور بےدار رہو کیونکہ تمہارا مخالف شیطان گرجنیوالے ببر کی مانند ڈھونڈھتا پھرتا ہے کہ کس کو پھاڑ کھاوے (۹) تم ایمان میں مضبوط ہوکے اُس کا مقابلہ کرو یہہ جانکے کہ یے ہی اذیتیں تمہاری برادری جو دنیا میں ہیں پورے اندازے تک اُٹھاتی ہے (۱۰) اب خدا جو کمال فضل کرتا جس نے ہم کو اپنے جلال ابدی کے لیئے مسیح یسوع سے بلایا ہے آپ ہی تم کو تھوڑا سا دکھ سہنے کے بعد طیار مضبوط اُستوار پایدار کرے (۱۱) جلال و قدرت ابد تک اُسی کا ہے آمین (۱۲) مین نے تمہیں سلوانس کی معرفت جو میری دانست میں دیانتدار بھائی ہے مختصر میں لکھا نصیحت کرکے اور گواہی دیکے کہ یہی خدا کا سچا فضل ہے جس پر تم قائم ہو (۱۳) وہ جو بابل میں ہے جو تمہارے ساتھ برگزیدہ ہوئی اور میرا بیٹا مرقس تمہیں سلام کہتے ہیں (۱۴) تم آپس میں محبت کا بوسہ لیکے ایک دوسرے کو سلام کرو تم سب کی جو مسیح یسوع میں ہو سلامتی ہووے * آمین *

طیار ہی حساب دینگے (۶) کہ مُردوں کو بھی اِنجیل اِس لیئے سنائی گئی کہ وے آدمیوں کے آگے جسم کی راہ سے گنہگار ٹھہریں لیکن خدا کے آگے روح سے جیویں (۷) پر سب چیزوں کا آخر نزدیک ہی اِس لیئے ہوشیار اور دعا مانگنے کے لیئے جاگتے رہو (۸) سب سے پہلے ایک دوسرے کو شدت سے پیار کرو کیونکہ محبت بہت گناہوں کو ڈھانپ دیتی ہی (۹) آپس میں بے گرگرائے مسافردوست رہو (۱۰) ہر ایک جس قدر اُس کو نعمت ملی ہو اُسے اُن کی مانند جو خدا کے طرح طرح کے فضل کے اچھے خانساماں ہیں ایک دوسرے کی خدمت میں خرچ کرے (۱۱) اگر کوئی بولے تو وہ خدا کے کلام کے مطابق بولے اگر کوئی خدمت کرے تو اِیسی کرے جتنا اُسے خدا نے مقدور دیا ہی تاکہ سب باتوں میں یسوع مسیح کے وسیلے خدا کا جلال ظاہر ہو جلال و قدرت ابدالآباد اُسی کے لیئے ہی آمین (۱۲) ای پیارو تم اُس تاپوالی آگ سے جو آزمانے کے لیئے تم پر نازل ہی تعجب نہ کرو کہ گویا تمہارا عجب حال ہوا ہی (۱۳) بلکہ اِس سبب سے خوشی کرو کہ تم مسیح کے دکھوں میں شریک ہو تاکہ اُس کے جلال کے ظاہر ہوتے وقت تم بے نہایت خوش و خرم ہو (۱۴) اگر مسیح کے نام کے سبب تم پر لعن طعن ہو تو تم مبارک ہو کیونکہ جلال کی اور خدا کی روح تم پر سایہ کرتی ہی اُنہیں کی طرف سے اُس پر ہرگز کوئی ہوتی پر تمہاری طرف سے اُس کی بزرگی کی جاتی (۱۵) خبردار ایسا نہ ہو تم میں سے کوئی خونی یا چور یا بدکار یا اوروں کے کام میں دخل کرنیوالا ہوکے دکھ پاوے (۱۶) پر اگر کوئی کرستان ہونے کے سبب دکھ پاوے تو نہ شرماوے بلکہ اِس سبب سے خدا کی بزرگی کرے (۱۷) کیونکہ اب وقت پہنچا ہی کہ خدا کے گھر پر عدالت شروع ہو پس اگر ہم سے شروع ہی تو اُن کا جو خدا کی اِنجیل کے تابع نہیں کیا انجام ہوگا (۱۸) اور اگر راستباز دشواری سے بچ جاوے تو بے دین اور گنہگار کا ٹھکانا کہاں (۱۹) پس جو خدا کی مرضی کے موافق دکھ پاتے ہیں سو اُس کو جانی امین جانکر نیکوکاری کرتے ہوئے اپنی جانوں کو اُس کے سپرد کریں *

مستعد رہو کہ ہر ایک کو جو تم سے اُس اُمید کی بابت جو تمہیں ہی پوچھے فروتنی اور ادب سے جواب دو (۱۶) اور نیت نیک رکھو تاکہ وے جو تمہیں بدکار جانکے تم کو برا کہتے اور تمہاری مسیحی اچھی چال پر لعن طعن کرتے ہیں شرمندہ ہوں (۱۷) کیونکہ اگر خدا کی مرضی یوں ہی کہ تم بھلا کرکے دکھ پاؤ تو یہہ اُس سے بہتر ہی کہ برا کرکے دکھ پاؤ (۱۸) کیونکہ مسیح نے بھی ایک بار گناہوں کے واسطے دکھ اُٹھایا یعنے راستباز نے ناراستوں کے لیئے تاکہ وہ ہم کو خدا کے پاس پہنچائے کہ وہ جسم کے حق میں تو مارا گیا لیکن روح میں زندہ کیا گیا (۱۹) جس میں ہوکے اُس نے اُن روحوں کے پاس جو قید تھیں جاکے منادی کی (۲۰) جو آگے نافرمانبردار تھیں جس وقت کہ خدا کا صبر نوح کے دنوں جب کشتی طیار ہوتی تھی اِنتظار کرتا رہا جس میں تھوڑی یعنے آٹھ جانیں پانی سے بچ گئیں (۲۱) مطابق اُس علامت کے بپتسمہ (جو بدن کا میل چھڑانا نہیں بلکہ نیک نیتی سے خدا کا طالب ہونا ہی) یسوع مسیح کے جی اُٹھنے کے وسیلے اب ہم کو بھی بچاتا ہی (۲۲) وہ آسمان پر جاکے خدا کے دہنے ہی اور فرشتے اور حکومتیں اور ریاستیں اُس کے تابع ہیں *

۴ باب

(۱) پس چونکہ مسیح نے ہمارے واسطے جسم میں دکھ اُٹھایا تو تم بھی وہی ہی طبیعت کے ہتھیار باندھو کیونکہ جس نے جسم میں دکھ اُٹھایا سو گناہ سے فراغت پائی (۲) تاکہ آدمیوں کی بری خواہشوں کے مطابق نہیں بلکہ خدا کی مرضی کے موافق جسم میں اپنی باقی عمر کاٹو (۳) اِس واسطے کہ ہماری جتنی عمر غیرقوموں کی مرضی کے موافق کام کرنے میں گذری وہی ہمارے واسطے بس ہی کہ تب ہی ہم ہوا و ہوس شہوتوں مے کی مستیوں اوباشیوں شراب‌خواریوں مکروہ بت‌پرستیوں میں وقت کاٹتے تھے (۴) اِس پر وے تعجب کرتے ہیں کہ تم اُس شہدہ‌پن کی فضولی میں اُن کے ساتھ نہیں دوڑ جاتے اور بدگوئی کرتے ہیں (۵) وے اُس کو جو زندوں اور مُردوں کا اِنصاف کرنے پ

۳ باب

(۱) اِسی طرح ای عورتو تم اپنے اپنے شوہروں کے تابع رہو کہ اگر کوئی اُن میں سے کلام کو نہ مانتے ہوں تو وے بغیر کلام کے اپنی عورتوں کے چلن سے موہ لیویں (۲) جس وقت تمہارے پاک چلن کو جو خوف کے ساتھ ہی دیکھیں (۳) اور تمہارا سنگار ظاہری نہ ہو جیسے سر گوندھنا اور سونے کے زیور باندھنا یا طرح طرح کے کپڑے پہننا (۴) بلکہ چاہیئے کہ وے دل کی پوشیدہ انسانیت ہو اُسی آرائش جو غیرفانی ہی یعنے حلیم اور غریب مزاج اور یہی خدا کے آگے بیشقیمت ہی (۵) کیونکہ اِسی طرح مقدس عورتیں بھی جو اگلے زمانے میں خدا پر بھروسا رکھتی تھیں آپ کو سنوارتی اور اپنے اپنے شوہروں کے تابع رہتی تھیں (۶) چنانچہ سارہ ابرہام کی فرمانبرداری کرتی اور اُسے خداوند کہتی تھی سو تم بھی اُس کی بیٹیاں ہو اگر نیکیاں کرو اور کسی خوف سے حیران نہ ہو (۷) ویسے ہی ای شوہرو تم بھی دانائی سے اُن کے ساتھ رہو اور عورت کو نازک پیدایش سمجھکر عزت دو اور جانو کہ زندگی کی میراث کے فضل میں تم دونوں شریک ہو تاکہ تمہاری دعائیں رک نہ جائیں (۸) غرض سب کے سب ایک‌دل ہو ہمدرد ہو برادرانہ محبت رکھو رحم‌دل اور خوشخو ہوؤ (۹) بدی کے عوض بدی نہ کرو گالی کے عوض گالی نہ دو بلکہ اُس کے خلاف برکت چاہو کہ تم جانتے ہو کہ تم برکت کے وارث ہونے کو بلائے گئے ہو (۱۰) جو کوئی چاہے کہ زندگی سے خوش ہو اور اچھے دنوں کو دیکھے سو اپنی زبان کو بدی سے اور اپنے ہونٹوں کو دغا کی بات بولنے سے باز رکھے (۱۱) بدی سے کنارہ کرے اور نیکی کو عمل میں لاوے صلح کو ڈھونڈھے اور اُس کا پیچھا کرے (۱۲) کیونکہ خداوند کی آنکھیں راستبازوں پر لگی ہیں اور اُس کے کان اُن کی منت پر ہیں خداوند کا چہرہ بدکاروں کا مخالف ہی (۱۳) اور اگر تم نیکی کی پیروی کیا کرو کون ہی جو تم سے بدی کرے (۱۴) پر اگر تم راستبازی کے سبب دکھ بھی پاؤ تو خوشحال ہو اور اُن کے ڈرانے سے مت ڈرو اور نہ گھبرا جاؤ (۱۵) بلکہ خداوند مسیح کو اپنے دلوں میں مقدس جانو اور ہمیشہ

یوں جیسے پردیسیوں اور مسافروں سے مِنّت کرتا ہوں کہ تم جسمانی خواہشوں
سے جو جان کے مُقابل لڑائی کرتی ہیں پرہیز کرو (۱۲) اور اپنا چلن غیرقوموں
کے بیچ نیکی کے ساتھ رکھو تاکہ وے جو تمہیں بدکار جانکے تمہاری بدگوئی کرتے
ہیں تمہارے نیک کاموں پر نظر کرکے اُس دن جب اُن پر نگاہ ہو خدا کا
جلال ظاہر کریں (۱۳) پس ہر ایک حکومت کے جو اِنسان کی طرف
سے ہی خداوند کے لیئے تابع رہو بادشاہ کے اِس لیئے کہ وہ سب سے
بزرگ ہی (۱۴) یا حاکموں کے اِس لیئے کہ وے اُس کے بھیجے ہوئے
ہیں تاکہ بدکاروں کو سزا دیں اور نیکوکاروں کی تعریف کریں (۱۵) کیونکہ
خدا کی مرضی یوں ہی کہ تم نیک کام کرکے احمقوں کی نادانی کا
منہہ بند کر رکھو (۱۶) اور اپنے تئیں آزاد جانو پر اپنی آزادی کو
بدی کا پردہ نہ کرو بلکہ آپ کو خدا کے بندے جانو (۱۷) سب کی
حرمت کرو بھائیوں سے اُلفت رکھو خدا سے ڈرو بادشاہ کی عزت کرو
(۱۸) ای چاکرو کمال ادب سے اپنے خاوندوں کے تابع رہو نہ صرف
نیکوں اور حلیموں کے بلکہ کج مزاجوں کے بھی (۱۹) کیونکہ اگر کوئی
خدا کے لحاظ کے سبب بے اِنصافی سے دکھ اُٹھاکر ایسی تکلیفوں کی
برداشت کرے تو یہہ فضیلت ہی (۲۰) کیونکہ اگر تم نے گناہ کرکے
طمانچے کھائے اور صبر کیا تو کون سا فخر ہی پر اگر نیکی کرکے دکھ پاتے
اور صبر کرتے ہو تو اُس میں خدا کے نزدیک تمہاری فضیلت ہی
(۲۱) کیونکہ تم اِسی کے لیئے بلائے گئے ہو کہ مسیح بھی ہمارے واسطے
دکھ پاکے ایک نمونہ ہمارے لیئے چھوڑ گیا ہی تاکہ تم اُس کے نقش
قدم پر چلے جاؤ (۲۲) اُس نے گناہ نہ کیا اور نہ اُس کے منہہ میں
چھل بل پایا گیا (۲۳) وہ گالیاں کھاکے گالی نہ دیتا تھا اور دکھ پاکے
دھمکاتا نہ تھا بلکہ اپنے تئیں اُس کے جو راستی کے ساتھہ عدالت کرتا
ہی سپرد کرتا تھا (۲۴) وہ آپ ہمارے گناہوں کو اپنے بدن پر اُٹھاکے
صلیب پر چڑھہ گیا تاکہ ہم گناہوں کے حق میں مرکے راستباری میں
جیئیں اُن کوڑوں کے سبب سے جو اُس پر پڑے تم چنگے ہوئے
(۲۵) کیونکہ تم بھٹکتی ہوئی بھیڑوں کی مانند تھے پر اب اپنی جانوں
کے گڑیئے اور نگہبان پاس پھر آئے ہو *

میں بھائیوں کی سے ریا محبت پیدا ہوئی پس پاک دل سے ایک دوسرے
کو بہت پیار کرو (۲۳) کیونکہ تم نے تخم فانی سے نہیں بلکہ اُس سے جو
غیرفانی ہے یعنے خدا کے کلام سے جو زندہ اور ابد تک قائم رہتا ہے نئے
پیدا ہوئے (۲۴) کیونکہ ہر ایک بشر گھاس کی مانند ہے اور اِنسان کی
ساری شان گھاس کے پھول کی مانند ہے گھاس تو سوکھ گئی اور پھول
جھڑ گیا ہے (۲۵) لیکن خداوند کا کلام ابد تک رہتا ہے۔ وہی کلام ہے
جس کی خوشخبری تمہیں دی گئی*

۲ باب

(۱) اِس واسطے تم سب بدی اور سب دغا اور مکروں اور ڈاہ اور
ساری بدگوئیوں کو چھوڑ کے (۲) نوپید بچوں کی مانند کلام کے خالص
دودھ کے مشتاق ہو تاکہ تم اُس سے بڑھتے جاؤ (۳) اگر ایسا ہو کہ تم
نے مزہ حاصل کیا کہ خداوند مہربان ہے (۴) جس کے پاس آکے جو
کہ ایک زندہ پتھر ہے آدمیوں کا تو ناپسند کیا ہوا پر خدا کا چنا ہوا اور
قیمتی جانا ہوا (۵) تم بھی زندہ پتھروں کی مانند روحانی گھر بنتے
جاتے ہو اور مقدس کاہنوں کا فرقہ ہوئے جاتے ہو تاکہ روحانی قربانیاں
جو یسوع مسیح کے وسیلے خدا کو پسند ہیں گذرانو (۶) اِس واسطے
کتاب میں بھی مذکور ہے کہ دیکھ میں صیہون میں ایک پتھر رکھ
دیتا ہوں جو کونے کا سرا اور چنا ہوا اور قیمتی ہے اور جو اُس پر اِیمان
لاوے ہرگز شرمندہ نہ ہوگا (۷) سو تمہارے واسطے جو اِیمان لائے ہو وہ
قیمتی ہے پر جو اِیمان نہ لائے اُن کے لیئے وہی پتھر جسے بنانیوالوں نے
رد کیا کونے کا سرا ہوا (۸) اور ٹھوکر کھانیوالا پتھر اور ٹھیس دانیوالی
چٹان ہوا سو یہ وے ہیں جو سرکش ہوکے کلام سے ٹھوکر کھاتے ہیں
جس کے لیئے وے مقرر بھی ہوئے (۹) لیکن تم چنا ہوا خاندان
بادشاہی کاہنوں کا فرقہ مقدس قوم اور خاص لوگ ہو تاکہ تم اُس کی
خوبیاں ظاہر کرو جس نے تمہیں تاریکی سے اپنی عجیب روشنی
میں بلایا (۱۰) تم آگے قوم نہ تھے پر اب خدا کی قوم ہو آگے تم پر
رحمت نہ تھی پر اب تم پر رحمت ہوئی (۱۱) اے پیارو میں تم سے

ایمان لاکے ایسی خوشی و خرمی کرتے ہو جو بیان سے باہر اور جلال سے
بھری ہی (۹) اور اپنے ایمان کی غرض یعنے جانوں کی نجات حاصل
کرتے ہو (۱۰) اسی نجات کی بابت نبیوں نے بڑی تلاش اور تحقیق کی
جنہوں نے اُس نعمت کی پیشینگوئی کی جو تم پر ظاہر ہونے کو تھی
(۱۱) وے اُس کی تحقیق میں تھے کہ مسیح کی روح جو اُن میں تھی
جب مسیح کی بابت اُس کے دکھوں کی اور بعد اُن کے اُس کے جلال
کی آگے گواہی دیتی تھی کس زمانے یا کس طرح کے زمانے کا بیان کرتی
تھی (۱۲) سو اُن پر یہہ ظاہر ہوا کہ وے نہ اپنی بلکہ ہماری خدمت
کے لیئے یے باتیں کہتے تھے جن کی خبر اب تم کو اُن کی معرفت
ملی جنہوں نے روح قدس کے وسیلے جو آسمان پر سے بھیجی گئی تمہیں
انجیل کی خوشخبری دی اور اِن باتوں پر ملاحظہ کرنے کے لیئے فرشتے
شوق سے جھکتے ہیں (۱۳) اِس واسطے تم اپنے فہم کی کمر باندھکے اور
ہوشیار ہوکے اُس فضل کی کامل اُمید رکھو جو یسوع مسیح کے ظاہر ہوتے
وقت تم پر نازل ہوا چاہتا (۱۴) تم فرمانبردار فرزندوں کی مانند اُن بری
خواہشوں کے جن میں تم اپنی نادانی کے وقت گرفتار تھے ہمشکل نہ
بنو (۱۵) بلکہ جس طرح تمہارا بلانیوالا پاک ہی تم بھی اپنی سب
چال میں پاک بنو (۱۶) کیونکہ لکھا ہی کہ تم پاک بنو کہ میں پاک
ہوں (۱۷) اور جس حال کہ تم ایسے باپ کا نام لیتے جو ہر ایک کے
کام کے موافق بے طرفدار ہوکے اِنصاف کرتا ہی تو اپنی مسافرت کے وقت
کو ڈر کے ساتھ کاٹو (۱۸) کیونکہ تم یہہ جانتے ہو کہ وہ خلاصی جو تم
نے پائی اُن بیہودہ دستوروں سے جو تمہارے باپدادوں کی طرف سے چلے
آئے تھے سو فانی چیزوں یعنے سونے روپے کے سبب سے نہیں (۱۹) بلکہ
مسیح کے بیش‌قیمت لہو کے سبب ہوئی جو بےداغ اور بےعیب برے
کی مانند ہی (۲۰) جو دنیا کی پیدایش سے پیشتر مقرر ہوا تھا لیکن
اِس آخری زمانے میں تمہارے لیئے ظاہر ہوا (۲۱) جو اُس کے سبب
سے خدا پر ایمان لائے جس نے اُس کو مُردوں میں سے جلایا اور جلال
بخشا تاکہ تمہارا ایمان اور بھروسا خدا پر ہووے (۲۲) چونکہ تم نے حق
کی تابعداری کرکے روح کے وسیلے اپنے دل کو پاک کیا یہاں تک کہ تم

پطرس کا پہلا خط عام

۱ باب

پطرس کی طرف سے جو یسوع مسیح کا رسول ہی اُن مسافروں کو جو پنطس گلتیہ قپدوقیہ اسیا اور بطونیہ کے ملک میں تتر بتر ہوئے (۲) جو خدا باپ کے اُس علم کے موافق جو وہ پہلے سے رکھتا تھا چنے ہوئے ہیں تاکہ روح کی پاکیزگی بخش تاثیر سے فرمانبردار ہوں اور یسوع مسیح کا خون اُن پر چھڑکا جاوے فضل اور سلامتی تمہارے لیئے زیادہ ہوتی جائے (۳) ہمارے خداوند یسوع مسیح کا خدا اور باپ مبارک ہو جس نے ہم کو اپنی بڑی رحمت سے یسوع مسیح کے مُردوں میں سے جی اُٹھنے کے باعث زندہ اُمید کے لیئے سر نو پیدا کیا (۴) تاکہ ہم وہ بے زوال اور نا آلودہ اور غیرفانی میراث جو آسمان پر تمہارے لیئے رکھی گئی ہاوے (۵) جو خدا کی قدرت سے ایمان کے وسیلے اُس نجات تک جو آخری وقت میں ظاہر ہونے کو طیار ہی محفوظ کیئے ہوئے ہیں (۶) جس وقت میں تم بہت خوش ہو اگرچہ بالفعل چند روز یہ ضرورت طرح طرح کی آزمایشوں سے غم میں پڑے ہو (۷) تاکہ تمہارے ایمان کی آزمایش جو فانی سونے سے ہرچند کہ وہ آگ میں تایا بھی جائے کتنا ہی بیش‌قیمت ہی یسوع مسیح کے ظاہر ہونے کے دن تعریف اور عزت اور جلال کے لائق پائی جاوے (۸) اُسے تو نے دیکھے تم پیار کرتے ہو اور گوجودیکہ تم اب اُس کو نہیں دیکھتے تو بھی اُس پر

ایمان لاکے ایسی خوشی و خرمی کرتے ہو جو بیان سے باہر اور جلال سے بھری ہی (۹) اور اپنے ایمان کی غرض یعنے جانوں کی نجات حاصل کرتے ہو (۱۰) اسی نجات کی بابت نبیوں نے بڑی تلاش اور تحقیق کی جنہوں نے اُس نعمت کی پیشینگوئی کی جو تم پر ظاہر ہونے کو تھی (۱۱) وے اُس کی تحقیق میں تھے کہ مسیح کی روح جو اُن میں تھی جب مسیح کی بابت اُس کے دکھوں کی اور بعد اُن کے اُس کے جلال کی آگے گواہی دیتی تھی کس زمانے یا کس طرح کے زمانے کا بیان کرتی تھی (۱۲) سو اُن پر یہہ ظاہر ہوا کہ وے نہ اپنی بلکہ ہماری خدمت کے لیئے یے باتیں کہتے تھے جن کی خبر اب تم کو اُن کی معرفت ملی جنہوں نے روح قدس کے وسیلے جو آسمان پر سے بھیجی گئی تمہیں انجیل کی خوشخبری دی اور اِن باتوں پر ملاحظہ کرنے کے لیئے فرشتے شوق سے جھکتے ہیں (۱۳) اِس واسطے تم اپنے فہم کی کمر باندھکے اور ہوشیار ہوکے اُس فضل کی کامل اُمید رکھو جو یسوع مسیح کے ظاہر ہوتے وقت تم پر نازل ہوا چاہتا (۱۴) تم فرمانبردار فرزندوں کی مانند اُن بری خواہشوں کے جن میں تم اپنی نادانی کے وقت گرفتار تھے ہمشکل نہ بنو (۱۵) بلکہ جس طرح تمہارا بلانیوالا پاک ہی تم بھی اپنی سب چال میں پاک بنو (۱۶) کیونکہ لکھا ہی کہ تم پاک بنو کہ میں پاک ہوں (۱۷) اور جس حال کہ تم ایسے باپ کا نام لیتے جو ہر ایک کے کام کے موافق بے طرفدار ہوکے اِنصاف کرتا ہی تو اپنی مسافرت کے وقت کو ڈر کے ساتھہ کاٹو (۱۸) کیونکہ تم یہہ جانتے ہو کہ وہ خلاصی جو تم نے پائی اُن بیہودہ دستوروں سے جو تمہارے باپ‌دادوں کی طرف سے چلے آئے تھے سو فانی چیزوں یعنے سونے روپے کے سبب سے نہیں (۱۹) بلکہ مسیح کے بیش‌قیمت لہو کے سبب ہوئی جو بے‌داغ اور بےعیب برّے کی مانند ہی (۲۰) جو دنیا کی پیدایش سے پیشتر مقرر ہوا تھا لیکن اِس آخری زمانے میں تمہارے لیئے ظاہر ہوا (۲۱) جو اُس کے سبب سے خدا پر ایمان لائے جس نے اُس کو مُردوں میں سے جلایا اور جلال بخشا تاکہ تمہارا ایمان اور بھروسا خدا پر ہووے (۲۲) چونکہ تم نے حق کی تابعداری کرکے روح کے وسیلے اپنے دل کو پاک کیا یہاں تک کہ تم

پطرس کا پہلا خط عام

۱ باب

پطرس کی طرف سے جو یسوع مسیح کا رسول ہی اُن مسافروں کو جو پنطس گلتیہ قپہدوقیہ اسیا اور بطونیہ کے ملک میں تتر بتر ہوئے (۲) جو خدا باپ کے اُس علم کے موافق جو وہ پہلے سے رکھتا تھا چنے ہوئے ہیں تاکہ روح کی پاکیزگی بخش تاثیر سے فرمانبردار ہوں اور یسوع مسیح کا خون اُن پر چھڑکا جاوے فضل اور سلامتی تمہارے لیئے زیادہ ہوتی جائے (۳) ہمارے خداوند یسوع مسیح کا خدا اور باپ مبارک ہو جس نے ہم کو اپنی بڑی رحمت سے یسوع مسیح کے مُردوں میں سے جی اُٹھنے کے باعث زندہ اُمید کے لیئے سر نو پیدا کیا (۴) تاکہ ہم وہ بے زوال اور نا آلودہ اور غیرفانی میراث جو آسمان پر تمہارے لیئے رکھی گئی ہاویں (۵) جو خدا کی قدرت سے ایمان کے وسیلے اُس نجات تک جو آخری وقت میں ظاہر ہونے کو طیار ہی محفوظ کیئے ہوئے ہیں (۶) جس وقت میں تم بہت خوش ہو اگرچہ بالفعل چند روز بہ ضرورت طرح طرح کی آزمایشوں سے غم میں پڑے ہو (۷) تاکہ تمہارے ایمان کی آزمایش جو فانی سونے سے ہرچند کہ وہ آگ میں تایا بھی جائے کتنا ہی بیش‌قیمت ہی یسوع مسیح کے ظاہر ہونے کے دن تعریف اور عزت اور جلال کے لائق پائی جاوے (۸) اُسے تو نے دیکھے تم پیار کرتے ہو اور باوجودیکہ تم اب اُس کو نہیں دیکھتے تو بھی اُس پر

ایمان لاکے ایسی خوشی و خرمی کرتے ہو جو بیان سے باہر اور جلال سے
بھری ہی (۹) اور اپنے ایمان کی غرض یعنے جانوں کی نجات حاصل
کرتے ہو (۱۰) اسی نجات کی بابت نبیوں نے بڑی تلاش اور تحقیق کی
جنہوں نے اُس نعمت کی پیشینگوئی کی جو تم پر ظاہر ہونے کو تھی
(۱۱) وے اُس کی تحقیق میں تھے کہ مسیح کی روح جو اُن میں تھی
جب مسیح کی بابت اُس کے دکھوں کی اور بعد اُن کے اُس کے جلال
کی آگے گواہی دیتی تھی کس زمانے یا کس طرح کے زمانے کا بیان کرتی
تھی (۱۲) سو اُن پر یہہ ظاہر ہوا کہ وے نہ اپنی بلکہ ہماری خدمت
کے لیئے یے باتیں کہتے تھے جن کی خبر اب تم کو اُن کی معرفت
ملی جنہوں نے روح قدس کے وسیلے جو آسمان پر سے بھیجی گئی تمہیں
انجیل کی خوشخبری دی اور اِن باتوں پر ملاحظہ کرنے کے لیئے فرشتے
شوق سے جھکتے ہیں (۱۳) اِس واسطے تم اپنے فہم کی کمر باندھکے اور
ہوشیار ہوکے اُس فضل کی کامل اُمید رکھو جو یسوع مسیح کے ظاہر ہوتے
وقت تم پر نازل ہوا چاہتا (۱۴) تم فرمانبردار فرزندوں کی مانند اُن بری
خواہشوں کے جن میں تم اپنی نادانی کے وقت گرفتار تھے ہم شکل نہ
بنو (۱۵) بلکہ جس طرح تمہارا بلانیوالا پاک ہی تم بھی اپنی سب
چال میں پاک بنو (۱۶) کیونکہ لکھا ہی کہ تم پاک بنو کہ میں پاک
ہوں (۱۷) اور جس حال کہ تم ایسے باپ کا نام لیتے جو ہر ایک کے
کام کے موافق بے طرفدار ہوکے اِنصاف کرتا ہی تو اپنی مسافرت کے وقت
کو ڈر کے ساتھہ کاٹو (۱۸) کیونکہ تم یہہ جانتے ہو کہ وہ خلاصی جو تم
نے پائی اُن بیہودہ دستوروں سے جو تمہارے باپ‌دادوں کی طرف سے چلے
آئے تھے سو فانی چیزوں یعنے سونے روپے کے سبب سے نہیں (۱۹) بلکہ
مسیح کے بیش‌قیمت لہو کے سبب ہوئی جو بے‌داغ اور بے‌عیب برّے
کی مانند ہی (۲۰) جو دنیا کی پیدایش سے پیشتر مقرر ہوا تھا لیکن
اِس آخری زمانے میں تمہارے لیئے ظاہر ہوا (۲۱) جو اُس کے سبب
سے خدا پر ایمان لائے جس نے اُس کو مُردوں میں سے جلایا اور جلال
بخشا تاکہ تمہارا ایمان اور بھروسا خدا پر ہووے (۲۲) چونکہ تم نے حق
کی تابعداری کرکے روح کے وسیلے اپنے دل کو پاک کیا یہاں تک کہ تم

پطرس کا پہلا خط عام

۱ باب

پطرس کی طرف سے جو یسوع مسیح کا رسول ہی اُن مسافروں کو جو پنطس گلتیہ قپدوقیہ اسیا اور بطونیہ کے ملک میں تتر بتر ہوئے (۲) جو خدا باپ کے اُس علم کے موافق ہو وہ پہلے سے رکھتا تھا چنے ہوئے ہیں تاکہ روح کی پاکیزگی بخش تاثیر سے فرمانبردار ہوں اور یسوع مسیح کا خون اُن پر چھڑکا جاوے فضل اور سلامتی تمہارے لیئے زیادہ ہوتی جائے (۳) ہمارے خداوند یسوع مسیح کا خدا اور باپ مبارک ہو جس نے ہم کو اپنی بڑی رحمت سے یسوع مسیح کے مُردوں میں سے جی اُٹھنے کے باعث زندہ اُمید کے لیئے سر نو پیدا کیا (۴) تاکہ ہم وہ بے زوال اور نا آلودہ اور غیرفانی میراث جو آسمان پر تمہارے لیئے رکھی گئی ہاریں (۵) جو خدا کی قدرت سے ایمان کے وسیلے اُس نجات تک جو آخری وقت میں ظاہر ہونے کو طیار ہی محفوظ کیئے ہوئے ہیں (۶) جس وقت میں تم بہت خوش ہو اگرچہ بالفعل چند روز یہ ضرورت طرح طرح کی آزمایشوں سے غم میں پڑے ہو (۷) تاکہ تمہارے ایمان کی آزمایش جو فانی سونے سے ہرچند کہ وہ آگ میں تایا بھی جاتا ہے کتنا ہی بیش قیمت ہی یسوع مسیح کے ظاہر ہونے کے دن تعریف عزت اور جلال کے لائق پائی جاوے (۸) اُسے تو نے دیکھے تم پیار باوجودیکہ تم اب اُس کو نہیں دیکھتے تو بھی اُس پر

ایمان لاکے ایسی خوشی و خرمی کرتے ہو جو بیان سے باہر اور جلال سے
بھری ہی (۹) اور اپنے ایمان کی غرض یعنے جانوں کی نجات حاصل
کرتے ہو (۱۰) اسی نجات کی بابت نبیوں نے بڑی تلاش اور تحقیق کی
جنھوں نے اُس نعمت کی پیشینگوئی کی جو تم پر ظاہر ہونے کو تھی
(۱۱) وے اُس کی تحقیق میں تھے کہ مسیح کی روح جو اُن میں تھی
جب مسیح کی بابت اُس کے دکھوں کی اور بعد اُن کے اُس کے جلال
کی آگے گواہی دیتی تھی کس زمانے یا کس طرح کے زمانے کا بیان کرتی
تھی (۱۲) سو اُن پر یہہ ظاہر ہوا کہ وے نہ اپنی بلکہ ہماری خدمت
کے لیئے یے باتیں کہتے تھے جن کی خبر اب تم کو اُن کی معرفت
ملی جنھوں نے روح قدس کے وسیلے جو آسمان پر سے بھیجی گئی تمھیں
انجیل کی خوشخبری دی اور اِن باتوں پر ملاحظہ کرنے کے لیئے فرشتے
شوق سے جھُکتے ہیں (۱۳) اِس واسطے تم اپنے فہم کی کمر باندھکے اور
ہوشیار ہوکے اُس فضل کی کامل اُمید رکھو جو یسوع مسیح کے ظاہر ہوتے
وقت تم پر نازل ہوا چاہتا (۱۴) تم فرمانبردار فرزندوں کی مانند اُن بری
خواہشوں کے جن میں تم اپنی نادانی کے وقت گرفتار تھے ہم شکل نہ
بنو (۱۵) بلکہ جس طرح تمھارا بلانیوالا پاک ہی تم بھی اپنی سب
چال میں پاک بنو (۱۶) کیونکہ لکھا ہی کہ تم پاک بنو کہ میں پاک
ہوں (۱۷) اور جس حال کہ تم ایسے باپ کا نام لیتے جو ہر ایک کے
کام کے موافق بے طرفدار ہوکے اِنصاف کرتا ہی تو اپنی مسافرت کے وقت
کو ڈر کے ساتھہ کاٹو (۱۸) کیونکہ تم یہہ جانتے ہو کہ وہ خلاصی جو تم
نے پائی اُن بیہودہ دستوروں سے جو تمھارے باپ‌دادوں کی طرف سے چلے
آئے تھے سو فانی چیزوں یعنے سونے روپے کے سبب سے نہیں (۱۹) بلکہ
مسیح کے بیش‌قیمت لہو کے سبب ہوئی جو بے‌داغ اور بے‌عیب برّے
کی مانند ہی (۲۰) جو دنیا کی پیدایش سے پیشتر مقرر ہوا تھا لیکن
اِس آخری زمانے میں تمھارے لیئے ظاہر ہوا (۲۱) جو اُس کے سبب
سے خدا پر ایمان لائے جس نے اُس کو مُردوں میں سے جلایا اور جلال
بخشا تاکہ تمھارا ایمان اور بھروسا خدا پر ہووے (۲۲) چونکہ تم نے حق
کی تابعداری کرکے روح کے وسیلے اپنے دل کو پاک کیا یہاں تک کہ تم

پطرس کا پہلا خط عام

۱ باب

پطرس کي طرف سے جو یسوع مسیح کا رسول ہی اُن مسافروں کو جو پنطس گلتیہ قپہدوقیہ اسیا اور بطونیہ کے ملک میں تتر بتر ہوئے (۲) جو خدا باپ کے اُس علم کے موافق جو وہ پہلے سے رکھتا تھا چنے ہوئے ہیں تاکہ روح کي پاکیزگي بخش تاثیر سے فرمانبردار ہوں اور یسوع مسیح کا خون اُن پر چھڑکا جاوے فضل اور سلامتي تمہارے لیئے زیادہ ہوتي جائے (۳) ہمارے خداوند یسوع مسیح کا خدا اور باپ مبارک ہو جس نے ہم کو اپني بڑي رحمت سے یسوع مسیح کے مُردوں میں سے جي اُٹھنے کے باعث زندہ اُمید کے لیئے سر نو پیدا کیا (۴) تاکہ ہم وہ بے زوال اور نا آلودہ اور غیرفاني میراث جو آسمان پر تمہارے لیئے رکھي گئي پاویں (۵) جو خدا کي قدرت سے ایمان کے وسیلے اُس نجات تک جو آخري وقت میں ظاہر ہونے کو طیار ہی محفوظ کیئے ہوئے ہیں (۶) جس وقت میں تم بہت خوش ہو اگرچہ بالفعل چند روز بہ ضرورت طرح طرح کي آزمایشوں سے غم میں پڑے ہو (۷) تاکہ تمہارے ایمان کي آزمایش جو فاني سونے سے ہرچند کہ وہ آگ میں ڈالا بھي جائے کتنا ہي بیش قیمت ہی یسوع مسیح کے ظاہر ہونے کے دن تعریف اور عزت اور جلال کے لائق پائي جاوے (۸) اُسے تو نے دیکھے تم پیار کرتے ہو اور گو اب تم اُس کو نہیں دیکھتے تو بھي اُس پر

ساتھ ہو اُس بیمار کو بچاویگی اور خداوند اُس کو اُٹھا کھڑا کریگا اور اگر گناہ کیئے ہوں تو اُسے معافی ہوگی (۱۶) تم آپس میں اپنی تقصیروں کا اِقرار کرو اور ایک دوسرے کے لیئے دعا مانگو تاکہ تم شفا پاؤ راستباز کی مِنّت جب اِستعمال کی جاتی بڑی تاثیر رکھتی ہی (۱۷) اِلیاس ہمارا ہم جنس اِنسان تھا اُس نے دعا پر دعا کی کہ پانی نہ برسے سو تین برس اور چھ مہینوں تک زمین پر پانی نہ پڑا (۱۸) اور اُس نے پھر دعا کی تو آسمان نے پانی برسایا اور زمین اپنے پھل اُگا لائی (۱۹) ای بھائیو جو تم میں سے کوئی سچائی کی راہ سے گمراہ ہووے اور کوئی اُس کو پھراوے (۲۰) وہ یہہ معلوم کرے کہ جو کوئی ایک گنہگار کو اُس کی گمراہی کی راہ سے پھراتا ہی تو ایک جان کو موت سے بچاویگا اور بہت گناہوں کو چھپاویگا *

۵ باب

(۱) ارے آؤ ای دولتمندو اُن آفتوں کے سبب سے جو تم پر آنیوالی
ہیں چِلّا چِلّاکے روؤ (۲) کیونکہ تمہارا مال سڑ گل گیا اور تمہارے کپڑے
کیڑے کھا گئے (۳) تمہارے سونے اور روپے کو مورچا لگا اور اُن کا زنگ تم
پر گواہی دیگا اور آگ کی طرح تمہارا گوشت کھاویگا یونہیں تم نے آخری
دنوں کے لیئے خزانہ جمع کیا (۴) دیکھو اُن مزدوروں کی مزدوری
جنہوں نے تمہارے کھیت کاٹے جو ظلم سے دی نہ گئی تمہارے یہاں سے
چِلّاتی ہی اور اُن کاٹنیوالوں کا نالہ لشکروں کے خداوند کے کان تک پہنچ
گیا (۵) تم نے زمین پر عیش و عشرت کی اور سارے مزے اُڑاتے آئے تم نے
اپنے دلوں کو جیسے ذبح کے دن کی خاطر موٹا کیا (۶) تم نے راستباز پر
فتویٰ دیا اور اُسے قتل کیا وہ تم سے مقابلہ نہیں کرتا (۷) پس ای بھائیو
خداوند کے آنے تک صبر کرو دیکھو کسان زمین کے قیمتی پھل کا اِنتظار کرتا
اور اُس کے لیئے صبر کرتا ہی جب تک پہلے اور پچھلے مینہہ کو نہ
پاوے (۸) سو تم بھی صبر کرو اور اپنے دل مضبوط رکھو کیونکہ خداوند کا
آنا نزدیک ہی (۹) ای بھائیو ایک دوسرے پر نہ گڑگڑاؤ تاکہ تم پر اِلزام
نہ لگایا جائے دیکھو اِنصاف کرنیوالا دروازے پر کھڑا ہی (۱۰) ای میرے
بھائیو جو نبی خداوند کا نام لیکے فرماتے تھے اُن کے دکھ اُٹھانے اور صبر
کرنے کو نمونہ سمجھو (۱۱) دیکھو ہم اُن کو جو صبر کرتے ہیں نیکبخت
سمجھتے ہیں تم نے ایوب کے صبر کا حال سنا ہی اور خداوند کی طرف
جو انجام ہوئے جانتے ہو کہ وہ بڑا دردمند اور مہربان ہی (۱۲) پس
سب سے پہلے ای میرے بھائیو قسم مت کھاؤ نہ آسمان کی نہ زمین
کی نہ کوئی اور قسم دیکھ تمہارا ہی ہی اور تمہارا نہیں نہیں ہو کہ تم
[illegible] (۱۳) [illegible] اگر
[illegible] (۱۴) [illegible]
[illegible]
[illegible]

کہ تم نہیں مانگتے (۳) تم مانگتے ہو اور نہیں پاتے کیونکہ تم بدنیتی سے مانگتے ہو تاکہ اپنی شہوتوں میں خرچ کرو (۴) ای زنا کرنیوالو اور زنا کرنیوالیو کیا تم نہیں جانتے کہ دنیا کی دوستی خدا کی دشمنی ہی پس جو کوئی دنیا کا دوست ہوا چاہتا ہی وہ آپ کو خدا کا دشمن ٹھہراتا ہی (۵) یا تم گمان کرتے ہو کہ کتاب عبث کہتی ہی وہ روح جو ہم میں بستی ہی رشک کے درجے تک بھی ہم پر راغب ہی (۶) پر وہ تو زیادہ تر فضل بخشتا ہی چنانچہ وہ کہتا ہی کہ خدا مغروروں کا سامنا کرتا پر فروتنوں کو فضل بخشتا ہی (۷) اِس لیئے خدا کے تابع ہو جاؤ شیطان کا سامنا کرو اور وہ تم سے بھاگ نکلیگا (۸) تم خدا کے نزدیک جاؤ تب وہ تمہارے نزدیک آویگا ای گنہگارو تم اپنے ہاتھ دھوؤ ای دو دلو اپنے دل کو پاک کرو (۹) افسوس اور غم کرو اور روؤ تمہارا ہنسنا گڑھنے سے بدل جاے اور خوشی اُداسی سے (۱۰) تم خداوند کے حضور فروتنی کرو کہ وہ تم کو بڑھاویگا (۱۱) ای بھائیو تم آپس میں ایک دوسرے کی بدگوئی نہ کرو جو اپنے بھائی کی بدگوئی کرتا اور اُس پر اِلزام لگاتا ہی سو شریعت کی بدگوئی کرتا اور شریعت پر عیب لگاتا ہی لیکن اگر تو شریعت پر عیب لگائے تو تو شریعت پر عمل کرنیوالا نہیں بلکہ اُس کا حاکم ہی (۱۲) شریعت کا دینیوالا ایک ہی جو بچانے اور ہلاک کرنے پر قادر ہی تو کون ہی جو دوسرے پر اِلزام لگاتا ہی (۱۳) ارے آؤ تم لوگ جو کہتے ہو کہ آج یا کل فلانے شہر جائینگے اور وہاں ایک برس ٹھہرینگے اور سوداگری کرینگے اور نفع پاوینگے (۱۴) اور نہیں جانتے کہ کل کیا ہوگا کیونکہ تمہاری زندگی کیا ہی کیونکہ وہ تو ایک بخار ہی جو تھوڑی دیر تک نظر آتا اور پھر غایب ہو جاتا ہی (۱۵) اِس کے برخلاف تم کو کہنا چاہیئے کہ جو خداوند کی مرضی ہووے اور ہم جیتے رہیں تو یہہ یا وہ کام کرینگے (۱۶) پر اب تم اپنی لافزنیوں پر فخر کرتے ہو ایسا سب فخر برا ہی (۱۷) پس جو کوئی بھلا کرنا جانتا ہی اور نہیں کرتا اُس پر گناہ ہوتا ہی *

جنگل کو جلا دیتی ہی (۶) سو زبان ایک آگ ہی اور شرارت کا ایک عالم زبان ہمارے اعضوں میں ایسی ہی کہ سارے بدن پر داغ لگاتی ہی اور خلقت کے سارے دایرے کو جلاتی ہی اور خود جہنم سے جلن کو پاتی ہی (۷) کیونکہ جانوروں کی سب طرح کی طبیعت کیا آدمی کیا رینگنے کیا سمندر کے رہنیوالوں کی انسان کی طبیعت سے دبائی جاتی اور دبائی گئی (۸) پر زبان کو کوئی آدمی بس میں نہیں سکتا کہ وہ تو ایک بلا ہی جو تھمتی نہیں زہر قاتل سے بھری ہی (۹) ہم اُسی سے خدا کو جو باپ ہی مبارک کہتے ہیں اور اُسی سے آدمیوں کو جو خدا کی صورت پر پیدا ہوئے بد دعا کرتے ہیں (۱۰) ایک ہی منہ سے مبارکبادی اور بد دعا نکلتی ہی اے میرے بھائیو یہہ مناسب نہیں کہ ایسا ہو (۱۱) کیا کوئی چشمہ ایک ہی شگاف سے میٹھا اور کھارا پانی اُچھال دیتا ہی (۱۲) اے میرے بھائیو کیا ممکن ہی کہ انجیر میں زیتون اور انگور میں انجیر لگیں سو ہی کوئی چشمہ کھارا اور میٹھا پانی نہیں دیتا (۱۳) تم میں کون عقلمند اور دانا ہی وہ نیک چال سے دانائی کے حلم کے ساتھ اپنے اعمال ظاہر کرے (۱۴) پر جو تم اپنے دل میں کڑوی ڈاہ اور جھگڑے رکھتے ہو تو فخر نہ کرو اور سچائی کے خلاف جھوٹھ نہ بولو (۱۵) یہہ وہ حکمت نہیں جو اُوپر سے اُترتی ہی بلکہ یہہ دنیاوی نفسانی شیطانی ہی (۱۶) اِس لیئے کہ جہاں ڈاہ اور جھگڑا ہی وہاں ہنگامہ اور ہر طرح کا برا کام ہوتا ہی (۱۷) پر وہ حکمت جو اُوپر سے ہی سو پہلے پاک ہی پھر ملنسار ملائم ترغیبپذیر رحم سے اور اچھے پھلوں سے لدی ہوئی نہ طرفدار ہی نہ مکار (۱۸) اور وے جو صلح کرتے ہیں راستبازی کے پھل صلح کے ساتھ بوتے ہیں *

۴ باب

(۱) لڑائیاں اور جھگڑے تم میں کہاں سے آئے کیا یہاں سے نہیں یعنے تمہاری شہوتوں سے جو تمہارے اعضوں میں لڑتی ہیں (۲) تم خواہش کرتے ہو اور نہیں پاتے تم قتل کرتے ہو اور رشک کرتے ہو اور کچھہ حاصل نہیں کر سکتے تم جھگڑتے ہو اور لڑائی کرتے ہو پر کچھہ ہاتھہ نہیں لگتا اِس لیئے

ضرور ہیں تو کیا فایدہ (۱۷) اسی طرح ایمان بھی اگر عمل کے ساتھ نہ ہو تو اکیلا ہوکے مُردہ ہی (۱۸) لیکن شاید کوئی کہے کہ ایمان تجھ میں ہی۔ اور میرے پاس اعمال ہیں تو اپنا ایمان بغیر اپنے اعمال کے مجھ پر ظاہر کر اور میں اپنے ایمان کو اپنے اعمال سے تجھ پر ظاہر کرونگا (۱۹) تو ایمان لاتا ہی کہ خدا ایک ہی اچھا کرتا ہی شیاطین بھی یہی مانتے اور تھرتھراتے ہیں (۲۰) پر اے واہی آدمی کب تجھ کو معلوم ہوگا کہ ایمان بے اعمال مُردہ ہی (۲۱) کیا ہمارا باپ ابرہام اعمال سے راستباز نہیں ٹھہرایا گیا جس وقت اُس نے اپنے بیٹے اِضحاق کو قربانگاہ پر چڑھایا (۲۲) تو دیکھتا ہی کہ ایمان نے اُس کے اعمال کے ساتھ کام کیا اور اعمال سے ایمان کامل ہوا (۲۳) اور وہ نوشتہ پورا ہوا جو کہتا ہی ابرہام خدا پر ایمان لایا اور یہ اُس کے لیئے راستبازی گنا گیا اور وہ خلیل‌الله کہلایا (۲۴) پس تم دیکھتے ہو نہ آدمی اعمال سے راستباز ٹھہرایا جاتا ہی اور صرف ایمان سے نہیں (۲۵) اسی طرح راحب بھی جو فاحشہ تھی جب اُس نے جاسوسوں کی مہمانی کی اور اُنہیں دوسری راہ سے باہر کر دیا کیا اعمال سے راستباز نہ ٹھہری (۲۶) پس جیسا بدن بےروح مُردہ ہی ویسا ہی ایمان بھی بے اعمال مُردہ ہی *

۳ باب

(۱) اے میرے بھائیو تم میں بہت سے اُستاد نہ بنیں کیونکہ جانتے ہو کہ ہم اُس سے زیادہ سزا پاوینگے (۲) اِس واسطے کہ ہم سب کے سب بار بار تقصیر کرتے ہیں اگر کوئی باتوں میں تقصیر نہ کرے تو وہی کامل شخص ہی اور وہ اپنے سارے بدن کو تابع کر سکتا ہی (۳) دیکھو کہ ہم گھوڑوں کے منہ میں لگام دیتے ہیں تاکہ وے ہمارے تابع رہیں اور اُن کے سارے بدن کو پھیرتے ہیں (۴) دیکھو جہاز بھی باوجودے کہ کیسے بڑے بڑے ہیں اور تیز ہوا سے اُڑائے جاتے چھوٹی چھوٹی پتوار سے جہاں کہیں مانجھی چاہتا ہی پھرائے جاتے ہیں (۵) ویسے ہی زبان بھی چھوٹا سا عضو ہی پر بڑا ہی بول بولتی ہی دیکھو تھوڑی سی آگ کیسے بڑے

۲ باب

(۱) ای میرے بھائیو ہمارے خداوند یسوع مسیح کا جو دوالجلال ہی ایمان طاہرپرستی کے ساتھ مت رکھو (۲) اِس لیئے کہ اگر کوئی سونے کی انگوٹھی اور مزاق پوشاک پہنکر تمہاری جماعت میں آوے اور ایک غریب بھی میلے کچیلے کپڑے پہنے آوے (۳) اور تم اُس ستھری پوشاک والے کی طرف متوجہ ہوکر اُس سے کہو آپ یہاں اچھی طرح سے بیٹھیئے اور غریب سے کہو وہاں کھڑا رہ یا یہاں میرے پاؤں کی چوکی تلے بیٹھ (۴) تو کیا تم نے آپس کی طرفداری نہ کی اور بدگمان حاکم نہ بنے (۵) ای میرے پیارے بھائیو سنو کیا خدا نے اِس جہان کے غریبوں کو نہیں چن لیا کہ وے ایمان کے دولتمند اور اُسی بادشاہت کے جس کا اُس نے اپنے پیار کرنیوالوں سے وعدہ کیا وارث ہوں (۶) لیکن تم نے غریبوں کو بےحرمت کیا کیا دولتمند تم پر جبر نہیں کرتے اور عدالتوں میں تمہیں نہیں گھسیٹتے (۷) کیا وے اُس اچھے نام کا جو تمہارا رکھا گیا توہین نہیں کرتے (۸) پر جو تم اُس بادشاہی شریعت کو پورا کرو جیسا لکھا ہی کہ تو اپنے پڑوسی کو اپنا سا پیار کر جیسا آپ کو تم اچھا کرتے ہو (۹) لیکن اگر تم طاہرپرستی کرو تو گناہ کرتے ہو اور شریعت کے قانونیوالے ٹھہرائے جاتے ہو (۱۰) اِس لیئے کہ جو کوئی ساری شریعت کو مانتا اور فقط ایک بات ٹالتا ہی تو وہ ساری باتوں کا گنہگار ہوا (۱۱) کیونکہ جس نے کہا کہ تو زنا نہ کر اُس نے یہ بھی کہا کہ تو خون مت کر پس اگر تو نے زنا نہ کیا مگر خون کیا تو تو شریعت کا قانونیوالا ہوا (۱۲) تم اُن کی طرح بولو اور کرو جس کا اِنصاف آزادگی کی شریعت کے موافق ہوگا (۱۳) اِس لیئے کہ جس نے رحم نہیں کیا اُس کا اِنصاف بےرحمی سے ہوگا اور رحم عدالت پر غالب ہوتا ہی (۱۴) ای میرے بھائیو اگر کوئی کہے کہ میں ایماندار ہوں اور عمل نہ کرتا ہو تو کیا فائدہ کیا ایسا ایمان اُسے بچا سکتا ہی (۱۵) اگر کوئی بھائی یا بہن ننگا ہووے اور روزینہ کی روٹی میسر نہ ہو (۱۶) اور تم میں سے کوئی اُنہیں کہے کہ سلامت جاؤ گرم اور سیر ہو پر تم اُنہیں وے چیزیں نہ دو جو بدن کو

پاویگا (۱۳) جب کوئي اِمتحان میں پھنسے تو وہ نہ کہے کہ میں خدا کي طرف سے اِمتحان میں پھنسا کیونکہ خدا بدیوں سے نہ آپ آزمایا جاتا اور نہ کسي کو آزماتا (۱۴) مگر ہر شخص اپني خواہشوں سے لبھاکر اور جال میں پھنسکر اِمتحان میں پڑتا ھی (۱۵) سو خواہش جب حاملہ ہوئي تب گناہ پیدا کرتي اور گناہ جب تمامي تک پہنچا موت کو جنتا ھی (۱۶) ای میرے پیارے بھائیو فریب نہ کھاو (۱۷) ہر ایک اچھي بخشش اور ہر ایک کامل اِنعام اُوپر ھي سے ھی اور نوروں کے باني کي طرف سے اُترتا ھی جس میں بدلنے اور پھر جانے کا سایہ بھي نہیں (۱۸) اُس نے اپنے اِرادے کے مطابق ھمیں سچائي کے کلام سے پیدا کیا تاکہ ھم اُس کے مخلوقوں میں گویا پہلے پھل تھہریں (۱۹) اِس لیئے ای میرے پیارے بھائیو ہر ایک آدمي سننے میں تیز اور بول اُٹھنے میں دھیرا اور غصہ کرنے میں دھیما ہووے (۲۰) کیونکہ اِنسان کا غصہ خدا کي راستبازي کے کام کو انجام نہیں دیتا (۲۱) اِس لیئے ساري گندگي اور بدي کے فضلات پھینککر اُس کلام کو جو پیوند ہوتا اور تمھاري جان بچا سکتا ھی فروتني سے قبول کرلو (۲۲) لیکن تم کلام پر عمل کرنیوالے ہو نہ آپ کو فریب دیکر صرف سننیوالے (۲۳) کیونکہ جو کوئي کلام کا سننیوالا ہو اور اُس پر عمل کرنیوالا نہیں وہ اُس آدمي کي مانند ھی جو اپنا منہو آئینے میں دیکھتا (۲۴) اِس لیئے کہ اُس نے آپ کو دیکھا اور چلا گیا اور فوراً بھول گیا کہ میں کیسا تھا (۲۵) پر جو آزادگي کي کامل شریعت پر تکٹکي باندھکے اُس کے غور میں رھتا ھی وہ سنکر بھولنیوالا نہیں بلکہ عمل کرنیوالا ہوکے اپنے عمل میں مبارک ہوگا (۲۶) اگر کوئي تمھارے بیچ آپ کو دیندار سمجھے اور اپني زبان کو لگام نہ دے بلکہ اپنے دل کو فریب دیوے تو اُس کي دینداري باطل ھی (۲۷) وہ دینداري جو خدا اور باپ کے آگے پاک اور بے عیب ھی سو یہي ھی کہ یتیموں اور بیوؤں کي مصیبت کے وقت اُن کي خبرگیري کرني اور آپ کو دنیا سے بےداغ بچا رکھنا *

یعقوب کا خط عام

۱ باب

یعقوب کا جو خدا اور خداوند یسوع مسیح کا بندہ ہی اُن بارہ فرقوں کو جو تتر بتر ہیں سلام (۲) ای میرے بھائیو جب تم طرح طرح کی آزمایشوں میں پڑو تو اُسے کمال خوشی سمجھو (۳) یہ جانکر کہ تمہارے ایمان کی آزمایش صبر پیدا کرتی ہی (۴) پر صبر کا کام پورا ہونے دو تاکہ تم کامل اور پورے ہو اور کسی بات میں ناقص نہ رہو (۵) پر اگر کوئی تم میں سے حکمت میں قاصر ہووے تو خدا سے مانگے جو سب کو سخاوت کے ساتھ دیتا اور اُلہنا نہیں دیتا ہی کہ اُس کو عنایت ہوگی (۶) پر ایمان سے مانگے اور کچھ شک نہ کرے کیونکہ شک کرنیوالا سمندر کی لہر کی مانند ہی جو ہوا سے تکرائی اور اُڑائی جاتی ہی (۷) پس ایسا شخص ہرگز گمان نہ کرے کہ خداوند سے کچھ پاویگا (۸) دو دلا آدمی اپنی ساری روشوں میں بےقرار ہی (۹) بھائی جو پست‌حال ہی اپنی بلندی پر فخر کرے (۱۰) اور جو دولتمند ہی اپنی پستی پر اِس لیئے کہ وہ گھاس کے پھول کی طرح جاتا رہیگا (۱۱) کیونکہ جب سورج نکلتا اور لُو چلتی تب گھاس کو سکھا دیتی اور اُس کا پھول جھڑ جاتا اور اُس کے چہرے کی خوبصورتی جاتی رہتی یوں ہی دولتمند بھی اپنی راہوں میں مُرجھا جائیگا (۱۲) مبارک وہ آدمی جو آزمایش کی برداشت کرتا ہی اِس واسطے کہ جب وہ آزمایا گیا تو زندگی کا تاج جس کا خدا نے اپنے محبت رکھنیوالوں سے وعدہ کیا

فرمانبردار اور تابع رہو کیونکہ وے اُن کی مانند جنہیں حساب دینا پڑیگا
تمہاری جانوں کے واسطے جاگتے رہتے ہیں تاکہ وے خوشی سے یہہ کریں نہ
کہ غم سے کیونکہ وہ تمہارے لیئے فایدہمند نہیں ہی (۱۸) ہمارے
واسطے دعا مانگو کیونکہ ہم یقین جانتے کہ ہم نیکنیت ہیں کہ ساری
باتوں میں نیکی کے ساتھ گذران کیا چاہتے ہیں (۱۹) اور میں تم سے
اِس کے کرنے کی بابت خاص نصیحت کرتا ہوں تاکہ میں جلد تم پاس
پھر پہنچوں (۲۰) پر اب سلامتی کا خدا جو ابدی عہد کے لہو کے سبب
سے بھیڑوں کے بزرگ گڈریئے یعنے ہمارے خداوند یسوع مسیح کو مُردوں
میں سے پھر اُٹھا لایا (۲۱) تم کو ہر ایک نیک کام میں کامل کرے تاکہ
تم اُس کی مرضی پر چلو اور جو کچھ اُس کے حضور میں مقبول ہی
یسوع مسیح کے وسیلے تم میں بجا لاوے اُس کا جلال ہمیشہ ہمیشہ
ہووے آمین (۲۲) اب ای بھائیو میں تم سے اِلتماس کرتا ہوں کہ تم
نصیحت کے کلام کو مان لو کہ میں نے تو مختصر میں تمہیں لکھا ہی
(۲۳) جانو کہ بھائی تمطاؤس چھوٹ گیا اگر وہ جلد آوے تو اُس کے
ساتھ ہوکے میں بھی تم کو دیکھونگا (۲۴) تم اپنے سب ہادیوں اور
سارے مقدسوں کو سلام کہو جو اِتالیہ سے ہیں تمہیں سلام کہتے ہیں
(۲۵) فضل تم سب پر ہو * آمین *
یہہ خط عبرانیوں کو تمطاؤس کے ہاتھ سے لکھا ہوا اِتالیہ سے بھیجا گیا *

۱۳ باب

(۱) برادرانہ محبت بلي رهے (۲) مسافرپروري کو مت بهولو کیونکہ اُسي سے کتنوں نے بن جانے فرشتوں کي مہمانی کي هی (۳) قیدیوں کو یوں یاد کرو گویا تم اُن کے ساتھ قید میں شریک هو اور ایسا هي اُن کو جو رنج میں هیں یاد کرو کہ تمہارا بھی اُنہیں کا سا جسم هی (۴) بیاہ کرنا سب میں بھلا هی اور بستر ناپاک نہیں پر خدا حرامکاروں اور زانیوں کي عدالت کریگا (۵) تمہارا چلن لالچ کا نہ هووے اور جو موجود هی اُسي پر قناعت کرو کیونکہ اُس نے آپ کہا هی کہ میں تجھے هرگز نہ چھوڑونگا اور تجھے مطلق ترک نہ کرونگا (۶) اِس واسطے هم خاطر جمعي سے کہہ سکتے هیں کہ خداوند میرا مددگار هی اور میں نہ ڈرونگا. اِنسان میرا کیا کریگا (۷) تم اپنے هادیوں کو جنہوں نے تم سے خدا کي بات کہي یاد کرو اور اُن کي چال کے انجام کو غور کرکے اُن کے ایمان کي پیروی کرو (۸) یسوع مسیح کل اور آج اور ابد تک ایکسا هی (۹) تم رنگا رنگ بیگانہ تعلیموں سے اِدھر اُدھر دوڑتے نہ پھرو کہ یہ بھلا هی کہ دل فضل سے مضبوط هو نہ کہ خوراکوں سے جن سے اُنہوں نے جو اُن کے ایلے دوڑتے پھرتے تھے فائدہ نہ اُٹھایا (۱۰) هماري تو ایک قربانگاہ هی جس سے خیمہ کي خدمت کرنیوالوں کا اِختیار نہیں کہ کھائں (۱۱) کہ جن جانوروں کا لہو سردار کاہن مقدس مکان میں گناہ کے کفارے کے واسطے لے جاتا هی اُن کے بدن خیمہگاہ کے باهر جلائے جاتے هیں (۱۲) اِس واسطے یسوع نے بھی تاکہ لوگوں کو اپنے لہو سے پاکیزگي بخشے پھاٹک کے باهر دکھ کشت اُٹھائي (۱۳) پس آؤ هم اُس کي نِدلت کے شریک هوکر خیمہگاہ سے باهر اُس پاس نکل چلیں (۱۴) کیونکہ همارا کوئي قائم رهنیوالا شہر یہاں نہیں هم تو اُس شہر کو جو آنیوالا هی ڈھونڈتے هیں (۱۵) اِس لیئے هم اُس کے وسیلے سے ستایش کي قربانی یعنے اُن هونٹھوں کا پھل جو اُس کے نام کا اِقرار کرتے هیں خدا کے ایلے هر وقت چڑھایا کریں (۱۶) پر بھلائي اور سخاوت کرني نہ بھولو اِس لیئے کہ خدا ایسي قربانیوں سے خوش هوتا هی (۱۷) تم اپنے هادیوں کے

فرمانبردار اور تابع رہو کیونکہ وے اُن کی مانند جنہیں حساب دینا پڑیگا تمہاری جانوں کے واسطے جاگتے رہتے ہیں تاکہ وے خوشی سے یہ کریں نہ کہ غم سے کیونکہ وہ تمہارے لیئے فایدہمند نہیں ہی (۱۸) ہمارے واسطے دعا مانگو کیونکہ ہم یقین جانتے کہ ہم نیکنیت ہیں کہ ساری باتوں میں نیکی کے ساتھ گذران کیا چاہتے ہیں (۱۹) اور میں تم سے اِس کے کرنے کی بابت خاص نصیحت کرتا ہوں تاکہ میں جلد تم پاس پھر پہنچوں (۲۰) پر اب سلامتی کا خدا جو ابدی عہد کے لہو کے سبب سے بھیڑوں کے بزرگ گڈریئے یعنے ہمارے خداوند یسوع مسیح کو مُردوں میں سے پھر اُٹھا لایا (۲۱) تم کو ہر ایک نیک کام میں کامل کرے تاکہ تم اُس کی مرضی پر چلو اور جو کچھ اُس کے حضور میں مقبول ہی یسوع مسیح کے وسیلے تم میں بجا لاوے اُس کا جلال ہمیشہ ہووے آمین (۲۲) اب اے بھائیو میں تم سے اِلتماس کرتا ہوں کہ تم نصیحت کے کلام کو مان لو کہ میں نے تو مختصر میں تمہیں لکھا ہی (۲۳) جانو کہ بھائی تمطاؤس چھوٹ گیا اگر وہ جلد آوے تو اُس کے ساتھ ہوکے میں بھی تم کو دیکھونگا (۲۴) تم اپنے سب حاکموں اور سارے مقدسوں کو سلام کہو جو اِطالیہ سے ہیں تمہیں سلام کہتے ہیں (۲۵) فضل تم سب پر ہو * آمین *

یہہ خط عبرانیوں کو تمطاؤس کے ہاتھ سے لکھا ہوا اِطالیہ سے بھیجا گیا *

۱۳ باب

(۱) برادرانہ محبت نلي رهے (۲) مسافرپروري کو مت بهولو کیونکہ اُسي سے کتنوں نے بن جانے فرشتوں کي مہمانی کی هی (۳) قیدیوں کو یوں یاد کرو گویا تم اُن کے ساتھ قید میں شریک هو اور ایسا هي اُن کو جو رنج میں هیں یاد کرو کہ تمہارا بھی اُنہیں کا سا جسم هی (۴) بیاہ کرنا سب میں بھلا هی اور بستر ناپاک نہیں پر خدا حرامکاروں اور زانیوں کي عدالت کریگا (۵) تمہارا چلن لالچ کا نہ هووے اور جو موجود هی اُسي پر قناعت کرو کیونکہ اُس نے آپ کہا هی کہ میں تجھے هرگز نہ چھوڑونگا اور تجھے مطلق ترک نہ کرونگا (۶) اِس واسطے هم خاطر جمعي سے کہہ سکتے هیں کہ خداوند میرا مددگار هی اور میں نہ ڈرونگا اِنسان میرا کیا کریگا (۷) تم اپنے هادیوں کو جنہوں نے تم سے خدا کي بات کہي یاد کرو اور اُن کي چال کے انجام کو غور کرکے اُن کے ایمان کي پیروی کرو (۸) یسوع مسیح کل اور آج اور ابد تک ایکسا هی (۹) تم رنگا رنگ بیگانہ تعلیموں سے اِدھر اُدھر دوڑتے نہ پھرو کہ بہتر هی کہ دل فضل سے مضبوط هو نہ کہ خوراکوں سے جن سے اُنہیں نے جو اُن کے ایلے دوڑتے پھرتے تھے فائدہ نہ اُٹھایا (۱۰) هماري تو ایک قربانگاہ هی جس سے خیمہ کي خدمت کرنیوالوں کا اِختیار نہیں کہ کھاویں (۱۱) کہ جن جانوروں کا لہو سردار کاہن مقدس مکان میں گناہ کے کفارے کے واسطے لے جاتا هی اُن کے بدن خیمہگاہ کے باهر جلائے جاتے هیں (۱۲) اِس واسطے یسوع بھي تاکہ لوگوں کو اپنے لہو سے پاکیزگي بخشے پھاٹک کے باهر هوکے کشت اُٹھائي (۱۳) پس آؤ هم اُس کي ذلت کے شریک هوکے خیمہگاہ سے باهر اُس پاس نکل چلیں (۱۴) کیونکہ همارا کوئي قائم رهنیوالا شہر یہاں نہیں هم تو اُس شہر کو جو آنیوالا هی ڈھونڈتے هیں (۱۵) اِس لیئے هم اُس کے وسیلے سے ستایش کي قربانی یعنے اُن هونٹھوں کا پھل جو اُس کے نام کا اِقرار کرتے هیں خدا کے لیئے هر وقت چڑھایا کریں (۱۶) پر بھلائي اور سخاوت کرني نہ بھولو اِس لیئے کہ خدا ایسي قربانیوں سے خوش هوتا هی (۱۷) تم اپنے هادیوں کے

فرمانبردار اور تابع رہو کیونکہ وے اُن کی مانند جنہیں حساب دینا پڑیگا تمہاری جانوں کے واسطے جاگتے رہتے ہیں تاکہ وے خوشی سے یہہ کریں نہ کہ غم سے کیونکہ وہ تمہارے لیئے فایدہمند نہیں ہی (۱۸) ہمارے واسطے دعا مانگو کیونکہ ہم یقین جانتے کہ ہم نیکنیت ہیں کہ ساری باتیں میں نیکی کے ساتھ گذران کیا چاہتے ہیں (۱۹) اور میں تم سے اِس کے کرنے کی بابت خاص نصیحت کرتا ہوں تاکہ میں جلد تم پاس پھر پہنچوں (۲۰) پر اب سلامتی کا خدا جو ابدی عہد کے لہو کے سبب سے بھیڑوں کے بزرگ گڈریئے یعنے ہمارے خداوند یسوع مسیح کو مُردوں میں سے پھر اُٹھا لایا (۲۱) تم کو ہر ایک نیک کام میں کامل کرے تاکہ تم اُس کی مرضی پر چلو اور جو کچھ اُس کے حضور میں مقبول ہی یسوع مسیح کے وسیلے تم میں بجا لاوے اُس کا جلال ہمیشہ ہووے آمین (۲۲) اب اے بھائیو میں تم سے اِلتماس کرتا ہوں کہ تم نصیحت کے کلام کو مان لو کہ میں نے تو مختصر میں تمہیں لکھا ہی (۲۳) جانو کہ بھائی تمطاؤس چھوٹ گیا اگر وہ جلد آوے تو اُس کے ساتھ ہوکے میں بھی تم کو دیکھونگا (۲۴) تم اپنے سب حاکموں اور سارے مقدسوں کو سلام کہو جو اِطالیہ سے ہیں تمہیں سلام کہتے ہیں (۲۵) فضل تم سب پر ہو * آمین *

یہہ خط عبرانیوں کو تمطاؤس کے ہاتھ سے لکھا ہوا اِطالیہ سے بھیجا گیا *

۱۳ باب

(۱) برادرانہ محبت نئی رہے (۲) مسافرپروری کو مت بھولو کیونکہ اُسی سے کتنوں نے بن جانے فرشتوں کی مہمانی کی ہی (۳) قیدیوں کو یوں یاد کرو گویا تم اُن کے ساتھ قید میں شریک ہو اور ایسا ہی اُن کو جو رنج میں ہیں یاد کرو کہ تمہارا بھی اُنہیں کا سا جسم ہی (۴) بیاہ کرنا سب میں بھلا ہی اور بستر ناپاک نہیں پر خدا حرامکاروں اور زانیوں کی عدالت کریگا (۵) تمہارا چلن لالچ کا نہ ہووے اور جو موجود ہی اُسی پر قناعت کرو کیونکہ اُس نے آپ کہا ہی کہ میں تجھے ہرگز نہ چھوڑونگا اور تجھے مطلق ترک نہ کرونگا (۶) اِس واسطے ہم خاطر جمعی سے کہہ سکتے ہیں کہ خداوند میرا مددگار ہی اور میں نہ ڈرونگا اِنسان میرا کیا کریگا (۷) تم اپنے ہادیوں کو جنہوں نے تم سے خدا کی بات کہی یاد کرو اور اُن کی چال کے انجام کو غور کرکے اُن کے اِیمان کی پیروی کرو (۸) یسوع مسیح کل اور آج اور ابد تک ایکسا ہی (۹) تم طرح طرح بیگانہ تعلیموں سے اِدھر اُدھر دورتے نہ پھرو کہ یہ بھلا ہی کہ دل فضل سے مضبوط ہو نہ کہ خوراکوں سے جن سے اُنہوں نے جو اُن کے لیئے دورتے پھرتے تھے فائدہ نہ اُٹھایا (۱۰) ہماری تو ایک قربانگاہ ہی جس سے خیمہ کی خدمت کرنیوالوں کا اِختیار نہیں کہ کھائں (۱۱) کہ جن جانوروں کا لہو سردار کاہن مقدس مکان میں گناہ کے کفارے کے واسطے لے جاتا ہی اُن کے بدن خیمہگاہ کے باہر جلائے جاتے ہیں (۱۲) اِس واسطے یسوع نے بھی تاکہ لوگوں کو اپنے لہو سے پاکیزگی بخشے پھاٹک کے باہر ہوکے کشت اُٹھائی (۱۳) پس آؤ ہم اُس کی ذلت کے شریک ہوکے خیمہگاہ سے باہر اُس پاس نکل چلیں (۱۴) کیونکہ ہمارا کوئی قائم رہنیوالا شہر یہاں نہیں ہم تو اُس شہر کو جو آنیوالا ہی ڈھونڈتے ہیں (۱۵) اِس لیئے ہم اُس کے وسیلے سے ستایش کی قربانی یعنے اُن ہونٹھوں کا پھل جو اُس کے نام کا اِقرار کرتے ہیں خدا کے لیئے ہر وقت چڑھایا کریں (۱۶) پر بھلائی اور سخاوت کرنی نہ بھولو اِس لیئے کہ خدا ایسی قربانیوں سے خوش ہوتا ہی (۱۷) تم اپنے ہادیوں کے

فرمانبردار اور تابع رہو کیونکہ وے اُن کی مانند جنہیں حساب دینا پڑیگا تمہاری جانوں کے واسطے جاگتے رہتے ہیں تاکہ وے خوشی سے یہہ کریں نہ کہ غم سے کیونکہ وہ تمہارے لیئے فایدہمند نہیں ہی (۱۸) ہمارے واسطے دعا مانگو کیونکہ ہم یقین جانتے کہ ہم نیکنیت ہیں کہ ساری باتوں میں نیکی کے ساتھ گذران کیا چاہتے ہیں (۱۹) اور میں تم سے اِس کے کرنے کی بابت خاص نصیحت کرتا ہوں تاکہ میں جلد تم پاس پھر پہنچوں (۲۰) پر اب سلامتی کا خدا جو ابدی عہد کے لہو کے سبب سے بھیڑوں کے بزرگ گڈریئے یعنے ہمارے خداوند یسوع مسیح کو مُردوں میں سے پھر اُٹھا لایا (۲۱) تم کو ہر ایک نیک کام میں کامل کرے تاکہ تم اُس کی مرضی پر چلو اور جو کچھ اُس کے حضور میں مقبول ہی یسوع مسیح کے وسیلے تم میں بجا لاوے اُس کا جلال ہمیشہ ہمیشہ ہووے آمین (۲۲) اب اے بھائیو میں تم سے اِلتماس کرتا ہوں کہ تم نصیحت کے کلام کو مان لو کہ میں نے تو مختصر میں تمہیں لکھا ہی (۲۳) جانو کہ بھائی تمطاؤس چھوٹ گیا اگر وہ جلد آوے تو اُس کے ساتھ ہوکے میں بھی تم کو دیکھونگا (۲۴) تم اپنے سب حاکموں اور سارے مقدسوں کو سلام کہو جو اِتالیہ سے ہیں تمہیں سلام کہتے ہیں (۲۵) فضل تم سب پر ہو * آمین *

یہہ خط عبرانیوں کو تمطاؤس کے ہاتھ سے لکھا ہوا اِتالیہ سے بھیجا گیا *

۱۳ باب

(۱) برادرانہ محبت قائم رکھے (۲) مسافرنوازی کو مت بھولو کیونکہ اسی سے کتنوں نے بے جانے فرشتوں کی مہمانی کی ہے (۳) قیدیوں کو یاد رکھو گویا تم اُن کے ساتھ قید میں شریک ہو اور ایسا ہی اُن کو جو رنج میں ہیں یاد کرو کہ تمہارا بھی آپس کا سا جسم ہے (۴) بیاہ کرنا سب میں عزیز ہے اور بستر بے داغ رہے پر خدا حرامکاروں اور زنا کی عدالت کریگا (۵) تمہارا چلن لالچ کا نہ ہو اور جو موجود ہے اُسی پر قناعت کرو کیونکہ اُس نے آپ کہا ہے کہ میں تجھے ہرگز نہ چھوڑونگا اور تجھے مطلق تج نہ دونگا (۶) اِس واسطے ہم خاطر جمعی سے کہہ سکتے ہیں کہ خداوند میرا مددگار ہے اور میں نہ ڈرونگا انسان میرا کیا کریگا (۷) تم اپنے حاکموں کو جنہوں نے تم سے خدا کی بات کہی یاد کرو تم اُن کی چال کے انجام کو غور کرکے اُن کے ایمان کی پیروی کرو (۸) یسوع مسیح کل اور آج اور ابد تک ایکسا ہے (۹) تم رنگا رنگ اور غیر غیر تعلیموں سے اِدھر اُدھر نہ پھرتے رہو کہ بہتر ہے کہ دل فضل سے مضبوط ہو نہ کہ خوراکوں سے جن سے اُنہوں نے جو اُن کے ایمان پر چلتے تھے فائدہ نہ اُٹھایا (۱۰) ہماری تو ایک قربانگاہ ہے جس سے جیمہ کی خدمت کرنیوالوں کا اختیار نہیں کہ کھائیں (۱۱) کہ جن جانوروں کا لہو سردار کاہن مقدس مکان میں گناہ کے کفارہ کے واسطے لے جاتا ہے اُن کے بدن خیمہگاہ کے باہر جلائے جاتے ہیں (۱۲) اِس واسطے یسوع بھی تاکہ لوگوں کو اپنے لہو سے پاکیزگی بخشے پھاٹک کے باہر ہوکے مارا گیا (۱۳) پس آؤ ہم اُس کی ذلت کے شریک ہوکے خیمہگاہ کے پاس نکل چلیں (۱۴) کیونکہ ہمارا کوئی قائم رہنیوالا شہر نہیں ہے تو اُس شہر کو جو آنیوالا ہے ڈھونڈتے ہیں (۱۵) پس ہم اُس کے وسیلے سے ستائش کی قربانی یعنے اُن ہونٹوں کا پھل خدا کے نام کا اقرار کرتے ہیں ہمیشہ گذرانا کرے (۱۶) نیکی اور سخاوت کرنی نہ بھولو اِس لیئے کہ ایسی قربانیوں سے خدا خوش ہوتا ہے (۱۷) تم اپنے حاکموں کے

ہووے کہ کوئی زانی یا عیسو کی مانند بیدین ہو جس نے ایک خوراک
کے واسطے اپنے پلوٹھے ہونے کا حق بیچا (۱۷) کیونکہ تم جانتے ہو کہ وہ
اُس کے بعد جب اُس نے چاہا کہ برکت کا وارث ہو رد کیا گیا اور
اُس نے پچھتانے کی جگہ نہ پائی اگرچہ اُس نے آنسو بہا بہاکے ڈھونڈھی
(۱۸) کہ تم اُس پہاڑ تک نہیں آئے جسے چھو سکے نہ اُس کی دھدھکتی
آگ اور کالی بدلی اور تاریکی اور طوفان (۱۹) اور نرسنگے کے شور اور
کلام کی آواز کے پاس جسے سننیوالوں نے سنکر درخواست کی کہ یہہ کلام
پھر ہم سے نہ کہا جاوے (۲۰) (کیونکہ وے اُس حکم کی جو اُنہیں دیا
گیا تھا برداشت نہ کر سکے کہ اگر کوئی جانور اُس پہاڑ کو چھووے تو پتھراو
کیا جاوے یا بھالے سے چھیدا جائے (۲۱) اور وہ جو نظر آیا ایسا ڈرونا تھا کہ
موسیٰ بولا میں حیران اور لرزان ہوں) (۲۲) بلکہ تم صیہون کے پہاڑ اور زندہ
خدا کے شہر میں جو آسمانی یروسلم ہی اور لاکھوں فرشتوں کی (۲۳) بلکہ
اُن کی تمام جماعت کے بیچ میں اور پلوٹھوں کی کلیسیئے میں جن کے
نام آسمان پر لکھے ہیں اور خدا کے پاس جو سب کا حاکم ہی اور
کامل کیئے ہوئے راستبازوں کی روحوں کے پاس (۲۴) اور یسوع کے جو نئے
عہد کا درمیانی ہی اور اُس چھڑکے ہوئے لہو کے جو ہابل کی نسبت سے
بہتر باتیں بولتا ہی پاس آئے ہو (۲۵) دیکھو تم اُس فرمانیوالے سے
غافل نہ رہو کیونکہ اگر وے بچ کر نہ نکلے جو اُس سے جو زمین پر
فرماتا تھا غافل رہے تو ہم بھی اگر اُس سے جو ہمیں آسمان پر سے فرماتا
ہی منہ موڑیں کیونکر بچ کر نکلینگے (۲۶) اُس کی آواز نے زمین کو
اُس وقت ہلا دیا پر اب اُس نے یہہ کہکے وعدہ کیا کہ پھر ایک بار میں
فقط زمین کو نہیں بلکہ آسمان کو بھی ہلا دونگا (۲۷) اور یہہ عبارت
کہ پھر ایک بار اِس بات کو ظاہر کرتی ہی کہ وے چیزیں جو ہلائی
جاتی ہیں بنائی ہوئی چیزوں کی مانند ٹل جاتیں تاکہ وے چیزیں جو
ٹلنے کی نہیں قائم رہیں (۲۸) پس ایسی بادشاہت کو جو ٹلنے کی
نہیں پاکے ہم فضل رکھیں جس سے خدا کی بندگی پسندیدہ طور پر
ادب اور دینداری کے ساتھ کریں (۲۹) کیونکہ یقیناً ہمارا خدا بھسم
کرنیوالی آگ ہی *

بھی ہر ایک بوجھ اور اُلجھادینے والے گناہ کو اُتارکے برداشت کے ساتھ اُس دوڑ میں جو ہمارے سامنے آ پڑی ہے دوڑیں (۲) اور یسوع کو جو اِیمان کا شروع اور کامل کرنیوالا ہے تکتے رہیں جس نے اُس خوشی کے لیئے جو اُس کے سامنے تھی شرمندگی کو ناچیز جانکے صلیب کو سہا اور خدا کے تخت کے دہنے جا بیٹھا (۳) اِس لیئے تم اُس پر غور کرو جس نے گنہگاروں کی طرف سے اپنی بڑی مخالفت کی برداشت کی تا نہ ہو کہ تم پریشان خاطر ہوکے سست ہو جاؤ (۴) تم نے گناہ کے مقابلہ میں کوشش کرکے خونریزی تک سامنا نہیں کیا (۵) اور تم اُس نصیحت کو جو تمہیں جیسا فرزندوں کو کی جاتی ہے بھول گئے کہ ای میرے بیٹے خداوند کی تنبیہ کو ناچیز مت جان اور جب وہ تجھے ملامت کرے شکستہ دل مت ہو (۶) کہ خداوند جسے پیار کرتا ہے اُسے تنبیہ کرتا ہے اور ہر ایک بیٹے کو جسے وہ قبول کرتا ہے پیٹتا ہے (۷) اگر تم تنبیہ میں صبر کرتے ہو تو خدا تم سے جیسا فرزندوں سے سلوک کرتا ہے کہ کون سا بیٹا ہے جسے باپ تنبیہ نہیں کرتا (۸) پر اگر وہ تنبیہ جس میں سب شریک ہوئے ہیں تم کو نہ کی جائے تو تم حرامزادے ہو فرزند نہیں (۹) اور جب کہ ہمارے جسمانی باپ تھے تنبیہ کرتے تھے اور ہم نے اُن کی تعظیم کی تو کیا ہم اُس سے زیادہ روحوں کے باپ کے حکم میں نہ رہیں اور جییں (۱۰) کہ وے تو تھوڑے دنوں کے واسطے اپنی سمجھ کے موافق تنبیہ کرتے تھے پر وہ ہماری بہتری کے لیئے تاکہ ہم اُس کی پاکیزگی میں شریک ہوویں (۱۱) اور کوئی تنبیہ بالفعل خوشی کا باعث نہیں نظر آتی بلکہ افسوس کا مگر پیچھے اُنہیں جنہیں نے اُس سے تربیت پائی ہے راستبازی کا پھل چین کے ساتھ بخشتی ہے (۱۲) اِس واسطے ڈھیلے ہاتھ اور سست گھٹنوں کو سیدھا کرو (۱۳) اور اپنے پاؤں کے لیئے ہموار رستے بناؤ تاکہ جو لنگڑاتا ہے بھٹک نہ جاوے بلکہ چنگا ہووے (۱۴) سب سے ملے رہو پاکیزگی پیروی کرو جس کے بغیر خداوند کو کوئی نہ دیکھیگا (۱۵) اور نگہبان رہو کہ کوئی خدا کے فضل کے پانے سے رہ نہ جاوے اور نہ ہووے کہ کوئی حنظل سر ہوکے تصدیعہ دیوے اور اُس سے بہتیرے ناپاک ہو جاویں ؛

ہووے کہ کوئی زانی یا عیسو کی مانند بیدین ہو جس نے ایک خوراک کے واسطے اپنے پلوٹھے ہونے کا حق بیچا (۱۷) کیونکہ تم جانتے ہو کہ وہ اُس کے بعد جب اُس نے چاہا کہ برکت کا وارث ہو رد کیا گیا اور اُس نے پچھتانے کی جگہ نہ پائی اگرچہ اُس نے آنسو بہا بہاکے ڈھونڈھی (۱۸) کہ تم اُس پہاڑ تک نہیں آئے جسے چھو سکے نہ اُس کی دھدھکتی آگ اور کالی بدلی اور تاریکی اور طوفان (۱۹) اور نرسنگے کے شور اور کلام کی آواز کے پاس جسے سننیوالوں نے سنکر درخواست کی کہ یہہ کلام پھر ہم سے نہ کہا جاوے (۲۰) (کیونکہ وے اُس حکم کی جو اُنہیں دیا گیا تھا برداشت نہ کر سکے کہ اگر کوئی جانور اُس پہاڑ کو چھووے تو پتھراو کیا جاوے یا بھالے سے چھیدا جائے (۲۱) اور وہ جو نظر آیا ایسا ڈرونا تھا کہ موسیٰ بولا میں حیران اور لرزان ہوں) (۲۲) بلکہ تم صیہون کے پہاڑ اور زندہ خدا کے شہر میں جو آسمانی یروسلم ہی اور لاکھوں فرشتوں کی (۲۳) بلکہ اُن کی تمام جماعت کے بیچ میں اور پلوٹھوں کی کلیسیئے میں جن کے نام آسمان پر لکھے ہیں اور خدا کے پاس جو سب کا حاکم ہی اور کامل کیئے ہوئے راستبازوں کی روحوں کے پاس (۲۴) اور یسوع کے جو نئے عہد کا درمیانی ہی اور اُس چھڑکے ہوئے لہو کے جو ہابل کی نسبت سے بہتر باتیں بولتا ہی پاس آئے ہو (۲۵) دیکھو تم اُس فرمانیوالے سے غافل نہ رہو کیونکہ اگر وے بھاگ نہ نکلے جو اُس سے جو زمین پر فرماتا تھا غافل رہے تو ہم بھی اگر اُس سے جو ہمیں آسمان پر سے فرماتا ہی منہہ موڑیں کیونکر بھاگ نکلینگے (۲۶) اُس کی آواز نے زمین کو اُس وقت ہلا دیا پر اب اُس نے یہہ کہکے وعدہ کیا کہ پھر ایک بار میں فقط زمین کو نہیں بلکہ آسمان کو بھی ہلا دونگا (۲۷) اور یہہ عبارت کہ پھر ایک بار اِس بات کو ظاہر کرتی ہی کہ وے چیزیں جو ہلائی جاتی ہیں بنائی ہوئی چیزوں کی مانند ٹل جاتیں تاکہ وے چیزیں جو ٹلنے کی نہیں قائم رہیں (۲۸) پس ایسی بادشاہت کو جو ٹلنے کی نہیں پاکے ہم فضل رکھیں جس سے خدا کی بندگی پسندیدہ طور پر ادب اور دینداری کے ساتھ کریں (۲۹) کیونکہ یقیناً ہمارا خدا بھسم کرنیوالی آگ ہی *

بھی ہر ایک بوجھ اور اُلجھادینوالے گناہ کو اُتارکے برداشت کے ساتھ اُس دوڑ
میں جو ہمارے سامھنے آ پڑی ہی دوڑیں (۲) اور یسوع کو جو اِیمان کا
شروع اور کامل کرنیوالا ہی تکتے رہیں جس نے اُس خوشی کے لیئے جو
اُس کے سامھنے تھی شرمندگی کو ناچیز جانکے صلیب کو سہا اور خدا
کے تخت کے دہنے جا بیٹھا (۳) اِس لیئے تم اُس پر غور کرو جس نے
گنہگاروں کی طرف سے اِتنی بڑی مخالفت کی برداشت کی تا نہ ہو کہ
تم پریشان خاطر ہوکے سست ہو جاؤ (۴) تم نے گناہ کے مقابلہ میں
کوشش کرکے ہنوز خون تک سامھنا نہیں کیا (۵) اور تم اُس نصیحت
کو جو تمھیں جیسا فرزندوں کو کی جاتی ہی بھول گئے کہ ای میرے
بیٹے خداوند کی تنبیہ کو ناچیز مت جان اور جب وہ تجھے
ملامت کرے شکستہ دل مت ہو (۶) کہ خداوند جسے پیار کرتا ہی
اُسے تنبیہ کرتا ہی اور ہر ایک بیٹے کو جسے وہ قبول کرتا ہی پیٹتا ہی
(۷) اگر تم تنبیہ میں صبر کرتے ہو تو خدا تم سے جیسا فرزندوں سے
سلوک کرتا ہی کہ کون سا بیٹا ہی جسے باپ تنبیہ نہیں کرتا (۸) پر
اگر وہ تنبیہ جس میں سب شریک ہوئے ہیں تم کو نہ کی جائے تو
تم حرامزادے ہو فرزند نہیں (۹) اور جب وے جو ہمارے جسمانی
باپ تھے تنبیہ کرتے تھے اور ہم نے اُن کی تعظیم کی تو کیا ہم اُس سے
زیادہ روحوں کے باپ کے حکم میں نہ رہیں اور جیئیں (۱۰) کہ وے تو تھوڑے
دنوں کے واسطے اپنی سمجھ کے موافق تنبیہ کرتے تھے پر وہ ہماری بہتری
کے لیئے تاکہ ہم اُس کی پاکیزگی میں شریک ہوویں (۱۱) اور کوئی
تنبیہ بالفعل خوشی کا باعث نہیں نظر آتی بلکہ افسوس کا مگر پیچھے
اُنہیں جنھوں نے اُس سے تربیت پائی ہی راستبازی کا پھل چین کے ساتھ
بخشتی ہی (۱۲) اِس واسطے ڈھیلے ہاتھ اور سست گھٹنوں کو
سیدھا کرو (۱۳) اور اپنے پاؤں کے لیئے ہموار رستے بناؤ تاکہ جو لنگڑاتا
ہی بھٹک نہ جاوے بلکہ چنگا ہووے (۱۴) سب سے ملے رہو پاکیزگی کی
پیروی کرو جس کے بغیر خداوند کو کوئی نہ دیکھیگا (۱۵) اور بغور دیکھتے
رہو کہ کوئی خدا کے فضل کے ورے رہ نہ جاوے اور نہ ہووے کہ کوئی کڑوی
جڑ ابھرے اور اُس سے بہتیرے ناپاک ہو جاویں (۱۶) نہ

طعن کو مصر کے خزانوں سے بڑی دولت جانا کیونکہ اُس کی نگاہ بدلا پانے پر تھی (۲۷) اِیمان سے اُس نے بادشاہ کے غصے سے خوف نہ کھاکے مصر کو ترک کیا کہ وہ اندیکھے کو گویا دیکھکے مضبوط بنا رہا (۲۸) اِیمان سے اُس نے فسح کرنے اور لہو چھڑکنے پر عمل کیا ایسا نہ ہو کہ پلوٹھے کا ہلاک کرنیوالا اُنہیں چھووے (۲۹) اِیمان سے وے لال سمندر میں ہوکے یوں گذرے جیسے خوشکی پر سے اور مصروالے جب اُس راہ سے جانے کا قصد کیا ڈوب گئے (۳۰) اِیمان سے یریحو کی شہرپناہ جب اُسے سات دن تک گھیر رکھا تھا گر پڑی (۳۱) اِیمان سے راحب جو فاحشہ تھی بے اِیمانوں کے ساتھ ہلاک نہ ہوئی کہ اُس نے جاسوسوں کو سلامت اپنے گھر میں اُتارا (۳۲) اب میں اور کیا کہوں فرصت نہیں کہ جدعون اور برق اور سمسون اور اِفتاح اور داؤد اور سموایل اور نبیوں کا احوال بیان کروں (۳۳) کہ اُنہوں نے اِیمان سے بادشاہتوں کو مغلوب کیا اور راستی کے کام کیئے اور وعدوں کو حاصل کیا شیر ببر کے منہ بند کیئے (۳۴) آگ کی تیزی کو بجھایا تلواروں کے دھاروں سے بچ نکلے کمزوری میں زورآور ہوئے لڑائی میں بہادر بنے اور غیروں کی فوجوں کو ہٹا دیا (۳۵) عورتوں نے اپنے مُردوں کو جی اُٹھے ہوئے پایا اور بعضے پیٹے گئے اور چھٹکارا قبول نہ کیا تاکہ بہتر قیامت تک پہنچیں (۳۶) بعضے اُس اِمتحان میں پڑے کہ ٹھٹھوں میں اُڑائے گئے کوڑے کھائے اور زنجیر اور قید میں پھنسے (۳۷) پتھراؤ کیئے گئے آرے سے چیرے گئے شکنجے میں کھینچے گئے تلوار سے مارے گئے بھیڑوں اور بکریوں کی کھال اوڑھے ہوئے تنگی میں مصیبت میں دکھ میں مارے پھرے (۳۸) (دنیا اُن کے لائق نہ تھی) وے بیابانوں اور پہاڑوں اور غاروں اور زمین کے گڑھوں میں خراب خستہ پھرا کیئے (۳۹) اور یے سب جن کے لیئے اِیمان ہی کے سبب گواہی دی گئی وعدے تک نہ پہنچے (۴۰) کہ خدا نے پیشبینی کرکے ہمارے لیئے ایک بہتر بات ٹھہرائی تھی تاکہ وے ہمارے بغیر کامل نہ کیئے جاویں *

۱۲ باب

(۱) پس جب کہ گواہوں کے اِتنے بڑے ابر نے ہمیں آ گھیرا ہی تو ہم

عبرانیوں کو

اس کے ساتھ اس ہی وعدے کے وارث تھے خیموں میں رہا کیا
) کہ وہ ایسے شہر پانے کا امیدوار تھا جس کی بنیاد ہی اور اس کا
بنیوالا اور بنانیوالا خدا ہی (۱۱) ایمان سے سرہ نے بھی حاملہ ہونے
ی طاقت پائی اور عمر گذرے پر جنی اس لیئے کہ اس نے وعدہ کرنیوالے
سچا جانا ہی (۱۲) سو ایک سے اور وہ بھی مُردہ سا تھا آسمان کے
ستاروں کی مانند بے شمار پیدا ہوئے (۱۳) یہ سب ایمان میں مر گئے اور وعدوں کو نہ
پہنچے پر دور سے انہیں دیکھا اور معتقد ہوئے اور سلام کو جھکے اور اقرار
کیا کہ ہم زمین پر پردیسی اور مسافر ہیں (۱۴) کہ وے جو ایسی باتیں
کہنیوالے ہیں صاف ظاہر کرتے کہ ہم ایک وطن ڈھونڈھتے ہیں (۱۵) اور
اگر اس ملک کو جس سے وے نکل آئے تھے پھر یاد لاتے تو وہاں انہیں
پھر جانے کی فرصت تھی (۱۶) پر اب وے ایک بہتر ملک کے جو
آسمانی ہی مشتاق ہیں سو خدا ان سے شرماتا نہیں کہ ان کا خدا
کہلائے کیونکہ اس نے ان کے لیئے ایک شہر طیار کیا (۱۷) ابرہام جب
آزمایا گیا اس نے ایمان سے اضحاق کو قربانی کے لیئے چڑھایا اور جس
نے وعدوں کو پایا تھا اسنے اکلوتے کو گذرانا (۱۸) جس سے یہ کہا گیا تھا
کہ اضحاق ہی سے تیری نسل کہلائیگی (۱۹) کیونکہ وہ سمجھا کہ خدا
مُردوں میں سے بھی اٹھانے پر قادر ہی جہاں سے اس نے اس کو تلمیت
کے طور پر پایا (۲۰) ایمان سے اضحاق نے آنیوالی چیزوں کی بابت یعقوب
کو اور عیسو کو دعا دی (۲۱) ایمان سے یعقوب نے مرتے وقت یوسف
کے دونوں بیٹوں کو دعا دی اور اپنے عصا کے سرے پر جھکے سجدہ کیا
(۲۲) ایمان سے یوسف نے جب مرنے پر تھا بنی اسرائیل کے روانہ ہونے کا
ذکر کیا اور اپنی ہڈیوں کی بابت حکم کیا (۲۳) ایمان سے موسیٰ پیدا
ہوکے تین مہینے تک اپنے ماں باپ سے چھپایا گیا کیونکہ انہوں نے دیکھا
کہ لڑکا خوبصورت ہی اور وے بادشاہ کے حکم سے نہ ڈرے (۲۴) ایمان
سے موسیٰ نے سیانہ ہوکے فرعون کی بیٹی کا بیٹا کہلانے سے انکار کیا (۲۵) کہ
اس نے خدا کے لوگوں کے ساتھ دکھ اٹھانا اس سے زیادہ پسند کیا کہ گناہ
کے سکھ کو جو چندروزہ ہی حاصل کرے (۲۶) کہ اس نے مسیح کی لعنت

اِس لیئے کہ اُس کا بڑا اجر ھی (۳۶) کیونکہ تمھیں ضرور ھی کہ صبر کرو تاکہ تم خدا کی مرضی پر عمل کرکے وعدے کے پھل حاصل کرو (۳۷) کہ اب تھوڑی سی مدت ھی کہ آنیوالا آویگا اور دیر نہ کریگا (۳۸) اور راستباز اِیمان سے جیئیگا لیکن اگر وہ ھٹے تو میرا جی اُس سے راضی نہ ھوگا (۳۹) پر ھم اُن میں سے نہیں جو ھلاک ھونے کے لیئے ھٹ جاتے بلکہ اُن میں سے ھیں جو جان بچانے کے لیئے اِیمان لاتے ھیں *

۱۱ باب

(۱) اب اِیمان اُمید کی ھوئی چیزوں کی گویا ماھیت اور اندیکھی چیزوں کا ثبوت ھی (۲) کیونکہ اُس ھی کی بابت بزرگوں کے لیئے گواھی دی گئی (۳) اِیمان ھی کے سبب سے ھم جان گئے کہ عالم خدا کے کلام سے بن گئے ایسا کہ وے چیزیں جو دیکھنے میں آتیں اُن چیزوں سے نہیں بنیں جو دیکھی جاتیں (۴) اِیمان سے ھابل نے قاین سے بہتر قربانی خدا کو گذرانی اُسی کے سبب اُس کے راستباز ھونے پر گواھی دی گئی کہ خدا اُس کی نذروں پر گواھی دیتا تھا اور اُسی کے وسیلے وہ اگرچہ مر گیا تو بھی کلام کرتا ھی (۵) اِیمان کے سبب سے حنوک اُٹھایا گیا تاکہ موت کو نہ دیکھے اور نہ ملا اِس لیئے کہ خدا نے اُس کو اُٹھا لیا تھا کیونکہ اُس کے اُٹھ جانے سے پیشتر اُس پر یہہ گواھی دی گئی کہ وہ خدا کو پسند آیا تھا (۶) پر بغیر اِیمان کے اُس کو راضی کرنا ممکن نہیں کیونکہ ضرور ھی کہ وہ جو خدا کی طرف آتا یہہ یقین کرے کہ وہ موجود ھی اور کہ وہ اپنے ڈھونڈھنیوالوں کو بدلا دیتا ھی (۷) اِیمان سے نوح نے اُن چیزوں کی بابت جو اُس وقت نظر میں نہ آئی تھیں اِلہام پاکے خوف سے کشتی اپنے گھرانے کے بچاؤ کے لیئے بنائی جس سے اُس نے دنیا کو ملزم ٹھہرایا اور اُس راستبازی کا جو اِیمان سے ملتی ھی وارث ھوا (۸) اِیمان سے ابرھام نے جب بلایا گیا مان لیا اور اُس جگہہ چلا گیا جسے وہ میراث میں لینے پر تھا اور باوجودے کہ نہ جانا کہ کدھر جاتا ھی نکلا (۹) اِیمان سے اُس نے وعدے کی سرزمین میں یوں مقام کیا جیسے کہ وہ سرزمین اُس کی نہ تھی کہ اِضحاق اور یعقوب سمیت

میں یسوع کے لہو سے داخل ہوویں (۲۰) اُس نئی اور حیاتی راہ سے جو اُس نے پردے سے ہوکے یعنے اپنے جسم ہی سے ہمارے لیئے نکالی (۲۱) اور جب کہ ہمارا سردار کاہن ہے جو خدا کے گھر کا مختار ہے (۲۲) تو آؤ ہم سچے دل سے اور کامل اِیمان کے ساتھ اور اپنے دلوں پر اُن کے اِلزام سے رہائی پانے کو چھڑکاؤ کرکے نزدیک جاویں اور اپنے بدن کو صاف پانی سے دھوکے (۲۳) اپنی اُمید کے اِقرار کو مضبوطی سے تھامے رہیں (کیونکہ وہ جسنے وعدہ کیا وفادار ہے) (۲۴) اور ہم ایک دوسرے پر لحاظ کریں تاکہ ہم ایک دوسرے کو محبت اور نیکوکاری کی طرف اُسکاویں (۲۵) اور آپس میں اِکٹھے ہونے سے باز نہ آویں جیسا بعضوں کا دستور ہے بلکہ ایک دوسرے کو نصیحت کریں اور یہ اِتنا زیادہ جتنا تم دیکھتے ہو کہ وہ دن نزدیک ہوتا جاتا ہے (۲۶) کیونکہ اگر بعد اُس کے کہ ہم نے سچائی کی پہچان حاصل کی ہے جان بوجھکے گناہ کریں تو پھر گناہوں کے لیئے کوئی قربانی باقی نہیں (۲۷) مگر عدالت کا ایک ہولناک اِنتظار اور آتشی غصہ جو مخالفوں کو کھا لیگا باقی ہے (۲۸) جس نے موسیٰ کی شریعت کو حقیر جانا تو رحم سے خارج ہوکے دو تین کی گواہی سے مارا جاتا تھا (۲۹) پس خیال کرو کہ وہ شخص کتنی زیادہ سزا کے لائق ٹھہریگا جس نے خدا کے بیٹے کو پامال کیا اور عہد کے لہو کو جس سے وہ پاک ہوا ناپاک جانا اور فضل کی روح کو ذلیل کیا (۳۰) کیونکہ ہم اُسے جانتے ہیں جس نے یہ کہا کہ اِنتقام لینا میرا کام ہے میں ہی بدلا لونگا خداوند فرماتا ہے اور پھر یہ کہ خداوند اپنے لوگوں کی عدالت کریگا (۳۱) زندہ خدا کے ہاتھوں میں پڑنا ہولناک ہے (۳۲) پر تم اگلے دنوں کو یاد کرو جن میں تم نے روشن ہوکے دکھوں کی بڑی کشمکش کی برداشت کی (۳۳) کچھ تو اِس واسطے کہ تم لعن طعن اور مصیبتوں کے باعث انگشتنما ہوئے اور کچھ اِس لیئے کہ تم اُن کے جن سے یہ بدسلوکی ہوتی تھی شریک تھے (۳۴) کہ جس وقت میں زنجیروں میں تھا تم میرے ہمدرد ہوئے اور اپنے مال کا لُٹ جانا خوشی سے قبول کیا یہ جانکے کہ تمہارے لیئے ایک بہتر مال آسمان پر ہے جو قائم رہیگا (۳۵) پس تم اپنی ہمت کو مت چھوڑو

حقیقی صورت نہیں سال سال اُن ہی قربانیوں سے جو وے ہمیشہ گذرانتے
اُنکو جو پاس آتے ہیں کبھی کامل نہیں کر سکتی (۲) نہیں تو اُن قربانیوں
کا گذرانا موقوف نہ ہو جاتا کیونکہ عبادت کرنیوالے ایک بار پاک ہوکے آگے
کو اپنے تئیں گنہگار نہ جانتے (۳) پر اُن قربانیوں سے برس برس گناہوں
کی پھر یادگاری ہوتی ہی (۴) کیونکہ ہو نہیں سکتا کہ بیلوں اور بکروں کا
لہو گناہوں کو مٹاوے (۵) اِس لیئے وہ دنیا میں آتے ہوئے کہتا ہی
کہ ذبیحہ اور ہدیہ تو نے نہ چاہا پر میرے لیئے ایک بدن طیار کیا
(۶) سوختنی قربانی اور خطا کی قربانیوں سے تو راضی نہ ہوا (۷) تب
میں نے کہا کہ دیکھ میں آتا ہوں (میری بابت کتاب کے دفتر میں
لکھا ہی) تاکہ ای خدا تیری مرضی بجا لاؤں (۸) پہلے جب کہا کہ
ذبیحہ اور ہدیہ اور سوختنی قربانی اور خطا کی قربانی کی خواہش تونے نہ
رکھی نہ اُن سے خوش ہوا اور یہی قربانیاں شریعت کے موافق گذرانی جاتی
ہیں (۹) تب اُس نے کہا کہ دیکھ ای خدا میں آتا ہوں کہ تیری
مرضی بجا لاؤں تو وہ پہلے کو مٹاتا تاکہ دوسرے کو ثابت کرے (۱۰) اُسی
مرضی سے ہم یسوع مسیح کے بدن کے ایک بار قربان ہونے کے سبب پاک
ہوئے ہیں (۱۱) اور ہر ایک کاہن روز روز خدمت کرتے ہوئے اور ایک
ہی طرح کی قربانیاں جو ہرگز گناہ مٹانے کے قابل نہیں ہیں بار بار
گذرانتے ہوئے کھڑا رہتا (۱۲) لیکن یہہ جب اِس نے گناہوں کے واسطے
ایک ہی قربانی ہمیشہ کے لیئے گذرانی تبھی خدا کے دہنے جا بیٹھا
(۱۳) تب سے اِنتظار کرتا ہی کہ اُس کے دشمن اُس کے پانوں کی چوکی
بنیں (۱۴) کیونکہ اُس نے ایک ہی قربان گذرانے سے مقدسوں کو ہمیشہ
کے لیئے کامل کیا (۱۵) اور روح قدس بھی ہمارے لیئے گواہی دیتی
کیونکہ جب اُس نے کہا تھا (۱۶) کہ یہہ وہ عہد ہی جو میں اِن
دنوں کے بعد اُن سے باندھونگا خداوند فرماتا ہی کہ میں اپنے شرعوں کو
اُن کے دل میں ڈالونگا اور اُن کی عقلوں پر اُنہیں لکھونگا (۱۷) اور اُن
کے گناہوں اور اُن کی ناراستیوں کو پھر کبھی یاد نہ کرونگا (۱۸) اب
جہاں اُن کی معافی ہی وہاں گناہ کے لیئے پھر قربانی گذرانا نہیں
(۱۹) پس ای بھائیو جب کہ ہم نے دلیری حاصل کی کہ پاکترین مکان

سب سے وہ نئے عہد کا درمیانی ہی تاکہ جب پہلے عہد کے گناہوں کے چھڑانے کے لیئے موت واقع ہوئی ہو تو وے جو بلائے گئے ہیں ابدی میراث کا وعدہ حاصل کریں (۱۶) کیونکہ جہاں وصیتی عہد ہی وہاں اُس کی موت جس نے اُسے کیا ہی ضرور سمجھی جاتی ہی (۱۷) کہ وصیت اِجرا پاتی ہی جب لوگ مر گئے اور جب تک وصیت کرنیوالا زندہ ہی وہ جاری نہیں ہوتی (۱۸) اِس سبب سے پہلا وصیتی عہد بھی بغیر لہو کے نہیں کیا گیا (۱۹) کیونکہ جب موسیٰ نے تمام قوم کو شریعت کا ہر ایک حکم کہہ سنایا تب بچھڑوں اور بکروں کا لہو پانی اور لال اُون اور بوٹا کے ساتھ لیکر اُس کتاب اور سارے لوگوں پر چھڑکے کہا (۲۰) کہ یہ اُس عہد کا لہو ہی جس کا حکم خدا نے تمہیں دیا ہی (۲۱) اور اُس نے اِسی طرح خیمہ پر اور خدمت کی تمام چیزوں پر لہو چھڑکا (۲۲) اور قریب ساری چیزیں شریعت کے مطابق لہو سے پاک کی جاتی ہیں اور بغیر لہو بہائے معافی نہیں ہوتی (۲۳) پس ضرور تھا کہ آسمانی چیزوں کی نقلیں اِن پاک کی جاویں مگر خود آسمانی چیزیں اِن سے بہتر قربانیوں سے (۲۴) کیونکہ مسیح اُس پاک مکان میں جو ہاتھوں سے بنایا گیا اور حقیقی مکان کی نقل ہی داخل نہیں ہوا بلکہ آسمان ہی میں تاکہ اب سے خدا کے حضور ہمارے لیئے حاضر رہے (۲۵) پر ایسا نہیں کہ وہ آپ کو بار بار گذرانے جیسے سردار کاہن پاکترین مکان میں ہر سال دوسرے کا لہو لیکے جاتا ہی (۲۶) نہیں تو ضرور تھا کہ وہ دنیا کے شروع سے بار بار مرا کرتا پر اب آخری زمانے میں ایک بار ظاہر ہوا تاکہ اپنے تئیں قربانی کرنے سے گناہ کو نیست کرے (۲۷) اور جیسا آدمیوں کے لیئے ایک بار مرنا اور بعد اُس کے عدالت مقرر ہوئی (۲۸) ویسا ہی مسیح ایک بار بہتوں کے گناہوں کا بوجھ اُٹھانے کے لیئے آپ کو گذراں کے دوسری بار بغیر گناہ کے ظاہر ہوگا تاکہ اُن کو جو اُس کی راہ دیکھتے ہیں نجات دے ۔

۱۰ باب

(۱) کیونکہ شریعت جو آنیوالی نعمتوں کی پرچھائیں ہی اور اُن چیزوں کی

(۱) سو پہلے عہد میں عبادت کے قانون تھے اور ایک دنیاوی مقدس
تھا (۲) کہ خیمہ تو بنایا گیا پہلا جس میں شمعدان اور میز اور نذر
کی روٹیاں تھیں اور اُسے پاک کہتے ہیں (۳) پر دوسرے پردے کے اندر
وہ خیمہ تھا جو پاک ترین کہلاتا (۴) اُس میں سونے کا بخوردان تھا اور
عہد کا صندوق جو چاروں طرف سونے سے مڑھا ہوا تھا اُس میں ایک
سونے کا برتن من سے بھرا اور ہارون کا عصا جس میں شاخیں پھوٹی تھیں
اور عہدنامے کی تختیاں (۵) اور اُس کے اُوپر جلالی کروبی تھے جو
کفارہ گاہ پر سایہ کرتے تھے اِن باتوں کا مفصل بیان کرنا اب کچھ ضرور نہیں
(۶) پس جب یہہ سب چیزیں یوں طیار ہو چکیں تب پہلے خیمے
میں کاہن ہر وقت داخل ہوکے خدمت بجا لاتے تھے (۷) پر دوسرے
میں صرف سردار کاہن سال بھر میں ایک بار جاتا تھا مگر بغیر لہو کے
نہیں جو اپنی اور قوم کی خطاؤں کے لیئے گذرانتا تھا (۸) اِس سے روح
قدس یہہ ظاہر کرتی تھی کہ جب تک پہلا خیمہ کھڑا رہا پاکترین مکان
کی راہ نہ کھلی تھی (۹) وہ خیمہ اِس وقت تک ایک مثال ہی
جس میں نذریں اور قربانیاں گذرانتے جو عبادت کرنیوالے کو دل کی
نسبت کامل کر نہیں سکتیں (۱۰) کہ وے صرف کھانے پینے اور طرح
طرح کے غسلوں کے ساتھہ جو جسمانی رسم ہیں اِصلاح کے وقت تک مقرر
تھیں (۱۱) پر جب مسیح آنیوالی نعمتوں کا سردار کاہن ہو آیا تو بزرگتر
اور کاملتر خیمے کی راہ سے جو ہاتھوں کا بنا نہیں یعنے اِس خلقت کا
نہیں (۱۲) نہ بکروں نہ بچھڑوں کا لہو لیکے بلکہ اپنا ہی لہو لیکے پاکترین
مکان میں ایک بار داخل ہوا کہ اُس نے ہمارے لیئے ہمیشہ کی خلاصی
حاصل کی (۱۳) کیونکہ اگر بیلوں اور بکروں کا لہو اور کلور کی راکھہ جب
ناپاکوں پر چھڑکی جائے بدن کی صفائی کی بابت اُن کو پاک کر سکتی
ہی (۱۴) تو کتنا زیادہ مسیح کا لہو جسنے بے عیب ہوکے ابدی روح
کے وسیلے آپ کو خدا کے سامھنے قربانی گذرانا تمھارے دلوں کو مُردہ
کاموں سے پاک کریگا تاکہ تم زندہ خدا کی عبادت کرو (۱۵) اور اِسی

دیتا ہی (۲) جو مقدس مکانوں کا خادم ہی اور اُس حقیقی خیمے کا جسے خداوند نے کھڑا کیا ہی نہ کہ اِنسان نے (۳) کیونکہ ہر ایک سردار کاہن اِس واسطے مقرر ہوتا ہی کہ نذریں اور قربانیاں گذرانیں سو ضرور ہی کہ اُس پاس بھی گذرانے کو کچھ ہو (۴) اگر وہ زمین پر ہوتا تو ہرگز کاہن نہ ہوتا اِس واسطے کہ کاہن تو ہیں جو شریعت کے موافق قربانیاں گذرانتے ہیں (۵) جو آسمانی چیزوں کے نمونے اور سایہ پر خدمت کرتے ہیں چنانچہ موسیٰ نے جب وہ خیمہ بنانے پر تھا اِلہام سے حکم پایا کہ دیکھ وہ فرماتا ہی کہ تو اُس نقشے کے مطابق جو تجھے پہاڑ پر دکھایا گیا سب چیزیں بنا (۶) پر اب اُس نے اِس قدر بہتر خدمت پائی جس قدر بہتر عہد کا درمیانی ٹھہرا جو بہتر وعدوں سے باندھا گیا (۷) کیونکہ اگر وہ پہلا عہد بے عیب ہوتا تو دوسرے کے لیئے جگہ کی تلاش نہ ہوتی (۸) سو وہ اُس کا عیب بتاکر اُنہیں کہتا ہی کہ دیکھ خداوند فرماتا ہی وے دن آتے ہیں کہ میں اِسرائیل کے گھرانے اور یہوداہ کے خاندان کے لیئے ایک نیا عہد باندھونگا (۹) یہ اُس عہد کی مانند نہ ہوگا جو میں نے اُن کے باپ‌دادوں سے اُس دن جب میں نے اُن کا ہاتھ پکڑا کہ اُنہیں سرزمین مصر سے نکال لاؤں باندھا تھا اِس واسطے کہ وے میرے عہد پر قائم نہیں رہے اور میں نے اُن کا اندیشہ نہ کیا خداوند فرماتا ہی (۱۰) کیونکہ وہ عہد جو میں اِسرائیل کے گھرانے کے ساتھ اُن دنوں کے بعد باندھونگا خداوند فرماتا ہی سو یہ ہی کہ میں اپنے قانونوں کو اُن کی عقلوں میں ڈالونگا اور اُن کے دلوں پر لکھونگا اور میں اُن کا خدا ہونگا اور وے میرے لوگ ہونگے (۱۱) اور کوئی پھر اپنے ہمسائے اور کوئی اپنے بھائی کو سکھلائے نہ کہیگا کہ تو خدا کو پہچان کیونکہ اُن میں کے چھوٹے سے بڑے تک سب مجھے پہچانینگے (۱۲) اور میں اُن کی ناراستیوں پر رحم کرونگا اور اُن کے گناہوں کو اور بدیوں کو کبھی یاد نہ کرونگا (۱۳) اور جب اُس نے نیا کہا تو پہلے کو پرانا ٹھہرایا پر وہ جو پرانا اور دنی ہی سو مٹنے کے نزدیک ہی *

(۱۴) کہ ظاہر ہی کہ ہمارا خداوند یہوداہ سے نکلا اور اُس فرقے نے حق میں موسیٰ نے کہانت کی بابت کچھ نہ کہا (۱۵) یہہ اور بھی صاف ظاہر ہی کہ دوسرا کاہن ملک صدق کی مانند برپا ہوتا ہی (۱۶) جو جسمانی آئین کے قانون کے موافق نہیں بلکہ غیر فانی زندگی کی قدرت کے مطابق بنا ہی (۱۷) کیونکہ وہ گواہی دیتا ہی کہ تو ملک صدق کے طور پر ہمیشے کے لیئے کاہن ہی (۱۸) پس اگلا قانون اِس لیئے کہ کمزور اور بے فائدہ تھا اُٹھ گیا (۱۹) کیونکہ شریعت نے کچھ کامل نہ کیا مگر ایک بہتر اُمید درمیان داخل ہوئی جس کے وسیلے ہم خدا کے حضور پہنچتے ہیں (۲۰) اور چونکہ وہ بغیر قسم کھانے کے مقرر نہ ہوا (۲۱) (کیونکہ وے کاہن تو بغیر قسم کھائے مقرر ہوتے ہیں پر یہہ قسم کھانے کے ساتھ اُسی سے کاہن بنا جس نے اُس سے کہا کہ خداوند نے قسم کھائی اور نہ بدلیگا کہ تو ملک صدق کے طور پر ہمیشہ کو کاہن ہی) (۲۲) اِس قدر یسوع ایک بہتر عہد کا ضامن ہوا (۲۳) اُس کے سوا وے جو کاہن ہوتے ہوئے چلے آئے بہت سے تھے اِس واسطے کہ وے موت کے سبب رہ نہ سکے (۲۴) پر یہہ اِس لیئے کہ ہمیشہ تک رہنیوالا ہی ایسی کہانت کا مالک ہوا جو دوسرے تک نہیں پہنچتی (۲۵) اِس لیئے وہ اُنہیں جو اُس کے وسیلے خدا کے حضور جاتے ہیں آخر تک بچا سکتا ہی کیونکہ وہ اُن کی سفارش کے لیئے ہمیشہ جیتا ہی (۲۶) کیونکہ ایسا سردار کاہن ہمارے لائق تھا جو پاک اور بے بد اور بے عیب اور گنہگاروں سے جدا اور آسمانوں سے بلند ہی (۲۷) جو اُن سردار کاہنوں کی مانند محتاج نہیں کہ ہر روز پہلے اپنے اور پھر لوگوں کے گناہوں کے واسطے قربانیاں چڑھاوے کیونکہ اُس نے ایک ہی بار ایسا کیا جب کہ اپنے تئیں گذرانا (۲۸) کہ شریعت کمزور آدمیوں کو سردار کاہن ٹھہراتی ہی پر قسم کا کلام جو شریعت کے بعد ہوا بیٹے کو جو ہمیشہ کے لیئے کامل کیا گیا سردار کاہن ٹھہرا ہی *

۸ باب

(۱) پس اُن باتوں میں سے جو کہی جاتیں بڑی بات یہہ ہی کہ ہمارا ایک ایسا سردار کاہن ہی جو آسمان پر جناب عالی کے تخت کے دہنے

ھی جو ذات اور قدم اور پردہ کے اندر داخل ہوتا ھی (۲۰) جہاں پیشرو یسوع جو ملک صدق کے طور پر ھمیشے کے لیئے سردار کاھن ھی ھمارے واسطے داخل ہوا *

۷ باب

(۱) کیونکہ یہہ ملک صدق سالیم کا بادشاہ خدا تعالیٰ کا کاھن تھا جس نے ابرھام کا جب وہ بادشاھوں کو مارکے پھر آتا تھا استقبال کیا اور اُس کے لیئے برکت چاھی (۲) جس کو ابرھام نے سب چیزوں کی دھیکی دی وہ پہلے اپنے نام کے معنوں کے موافق راستی کا بادشاہ ھی اور پھر شاہ سالیم یعنے سلامتی کا بادشاہ (۳) یہہ بےباپ بےما بےنسبنامہ جس کے نہ دنوں کا شروع نہ زندگی کا آخر مگر خدا کے بیٹے سے مشابہ ٹھہرکے ھمیشہ کاھن رھتا ھی (۴) اب غور کرو یہہ کیسا بزرگ تھا کہ جس کو ابرھام ھمارے دادا ھی نے لوٹ کے مال سے دھیکی دی (۵) اب لاوی کی اولاد کو جو کہانت کا کام پاتے ھیں حکم ھی کہ لوگوں یعنے اپنے بھائیوں سے اگرچہ وے ابرھام کی پشت سے پیدا ہوئے شریعت کے مطابق دھیکی لیویں (۶) پر اُس نے باوجودیکہ اُس کا نسب اُن میں گنا نہیں جاتا ھی ابرھام سے دھیکی لی اور اُس کے لیئے جس سے وعدے کیئے گئے برکت چاھی (۷) اور بلا کلام چھوٹا بڑے سے برکت پاتا ھی (۸) اور یہاں مرنیوالے آدمی دھیکی لیتے ھیں پر وہاں وھی لیتا ھی جس کے حق میں گواھی دی جاتی کہ جیتا ھی (۹) بلکہ ھم ایسا کہنے سکتے کہ لاوی نے بھی جو دھیکی لیتا ھی ابرھام کے وسیلے سے دھیکی دی (۱۰) کیونکہ جس وقت ملک صدق ابرھام سے آملا وہ ھنوز اپنے باپ کی صلب میں تھا (۱۱) پس اگر لاویوالی کہانت سے کاملیت ہوتی (کہ اُسی لحاظ سے لوگوں نے شریعت پائی ھی) تو اور کیا احتیاج تھی کہ ویسا کاھن ملک صدق کے طور پر برپا ھو اور ھارون کے طور پر نہ کہلاوے (۱۲) کیونکہ جو کہانت بدل گئی ہوتی تو شریعت کا بھی بدل ڈالنا ضرور ہوتا (۱۳) کیونکہ جس کی بابت یہہ باتیں کہی جاتیں وہ دوسرے فرقے میں سے تھا جس میں سے کسی نے قربانگاہ کی خدمت نہیں کی

(۲) اور بپتسموں کي تعلیم اور ہاتھ رکھنے اور مُردے کے جي اُٹھنے اور
ہمیشے کي عدالت کي نیو دوبارہ نہ ڈالیں (۳) اور خدا چاہے تو ہم
یہہ کرینگے (۴) کیونکہ وے جو ایک بار روشن ہوئے اور آسماني بخشش
کا مزہ چکھہ گئے اور روح قدس میں شریک ہوئے (۵) اور خدا کے عمدہ
کلام و آیندہ جہان کي قدرتوں کا مزہ آزما گئے (۶) اگر گرجاویں تو اُنھیں
پھر سر نو کھڑا کرنا تاکہ وے توبہ کریں ناممکن ہی کیونکہ اُنھوں نے خدا کے
بیٹے کو اپنے لیئے دوبارہ صلیب پر کھینچکر ذلیل کیا (۷) کیونکہ
جو زمین اُس مینہہ کو کہ بار بار اُس پر برسے پي جاتي ہی اور ایسي
سبزي جو کشتکاروں کو مفید ہو لاتي ہی سو خدا سے برکت پاتي ہی
(۸) پر وہ جو کانٹے اور اُنٹکٹارے پیدا کرتي نامقبول اور نزدیک ہی کہ
لعنتي ہو جس کا انجام جلنا ہوگا (۹) لیکن اي پیارو اگرچہ ہم یوں
بولتے ہیں توبھي تمھارے حق میں اِنسے بہتر اور نجات‌والي باتوں کا
یقین رکھتے ہیں (۱۰) کیونکہ خدا بےاِنصاف نہیں ہی کہ وہ تمھارے
کام اور اُس محبت کي محنت کو جو تم اُس کے نام پر مقدس لوگوں
کي خدمت کرتے ہوئے دکھلاتے ہو بھول جاوے (۱۱) پر ہم چاہتے ہیں
کہ تم میں سے ہر ایک کامل اُمید کے واسطے آخر تک وھي کوشش ظاہر
کیا کرے (۱۲) تاکہ تم سست نہ ہو جاؤ بلکہ اُن کے پیرؤ بنو جو اِیمان
اور صبر کي راہ سے وعدوں کے وارث ہوئے (۱۳) کہ خدا ابرہام سے وعدہ
کرتے ہوئے جب کسي کو اپنے سے بڑا نہ پایا کہ اُس کي قسم کھاوے
تو اپنے ھي قسم کھاکر کہا (۱۴) یقیناً میں تجھے برکتوں پر برکتیں دونگا
اور تیري اولاد کو نہایت بڑھاؤنگا (۱۵) اور وہ یوں ھي صبر کرکے اُس
وعدے تک پہنچا (۱۶) فيالحقیقت لوگ بڑے کي قسم کھاتے ہیں اور
ثابت کرنے کے لیئے اُن میں ہر ایک قضیئے کي حد قسم ہی (۱۷) پس
خدا اِس اِرادے سے کہ وعدے کے وارثوں پر مضبوط دلیل سے اپني مرضي
کي بے تبدیلي ظاہر کرے قسم کو درمیان لایا (۱۸) تاکہ دو چیزوں سے
جو بے تبدیل ہیں جن میں خدا کا جھوٹھا ہونا ممکن نہیں ہم جو
پناہ کے لیئے دوڑے ہیں کہ اُسي اُمید کو جو سامھنے رکھي گئي قبضے
میں لاویں پوري تسلي پاویں (۱۹) کہ وہ اُمید ہماري جان کا گویا لنگر

هي کے لیئے اُن کاموں کے واسطے جو خدا سے علاقہ رکھتے مقرر ہوتا هی
کہ ہدیہ اور گناہ کي قربانیاں گذرانیں (۲) اور وہ نادانوں اور گمراهوں پر
شفقت کرنے کے قابل ہو اِس واسطے کہ وہ آپ بهي کمزوري میں گرفتار
هی (۳) اور اِس سبب سے ضرور هی کہ جس طرح وہ لوگوں کے لیئے
اُسی طرح اپنے لیئے بهي گناہ کي قربانیاں چڑهاوے (۴) اور کوئي
آدمي یہ عزت آپ سے نہیں اِختیار کرتا مگر فقط جب وہ هارون هي
کي مانند خدا سے طلب کیا جاوے (۵) اِسی طرح مسیح نے بهي آپ
کو سردار کاهن نہ کیا کہ سردار کاهن بنے بلکہ اُسي نے کیا جس نے اُسے کہا کہ
تو میرا بیٹا هی آج میں تیرا باپ هوا (۶) چنانچہ وہ دوسرے مقام
میں بهي کہتا هی کہ تو ملک صدق کے طور پر همیشہ کو کاهن هی
(۷) اُسي نے اپنے مجسم ہونے کے دنوں میں بہت رو رو اور آنسو بہا بہاکے
اُس سے جو اُس کو موت سے بچا سکتا تها دعائیں اور منتیں کیں اور
تحمل کے سبب اُس کي سني گئي (۸) اگرچہ وہ بیٹا تها پر اُن دکهوں
سے جو اُس نے اُٹهائے فرمانبرداري سیکهي (۹) اور وہ کامل هوکر اپنے
سب فرمانبرداروں کے لیئے همیشہ کي نجات کا باعث هوا (۱۰) اور
خدا کي طرف سے ملک صدق کي مانند سردار کاهن کہلایا (۱۱) اُس
کي بابت هماري بہت سي باتیں هیں جن کا بیان کرنا بهي مشکل هی
اِس لیئے کہ تمهارے کان سست هیں (۱۲) کیونکہ وقت کے لحاظ سے
لازم تها کہ تم اُستاد هوتے مگر اب تک تم اِس کے محتاج هو کہ کوئي تمهیں
پهر سکهاوے کہ خدا کے کلام کي پہلي اُصول والي باتیں کون هیں اور تمهیں
دودھ چاهیئے نہ سخت خوراک (۱۳) کیونکہ جو دودھ پیتا هی وہ
راستباري کے کلام میں ناتجربہ کار هی اِس لیئے کہ وہ بچہ هی (۱۴) پر
سخت خوراک پورے عمروالوں کے واسطے هی یعنے اُن کے واسطے جن کے
حواس ریاضت سے تعلیم هو گئے هیں کہ نیک و بد میں اِمتیاز کریں *

۶ باب

(۱) اِس واسطے مسیح کي تعلیم کي اِبتدائي باتیں چهوڑکر کمال کي طرف
بڑهتے چلے جاویں اور مُردے کاموں سے توبہ کرنے اور خدا پر اِیمان لانے

میرے آرام میں داخل نہ ہونگے اگرچہ دنیا کی بنیاد سے سب کام بنے تھے (۴) کہ اُس نے ساتویں دن کی بابت کہیں یوں فرمایا اور خدا نے اپنے سارے کاموں سے ساتویں دن آرام کیا (۵) اور پھر اِس مقام میں بھی کہ وے میرے آرام میں داخل نہ ہونگے (۶) پس جس حال کہ اُس میں داخل ہونا بعضوں کے واسطے باقی ہی اور وے جن کے لیئے پہلے خوشخبری دی گئی تھی بےایمانی کے سبب سے داخل نہ ہوئے (۷) پھر ایک خاص دن ٹھہراتا ہی جسے آج کا دن کہتا ہی چنانچہ وہ اِتنی مدت بعد داؤد کی معرفت فرماتا ہی کہ جیسا لکھا ہی کہ آج اگر تم اُس کی آواز سنو تو اپنے دلوں کو سخت نہ کرو (۸) سو اگر یشوع نے اُنہیں آرام میں داخل کیا ہوتا تو وہ اُس وقت کے بعد ایک دوسرے دن کا ذکر نہ کرتا (۹) حاصل کلام خدا کے لوگوں کے واسطے ایک خاص سبت کو ماننا باقی ہی (۱۰) کیونکہ جو اُس کے آرام میں داخل ہوا اُس نے اپنے ہی کاموں سے فراغت پائی جیسا خدا نے اپنے کاموں سے (۱۱) پس آؤ ہم کوشش کریں کہ اُس آرام میں داخل ہوویں تا ایسا نہ ہو کہ اُس نافرمانی کے نمونے پر کوئی عمل کرکے گر پڑے (۱۲) کیونکہ خدا کا کلام زندہ اور تاثیر کرنیوالا اور ہر ایک دودھاری تلوار سے تیزتر ہی اور جان اور روح اور بند بند اور گودے گودے کو جدا کرکے گذر جاتا اور دل کے خیالوں اور اِرادوں کو جانچتا ہی (۱۳) اور کوئی مخلوق اُس سے چھپا نہیں بلکہ جس سے ہم کو کام ہی سب کچھ اُس کی نظروں میں کھلا ہوا اور بے پردہ ہی (۱۴) پس جس حالت میں ہمارا ایک ایسا بزرگ سردار کاہن جو افلاک سے گذر گیا خدا کا بیٹا یسوع ہی تو چاہیئے کہ ہم اپنے اِقرار پر ثابت قدم رہیں (۱۵) کیونکہ ہمارا ایسا سردار کاہن نہیں جو ہماری سستیوں میں ہمدرد نہ ہو سکے بلکہ ایسا جو ساری باتوں میں ہماری مانند آزمایا گیا پر اُس نے گناہ نہ کیا (۱۶) اِس لیئے آؤ ہم فضل کے تخت کے پاس دلیری کے ساتھ جاویں تاکہ ہم پر رحم ہووے اور فضل جو وقت پر مددگار ہو حاصل کریں *

۵ باب

(۱) کیونکہ ہر ایک سردار کاہن جو آدمیوں میں سے چن لیا جاتا آدمیوں

واسطے (جیسا روح قدس فرماتی ہی اگر آج تم اُس کی آواز سنو
(۸) اپنے دلوں کو سخت نہ کرو جس طرح بیاباں میں آزمایش کے دن
غصہ انگیزی کے وقت ہوا (۹) جس وقت تمہارے باپ دادوں نے مجھے
آزمایا اور اُنہوں نے مجھے پرکھا اور چالیس برس سے میرے کام دیکھتے تھے
(۱۰) اِس لیئے میں نے اُس نسل سے ناراض ہوکے کہا کہ اِن لوگوں کے
دل ہر وقت گمراہ ہوتے ہیں اُنہوں نے میری راہوں کو نہیں پہچانا
(۱۱) چنانچہ میں نے اپنے غصہ میں قسم کھائی کہ یہ میرے آرام میں ہرگز
داخل نہ ہونگے) (۱۲) خبردار اے بھائیو کہ تم میں سے کسی میں
بےایمانی کا برا دل نہ ہو جو زندہ خدا سے پھر جاوے (۱۳) بلکہ تم ہر
روز جب تک آج کے دن کا ذکر ہوتا ہی آپس میں ایک دوسرے کو
نصیحت کرو تاکہ تم میں سے کوئی گناہ کے فریب سے سخت نہ ہو جاوے
(۱۴) کیونکہ ہم مسیح میں شریک ہیں بشرطیکہ اپنے شروع کے اعتقاد کو
آخر تک قائم رکھیں (۱۵) جب یہ کہا جاتا کہ آج اگر تم اُسکی آواز سنو
اپنے دلوں کو سخت نہ کرو جیسا غصہ انگیزی کے وقت ہوا (۱۶) کیونکہ
وے کون تھے جنہوں نے سنکے غصہ دلایا کیا اُن سبھوں نے نہیں جو موسیٰ
کے وسیلے مصر سے نکلے (۱۷) اور وہ کن لوگوں سے چالیس برس تک
ناراض رہا کیا اُن سے نہیں جنہوں نے گناہ کیا اور اُن کی لاشیں بیاباں
میں پڑی رہیں (۱۸) اور کن کی بابت اُس نے قسم کھائی کہ وے میرے
آرام میں داخل نہ ہونگے مگر اُن کی جنہوں نے نافرمانی کی (۱۹) اور
یوں ہی ہم دیکھتے ہیں کہ وے بے ایمانی کے سبب داخل نہ ہو سکے *

۴ باب

(۱) پس جب کہ اُس کے آرام میں داخل ہونے کا وعدہ باقی ہی تو
چاہیئے کہ ہم ڈریں تا نہ ہووے کہ دیکھنے میں ہم میں سے کوئی پیچھے
رہ جائے (۲) کیونکہ ہمیں بھی خوشخبری دی گئی جیسی اُن کو پر جو
کلام اُنہوں نے سنا وہ اُن کے لیئے فائدہ بخش نہ ہوا کہ سننیوالوں میں
ایمان کے ساتھ ملا نہ تھا (۳) کیونکہ ہم جو ایمان لائے آرام میں داخل ہوتے
ہیں جیسا اُس نے کہا کہ میں نے اپنے غصے میں قسم کھائی کہ یہ لوگ

وسیلے ساری چیزیں ہیں یہہ مناسب تہا کہ جب بہت سے فرزندوں کو جلال میں لاوے اُن کی نجات کے پیشوا کو افیتوں سے کامل کرے (۱۱) کیونکہ وہ جو پاک کرتا اور وے جو پاک کیئے جاتے سب ایک ہی کے ہیں اِس لیئے وہ اُنہیں بھائی کہنے سے نہیں شرماتا (۱۲) کہ وہ کہتا ہی کہ میں تیرا نام اپنے بھائیوں کو سناؤنگا مجمع میں تیرا ثناخواں ہوؤنگا (۱۳) اور پھر یہہ کہ میں اُس پر بھروسا رکھونگا اور یہہ بھی کہ دیکھ میں اُن لڑکوں سمیت جنہیں خدا نے مجھے دیا (۱۴) پس جس حال کہ لڑکے گوشت و خون میں شریک ہیں ویسا ہی وہ بھی اُن میں شریک ہوا تاکہ موت کے وسیلے اُس کو جس کے پاس موت کا زور تہا یعنے شیطان کو برباد کرے (۱۵) اور اُنہیں جو عمر بھر موت کے ڈر سے غلامی میں گرفتار ہو رہے تھے چھڑاوے (۱۶) کہ وہ البتہ فرشتوں کا نہیں ساتھ دیتا بلکہ ابرہام کی نسل کا ساتھ دیتا ہی (۱۷) اِس سبب سے ضرور تہا کہ وہ ہر ایک بات میں اپنے بھائیوں کی مانند بنے تاکہ وہ اُن باتوں میں جو خدا سے نسبت رکھتیں لوگوں کے گناہوں کا کفارہ کرنے کے واسطے ایک رحیم اور دیانتدار سردار کاہن ٹہہرے (۱۸) کہ جس حال کہ اُس نے آپ ہی اِمتحان میں پڑکے دکھ پایا تو وہ اُن کی جو اِمتحان میں پڑتے ہیں مدد کر سکتا ہی *

۳ باب

(۱) پس اے پاک بھائیو جو آسمانی دعوت میں شریک ہوئے اُس رسول اور سردار کاہن مسیح یسوع پر جس کا ہم اِقرار کرتے ہیں غور کرو (۲) کہ وہ اُس کے آگے جس نے اُسے مقرر کیا امانتدار تہا جس طرح موسیٰ بھی اپنے سارے گھر میں تہا (۳) بلکہ وہ موسیٰ سے اِس قدر زیادہ عزت کے لائق سمجھا گیا جس قدر گھر سے گھر کا مالک زیادہ عزتدار ہوتا ہی (۴) کہ ہر ایک گھر کا کوئی بنانیوالا ہی ہے پر جس نے سب کچھ بنایا سو خدا ہی (۵) اور موسیٰ تو اپنے سارے گھر میں خادم کی طرح دیانتدار رہا کہ اُن باتوں پر جو ظاہر ہونے کو تہیں گواہی دے (۶) پر مسیح بیٹے کی مانند اپنے گھر کا مختار رہا اور اُس کا گھر ہم ہیں بشرطیکہ اپنی ہمت اور اُمید کا فخر آخر تک قائم رکھیں (۷) اِس

(۱۱) وے نیست ہو جائینگے پر تو باقی ہی اور وے سب پوشاک کی مانند پرانے ہونگے (۱۲) اور چادر کی طرح تو اُنہیں لپیٹیگا اور وے بدل جائینگے پر تو وہی ہی اور تیرے برس جاتے نہ رہینگے (۱۳) پھر اُس نے فرشتوں میں سے کس کو کبھی کہا کہ تو میرے دہنے بیٹھ جب تک کہ میں تیرے دشمنوں کو تیرے پانوں کی چوکی کروں (۱۴) کیا وے سب خدمتگذار روحیں نہیں جو نجات کے وارثوں کی خدمت کے لیئے بھیجی جاتی ہیں *

۲ باب

(۱) اِس لیئے چاہیئے کہ اُن باتوں پر جو ہم نے سنیں اور بھی دل لگاکے غور کریں تا ایسا نہ ہو کہ ہم اُنہیں کھو دیوں (۲) چونکہ وہ کلام جو فرشتوں کی معرفت کہا گیا مضبوط رہا اور ہر ایک عدول اور نافرمانی نے واجبی بدلا پایا (۳) تو ہم کیونکر بچینگے اگر اتنی بڑی نجات سے غافل رہے ہوں جسکا بیان پہلے خداوند سے ہوا اور سننیوالوں سے ہم پر ثابت ہوا (۴) خدا آپ اُسپر نشانوں اور کرامتوں اور طرح طرح کے معجزوں اور روح قدس کی بنٹی ہوئی نعمتوں سے اپنی مرضی کے موافق گواہی دیتا رہا (۵) اُس نے اُس عقبت کو جسکا ذکر ہم کرتے ہیں فرشتوں کے اِختیار میں نہیں چھوڑا (۶) پر کسی نے گواہی دیکے کہیں فرمایا کہ اِنسان کیا ہی کہ تو اُس کی یاد رکھے یا اِنسان کا بیٹا کہ تو اُس پر نگاہ کرے (۷) تو نے اُس کا مرتبہ فرشتوں سے تھوڑا کم رکھا تونے جلال و عزت کا تاج اُس پر رکھا اور اپنے ہاتھ کے کاموں پر اُسے اِختیار بخشا (۸) تونے سب کچھ اُس کے قدموں کے نیچے کیا ہی جس حالت میں سب کچھ اُس کے تابع میں کیا تو اُس نے کوئی چیز نہ چھوڑی جو اُس کے تابع میں نہ آیا پر اب تک ہم نہیں دیکھتے کہ سب چیزیں اُس کے تابع میں کی گئی ہیں (۹) مگر یسوع کو دیکھتے ہیں جس کا درجہ فرشتوں سے کچھ کم تھا یعنی یسوع کو جس نے موت کی اذیت کے سبب جلال و عزت کا تاج پہنایا تاکہ خدا کے فضل سے سب آدمیوں کے لیئے موت کا مزہ چکھے کیونکہ اُس کو جس کے لیئے سب چیزیں ہیں اور جس کے

عبرانیوں کا خط

۱ باب

خدا جس نے اگلے زمانے میں نبیوں کے وسیلے باپ‌دادوں سے بار بار اور طرح بہ طرح کلام کیا (۲) اِن آخري دنوں میں ہم سے بیٹے کے وسیلے بولا جس کو اُس نے ساري چیزوں کا وارث ٹھہرایا اور جس کے وسیلے اُس نے عالم بنائے (۳) وہ اُسکے جلال کي رونق اور اُسکي ماہیت کا نقش ہو کے سب کچھ اپني ھي قدرت کے کلام سے سنبھالتا ھی وہ آپ سے ہمارے گناہوں کو پاک کرکے بلندي پر جناب عالي کے دہنے جا بیٹھا (۴) وہ فرشتوں سے اِس قدر بزرگ‌تر ٹھہرا جس قدر اُس نے میراث میں اُن کي نسبت بہتر خطاب پایا (۵) کیونکہ اُس نے فرشتوں میں سے کس کو کبھي کہا کہ تو میرا بیٹا ھی میں آج ھي تیرا باپ ہوا اور پھر یہہ کہ میں اُس کا باپ ہونگا اور وہ میرا بیٹا ہوگا (۶) اور جب پلوٹھے کو دنیا میں پھر لایا تو کہا کہ خدا کے سب فرشتے اُس کو سجدہ کریں (۷) اور فرشتوں کي بابت یوں فرماتا ھی کہ وہ اپنے فرشتوں کو روحیں اور اپنے خادموں کو آگ کا شعلہ بناتا ھی (۸) مگر بیٹے کي بابت کہتا ھی کہ اي خدا تیرا تخت ابد تک ھی راستي کا عصا تیري بادشاہت کا عصا ھی (۹) تو نے راستي سے اُلفت اور بدي سے عداوت رکھي اِس سبب سے اي خدا تیرے خدا نے خوشي کے تیل سے تیرے شریکوں کي بہ نسبت تجھے زیادہ ممسوح کیا (۱۰) اور یہہ کہ اي خداوند تونے اِبتدا میں زمین کي نیو ڈالي اور آسمان تیرے ہاتھ کي کاریگري ھیں

پھیر بھیجا ھی اب تو اُس کو یعنے میرے کلیجے کے ٹکڑے کو قبول کر (۱۳) میں نے چاھا تھا کہ اُسے اپنے ھی پاس رکھوں تاکہ وہ تیرے عوض انجیل کی زنجیروں میں میری خدمت کرے (۱۴) پر تیری مرضی بغیر میں نے نہ چاھا کہ کچھ کروں تاکہ تیرا نیک کام لاچاری سے نہیں بلکہ خوشی سے ھووے (۱۵) کیونکہ شاید وہ تجھسے اِسلیئے تھوڑی دیر جدا رھا تاکہ تو ھمیشہ کے واسطے اُسے پھر پاوے (۱۶) مگر اب سے نہ غلام کی طرح بلکہ غلام سے بہتر یعنے بھائی کی طرح جو عزیز ھی خاص کر مجھ کو اور کتنا ھی زیادہ جسم کی نسبت اور خداوند کے سبب تجھ کو عزیز نہ ھوگا (۱۷) سو اگر تو مجھے شریک جانتا ھی تو اُس کو اِس طرح قبول کر جسطرح مجھ کو (۱۸) اگر اُس نے تیرا کچھ نقصان کیا ھی یا کچھ تیرا دھراتا ھی تو اُسے میرے نام لکھ رکھ (۱۹) میں پولس اپنے ھاتھ سے لکھ چکا ھوں کہ میں آپ ادا کرونگا پر میں تجھسے نہ کہوں کہ سوا اِسکے میرا قرض جو تجھ پر ھی سو تو خود ھی (۲۰) ھاں ای بھائی مجھے تجھ سے خداوند میں نفع ھو خداوند میں میرے کلیجے کو تازہ کر (۲۱) میں نے تیری فرمانبرداری کا یقین کرکے تجھے لکھا ھی اور میں جانتا ھوں کہ تو اُس سے بھی جو میں کہتا ھوں زیادہ کریگا (۲۲) اِس سے سوا ٹکنے کی جگہ میرے لیئے طیار کر کہ مجھے یہہ اُمید ھی کہ میں تمہاری دعاؤں کے وسیلے سے تمہیں دیا جاؤں (۲۳) اپفراس جو مسیح یسوع کے واسطے میرے ساتھ قید میں ھی (۲۴) اور مرقس اور ارستخس اور دیماس اور لوقا جو میرے ھمخدمت ھیں تجھے سلام کہتے ھیں (۲۵) ھمارے خداوند یسوع مسیح کا فضل تمہاری روح کے ساتھ ھووے * آمین *

یہہ خط فلیمون کو پولس نے روم سے اُنیسمس چاکر کے ھاتھ لکھ بھیجا *

پولس رسول کا خط

فلیمون کو

پولس کي جو مسیح یسوع کا قیدي اور بھائي تمطاؤس کي طرف سے فلیمون کو جو بڑا پیارا اور ھمارا ھمخدمت ھی (۲) اور پیاري افیا اور ارخپس ھمارے ھمسپاہ کو اور اُس کلیسیئے کو جو تیرے گھر میں ھی (۳) فضل اور سلامتي ھمارے باپ خدا اور خداوند یسوع مسیح کي طرف سے تمپر ھووے (۴) میں تیري محبت کا حال جو سارے مقدسوں سے ھی (۵) اور تیرے اِیمان کا جو خداوند یسوع پر ھی سن کے ھمیشہ اپني دعاؤں میں تجھے یاد کرتا اور اپنے خدا کا شکر کرتا ھوں (۶) کہ تیرے اِیمان کي رفاقت اُن ساري نیکیوں کے مان لینے سے جو تم میں ھیں مسیح یسوع کے واسطے با اثر ھو (۷) کیونکہ ھم تیري محبت سے بہت خوش اور خاطرجمع ھیں کہ تجھ سے اے بھائي مقدس لوگوں کے جي نے آرام پایا ھی (۸) سو اگرچہ میں مسیح کے سبب بہت بے دھڑک ھوں کہ تجھے جو مناسب ھووے حکم کروں (۹) لیکن مجھے یہہ پسند آیا کہ محبت کي راہ سے اِلتماس کروں کیونکہ میں ایسا گویا پولس بوڑھا ھوں اور اب یسوع مسیح کا قیدي بھي (۱۰) سو میں اپنے فرزند کي بابت جو قیدخانے میں میرے لیئے پیدا ھوا یعنے اُنیسموس کي بابت تجھ سے عرض کرتا ھوں (۱۱) جو آگے تیرے لیئے نکما تھا پر اب تیرے اور میرے لیئے بہت فائدہمند ھوا (۱۲) سو میں نے اُسے

۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔

پولس رسول کا خط

طیطس کو

۱ باب

پولس کي جانب سے جو خدا کا بندہ اور یسوع مسیح کا رسول ھی
خدا کے برگذیدوں کے ایمان اور اُس سچائي کي پہچان کے واسطے جو
دینداري کي باعث ھی (۲) اُس ھمیشہ کي زندگي کي اُمید پر
جسکا وعدہ خدا نے جو جھوٹھ نہیں بولتا ابدي زمانوں کے آگے کیا ھی
(۳) اور وقت پر اپنے کلام کو اُس منادي سے جو ھمارے بچانیوالے خدا
کے حکم سے مجھے سونپي گئي ظاھر کیا (۴) طیطس کو جو عام ایمان
کے رو سے میرا فرزند حقیقي ھی فضل رحم اور سلامتي باپ خدا اور
ھمارے بچانیوالے خداوند یسوع مسیح کي طرف سے ھوویں (۵) میں نے
تجھے اِس واسطے قریتے میں چھوڑا تاکہ تو باقي چیزیں درست کرے
اور بزرگوں کو شہر بہ شہر مقرر کرے جیسا میں نے تجھے حکم کیا ھی
(۶) اگر کوئي آدمي بےالزام ھو اور ایک ھي جورو رکھتا ھو اور اُن کے
لڑکے ایماندار ھوویں اور بدچالي کي ملامت سے پاک ھوں اور سرکش نہ
ھوویں (۷) کیونکہ چاھیئے کہ نگہبان جو خدا کا کارندہ ھی بےالزام
ھو نہ کہ خودپسند یا غصہور یا شرابي یا مارپیٹ کرنیوالا اور ناروا نفع
لینیوالا (۸) بلکہ مسافردوست نیکي کا چاھنیوالا ھوشیار راستکار پاک
پرھیزگار (۹) اور تعلیم کے موافق ایمان کے کلام کو تھامنے رھے تاکہ وہ

میرے کام کا ہی (۱۲) میں نے تخکس کو افسس میں بھیجا (۱۳) وہ لبدہ جسے میں نے تروآس میں کرپس کے یہاں چھوڑا اور کتابیں خاصکر رق کے طومار تو لیتے آئیو (۱۴) سکندر ٹھٹیرے نے مجھ سے بہت بدی کی خداوند اُس کے کاموں کے موافق اُسے بدلا دے (۱۵) اُس سے تو بھی خبردار رہ کیونکہ اُس نے ہماری باتوں کی بہت مخالفت کی (۱۶) میرا پہلا عذر کرتے وقت کوئی میرا ساتھی نہ تھا بلکہ سبھوں نے مجھے چھوڑ دیا اُس کا حساب اُنہیں دینا نہ پڑے (۱۷) پر خداوند میرے ساتھ رہا اور اُس نے مجھے طاقت بخشی کہ میری معرفت سے پوری منادی کی جاوے اور سب غیرقوم سنیں اور میں شیر کے منہ سے چھوڑایا گیا (۱۸) اور خداوند مجھے ہر ایک بدی کام سے چھڑائیگا اور اپنی آسمانی بادشاہی تک محفوظ رکھیگا اُس کا جلال ابد الاباد ہووے آمین (۱۹) پرسقا اور اقولا کو اور انیسیفورس کے گھر کو سلام کہہ (۲۰) اراستس قرنتس میں رہا تروفیمس کو میں نے ملیطس میں بیمار چھوڑا (۲۱) جلدی کر کہ تو جاڑے سے پیشتر پہنچے یولس اور پوديس اور لینس اور قلودیا اور سارے بھائی تجھے سلام کہتے ہیں (۲۲) خداوند یسوع مسیح تیری روح کے ساتھ رہے فضل تم لوگوں پر ہووے * آمین *

یہہ دوسرا خط تمطاؤس کو جو افسس کی کلیسیا کا پہلا نگہبان مقرر ہوا پولس نے روم سے اُس وقت لکھ بھیجا جس وقت وہ قیصر نیرو کے سامنے دوبارہ حاضر کیا گیا *

یسوع مسیح میں دینداری کے ساتھ گذران کیا چاہتے ہیں ستائے جائینگے
(۱۳) پر برے اور دھوکہےباز آدمی فریب دیکے اور فریب کھاکے بدی
میں آگے بڑھتے جائینگے (۱۴) پر تو اُن باتوں پر جو تو نے سیکھیں اور
جن کا یقین تجھے دلایا گیا قائم رہ کہ تو یہہ جانتا ہی کہ کس سے
سیکھا ہی (۱۵) اور کہ تو لڑکائی سے مقدس کتابوں سے واقف ہی جو کہ
تجھے مسیح یسوع پر اِیمان لانے سے نجات کی دانائی بخش سکتی ہیں
(۱۶) ہر ایک کتاب جو اِلہام سے ہی تعلیم کے اور اِلزام کے اور سدھارنے کے
اور راستبازی میں تربیت کرنے کے واسطے فائدہمند بھی ہی (۱۷) تاکہ
مرد خدا کامل اور ہر ایک نیک کام کے لیئے طیار ہو*

۴ باب

(۱) پس میں خدا اور خداوند یسوع مسیح کے آگے جو اپنے ظاہر
ہونے کے وقت اور اپنی بادشاہی میں زندوں اور مُردوں کی عدالت کریگا
تاکید کرتا ہوں (۲) کہ تو کلام کی منادی کر وقت اور بےوقت مستعد
رہ کمال برداشت اور تعلیم سے اِلزام دے اور ملامت اور نصیحت کیا کر
(۳) کیونکہ ایسا وقت آویگا جب وے صحیح تعلیم کی برداشت نہ کرینگے
پر کان کھجلانے ہوئے اپنی بری خواہشوں کے موافق اُستاد پر اُستاد بلائینگے
(۴) اور کانوں کو سچائی کی طرف سے پھیر کے کہانیوں پر لگاوینگے (۵) پر
تو ساری باتوں میں ہوشیار ہو دکھ سہہ اِنجیل سنانیوالے کا کام کر اپنی
خدمت کو پورا کر (۶) کیونکہ اب میرا لہو ڈھالا جاتا ہی اور میرے
کوچ کا وقت آ پہنچا ہی (۷) میں اچھی لڑائی لڑ چکا میں نے دوڑ کو
تمام کیا میں نے اِیمان کو بچا رکھا (۸) باقی راستبازی کا تاج میرے لیئے
دھرا ہی جسے خداوند جو کہ راست حاکم ہی اُس دن مجھے دیگا اور
فقط مجھے نہیں بلکہ اُن سب کو بھی جو اُس کے ظاہر ہونے کو چاہتے
ہیں (۹) تو کوشش کر تاکہ میرے پاس جلد آوے (۱۰) کیونکہ دیماس
نے اِس جہان کو پسند کرکے مجھے چھوڑ دیا اور تسلونیقے کو چلا گیا
قرسقیس گلتیا میں اور طیطس دلماتیا میں گیا (۱۱) لوقا اکیلا میرے
ساتھ ہی تو مرقس کو اپنے ساتھ لے آ کیونکہ وہ اِس خدمت میں

اور ایمان اور محبت اور صلح کي پیروي کر (۲۳) پر بیوقوفي اور ناداني کي حجتوں سے کنارہ کر یہہ جان کے کہ وے جھگڑے پیدا کرتي ہیں (۲۴) اور مناسب نہیں کہ خداوند کا بندہ جھگڑا کرے بلکہ سب سے نرمي کرے اور سکھلانے پر مستعد اور دکھوں کا سہنیوالا ہووے (۲۵) اور مخالفوں کي فروتني سے تادیب کرے کہ شاید خدا اُنہیں توبہ بخشے تاکہ وے سچائي کو پہچانیں (۲۶) اور وے جنہیں شیطان نے جیتا شکار کیا ہی بیدار ہو جاکر اُس کے پھندے سے چھوٹیں تاکہ خدا کي مرضي کو بجا لاویں *

۳ باب

(۱) تو یہہ جان رکھہ کہ آخري دنوں میں برے وقت آوینگے (۲) کیونکہ [illegible] خودغرض زر دوست لاف زن گھمنڈي کفر کرنیوالے ما باپ کے [illegible] ناشکر ناپاک (۳) بیدرد کینہ ور تہمتي بد پرہیز بےرحم [illegible] (۴) دغاباز بےلحاظ پھولنیوالے خدا کے چاہنے کي بنسبت [illegible] چاہنیوالے (۵) اور دینداري کي صورت میں ہوکے اُس [illegible] انکار کرینگے تو ایسوں سے دور رہ (۶) کیونکہ اُن میں سے [illegible] میں گھسا کرتے ہیں اور اُن چھچھوري رنڈیوں کو جو [illegible] اور طرح طرح کي شہوتوں کے بس میں پھنس [illegible] ہمیشہ تعلیم پاتي ہیں اور سچائي کي پہچان تک [illegible] کرتے ہیں (۸) اور جس طرح کہ ینیس [illegible] کیا اُسي طرح یے بھي سچائي کے مخالف [illegible] مقبول ہیں (۹) پر وے آگے نہ بڑھینگے [illegible] پر ظاہر ہو جائیگي جس طرح سے [illegible] تعلیم میں چال چلن ارادے [illegible] ستائے جانے اور دکھہ اُٹھانے کي [illegible] سطرہ میں مجھہ پر پڑے [illegible] دکھہ سہے ہیں پر [illegible] سب کے سب جو

پہلے پھلوں میں حصہ پاوے (۷) جو باتیں میں کہتا ہوں تو اُن کو سوچ رکھ اور خداوند تجھے سب باتوں کی سمجھ دیوے (۸) یسوع مسیح کو جو داؤد کی نسل سے ہی یاد رکھ کہ وہ مُردوں میں سے جی اُٹھا میری اِنجیل کے موافق (۹) جس کے لیئے میں بدوں کی مانند یہاں تک دکھ پاتا ہوں کہ بند میں ہوں پر خدا کا کلام بند نہیں ہوتا (۱۰) سو میں چنے ہوؤں کے لیئے سب ہی کچھ سہتا ہوں تاکہ وے اُس نجات کو جو یسوع مسیح سے ہی ہمیشہ کے جلال سمیت حاصل کریں (۱۱) یہہ بات سچ ہی کہ اگر ہم اُس کے ساتھ موئے ہوں تو ہم اُس کے ساتھ جیئینگے بھی (۱۲) اگر ہم اُس کے ساتھ دکھ اُٹھاویں تو اُس کے ساتھ بادشاہی بھی کرینگے اگر ہم اُس کا اِنکار کریں تو وہ بھی ہمارا اِنکار کریگا (۱۳) اگر ہم بےایمان ہو جاویں توبھی وہ وفادار رہتا ہی وہ آپ اپنا اِنکار کر نہیں سکتا (۱۴) تو یہہ باتیں یاد دلا اور خداوند کے سامھنے گواہ کی طرح اُن پر یہہ جتا دے کہ وے لفظوں کی تکرار نہ کریں کہ اُس سے کچھہ حاصل نہیں مگر یہہ کہ سننیوالے بےقرار کیئے جاویں (۱۵) کوشش کرکے تو اپنے تئیں خدا کا مقبول اور ایسا کاریگر جو شرمندہ نہ ہو اور سچائی کے کلام کا درستی سے تفصیل کرتا ہو کر دکھلا (۱۶) پر واہی اور بیہودہ باتوں سے پرہیز کر کیونکہ وے لوگ زیادہ بےدینی کی طرف بڑھینگے (۱۷) اور اُن کا کلام خورہ کی طرح کھاتا چلا جائیگا اور اُن میں سے ہمنایوس اور فلیطس ہیں (۱۸) وے یہہ کہکے کہ قیامت ہو چکی سچائی سے پھر گئے اور بعضوں کا اِیمان اُلٹا دیتے ہیں (۱۹) توبھی خدا کی مضبوط بنیاد قایم رہتی ہی اور اُس پر یہہ مہر ہی کہ خداوند اُنہیں جو اُس کے ہیں پہچانتا ہی اور یہہ کہ ہر ایک جو مسیح کا نام لیتا ہی ناراستی سے باز رہے ۔ (۲۰) پر بڑے گھر میں فقط سونے روپے ہی کے برتن نہیں بلکہ کاٹھہ اور مٹی کے بھی ہوتے ہیں اور بعضے عزت اور بعضے ذلت کے ہیں (۲۱) اِس لیئے اگر کوئی اپنے تئیں اِن سے صاف کرے تو وہ عزت کا برتن پاک کیا ہوا اور مالک کے واسطے مفید اور ہر ایک اچھے کام کے لیئے طیار ہوگا (۲۲) جوانی کی شہوتوں سے دور بھاگ اور اُن سب کے ساتھہ جو پاک دل سے خداوند کا نام لیتے ہیں راستبازی

۲ تمطاؤس کو

اپنے ارادے ہی اور اُس نعمت سے جو مسیح یسوع کے واسطے ازل
میں ہمیں دی گئی (۱۰) اور اب ہمارے بچانیوالے یسوع مسیح کے
ظہور سے ظاہر ہوئی کہ جس نے موت کو نیست کیا اور زندگی اور بقا
کو انجیل سے روشن کر دیا (۱۱) میں اُس کے لیئے منادی کرنیوالا اور
رسول اور غیرقوموں کا معلم مقرر ہوا ہوں (۱۲) اور اِسی لیئے میں
یہہ دکھہ پاتا ہوں لیکن میں شرماتا نہیں اِس واسطے کہ اُسے جس پر
میں نے اعتقاد رکھا جانتا ہوں اور مجھے یقین ہی کہ وہ میری امانت
کی اُس دن تک حفاظت کر سکتا ہی (۱۳) تو اُن صحیح باتوں کا
نقشہ جو تو نے مجھہ سے سنیں اُس ایمان اور محبت کے ساتھہ جو مسیح
یسوع میں ہی حفظ کر رکھہ (۱۴) تو اُس اچھی امانت کی جو تجھہ کو
ملی روح قدس کے وسیلے سے جو ہم میں بستی ہی نگہبانی کر
(۱۵) تو یہہ جانتا ہی کہ اسیا کے سب لوگ جن میں سے فوجلس
اور ہرمجنیس ہیں مجھہ سے پھر گئے (۱۶) خداوند انیسیفرس کے گھر
پر رحم کرے کیونکہ اُس نے بہت بار مجھے تازہ دم کیا اور میری
زنجیر سے شرمندہ نہ ہوا (۱۷) بلکہ اُس نے روم میں ہوتے مجھے کوشش
سے ڈھونڈھا اور پایا (۱۸) خداوند اُسے یہہ بخشے کہ اُس دن خداوند
کا رحم اُس پر ہو اور جو جو خدمتیں اُس نے افسس میں کیں تو
اُنہیں خوب جانتا ہی*

۲ باب

(۱) پس ای میرے فرزند تو اُس فضل سے جو مسیح یسوع میں ہی
مضبوط ہو (۲) اور میری اُن باتوں کو جو تو نے بہت سے گواہوں کے
سامہنے سنی ہیں ایسے دیانتدار آدمیوں کے سپرد کر جو اوروں کو سکھا
نہی سکیں (۳) پس تو یسوع مسیح کے اچھے سپاہی کی مانند دکھہ
سہہ (۴) جو کوئی سپاہگری کرتا ہی اپنے تئیں دنیا کے معاملوں میں
نہیں [illegible] ہی تاکہ وہ اُس کو خوش کرے جس نے سپاہگری کے لیئے
[illegible] (۵) اور پھر اگر کوئی کشتی کرے تو تاج نہیں پاتا مگر جب
[illegible] کشتی کرے (۶) کسان کو جو محنت کرنا چاہیئے کہ

پولس رسول کا دوسرا خط

تمطاؤس کو

---

۱ باب

پولس جو خدا کي مرضي سے یسوع مسیح کا رسول ہی اُس زندگي کے وعدے کے موافق جو مسیح یسوع میں ہی (۲) پیارے بیٹے تمطاؤس کو فضل رحم اور سلامتي خدا باپ اور ہمارے خداوند مسیح یسوع کي طرف سے ہووے (۳) خدا کا میں شکر کرتا ہوں جس کي بندگي باپ‌دادوں کے طور پر پاک دل سے کرتا ہوں کہ اپني دعاؤں میں رات دن بلاناغہ تیرا ذکر کرتا (۴) اور تیرے آنسوؤں کو یاد کرکے تیرے دیکھنے کي آرزو رکھتا ہوں تاکہ خوشي سے بھر جاؤں (۵) اور مجھے وہ تیرا بےریا ایمان یاد ہی جو پہلے تیري نانی لوئیس اور تیري ما یونیکے کا تھا اور مجھے یقین ہی کہ تجھ میں بھي ہی (۶) اِس سبب سے میں تجھے یاد دلاتا ہوں کہ تو خدا کي اُس نعمت کو جو میرے ہاتھ رکھنے سے تجھے ملي پھرکے سُلگا (۷) کیونکہ خدا نے ہمیں دہشت کي روح نہیں بلکہ قدرت اور محبت اور ہوشیاري کي دي ہی (۸) اِس واسطے تو ہمارے خداوند کي گواہي سے اور مجھ سے جو اُس کا قیدي ہوں شرمندہ نہ ہو بلکہ خدا کي قدرت سے اِنجیل کے دکھوں میں شریک ہو (۹) کہ اُس نے ہمیں بچایا اور پاک بلاہٹ سے بلایا نہ ہمارے کاموں کے سبب سے بلکہ

اور تو نے بہت گواہوں کے آگے اچھا اقرار کیا ہی (۱۳) میں خدا کے سامہنے
جو ہر ایک چیز کو زندہ رکھتا ہی اور مسیح یسوع کے حضور جس نے
پنطوس پلاطوس کے آگے اچھا اقرار کیا تجھے تاکید کرتا ہوں (۱۴) کہ تو
اُس حکم کو بیداغ و بے اِلزام ہمارے خداوند یسوع مسیح کے ظاہر ہونے
تک حفظ کر رکھ (۱۵) جسے وہ بروقت ظاہر کریگا جو مبارک اور اکیلا
حاکم بادشاہوں کا بادشاہ اور خداوندوں کا خداوند ہی (۱۶) بقا فقط
اُسی کو ہی وہ اُس نور میں رہتا ہی جس تک کوئی نہیں پہنچ سکتا
اور اُسے کسی انسان نے نہ دیکھا اور نہ دیکھ سکتا ہی اُسی کی عزت اور
قدرت ابدی رہے آمین (۱۷) اِس جہان کے دولتمندوں کو حکم کر کہ
بلند پروازی نہ کریں اور بے بنیاد دولت پر بھروسا نہ رکھیں بلکہ زندہ
خدا پر جسنے ہمیں سب کچھ بہتایت سے دیا تاکہ خوشی سے گذران کریں
(۱۸) اور یہ کہ وے نیکوکاری کریں اور بھلے کام سے دولتمند بنیں اور
سخاوت پر طیار اور مانگنے پر مستعد ہوویں (۱۹) اور آیندے کو اپنے لیئے
تک بھی بنیاد پیدا کر رکھیں تاکہ ہمیشہ کی زندگی پاویں (۲۰) ای
[illegible] حفاظت سے رکھ اور بے دینی کی بیہودہ باتوں سے
[illegible] سمجھتے ہیں منہ پھیر
[illegible] سے بھٹک گئے ہیں فضل تجھ پر
[illegible] جو فروگیا پاکاتیانہ کا
[illegible]

می پی (۲۴) بعضے آدمیوں کے گناہ آگے ظاہر ہیں اور عدالت میں پہلے ہی پہنچ جاتے ہیں اور پر بعضوں کے ہیں جو اُن کا پیچھا کرتے (۲۵) اِسی طرح نیک کام بھی ہیں جو سب کے آگے ظاہر ہیں اور وے جو اور وضع کے ہیں چھپ نہیں سکتے *

۶ باب

(۱) جتنے چاکر جوئے کے نیچے ہیں اپنے خاوندوں کو کمال عزت کے لائق جانیں تاکہ خدا کے نام و تعلیم کو کوئی برا نہ کہے (۲) اور وے جن کے خاوند اِیماندار ہیں اُنہیں اِس واسطے کہ بھائی ہیں ناچیز نہ جانیں بلکہ زیادہ اِس لیئے خدمت کریں کہ وے اِیمان‌دار اور عزیز اور نعمت میں شریک ہیں یے باتیں سکھلا اور نصیحت کر (۳) اگر کوئی دوسری تعلیم دیتا ہی اور ہمارے خداوند یسوع مسیح کی صحیح کلام اور اُس تعلیم کو جو دینداری سے موافقت رکھتی ہی قبول نہیں کرتا (۴) وہ گھمنڈ میں ڈوبا ہی تو بھی کچھ نہیں جانتا بلکہ اُسے بحث اور لفظی تکرار کرنے کا مرض ہی جن سے ڈاہ اور قضیہ اور بدگوئیاں اور بدگمانیاں (۵) اور آدمیوں کی رد و بدل نت ہوتیں جن کی عقلیں خراب ہو گئیں ہیں اور جو سچائی سے خالی ہیں اور گمان کرتے ہیں کہ نفع جو ہی وہی دینداری ہی تو وہوں سے پرے رہ (۶) مگر دینداری تو قناعت کے ساتھ بڑا نفع ہی (۷) کیونکہ ہم دنیا میں کچھ نہ لائے اور ظاہر ہی کہ کچھ لے جا نہیں سکتے (۸) پس اگر ہم نے کھانا کپڑا پایا تو یے ہی ہمارے لیئے بس ہونگے (۹) پر وے جو دولتمند ہوا چاہتے ہیں سو اِمتحان اور پھندے میں اور بہت سی بیہودہ اور خلل کرنیوالی خواہشوں میں پڑتے ہیں جو آدمیوں کو تباہی اور ہلاکت میں ڈوبا دیتی ہیں (۱۰) کیونکہ زر کی دوستی ساری برائیوں کی جڑ ہی جس کے بعضے آرزومند ہوکے اِیمان کی راہ سے بھٹک گئے اور آپ کو طرح طرح کے غموں سے چھیدا ہی (۱۱) پر تو ای مرد خدا اِن چیزوں سے بھاگ اور راستبازی دینداری اِیمان محبت صبر اور فروتنی کا پیچھا کر (۱۲) اِیمان کی اچھی لڑائی لڑ ہمیشہ کی زندگی کو پکڑ رکھ جس کے لیئے تو بلایا گیا

جیتے جی مُردہ ہی (۷) پس تو یہ باتیں فرما تاکہ وے بے عیب ٹھہریں (۸) اگر کوئی اپنوں کی اور خاص کر اپنے ہی گھر کی خبرگیری نہ کرے تو اِیمان سے منکر اور بےاِیمان سے بدتر ہی (۹) وہ بیوا مرد میں لکھی جاوے جو ساٹھ برس سے کم کی نہ ہو اور ایک ہی آدمی کی جورو ہوئی ہو (۱۰) اور نیک کاموں کے سبب نامور ہو اگر اُس نے لڑکوں کی تربیت کی ہو اگر مسافروں کو اپنے یہاں اُتارا ہو اگر مقدسوں کے پاؤں دھوئے ہوں اگر مصیبتزدوں کی مدد کی ہو اگر ہر ایک نیک کام میں پیروی کی ہو (۱۱) پر جوان بیواؤں کو نامنظور کر کیونکہ جب وے مسیح کے برخلاف نرائتیں حتانیاں ہیں تو بیاہ کیا چاہتی ہیں (۱۲) جس پر اِلزام ہوتا کہ اُنہوں نے اپنے اگلے اِیمان کو چھوڑ دیا ہی (۱۳) اور سوا اُس کے وے آلسی ہوکے گھر گھر دوڑنا پھرنا سیکھتی ہیں اور فقط آلسی نہیں بلکہ بکواسی اور پرائے کے کام میں دخل کرنیوالیں ہوتی ہیں اور بیجا باتیں بکتی ہیں (۱۴) اِس واسطے میری مرضی یہہ ہی کہ جوان بیوائیں بیاہ کریں بچے جنیں اور گھر کا کاروبار کریں اور مخالف کو لعن طعن کرنے کی جگہہ نہ دیویں (۱۵) کیونکہ کئی ایک ابھی شیطان کے پیچھے ہو لی ہیں (۱۶) اگر کسی اِیماندار مرد یا عورت کی بیوائیں ہوں تو وہی اُن کی کمک کرے اور کلیسیئے پر بار نہ ہو تاکہ وہ اُن کی جو سچ مچ بیوائیں ہیں مدد کرے (۱۷) وے بزرگ جو اچھی طرح پیشوائی کرتے ہیں خاص کر ایسے جو کلام اور تعلیم میں محنت کرتے ہیں دوہری عزت کے لائق جانے جاویں (۱۸) کیونکہ کتاب یہہ کہتی ہی داونے کے وقت تو بیل کا منہہ مت باندھ اور یہہ کہ کام کرنیوالا اپنی مزدوری کا حقدار ہی (۱۹) جو دعویٰ کسی بزرگ پر ہو بغیر دو تین گواہوں کے مت سن (۲۰) اُنہیں جو گناہ کرتے ہوں سب کے سامہنے ملامت کر تاکہ اوروں کو بھی خوف ہو (۲۱) میں خدا اور خداوند یسوع مسیح اور برگزیدے فرشتوں کے آگے یہہ حکم کرتا ہوں کہ تو اِن باتوں کو بغیر پوچھکے عمل میں لا اور کسی کی طرفداری نہ کر (۲۲) ہاتھہ کسی پر جلد نہ رکھہ اور نہ دوسروں کے گناہوں میں شریک ہو اپنے تئیں پاک رکھہ (۲۳) آگے تو صرف پانی نہ پیا کر بلکہ اپنے جاضمہ اور اکثر کمزوریوں کے واسطے تھوڑی

بھائیوں کو یہہ باتیں یاد دلاوے تو تو اِیمان اور اُس اچھي تعلیم کي باتوں سے جس میں تو نے پیروي کي ھی تربیت پاکے یسوع مسیح کا اچھا خادم بنا رھیگا (۷) پر بیہودہ اور بڑھیوں کي کہانیوں سے منہہ موڑ اور دینداري میں ریاضت کر (۸) کہ بدني ریاضت کا فائدہ تھوڑا ھی پر دینداري سب باتوں کے واسطے فائدہمند ھی کہ اب کي اور آیندہ کي زندگي کا وعدہ اُسي کے لیئے ھی (۹) یہہ بات سچ اور کمال قبولیت کے لائق ھی (۱۰) کیونکہ ھمارا محنت کرنا اور لعن طعن سہنا اِس لیئے ھی کہ ھم نے زندہ خدا پر جو سب آدمیوں کا خاص کر اِیمانداروں کا بچانیوالا ھی بھروسا کیا ھی (۱۱) یے باتیں فرما اور سکھا (۱۲) کسي کو تمھاري جواني کي حقارت نہ کرنے دے بلکہ بول چال اور محبت اور روح اور اِیمان اور پاکیزگي سے اِیمانداروں کے لیئے نمونہ بن (۱۳) جب تک میں نہ آؤں تو پڑھتا نصیحت کرتا تعلیم دیتا رہ (۱۴) تو اُس نعمت سے جو تجھہ میں ھی اور تجھے نبوت کي راہ سے بزرگوں کي جماعت کے ھاتھہ رکھنے کے ساتھہ ملي غافل نہ ھو (۱۵) اُن باتوں کو اِستعمال کر اُنھیں میں مشغول ھو رہ تاکہ تیري ترقي سبھوں پر ظاھر ھووے (۱۶) اپني اور اپني تعلیم کي چوکسي کر اُن پر قایم رہ کیونکہ یہہ کرکے تو آپ کو اور اُن کو جو تیري سنتے ھیں بچائیگا *

۵ باب

(۱) تو کسي زیادہ عمر والے کو ملامت نہ کر بلکہ اُس کي اُس طرح منّت کر جس طرح باپ کي کرتا ھی اور جوانوں کي یوں جیسے بھائیوں کي (۲) اور زیادہ عمر والیوں کي یوں جیسے ما کي اور جوان عورتوں کي یوں جیسے بہنو کي کمال پاکیزگي سے (۳) بیواؤں کي جو حقیقت میں بیوائیں ھیں حرمت کر (۴) پر اگر کسي بیوا کے بیٹے یا پوتے ھوں تو وے یہہ پہلے سیکھیں کہ اپنے گھر میں دینداري کریں اور باپدادوں کا حق ادا کریں کیونکہ یہہ بھلا اور خدا کے آگے پسندیدہ ھی (۵) پر وہ جو سچي بیوا اور بیکس ھی سو خدا پر بھروسا رکھتي اور رات دن مناجات اور دعاؤں میں لگي رھتي ھی (۶) مگر جو عیش و عشرت کرتي سو

باہروالوں کے نزدیک بھی نیک‌نام ہو تا نہ ہو کہ وہ ملامت اُٹھاوے اور شیطان کے پھندے میں پھنس جاوے (۸) اِسی طرح چاہیئے کہ خادم‌الدین بھی سنجیدہ ہووین نہ کہ دو زبان یا شرابی یا ناروا نفع اُٹھانیوالے (۹) اور اِیمان کے بھید کو صاف دلی سے یاد کر رکھیں (۱۰) اور یہہ پہلے آزمائے جاویں اُس کے بعد اگر بےعیب ٹھہریں تو خدمت کریں (۱۱) اِسی طرح عورتیں بھی سنجیدہ ہووین اور نہ کہ تہمتیاں بلکہ پرہیزگار اور ساری باتوں میں دیانتدار ہووین (۱۲) خادم‌الدین ایک ایک جورو کے شوہر ہوں اور اپنے بچوں اور اپنے گھروں کا بہ‌خوبی بندوبست کرتے ہوں (۱۳) کیونکہ جنہوں نے اچھی طرح دین میں خدمت کی سو اپنے لیئے اچھا درجہ اور اُس اِیمان میں جو مسیح یسوع پر ہی بہت سی ہمت پیدا کرتے ہیں (۱۴) میں اِس اُمید پر کہ جلد تجھ پاس آؤں یہہ باتیں تجھے لکھتا ہوں (۱۵) پر اگر مجھ سے دیری ہو جائے تو تو اِن سے جان سکے کہ خدا کے گھر میں جو زندہ خدا کی کلیسیا اور راستی کا ستون اور اُس کی بنیاد ہی کیونکر گذران کیا چاہیئے (۱۶) اور بالاتفاق دینداری کا بھید بڑا ہی یعنے خدا جسم میں ظاہر کیا گیا روح سے راست ٹھہرایا گیا فرشتوں کو دکھائی دیا غیرقوموں میں اُس کی منادی ہوئی دنیا میں اُس پر اِیمان لائے جلال میں اُٹھایا گیا *

۴ باب

(۱) روح صاف فرماتی ہی کہ آخری زمانے میں کتنے لوگ گمراہ کرنیوالی روحوں اور دیووں کی تعلیموں سے جا لپٹکے اِیمان سے برگشتہ ہونگے (۲) جو مکر سے جھوٹھ بولینگے جن کی قوت اِمتیاز گویا تپتے لوہے سے جلائی گئی ہی (۳) اور وے بیاہ کرنے سے منع کرینگے اور حکم کرینگے کہ وے کھانا نہ کھاویں جنہیں خدا نے پیدا کیا کہ اِیماندار اور سچائی نے جاننیوالے شکرگذاری کے ساتھ اُنہیں کھاویں (۴) کیونکہ خدا کی پیدا کی ہوئی ہر ایک چیز اچھی ہی اور اِنکار کے لائق نہیں اگر شکر کرکے کھاویں [illegible] کے کلام اور دعا سے پاک ہوتی ہی (۶) سو اگر تو

(۵) کہ خدا ایک ہی اور خدا اور آدمیوں کے بیچ ایک آدمی بھی درمیانی ہی وہ مسیح یسوع ہی (۶) جس نے اپنے تئیں سب کے کفارے میں دیا کہ بروقت اُس کی گواہی دی جاوے (۷) اُس کے لیئے میں منادی کرنیوالا اور رسول مقرر ہوا (میں مسیح میں سچ بولتا ہوں اور جھوٹ نہیں کہتا) اور غیرقوموں میں اِیمان اور سچائی کا سکھلانیوالا ہوں (۸) پس میں چاہتا ہوں کہ مرد ہر مکان میں بےغصہ اور بےحجت پاک ہاتھوں کو اُٹھاکے دعا مانگیں (۹) اور یوں ہی عورتیں بھی شایستہ طور پر شرم اور تمیز کے ساتھ آپ کو سنواریں نہ کہ بال گوندھنے اور سونے اور موتیوں اور قیمتی لباس سے (۱۰) بلکہ (جیسا کہ عورتوں کو جو خداپرستی کا اِقرار کرتی ہیں مناسب ہی) آپ کو نیک کاموں سے سنواریں (۱۱) چاہیئے کہ عورت چپ چاپ کمال فرمانبرداری سے سیکھے (۱۲) اور میں پروانگی نہیں دیتا کہ عورت سکھلاوے یا آپ شوہر پر حاکم بن بیٹھے بلکہ خاموشی کے ساتھ رہے (۱۳) کیونکہ پہلے آدم بنایا گیا بعد اُس کے حوا (۱۴) اور آدم نے فریب نہیں کھایا پر عورت فریب کھاکے گناہ میں پھنسی (۱۵) لیکن یہہ بچہ جننے کے سبب بچ جائیگی بشرطیکہ وے اِیمان اور محبت اور پاکیزگی میں ہوش و تمیز کے ساتھ پایدار رہیں *

۳ باب

(۱) یہہ بات سچ ہی کہ جو کوئی کلیسیئے کی نگہبانی کی آرزو رکھتا تو اچھا کام چاہتا ہی (۲) پس چاہیئے کہ نگہبان بےعیب ایک جورو کا شوہر پرہیزگار صاحب تمیز شایستہ مسافردوست تعلیم دینے میں قابل ہو (۳) نہ کہ شرابی یا مار پیٹ کرنیوالا یا ناروا نفع حاصل کرنیوالا بلکہ تحمل کرنیوالا ہو تکراری اور لالچی نہ ہو (۴) اور اپنے گھر کا بہ خوبی بندوبست کرے اور کمال درستی کے ساتھ لڑکوں کو تابع میں رکھے (۵) کہ اگر کوئی اپنے ہی گھر کا بندوبست کرنا نہ جانے وہ خدا کی کلیسیئے کی خبرداری کیونکر کریگا (۶) اور نیا مرید نہ ہو مبادا وہ غرور کرکے شیطان کی طرح عذاب میں پڑے (۷) اور چاہیئے کہ وہ

بردہ‌فروشوں اور جھوٹھ بولنیوالوں اور جھوٹھی قسم کھانیوالوں کے واسطے اور اُن کے سوا جو کچھ صحیح تعلیم کے برخلاف ہووے اُس کے واسطے ہی (۱۱) اُس مبارک خدا کی حلال‌والی اِنجیل کے موافق جو مجھے سونپی گئی (۱۲) اور میں اپنے خداوند مسیح یسوع کا جسنے مجھے اِقتدار دیا شکرگذار ہوں کہ اُس نے مجھے امانتدار سمجھکر اِس خدمت پر مقرر کیا (۱۳) میں تو آگے کُفر بکنیوالا اور ستانیوالا اور جبر کرنیوالا تھا لیکن مجھپر رحم ہوا اِس واسطے کہ میں نے نادانی کی حالت میں بےایمانی سے کیا جو کیا (۱۴) اور ہمارے خداوند کا فضل اِیمان اور پیار سمیت جو مسیح یسوع میں ہی بہت زیادہ ہوا (۱۵) یہہ دیانت کی بات اور بالکل پسند کے لائق ہی کہ مسیح یسوع گنہگاروں کے بچانے کو دنیا میں آیا اور میں اُن سب میں بڑا گنہگار ہوں (۱۶) لیکن مجھ پر اِس لیئے رحم ہوا کہ یسوع مسیح مجھ بڑے گنہگار پر کمال صبر ظاہر کرے تاکہ میں اُن کے واسطے جو اُس پر ہمیشہ کی زندگی کے لیئے اِیمان لاوینگے نمونہ بنوں (۱۷) اب ازلی بادشاہ غیرفانی نادیدنی واحد حکیم خدا کی عزت اور جلال ابدالآباد ہووے آمین (۱۸) ای فرزند تمطاؤس میں تجھے اُن پیشینگوئیوں کے موافق جو آگے تیری بابت کی گئیں یہہ حکم دیتا ہوں تاکہ تو اُن کے وسیلے سے اچھی لڑائی لڑے (۱۹) اور اِیمان اور نیکنیتی پر قائم رہے جسے بعضوں نے دور دفع کرکے اِیمان کی ناؤ توڑی (۲۰) اُنہیں میں سے ہمنیوس اور سکندر ہیں جنہیں میں نے شیطان کے حوالہ کیا تاکہ وے تنبیہ پاکے کُفر نہ بکیں *

۲ باب

(۱) اب میں اِلتماس کرتا ہوں کہ سب سے پہلے مناجاتیں اور دعائیں اور سفارشیں اور شکرگذاریاں سارے آدمیوں کے لیئے کی جاویں (۲) بادشاہوں اور مرتبہ‌والوں کے لیئے تاکہ ہم کمل دینداری اور سنجیدگی سے چین اور آرام کے ساتھ زندگی گذرانیں (۳) کیونکہ ہمارے نجات‌دیدیوالے خدا کے آگے یہی خوب اور پسندیدہ ہی (۴) کہ وہ چاہتا ہی کہ سارے آدمی نجات پاویں اور سچائی کی پہچان تک پہنچیں

پولس رسول کا پہلا خط

تمطاؤس کو

---

۱ باب

۱ پولس کی طرف سے جو ہمارے بچانیوالے خدا اور ہماری اُمید گاہ خداوند یسوع مسیح کے حکم سے یسوع مسیح کا رسول ہی (۲) تمطاؤس کو جو اِیمان میں فرزند حقیقی ہی فضل رحم اور سلامتی ہمارے باپ خدا اور ہمارے خداوند یسوع مسیح کی طرف سے تجھپر ہووں (۳) میں نے مقدونیہ کو جاتے وقت تجھ سے اِلتماس کیا تھا کہ افسس میں رہیو تاکہ تو بعضوں کو تاکید کرے کہ اور طرح کی تعلیم نہ دیوں (۴) اور کہانیوں اور بےحد نسبناموں پر لحاظ نہ کریں یہہ سب کچھہ تکرار کا باعث ہوتا ہی نہ کہ تربیب اِلہی کا جو اِیمان سے ہی (۵) پر تعلیم حقیقی محبت سے انجام پاتی ہی جو کہ پاکدلی اور نیکنیتی اور بےمکر اِیمان سے ہوتی ہی (۶) جن سے بعضے پھرکے بیہودہ بکواس کی طرف متوجہ ہوئے (۷) کہ شریعت کے معلم بنا چاہتے ہیں ہرچند وے نہیں سمجھتے کہ کیا کہتے اور کن باتوں پر حجت کرتے ہیں (۸) پر ہم جانتے ہیں کہ شریعت اچھی ہی بشرطے کہ کوئی اُسے شریعت کے طور پر اِستعمال کرے (۹) یہہ سمجھے کے کہ شریعت راستباز کے واسطے نہیں بلکہ بےشرع لوگوں کے واسطے و نافرمانبرداروں و بےدینوں و گنہگاروں و ناپاکوں و شہدوں اور ما باپ کے مار ڈالنیوالوں اور خونیوں (۱۰) اور حرامکاروں اور لونڈیبازوں اور

بھائیو ہم تو تمہارے درمیان کھروی کے ساتھ چلتے نہ تھے (۸) اور
کسی کی روٹی مفت نہ کھاتے تھے بلکہ محنت اور مشقت کے ساتھ
رات دن کام کرتے تھے تاکہ تم میں سے کسی پر بوجھ نہ ہوویں (۹) نہ
اس واسطے کہ ہم کو اختیار نہ تھا پر اس لیئے کہ ہم آپ کو تمہارے
لیئے نمونہ ٹھہراویں تاکہ تم ہماری پیروی کرو (۱۰) اور جب ہم
تمہارے ساتھ تھے تب ہم نے تمہیں یہ حکم کیا کہ جو کوئی محنت
نہ کرنا چاہے وہ کھانے کو نہ پاوے (۱۱) کیونکہ ہم سنتے ہیں کہ تم میں
سے کوئی ایک کھروی کے ساتھ چلتے اور کچھ کام نہیں کرتے بلکہ اوروں کے
کام میں دخل کرتے ہیں (۱۲) ایسوں کو ہم اپنے خداوند یسوع مسیح
سے حکم دیتے ہیں اور اُن کی منت کرتے ہیں کہ وے چپ چاپ کام
کرکے اپنی ہی روٹی کھاویں (۱۳) اور ای بھائیو تم نیک کام کرنے میں
سست نہ ہو جاؤ (۱۴) پر اگر کوئی ہماری اس بات کو جو خط میں
ہی نہ مانے تو اُسے جان رکھو اور اُس سے ملے نہ رہو تاکہ وہ شرمندہ
ہووے (۱۵) لیکن اُسے دشمن نہ سمجھو بلکہ بھائی جانکے نصیحت کرو
(۱۶) اب سلامتی کا خداوند آپ ہی تم کو ہمیشہ ہر طرح سے سلامتی
بخشے خداوند تم سب کے ساتھ رہے (۱۷) میں پولس کے ہاتھ سے سلام
یہ ہر ایک خط میں نشان ہے اسی طرح میں لکھتا ہوں (۱۸) ہمارے
خداوند یسوع مسیح کا فضل تم سب پر ہو۔ آمین۔

یہ دوسرا خط تسالونیقیوں کو پولس نے اتھینی سے لکھ بھیجا۔

اچمبھوں (۱۰) اور ھلاک ھونیوالوں کے درمیان شرارت کي کمال دغابازي کے ساتھ ھوگا اِس واسطے کہ اُنھوں نے راستي کي محبت کو کہ جس سے وے نجات پاویں اِختیار نہ کیا (۱۱) اور اِسي سبب سے خدا اُن پاس تاثیر کرنیوالي دغا بھیجیگا یہاں تک کہ وے جھوٹھ کو سچ جانینگے (۱۲) تاکہ سب جو سچائي پر اِیمان نہ لائے بلکہ ناراستي سے راضي تھے سزا پاویں (۱۳) پر ای بھائیو خداوند کے پیارو لازم ھی کہ ھم تمھارے واسطے ھمیشہ خدا کا شکر کریں کہ خدا نے تمھیں شروع سے چن لیا کہ تم روح کي پاکیزگي بخش تاثیر سے اور سچائي پر اِیمان لانے سے نجات پاؤ (۱۴) جس کے لیئے اُس نے تمھیں ھماري اِنجیل کے وسیلے بلایا کہ تم ھمارے خداوند یسوع مسیح کا جلال حاصل کرو (۱۵) پس اِس واسطے ای بھائیو قایم رھو اور اُن تعلیموں کو جنھیں تم نے کلام یا ھمارے خط سے سیکھا تھا تھامیھے رھو (۱۶) اب ھمارا خداوند یسوع مسیح آپ اور ھمارا باپ خدا جس نے ھمیں پیار کیا اور ھمیں فضل سے ھمیشہ کي تسلي اور اچھي اُمید دي (۱۷) تمھارے دلوں کو دلاسا دیوے اور تم کو ھر ایک اچھے قول اور فعل میں مضبوط کرے *

۳ باب

(۱) باقي ای بھائیو ھمارے حق میں یہہ دعا کرو کہ خداوند کا کلام جلد پھیل جاوے اور ایسا جلال پاوے جیسا کہ تم میں ھي (۲) اور یہہ کہ ھم نامعقول اور برے آدمیوں سے چھٹکارا پاویں کیونکہ سب میں اِیمان نہیں (۳) پر خداوند وفادار ھی وہ تم کو مضبوط کریگا اور بدي سے بچائیگا (۴) اور تمھاري بابت خداوند پر ھمارا یقین ھی کہ تم اُن حکموں پر جو ھم تمھیں دیتے ھیں عمل کرتے ھو اور کرتے رھوگے بھي (۵) پر خداوند تمھارے دلوں کو خدا کي محبت اور مسیح کي صبر کي طرف ھدایت کرے (۶) اب ای بھائیو ھم اپنے خداوند یسوع مسیح کے نام سے تمھیں حکم کرتے ھیں کہ تم ھر ایک بھائي سے جو کجروي کے ساتھ اور اُس سونپي ھوئي بات کے جو ھم سے ملي برخلاف چلتا ھی کنارہ کرو (۷) کیونکہ تم آپ جانتے ھو کہ ھماري پیروي کیونکر کرنا

خداوند یسوع مسیح کی اِنجیل کو نہیں مانتے بدلا لیگا (۹) وے خداوند کے چہرے سے اور اُسکی قدرت کے جلال سے ابدی ہلاکت کی سزا پاوینگے (۱۰) اُس دن جب وہ آوینگا کہ اپنے مقدسوں میں جلال پاوے اور اُن سب میں جو اِیمان لائے (کیونکہ تمہاری گواہی جو ہم نے تم کو دی ہی یقین کی گئی) تعجب کا باعث ہو (۱۱) سو ہم تمہارے لیئے سدا دعا بھی مانگتے ہیں کہ ہمارا خدا تمہیں اِس بلاہت کے لائق جانے اور نیک ذاتی کی ساری خیر اندیشی کو اور اِیمان کے کام کو قدرت سے پورا کرے (۱۲) تاکہ ہمارے خدا اور خداوند یسوع مسیح کے فضل کے موافق ہمارے خداوند یسوع مسیح کا نام تم میں اور تم اُس میں جلیل ہو*

۲ باب

(۱) پر ای بھائیو ہم اپنے خداوند یسوع مسیح کے آنے اور اپنے اُس پاس جمع ہونے کی بابت تم سے عرض کرتے ہیں (۲) کہ تم اِس خیال سے کہ مسیح کا دن آ پہنچا ہی جلد اپنے دل کی تمکیں مت کھوؤ اور نہ گھبراؤ نہ کسی روح نہ کسی کلام نہ کسی خط سے یہہ سوچکر کہ وہ ہماری طرف سے ہی (۳) کوئی تمہیں کسی طرح سے فریب نہ دے کیونکہ وہ دن نہیں آوینگا مگر جب تک کہ پہلے برگشتگی نہ ہو اور وہ گناہ کا شخص یعنے ہلاکت کا فرزند ظاہر نہ ہووے (۴) جو ہر ایک کا کہ خدا یا معبود کہلاتا ہی مخالف ہی اور اُن سے آپ کو بڑا سمجھتا ہی یہاں تک کہ وہ خدا کی ہیکل میں خدا بن بیٹھیگا اور اپنے تئیں دکھاوینگا کہ میں خدا ہوں (۵) کیا تمہیں یاد نہیں کہ میں تمہارے ساتھہ ہوتے ہوئے تمہیں یہہ باتیں کہتا تھا (۶) اور جو کچھہ اب روکتا ہی تاکہ وہ اپنے ہی وقت پر ظاہر ہو تم جانتے ہو (۷) کہ بد شرارت کی بات اب بھی تو تاثیر کرتی جاتی ہی صرف اِتنا ضرور ہی کہ وہ جو اب تک روکنیوالا ہی بیچ سے دور کیا جائے (۸) تب وہ شریر ظاہر ہوگا جسے خداوند اپنے منہ کے دم سے بھسم کریگا اپنے آنے کی تجلی سے نیست کریگا (۹) اُس شریر کے آنے کا موافق شیطان کی قدرت اور جھوٹے نشان اور

پولس رسول کا دوسرا خط

تسلونیقیوں کو

---

۱ باب

پولس اور سلوانس اور تمطاؤس کي طرف سے تسلونیقیوں کي کلیسیئے کو جو همارے باپ خدا اور خداوند یسوع مسیح میں هی (۲) فضل اور سلامتي همارے باپ خدا اور خداوند یسوع مسیح کي طرفسے تمهارے لیئے هووے (۳) ای بهائیو لازم هی که هم تمهارے واسطے همیشه خدا کا شکر کریں چنانچه مناسب هی اِس لیئے که تمهارا اِیمان زیاده هوتا جاتا هی اور تم سب میں سے هر ایک کي محبت دوسروں سے بڑهتي جاتي هی (۴) یهاں تک که هم آپ خدا کي کلیسیاؤں میں تمهارے سبب فخر کرتے هیں که اُن سب دکهوں اور مصیبتوں میں جو تم سهتے هو تمهاري صبر اور اِیمان ظاهر هوتا هی (۵) یه تو خدا کے سچے اِنصاف کي صریح نشاني هی تاکه تم خدا کي بادشاهي کے لائق گنے جاؤ جس کے لیئے تم دکهه بهي اُٹهاتے هو (۶) بشرطیکه خدا کے نزدیک یهه اِنصاف ٹهہرے که جو تمهیں اذیت دیتے هیں اُنهیں اذیت دے (۷) اور تمهیں جو اذیت پاتے هو همارے ساتهه آرام دے اُس وقت که خداوند یسوع آسمان سے اپنے زبردست فرشتوں کے ساتهه (۸) بهڑکتي آگ میں ظاهر هوگا اور اُن سے جو خدا کو نهیں پهچانتے اور همارے

طرح نہ سوئیں بلکہ بیدار اور ہوشیار رہیں (۷) کیونکہ جو سوتے ہیں سو رات ہی کو سوتے ہیں اور جو متوالے ہوتے رات ہی کو متوالے ہوتے ہیں (۸) پر ہم جو دن کے ہیں پرہیزگار رہیں اور ایمان و محبت کا بکتر اور نجات کی اُمید کا خود پہنیں (۹) کیونکہ خدا نے ہم کو غضب کے لیئے نہیں بلکہ اِسی لیئے مقرر کیا کہ ہم اپنے خداوند یسوع مسیح سے نجات حاصل کریں (۱۰) کہ وہ ہمارے واسطے موا تاکہ ہم کیا جاگتے کیا سوتے اُس کے ساتھ جیئیں (۱۱) اِس لیئے تم ایک ایک کو تسلی دو اور ایک دوسرے کی ترقی چاہو جیسا تم کرتے بھی ہو (۱۲) اور ای بھائیو ہم تم سے عرض کرتے ہیں کہ تم اُن کو جو تمہارے درمیان محنت کرتے اور خداوند ہی میں تمہارے سردار ہیں اور تم کو نصیحت کرتے ہیں مانو (۱۳) اور اُن کے کام کے سبب محبت سے اُن کی بڑی عزت کرو اور تم آپس میں ملے رہو (۱۴) اور ای بھائیو ہم تمہاری منت کرتے ہیں کہ تم کجرووں کو نصیحت کرو ضعیف دلوں کو دلاسا دو کمزوروں کو سنبھالو سب کی برداشت کرو (۱۵) دیکھو کوئی کسی سے بدی کے عوض بدی نہ کرے بلکہ تم ہر وقت ایک دوسرے سے اور سب سے خوش‌سلوکی کرو (۱۶) ہمیشہ خوش رہو (۱۷) بن دعا مانگو (۱۸) ہر ایک بات میں شکرگذاری کرو کیونکہ مسیح یسوع میں تمہاری بابت خدا کی یہی مرضی ہے (۱۹) روح کو مت بجھاؤ (۲۰) نبوتوں کی حقارت نہ کرو (۲۱) ساری باتوں کو آزماؤ بہتر کو اِختیار کرو (۲۲) ہر ایک بدی کی صورت ہی سے بھی دور رہو (۲۳) اور وہ جو سلامتی کا خدا ہے آپ ہی تم کو بالکل پاک کرے اور تمہارا سب کچھ یعنے تمہاری روح اور جان و بدن ہمارے خداوند یسوع مسیح کے آنے تک بے عیب سلامت رہیں (۲۴) جس نے تمہیں بلایا وہ سچا ہے وہ ایسا ہی کریگا (۲۵) ای بھائیو ہمارے واسطے دعا مانگو (۲۶) سارے بھائیوں کو پاک بوسہ لیکے سلام کرو (۲۷) میں تمہیں خداوند کی قسم دیتا ہوں کہ یہ خط سارے مقدس بھائیوں میں پڑھوایا جاوے (۲۸) ہمارے خداوند یسوع مسیح کا فضل تم پر ہووے * آمین *

یہ پہلا خط تسلونیقیوں کو پولس نے ایتھنے سے لکھا تھا *

محبت کرنے کي خدا سے تعلیم پائي (۱۰) چنانچہ تم اُن سب بھائیوں سے جو تمام مقدونیہ میں ہیں ایسا ہي کرتے ہو لیکن ای بھائیو ہم تمھاري مِنّت کرتے ہیں کہ تم زیادہ ترقي کرو (۱۱) اور جس طرح ہم نے تمھیں حکم کیا تم غریبي کے ساتھ رہنے اور آپ اپنے کاروبار کرنے اور اپنے ہاتھوں سے کام کرنے کي عزت کے چاہنیوالے ہو (۱۲) تاکہ تم اُن کے آگے جو باہر ہیں درستي سے چلو اور کسي چیز کي اِحتیاج نہ رکھو (۱۳) اي بھائیو میں نہیں چاہتا ہوں کہ تم اُن کے احوال سے جو سو گئے ہیں ناواقف رہو تاکہ تم اوروں کي مانند جو ناأمید ہیں غم نہ کرو (۱۴) کیونکہ ہم نے جو یقین کیا کہ یسوع موا اور جي اُٹھا تو یہہ بھي یقین کیا چاہیئے کہ خدا اُنھیں جو یسوع میں سو گئے ہیں اُس کے ساتھ لے آئیگا (۱۵) کہ ہم تمھیں خداوند کے حکم سے یہہ کہتے ہیں کہ وے جو ہم میں سے خداوند کے آنے تک زندہ اور باقي رہینگے اُن سے جو سو گئے ہیں سبقت نہ لے جائینگے (۱۶) کیونکہ خداوند آپ دھوم سے مقرب فرشتے کي آواز کے ساتھ خدا کا نرسنگا پھونکتے ہوئے آسمان پر سے اُتریگا اور وے جو مسیح میں ہوکے موئے ہیں پہلے جي اُٹھینگے (۱۷) بعد اُس کے ہم میں سے جو جیتے چھوٹینگے اُن سمیت بدلیوں پر ناگاہ اُٹھ جائینگے تاکہ ہوا میں خداوند سے ملاقات کریں سو ہم خداوند کے ساتھ ہمیشہ رہینگے (۱۸) پس تم اِن باتوں سے آپس میں ایک دوسرے کو تسلي دو *

۵ باب

(۱) پر ای بھائیو تمھیں اُس کي حاجت نہیں کہ وقتوں اور موسموں کي بابت کچھ تمھیں لکھوں (۲) اِس واسطے کہ تم آپ خوب جانتے ہو کہ خداوند کا دن اِس طرح آویگا جس طرح رات کو چور آتا ہی (۳) جس وقت لوگ کہتے ہونگے کہ سلامتي اور بےخطري ہی تب جس طرح حاملہ کو درد لگتے ہیں اُن پر ناگہاني ہلاکت آوبگي اور وے نہ بچینگے (۴) پر تم ای بھائیو تاریکي میں نہیں ہو کہ وہ دن چور کي طرح تم پر آ پڑے (۵) تم سب نور کے فرزند اور دن کي اولاد ہو ہم رات کے نہیں اور نہ تاریکي کے ہیں (۶) اِس واسطے چاہیئے کہ اوروں کي

بہت مشتاق ہو جیسے کہ ہم بھی تمہارے ہیں (۷) اِس لیئے اے
بھائیو ہم نے اپنی ساری مصیبت اور اِحتیاج میں تمہارے اِیمان کے
سبب تم سے تسلی پائی (۸) کیونکہ اب ہم تو زندے رہتے ہیں اگر تم
خداوند میں قائم رہو (۹) کہ ہم کیونکر تمہارے لیئے اِس خوشی کے
سبب جو ہمیں تمہاری بابت اپنے خدا کے حضور حاصل ہوئی خدا
کی شکرگذاری کر سکیں (۱۰) ہم رات دن بہت ہی دعا مانگتے رہتے ہیں
کہ تمہارا منہ دیکھیں اور تمہارے اِیمان کی کمتیاں پوری کریں (۱۱) پر
خدا ہمارا باپ آپ اور ہمارا خداوند یسوع مسیح ایسا کرے کہ حضرت
کے سو ہمارا گذر تمہاری طرف ہووے (۱۲) اور خداوند ایسا کرے کہ
جس طرح سے ہم کو تم سے محبت ہی تمہاری محبت بھی کیا آپس
میں اور کیا ہر ایک کے ساتھ بڑھے اور زیادہ ہووے (۱۳) تاکہ جب ہمارا
خداوند یسوع مسیح اپنے سب مقدسوں کے ساتھ آوے تب وہ تمہارے دل
ہمارے باپ خدا کے سامہنے پاکیزگی میں بے عیب کیئے ہوئے مضبوط کر دے۔

۴ باب

(۱) غرض اے بھائیو ہم تم سے خداوند یسوع میں عرض و مِنّت کرتے
ہیں کہ جیسا تم نے ہم سے سیکھا کہ کس طرح چلنا اور خدا کو خوش
کرنا ضرور ہی اُس میں ترقی کرو (۲) کہ تم جانتے ہو کہ ہم نے تم کو
خداوند یسوع کی طرف سے کیا حکم دیئے (۳) کیونکہ خدا کی مراد
تمہاری پاکیزگی سے ہی کہ تم حرام‌کاری سے اپنے تئیں دور رکھو (۴) اور
ہر ایک تم میں سے اپنے تئیں کو پاکیزگی اور عزت کے ساتھ رکھنا جانے
(۵) نہ شہوت کی نجاستی میں غیرقوموں کی مانند جو خدا کو نہیں
جانتیں (۶) اور کوئی کسی بات میں اپنے بھائی سے نہ بڑھے اور اُس
پر زیادتی نہ کرے کیونکہ خداوند اُن سب کاموں کا بدلا لینیوالا ہی
چنانچہ ہم نے آگے بھی تم سے کہا اور گواہی دی (۷) کہ خدا نے ہم کو
ناپاکی کے لیئے نہیں بلکہ پاکیزگی کے واسطے بلایا (۸) اِس واسطے جو
حقارت کرتا ہی سو آدمی کی نہیں بلکہ خدا کی حقارت کرتا ہی جس
نے ہمیں اپنی پاک روح بھی دی (۹) پر بھائیوں کی محبت کی
بابت حاجت نہیں کہ تمہیں کچھ لکھوں کیونکہ تم نے آپس میں

کے جو یہودیہ میں مسیح یسوع کي هیں پیرو هوئے کیونکہ تم نے بهي اپنے هم‌قوموں سے وے هي دکهہ پائے جو اُنهوں نے یہودیوں سے پائے تهے (۱۵) جنهوں نے خداوند یسوع اور اپنے نبیوں کو مار ڈالا اور همیں خارج کر دیا اور وے خدا کو خوش نہیں آتے اور سارے آدمیوں کے مخالف هیں (۱۶) اور اِس غرض سے کہ اُن کے گناہ همیشہ کمال کو پہنچتے رهیں وے هم کو منع کرتے هیں کہ هم غیرقوموں کو وہ کلام نہ سناویں جس سے اُن کي نجات هو لیکن اُن پر غضب اِنتہا کو پہنچا (۱۷) پر هم نے ای بهائیو تم سے تهوڑي مدت تک دل سے نہیں ظاهر میں جدا هوکے کمال آرزو سے نہایت کوشش کي کہ تمهارا منہہ دیکهیں (۱۸) اِس واسطے هم نے یعنے مجهہ پولس نے ایک یا دو بار چاها کہ تمهارے پاس آؤں پر شیطان نے همیں روکا (۱۹) کیونکہ هماري اُمید اور خوشي اور فخر کا تاج کیا هی کیا تم هي همارے خداوند یسوع مسیح کے سامهنے اُس کے آتے وقت نہ هوگے (۲۰) تم تو همارے جلال اور خوشي هو*

۳ باب

(۱) اِس واسطے جب هم زیادہ برداشت کر نہ سکے تو هم راضي هوئے کہ اتیني میں اکیلے رہ جاویں (۲) چنانچہ هم نے تمطاؤس کو جو همارا بهائي اور خدا کا خادم اور مسیح کي اِنجیل میں همارا هم خدمت هی اِس لیئے بهیجا کہ وہ تم کو تمهارے اِیمان میں مضبوط کرے اور تسلي دے (۳) تاکہ تم میں کوئي اِن مصیبتوں سے لغزش نہ کهاوے کیونکہ تم آپ جانتے هو کہ هم اُنهیں کے لیئے مقرر هوئے هیں (۴) اور جب هم تمهارے پاس تهے تو تمهیں آگے سے کہا کہ هم مصیبت میں پڑینگے چنانچہ ایسا هوا اور تم جانتے هو (۵) اِس واسطے جب میں اور زیادہ برداشت نہ کر سکا تب تمهارا اِیمان دریافت کرنے کو بهیجا نہ هووے کہ اِمتحان کرنیوالے نے تمهارا اِمتحان کیا هو اور هماري محنت بےفایدہ هو گئي هو (۶) پر اب تمطاؤس جب تمهاري طرف سے همارے پاس آیا اور تمهارے اِیمان اور محبت کي خوشخبري لایا اور یہہ کہا کہ تم همارا ذکر خیر همیشہ کرتے هو اور تم همارے دیکهنے کے

۲ باب

(۱) ای بھائیو تم تو آپ جانتے ہو کہ ہمارا دخل تم میں بے‌فائدہ نہ تھا (۲) اگرچہ ہم نے آگے شہر فلپی میں ترا دکھ اور رسوائی اُٹھائی چنانچہ تم اِس سے واقف ہو توبھی اپنے خدا کے سبب بےپروائی کے ساتھ خدا کی اِنجیل ترے جنگ و جدل کے درمیان تمہیں سناتے تھے (۳) کہ ہماری نصیحت گمراہی اور ناپاکی اور دغابازی سے نہ تھی (۴) بلکہ جیسا خدا نے ہم کو مقبول جانکے اِنجیل کا امانتدار کیا ویسا ہی ہم بولتے ہیں آدمیوں کو نہیں بلکہ خدا کو جو ہمارا دل آزماتا ہے رضامند کرتے ہیں (۵) کہ ہم ہرگز خوشامد کی بات نہیں بولتے تھے جیسا تم جانتے ہو نہ لالچ کا پردا رکھتے تھے خدا گواہ ہے (۶) اور نہ آدمیوں سے نہ تم سے نہ دوسروں سے عزت چاہتے تھے اگرچہ اِس سب سے کہ ہم مسیح کے رسول ہیں تم پر بوجھ ڈال سکتے تھے (۷) بلکہ ہم تمہارے درمیان ایسے ملایم رہے جیسے دائی جو اپنے بچوں کو پالتی ہے (۸) ویسے ہی ہم تمہارے دلسوز ہوکے نہ فقط خدا کی اِنجیل بلکہ اپنی جان تک بھی تمہیں دینے کو راضی تھے اِس واسطے کہ تم ہمارے پیارے تھے (۹) کیونکہ ای بھائیو تم ہماری محنت اور مشقت کو یاد رکھتے ہو کہ ہم نے اِس لیئے کہ تم میں سے کسی پر بار نہ ہو رات دن کما کماکے تمہیں خدا کی اِنجیل کی منادی کی (۱۰) تم گواہ ہو اور خدا بھی ہے کہ تم میں جو ایمان لائے ہم کیا ہے پاکی اور راستی اور بےعیبی سے گذران کرتے تھے (۱۱) چنانچہ تم جانتے ہو کہ ہم تم میں ہر ایک کے لیے یوں منت کرتے اور دلاسا دیتے اور نصیحت کرتے تھے جیسے باپ اپنے بچوں کو (۱۲) تاکہ تم خدا کے لائق چلو جس نے تمہیں اپنی بادشاہی اور جلال میں بلایا (۱۳) اِس واسطے ہم بھی بلاناغہ خدا کے شکرگذار ہیں کہ جب وہ کلام جو خدا کا ہے جسے ہم سناتے دیں تم کو ملا تم نے اُسے آدمیوں کا کلام نہیں بلکہ خدا کا کلام جانکر کہ وہ حقیقت میں ایسا ہی ہے قبول کیا اور وہ تم ایمانداروں میں اثر کرتا ہے (۱۴) اِس لیئے کہ تم ای بھائیو خدا کی کلیسیاؤں

تسلونیقیوں کو

۱ باب

پولس اور سلوانس اور تمطاؤس کي طرف سے تسلونیقیوں کي کلیسیئے کو جو باپ خدا اور خداوند یسوع مسیح میں ھی فضل اور سلامتي ھمارے باپ خدا اور خداوند یسوع مسیح کي طرف سے تمھارے لیئے ھووے (۲) ھم تم سب کے واسطے خدا کا شکر ھمیشہ بجا لاتے ھیں اور اپني دعاؤں میں تمھارا ذکر کرتے (۳) اور اپنے باپ خدا کے حضور تمھارے ایمان کے عمل اور محبت کي محنت اور اُمید کي پایداري کو جو ھمارے خداوند یسوع مسیح کي طرف سے ھی بلاناغہ یاد کرتے ھیں (۴) کہ ای بھائیو خدا کے پیارو ھم جانتے ھیں کہ تم چنے ھوئے ھو (۵) کیونکہ ھماري انجیل نہ فقط لفظ سے بلکہ قدرت اور روح قدس اور پورے اعتقاد کے ساتھ تمھارے پاس پہنچي چنانچہ تم جانتے ھو کہ ھم تمھارے واسطے تمھارے درمیان کیسے تھے (۶) اور تم ھمارے اور خداوند کے پیرو ھوئے کہ تم نے کلام کو بڑي مصیبت کے درمیان روح قدس کي خوشي کے ساتھ قبول کیا (۷) یہاں تک کہ تم مقدونیہ اور اخیہ کے سارے ایمانداروں کے لیئے نمونہ بنے (۸) کیونکہ تم ھي سے خداوند کا کلام نہ فقط مقدونیہ اور اخیہ میں سنایا گیا بلکہ ھر ایک جگہہ تمھارے ایمان کي جو خدا پر ھی شہرت نکلي ھی یہاں تک کہ ھمارے کہنے کي کچھہ حاجت نہیں (۹) اسواسطے کہ وے آپ ھمارا ذکر کرتے ھیں کہ ھم نے تم میں کیسا دخل پایا اور تم کیونکر بتوں سے خدا کي طرف پھرے تاکہ خدا کي جو زندہ اور سچا ھی بندگي کرو (۱۰) اور اُس کے بیٹے کي جسے اُس نے مُردوں میں سے جلایا راہ تکو کہ آسمان پر سے آویگا یعنے یسوع کي جو ھم کو آنیوالے غضب سے چھڑاتا ھی *

دیا وے تمہیں یہاں کی ساری خبریں پہنچائینگے (۱۰) ارسترخس جو میرے ساتھ قید ہی اور مرقس جو برنباس کا بھانجا ہی (جس کی بابت تم نے حکم پائے اگر وہ تمہارے پاس آوے تو اُس کی خاطر کرو) (۱۱) اور یسوع جو یوستس کہلاتا ہی یے سب جو مختونوں میں سے ہیں تم کو سلام کہتے ہیں صرف یے ہی جو خدا کی بادشاہت کے واسطے میرے دمخدمت تھے میرے لیئے تسلی تھے (۱۲) اِپفراس جو تم میں سے مسیح کا بندہ ہی تم کو سلام کہتا ہی اور وہ تمہارے واسطے دعا مانگنے میں ہمیشہ جانفشانی کرتا ہی تاکہ تم خدا کی مرضی کی ہر ایک بات میں کامل اور پورے بنے رہو (۱۳) میں اُس پر گواہی دیتا ہوں کہ وہ تمہارے اور اُن کے واسطے جو لودتیا میں ہیں اور جو ہیراپلس میں ہیں بہت سرگرم ہی (۱۴) لوقا پیارا طبیب اور دیماس تمہیں سلام کہتے ہیں (۱۵) تم اُن بھائیوں کو جو لودتیا میں ہیں اور نمفاس کو اور اُس کلیسیئے کو جو اُس کے گھر میں ہی سلام کہو (۱۶) اور جب یہ خط تم میں پڑھا گیا ہو تو ایسا کرو کہ لودتیا کی کلیسیئے میں بھی پڑھا جائے تم بھی اُس خط کو جو لودتیا سے ہی پڑھو (۱۷) اور ارخپس سے کہو کہ تو اُس خدمت میں جو تونے خداوند میں پائی ہی ہوشیار رہ کہ اُسے انجام دے (۱۸) مجھ پولس کے ہاتھ سے سلام میری زنجیروں کو یاد رکھو فضل تم پر ہووے * آمین *

یہ خط قلسیوں کو رسول نے روم سے تیخکس اور اُنیسمس کے ہاتھ لکھ بھیجا *

کرتے ہو کلام اور کام سب کچھ خداوند یسوع کے نام سے کرو اور اُس کے وسیلے سے خدا باپ کا شکر بجا لاؤ (۱۸) ای عورتو جیسا خداوند میں مناسب ہی اپنے اپنے خصم کی فرمانبرداری کرو (۱۹) ای مردو اپنی جوروؤں کو پیار کرو اور اُن سے کڑوے نہ ہو (۲۰) ای فرزندو تم اپنے ما باپ کی ہر ایک بات میں فرمانبردار ہو کہ خداوند کو یہی پسند ہی (۲۱) ای بچےوالو اپنے فرزندوں کو مت چھیڑو نہ ہووے کہ وے بیدل ہو جاویں (۲۲) ای نوکرو تم اُن کے جو دنیا میں تمہارے خاوند ہیں سب باتوں میں فرمانبردار رہو پر نہ خوشامدی لوگوں کے مانند دکھانے کو بلکہ صاف دل سے خدا ترسوں کی طرح (۲۳) اور جو کچھ کرو سو جی سے ایسا کرو جیسا خداوند کے لیئے کرتے ہیں نہ کہ آدمیوں کے لیئے (۲۴) کہ تم جانتے ہو کہ تم خداوند سے بدلے میں میراث پاؤگے کیونکہ تم خداوند مسیح کی خدمت بجا لاتے ہو (۲۵) پر وہ جو برا کرتا ہی وہ اپنے کیئے کے موافق برائی کماویگا اور کسی کی طرفداری نہیں ہی *

۴ باب

(۱) ای خاوندو نوکروں کے ساتھ عدل اور اِنصاف کرو یہہ جانکر کہ تمہارا بھی ایک خاوند آسمان پر ہی (۲) دعا مانگنے میں مشغول اور اُس میں شکرگذاری کے ساتھ ہوشیار رہو (۳) اور ساتھ اُس کے ہمارے لیئے بھی دعا کرو کہ خدا ہمارے واسطے بولنے کا دروازہ کھولے کہ میں مسیح کے بھید کو جسکے سبب سے قید ہوا ہوں بیان کروں (۴) تاکہ میں اُسے ایسا ظاہر کروں جیسا مجھے لازم ہی (۵) تم وقت کو غنیمت جانکے باہر کے لوگوں کے ساتھ ہوشیاری سے چلو (۶) چاہیئے کہ تمہارا کلام ہمیشہ فضل کے ساتھ اور نمکین ہو تاکہ تم جانو کہ ہر ایک کو کیونکر جواب دینا چاہیئے (۷) تخکس جو پیارا بھائی اور دیانتدار خادم اور خداوند کی خدمت میں شریک ہی میرے سارے احوال کی تمہیں خبر دیگا (۸) اُس کو میں نے اِس لیئے تمہارے پاس بھیجا ہی کہ وہ تمہارا حال دریافت کرے اور تمہارے دلوں کو تسلی دے (۹) اور اُس کے ساتھ اُنیسمس کو جو دیانتدار اور پیارا بھائی اور تم میں سے ہی بھیج

۳ باب

(۱) پس اگر تم مسیح کے ساتھ جی اُٹھائے گئے ہو تو اُن چیزوں کی تلاش میں رہو جو اُوپر ہیں جہاں مسیح خدا کے دہنے بیٹھا ہی (۲) اُوپر کی چیزوں سے دل لگاؤ نہ اُن چیزوں سے جو زمیں پر ہیں (۳) کیونکہ تم مر گئے ہو اور تمہاری زندگی مسیح کے ساتھ خدا میں چھپی ہوئی ہی (۴) جب مسیح جو ہماری زندگی ہی ظاہر کیا جائیگا تب تم بھی اُس کے ساتھ جلال میں ظاہر کیئے جاؤگے (۵) اِس واسطے تم اپنے عضوؤں کو جو زمیں پر ہیں یعنے حرامکاری اور ناپاکی اور شہوت اور بری خواہش اور لالچ جو بت‌پرستی ہی کشتہ کرو (۶) کہ اُنہیں کے سبب سے خدا کا غضب نافرمانی کے فرزندوں پر پڑتا ہی (۷) اور آگے جب تم اُن کے بیچ جیتے تھے تم بھی اُن کی راہ پر چلتے تھے (۸) پر اب تم اِن سب کو بھی یعنے غصہ اور غضب اور بدخواہی اور بدگوئی اور بدزبانی اپنے منہ سے نکال پھینکو (۹) ایک دوسرے سے جھوٹ نہ بولو کیونکہ تم نے پرانی اِنسانیت کو اُس کے عملوں سمیت اُتار پھینکا (۱۰) اور نئی اِنسانیت کو جو معرفت میں اپنے پیدا کرنیوالے کی صورت کے موافق نئی بن رہی ہی پہنا ہی (۱۱) وہاں نہ یونانی ہی نہ یہودی نہ ختنہ نہ نامختونی نہ بربری نہ اِسقوثی نہ غلام نہ آزاد پر مسیح سب کچھ اور سب میں ہی (۱۲) پس خدا کے چنے ہوؤں کی مانند جو مقدس اور پیارے ہیں دردمندی اور مہربانی اور فروتنی اور حلیمی اور برداشت کا لباس پہنو (۱۳) اور اگر کوئی کسی پر دعویٰ رکھتا ہو تو ایک دوسرے کی برداشت کرے اور ایک دوسرے کو بخشے جیسا مسیح نے تمہیں بخشا ہی ویسا ہی تم بھی کرو (۱۴) اور اُن سب کے اُوپر محبت پہن لو کہ وہ کمال کا کمربند ہی (۱۵) اور خدا کی اطمینان جس کے رکھنے کے لیئے تم ایک تن ہوکر بلائے گئے ہو تمہارے دلوں پر حکومت کرے اور تم شکرگذار رہو (۱۶) مسیح کا کلام تم میں بہتایت سے رہے اور تم ایک دوسرے کو کمال دانائی سے تعلیم اور نصیحت کرو اور زبور اور گیت اور روحانی غزلیں شکرگذاری کے ساتھ خداوند کے لیئے دلوں سے گاؤ (۱۷) اور جو کچھ

فریب سے جو مسیح کے موافق نہیں بلکہ بنی آدم کی روایت اور دنیاوی علم کے اُصول کے موافق ہیں تمہیں لوٹ نہ لے (۹) کیونکہ اُلوہیت کا سارا کمال اُس میں مجسم ہو رہا (۱۰) اور تم اُس میں جو ساری سرداری اور مختاری کا سر ہی کامل بنے ہو (۱۱) اور اُسی میں تمہارا ایسا ختنہ ہوا جو ہاتھ سے نہیں یعنے مسیحی ختنہ جو جسمانی گناہوں کا بدن اُتار پھینکنا ہی (۱۲) اور اُس کے ساتھ بپتسمہ میں گاڑے گئے اور اُسی میں خدا کی قدرت ہی پر جس نے اُس کو مُردوں میں سے جلایا اِیمان لاکے اُس کے ساتھ جی بھی اُٹھے ہو (۱۳) اور اُس نے تمہیں جو گناہوں اور اپنے جسم کی نامختونی سے مُردہ تھے اُس کے ساتھ زندہ کیا کہ اُس نے تمہارے سب گناہ بخش دیئے (۱۴) اور حکموں کا دستاویز جو ہمارا مخالف تھا ہماری بابت مٹا ڈالا اور اُس کو بیچ میں سے اُٹھاکے صلیب پر کیلیں جڑیں (۱۵) اور حکومتوں اور ریاستوں کا اِقتدار چھین لیا اور اُنہیں برملا رسوا کرکے اُسی میں اُن پر شادیانہ بجائے (۱۶) پس کھانے پینے یا عید یا نئے چاند یا سبت کے دن کی بابت کوئی تم پر اِلزام لگانے نہ پاوے (۱۷) کہ یے آنیوالی چیزوں کے سایہ ہیں پر بدن مسیح کا ہی (۱۸) کوئی غرضمندی سے جھوٹھی خاکساری اور فرشتوں کی پرستش کرکے تمکو تمہارے اجر سے محروم نہ کرے کہ ایسا شخص اپنی جسمانی عقل سے عبث پھولکے اُن چیزوں میں جنہیں اُس نے نہیں دیکھا بیجا دخل کرتا ہی (۱۹) اور اُس سر کو نہیں پکڑے رہتا جس سے سارا بدن بندوں اور پٹھوں کے وسیلے سے پرورش پاکے اور ایک ساتھ پیوستہ ہوکے خدا کی بڑھتی سے بڑھتا ہی (۲۰) پس اگر تم مسیح کے ساتھ دنیاوی علم کے اُصول کی نسبت مر گئے ہو تو تم کیوں اُن کی مانند جو دنیا میں زندہ ہیں دستوربرست ہو (۲۱) (مت چھونا مت چکھنا مت ہاتھ لگانا (۲۲) یے ساری چیزیں اُنہیں کام میں لاتے ہی نیست ہو جاتی ہیں) آدمیوں کے حکموں اور تعلیموں کے موافق (۲۳) یے چیزیں تو زائدالفرض عبادت اور خاکساری اور بدنی ریاضت اور تن کی عزت نہ کرنی کہ اُس کی خواہشیں پوری ہوویں حکمت کی صورت رکھتی ہیں *

سے بھرے دیتا ہوں (۲۵) جس کلیسیئے کا میں خادم ہوا چنانچہ
یہہ میختاری خدا کی طرف سے مجھے تمہارے لیئے ملی تا کہ میں خدا
کے کلام کو اتمام دوں (۲۶) یعنے اُس بھید کو جو اگلے زمانے سے پشت
در پشت پوشیدہ رہا پر اب اُس کے مقدس لوگوں پر ظاہر ہوا
(۲۷) جس پر خدا نے ظاہر کرنا چاہا کہ غیرقوموں کے لیئے اُس بھید کی
حشمت کی دولت کیا ہی ہو یہہ ہی کہ مسیح تم میں جلال کی
اُمید ہی (۲۸) جس کی خبر دیکے ہم ہر ایک آدمی کو نصیحت
کرتے اور ہر ایک شخص کو کمال دانائی سے سکھاتے ہیں تا کہ ہم ہر ایک
آدمی کو مسیح یسوع میں کامل کرکے حاضر کریں (۲۹) اور اِسی لیئے
میں اُس کی اُس تاثیر کے موافق جو قدرت کے ساتھہ مجھہ میں اثر کرتی
ہی جانفشانی سے محنت کرتا ہوں ۔

۲ باب

(۱) میں چاہتا ہوں کہ تم جانو کہ تمہارے اور اُن کے واسطے جو لاودیکیا
میں ہیں اور اُن سب کے لیئے جنہوں نے میری جسمانی صورت نہیں
دیکھی کیا ہی جانفشانی کرتا ہوں (۲) کہ اُن کے دلوں کو تسلی ہو اور
وے محبت سے آپس میں گٹھے رہیں تا کہ وے پوری سمجھہ کی تمام
دولت کو پہنچیں اور خدا یعنے باپ اور مسیح کے بھید کو جانیں
(۳) جس میں حکمت اور معرفت کے سارے خزانے چھپے ہیں
(۴) پر میں یہہ کہتا ہوں تا نہ ہووے کہ کوئی آدمی چکنی چپڑی باتوں
سے تمہیں گمراہ کرے (۵) کیونکہ اگرچہ میں جسم کی نسبت سے دور پر
روح کی نسبت سے تمہارے پاس ہوں اور تمہاری ترتیبی حالت اور
تمہارے ایمان کی مضبوطی کو جو مسیح پر ہے دیکھکے خوش ہوں
(۶) پس جیسا تم نے مسیح یسوع خداوند کو قبول کیا ویسا ہی اُس
میں چلو (۷) اور اُس میں جڑ باندھو اور اُس پر بنکے جاؤ اور
جیسے تم نے تعلیم پائی ایمان میں مضبوط رہو اور اُس میں شکرگذاری
کے ساتھہ ترقی کرو (۸) خبردار ایسا نہ ہو کہ کوئی فلسفی اور بیہودہ

فریب سے جو مسیح کے موافق نہیں بلکہ بنی آدم کی روایت اور دنیاوی علم کے اُصول کے موافق ہیں تمہیں لوٹ نہ لے (۹) کیونکہ اُلوہیت کا سارا کمال اُس میں مجسم ہو رہا (۱۰) اور تم اُس میں جو ساری سرداری اور مختاری کا سر ہی کامل بنے ہو (۱۱) اور اُسی میں تمہارا ایسا ختنہ ہوا جو ہاتھ سے نہیں یعنے مسیحی ختنہ جو جسمانی گناہوں کا بدن اُتار پھینکنا ہی (۱۲) اور اُس کے ساتھ بپتسمہ میں گاڑے گئے اور اُسی میں خدا کی قدرت ہی پر جس نے اُس کو مُردوں میں سے جلایا اِیمان لاکے اُس کے ساتھ جی بھی اُٹھے ہو (۱۳) اور اُس نے تمہیں جو گناہوں اور اپنے جسم کی نامختونی سے مُردہ تھے اُس کے ساتھ زندہ کیا کہ اُس نے تمہارے سب گناہ بخش دیئے (۱۴) اور حکموں کا دستاویز جو ہمارا مخالف تھا ہماری بابت مٹا ڈالا اور اُس کو بیچ میں سے اُٹھاکے صلیب پر کیلیں جڑیں (۱۵) اور حکومتوں اور ریاستوں کا اِقتدار چھین لیا اور اُنہیں برملا رسوا کرکے اُسی میں اُن پر شادیانہ بجائے (۱۶) پس کھانے پینے یا عید یا نئے چاند یا سبت کے دن کی بابت کوئی تم پر اِلزام لگانے نہ پاوے (۱۷) کہ یہ آنیوالی چیزوں کے سایہ ہیں پر بدن مسیح کا ہی (۱۸) کوئی غرضمندی سے جھوٹھی خاکساری اور فرشتوں کی پرستش کرکے تمکو تمہارے اجر سے محروم نہ کرے کہ ایسا شخص اپنی جسمانی عقل سے عبث پھولکے اُن چیزوں میں جنہیں اُس نے نہیں دیکھا بیجا دخل کرتا ہی (۱۹) اور اُس سر کو نہیں پکڑے رہتا جس سے سارا بدن بندوں اور پٹھوں کے وسیلے سے پرورش پاکے اور ایک ساتھ پیوستہ ہوکے خدا کی بڑھتی سے بڑھتا ہی (۲۰) پس اگر تم مسیح کے ساتھ دنیاوی علم کے اُصول کی نسبت مر گئے ہو تو تم کیوں اُن کی مانند جو دنیا میں زندہ ہیں دستوربرست ہو (۲۱) (مت چھونا مت چکھنا مت ہاتھ لگانا (۲۲) یہ ساری چیزیں اُنہیں کام میں لاتے ہی نیست ہو جاتی ہیں) آدمیوں کے حکموں اور تعلیموں کے موافق (۲۳) یہ چیزیں تو زائدالفرض عبادت اور خاکساری اور بدنی ریاضت اور تن کی عزت نہ کرنی کہ اُس کی خواہشیں پوری ہوویں حکمت کی صورت رکھتی ہیں *

سے بھرے دیتا ہوں (۲۵) جس کلیسیئے کا میں خادم ہوا چنانچہ یہہ مختاری خدا کی طرف سے مجھے تمہارے لیئے ملی تاکہ میں خدا کے کلام کو انجام دوں (۲۶) یعنے اُس بھید کو جو اگلے زمانے سے پشت بہ پشت پوشیدہ رہا پر اب اُس کے مقدس لوگوں پر ظاہر ہوا (۲۷) جن پر خدا نے ظاہر کرنا چاہا کہ غیرقوموں کے لیئے اُس بھید کی حشمت کی فراوانی کیا ہی جو یہہ ہی کہ مسیح تم میں جلال کی اُمید ہی (۲۸) جس کی خبر دیکے ہم ہر ایک آدمی کو نصیحت کرتے اور ہر ایک شخص کو کمال دانائی سے سکھاتے ہیں تاکہ ہم ہر ایک آدمی کو مسیح یسوع میں کامل کرکے حاضر کریں (۲۹) اور اِسی لیئے میں اُس کی اُس تاثیر کے موافق جو قدرت کے ساتھ مجھ میں اثر کرتی ہی جانفشانی سے محنت کرتا ہوں*

۲ باب

[illegible] چاہتا ہوں کہ تم جانو کہ تمہارے اور اُن کے واسطے جو لاودیقیا [illegible] سب کے لیئے جنہوں نے میری جسمی صورت نہیں [illegible] جانفشانی کرتا ہوں (۲) کہ اُن کے دلوں کو تسلی ہو اور [illegible] میں گٹھے رہیں تاکہ وے پوری سمجھ کی تمام [illegible] یعنے باپ اور مسیح کے بھید کو جانیں [illegible] معرفت کے سارے خزانے چھپے ہیں [illegible] کہ کوئی آدمی چکنی چپڑی باتوں [illegible] میں جسم کی نسبت سے دور پر [illegible] تمہاری ترتیبی حالت اور [illegible] ہو دیکھکے خوش ہوں [illegible] کو قبول کیا ہی اُس [illegible] اور [illegible] شکرگذاری [illegible] اور بیہودہ

تم تمام حکمت اور روحاني سمجھ سے اُس کي مرضي کي پہچان میں
کمال تک پہنچو (۱۰) تاکہ تم خداوند کي کامل رضامندي پر لائق چال
چلو اور ہر ایک نیک کام میں پھل لاتے رہو اور خدا کي پہچان میں ترقي
کرو (۱۱) اور اُس کے جلال کي قدرت کے مطابق سب طرح کي
مضبوطي پیدا کرو تاکہ تم خوشي کے ساتھ ہر صورت سے صبر و برداشت
کر سکو (۱۲) اور باپ کا شکر کرتے رہو جسنے ہم کو اِس لائق کیا کہ نور
میں مقدس لوگوں کے ساتھ میراث کا حصہ پاویں (۱۳) اُسي نے ہم کو
تاریکي کے قبضے سے چھڑایا اور اپنے پیارے بیٹے کي بادشاہت میں
شامل کرایا (۱۴) اُس میں ہم اُس کے لہو کے سبب سے نجات یعنے
گناہوں کي معافي پاتے ہیں (۱۵) وہ اندیکھے خدا کي صورت ہی اور
وہ ساري خلقت کا پلوٹھا ہی (۱۶) کیونکہ اُسي سے ساري چیزیں جو
آسمان اور زمین پر ہیں دیکھي اور اندیکھي کیا تخت کیا حکومتیں کیا
ریاستیں کیا مختاریاں پیدا کي گئیں ساري چیزیں اُس سے اور اُس کے
لیئے پیدا ہوئیں (۱۷) اور وہ سب سے آگے ہی اور اُس سے ساري
چیزیں بحال رہتي ہیں (۱۸) اور وہ بدن یعنے کلیسیئے کا سر ہی وہي
شروع سے ہی اور مُردوں میں سے پلوٹھا ہي تاکہ سب باتوں میں اُس
کا اول درجہ ہو (۱۹) کیونکہ باپ کو یہہ پسند آیا کہ سارا کمال اُس
میں بسے (۲۰) اور کہ اُس کے خون کے سبب جو صلیب پر بہا صلح
کرکے ساري چیزوں کو کیا وے جو زمین پر ہیں کیا وے جو آسمان پر ہیں
اُسي کے وسیلے اپنے سے ملا لے (۲۱) اور تم کو بھي جو آگے بےگانہ اور
برے کاموں کے سبب دل سے دشمن تھے اب اُس کے جسماني بدن سے
موت کے وسیلے ملا لیا (۲۲) تاکہ وہ تم کو مقدس اور بےعیب اور
بےاِلزام اپنے حضور حاضر کرے (۲۳) بشرطے کہ تم اِیمان پر بنا ڈالے
ہوئے ثابت رہو اور اُس اِنجیل کي اُمید سے جسے تم نے سنا ٹل نہ جاؤ
جس کي منادي ہر ایک مخلوق کے لیئے جو آسمان کے نیچے ہی کي
گئي اور اُسي کا میں پولس خادم ہوں (۲۴) اب میں اپني اُن
مصیبتوں سے جو تمہارے واسطے کھینچتا ہوں اب خوش ہوں اور مسیح
کي مصیبتوں کي کمتیاں اُسکے بدن کے یعنے کلیسیئے کے لیئے اپنے جسم

پولس رسول کا خط

قلسیوں کو

۱ باب

۱ پولس جو خدا کی مرضی سے یسوع مسیح کا رسول ہی اور تیمتاؤس
بھائی کی طرف سے ۲ اُن مقدسوں اور مسیح میں ایماندار بھائیوں کے
نام پر جو قلسی میں ہیں ہمارے باپ خدا اور خداوند یسوع مسیح
کی طرف سے فضل اور سلامتی تمہارے لیئے ہوویں ۳ ہم تمہارے
میں ہمیشہ دعا کرکے خدا اور اپنے خداوند یسوع مسیح کے باپ کا
شکر کرتے ہیں ۴ (جب سے ہم نے سنا کہ تم مسیح یسوع پر ایمان
لائے اور سب مقدس لوگوں کو پیار کرتے ہو) ۵ اُس اُمید کے لیئے جو
تمہارے واسطے آسمان پر رکھ چھوڑی گئی ہی جسکا ذکر تم نے اِنجیل
کے کلام حق میں سنا ۶ جو تم پاس پہنچی جیسے سارے جہان میں
بھی اور پھل دیتی ہی جنانچہ تمہارے درمیان بھی جس دن سے تم نے
اُس کی سنی اور خدا کے فضل کو سچی طرح سے پہچانا ہی ۷ چنانچہ
تم نے ہمارے عزیز ہم خدمت اِپفراس سے جو تمہارے واسطے مسیح
کا امانت دار خادم ہی ایسا ہی سیکھا ۸ اُسی نے تمہاری محبت
جو روح سے ہی ہم پر ظاہر کیا ۹ سو ہم بھی جس دن سے یہ
سنا تمہارے واسطے دعا مانگنے سے اور یہ عرض کرنے سے باز نہیں آتے ہیں

جتني چیزیں سیدھي ہیں اور جتني چیزیں پاک ہیں اور جتني چیزیں پسندیدہ ہیں اور جتني چیزیں نیکنام ہیں اگر کچھ نیکي اور کچھ تعریف ہی تو اُن باتوں پر غور کرو (۹) اور جو کچھ تم نے مجھ سے سیکھا اور قبول کیا اور سنا اور دیکھا اُس پر عمل کرو تب خدا جو صلح کا بانی ہی تمہارے ساتھ رہیگا (۱۰) اور میں خداوند میں بہت خوش ہوں اِس واسطے کہ میرے لیئے اب اِتنی مدت بعد تمہارا فکر پھر سرسبز ہوا جس کے لیئے تم آگے اندیشہمند تھے پر دانو نہیں ملا (۱۱) ایسا نہیں کہ میں محتاجي کے سبب کہتا کیونکہ میں نے یہہ سیکھا کہ جس حالت میں ہوں اُسي پر راضي رہوں (۱۲) میں گھٹنا جانتا ہوں اور بڑھنا بھي جانتا ہوں ہر ایک بات میں اور سب حالتوں میں سیر ہونے بھوکے رہنے بڑھنے اور گھٹنے کي میں نے تعلیم پائي (۱۳) مسیح سے جو مجھے طاقت بخشتا ہی میں سب کچھ کر سکتا ہوں (۱۴) توبھي تم نے بھلا کیا جو دکھ میں میري مدد کي (۱۵) پر ای فلپیو تم یہہ بھي جانتے ہو کہ اِنجیل کي منادي کے شروع میں جب میں مقدونیہ سے نکل آیا تب کسي کلیسیئے نے سوا تمہاري کے دینے لینے میں میري مدد نہ کي (۱۶) چنانچہ تسلونیقے میں بھي تم نے ایک دو بار کچھ بھیجا کہ میري اِحتیاج رفع ہو (۱۷) ایسا نہیں کہ میں اِنعام چاہتا بلکہ پھل چاہتا ہوں جو تمہارے فایدہ کے لیئے بہت بڑھہ جائے (۱۸) پر میرے پاس سب کچھ بلکہ بہتایت کے ساتھہ ہی میں بھرا ہوں میں نے تمہاري بھیجي ہوئي چیزیں اِپافرودیطس کے ہاتھہ سے پائیں ایک خوشبو اور قرباني مقبول جو خدا کي پسند ہی (۱۹) اب میرا خدا اپني دولت کے موافق جلال ہي سے مسیح یسوع میں تمہاري ہر ایک اِحتیاج رفع کریگا (۲۰) ہمارے خدا اور باپ کا ابدالاباد جلال ہووے آمین (۲۱) ہر ایک مقدس کو جو مسیح یسوع میں ہی سلام کرو وے بھائي جو میرے ساتھہ ہیں تمہیں سلام کہتے ہیں (۲۲) سارے مقدس لوگ خصوصاً وے جو قیصر کے گھر کے ہیں تم سب کو سلام کہتے ہیں (۲۳) ہمارے خداوند یسوع مسیح کا فضل تم سب پر ہووے * آمین *

یہہ خط فلپیوں کو رسول نے اِپافرودیطس کے ہاتھہ روم سے لکھہ بھیجا *

سے اوپر بڑھایا ہوں (۱۴) پس ہم میں سے جتنے کامل ہیں یہی خیال رکھیں اور اگر کسی بات میں تمہارا اور طرح کا خیال ہو تو خدا اسے بھی تم پر کھول دیگا (۱۶) بہرحال جہاں تک ہم پہنچے ہیں اسی کے قانون پر قدم ماریں اسی کو خیال کریں (۱۷) ای بھائیو تم ایک ساتھ میری پیروی کرو اور اُن لوگوں پر جو اِس نمونے کے موافق چلتے ہم میں دیکھتے ہو چلتے ہیں نظر کرو (۱۸) (کیونکہ بہتیرے چلنیوالے ہیں جنکا ذکر میں بے تم سے بارہا کیا اور اب رو رو کے کہتا ہوں کہ وے مسیح کی صلیب کے دشمن ہیں (۱۹) اُنکا انجام ہلاکت ہی اُن کا خدا پیٹ اُن کا ننگ اُن کی بڑائی ہی وے دنیا کی چیزوں پر خیال رکھتے ہیں) (۲۰) کیونکہ ہماری مملکت آسمان پر ہی جہاں سے بچانے بھی والے خداوند یسوع مسیح کی راہ تکتے ہیں (۲۱) کہ وہ اپنی قدرت کی تاثیر کے مطابق جس سے وہ سب کو اپنے تابع کر سکتا ہی ہمارے حاکی بدن کو بدلکے اپنے جلالی جسم کے مانند بنائیگا ۞

۴ باب

(۱) اِس واسطے ای میرے عزیز اور مرغوب بھائیو جو میری خوشی اور تاج ہو ای پیارو تم خداوند میں اِسی طرح مضبوط رہو (۲) میں یوودیا سے اِلتماس کرتا ہوں اور سنطیخے سے بھی کہ وے خداوند میں متفق الرائے ہوویں (۳) اور ای سچے ہمخدمت تیری بھی منت کرتا ہوں کہ تو اُن عورتوں کی جنہوں نے میرے ساتھ اِنجیل کی خدمت میں کوشش کی کلیمنس اور میرے باقی ہمخدمتوں سمیت جن کے نام زندگی کے دفتر میں ہیں مدد کر (۴) خداوند میں ہمیشہ خوش رہو پھر کہتا ہوں خوش رہو (۵) تمہارا اِعتدال سب آدمیوں پر ظاہر ہو خداوند نزدیک ہی (۶) کسی بات کا اندیشہ نہ کرو بلکہ ہر ایک بات میں تمہاری عرض دعا اور منت سے شکرگذاری کے ساتھ خدا سے کی جائے (۷) اور خدا کی اِطمینان جو ساری سمجھ سے باہر ہی تمہارے دلوں اور خیالوں کی مسیح یسوع میں نگہداشت کریگی (۸) باقی ای بھائیو جتنی چیزیں سچ ہیں اور جتنی چیزیں مناسب ہیں اور

(۱) باقي اي میرے بھائیو خداوند میں خوش رہو وہي بات تمھیں پھر پھر لکھنا میرے لیئے تکلیف نہیں اور تمھارے لیئے سلامتي کا باعث ھی (۲) کُتوں سے خبردار رہو بدکاروں سے پرہیز کرو کاٹ کوٹ کرنیوالوں سے چوکس رہو (۳) کیونکہ حقیقي ختنہ ھم ھیں جو روح سے خدا کي عبادت کرتے ھیں اور مسیح یسوع پر فخر کرتے ھیں اور جسم کا بھروسا نہیں رکھتے (۴) لیکن میں جسم کا بھروسا رکھ سکتا ھوں اگر اور کوئي جسم پر بھروسا کر سکے تو میں زیادہ (۵) کہ میرا ختنہ آٹھویں دن ھوا اور میں اِسراایل کي اولاد بنیامین کے فرقہ سے عبرانیوں کا عبراني شریعت کي نسبت فریسي ھوں (۶) غیرت میں تو کلیسیئے کا ستانیوالا اور شریعت کي راستبازي میں بے عیب تھا (۷) لیکن جتني چیزیں میرے نفع کي تھیں میں نے اُنھیں کو مسیح کے خاطر نقصان سمجھا (۸) بلکہ میں اب بھي اپنے خداوند مسیح یسوع کي پہچان کي خوبي کے سبب سب کچھ نقصان سمجھتا ھوں جس کي خاطر ھر چیز کا نقصان اُٹھایا اور اُنھیں گندگي جانتا ھوں تاکہ میں مسیح کو حاصل کروں (۹) اور اُس میں پایا جاؤں اپني اِس راستبازي کے ساتھ نہیں جو شریعت سے ھی بلکہ اُس راستبازي کے ساتھ جو مسیح پر اِیمان لانے سے یعنے اُس راستبازي کے ساتھ جو خدا کي طرف سے اِیمان کي بنیاد پر ملتي ھی (۱۰) اور کہ میں اُس کو اور اُس کے جي اُٹھنے کي قدرت کو اور اُس کے ساتھ دکھوں میں شریک ھونے کو دریافت کروں اور اُس کي موت سے موافقت پیدا کروں (۱۱) تاکہ میں کسي طرح سے مُردوں کے جي اُٹھنے کے درجے تک پہنچوں (۱۲) ھنوز ایسا نہیں کہ میں پا چکا اور اب تک میں کامل نہیں ھوا بلکہ پیچھا کیئے جاتا ھوں تاکہ جس غرض کے لیئے یسوع مسیح نے مجھے پکڑا میں اُسے جا پکڑوں (۱۳) اے بھائیو میرا یہہ گمان نہیں کہ میں پکڑ چکا ھوں پر اِتنا ھی کہ میں اُن چیزوں کو جو پیچھے چھوٹیں بھولکے اُن کے لیئے جو آگے ھیں بڑھا ھوا (۱۴) سیدھا نشان کي طرف چلا جاتا ھوں تاکہ میں اُس اِنعام کو جسکے لیئے خدا نے مجھ کو مسیح یسوع کي معرفت

کرو (۱۵) تاکہ تم بے الزام اور بے عیب ہوکے ٹیڑھی ترچھی پشت کے درمیان خدا کے بے عیب فرزند بنے رہو (جس کے بیچ تم نور کے مانند جو دنیا میں ہی چمکتے ہو (۱۶) کہ زندگی کا کلام لیئے ہوئے رہتے) تاکہ مسیح کے دن میری بڑائی ہو کہ میری دوڑ اور محنت بے فائدہ نہ ہوئی (۱۷) پر اگر میرا لہو بھی تمہارے ایمان کی قربانی پر اور اُس کی خدمت میں ڈھالا جاوے تو بھی میں خوش ہوں اور تم سب کے ساتھ خوشی کرتا ہوں (۱۸) تم بھی ویسے ہی خوش ہو اور میرے ساتھ خوشی کرو (۱۹) اور مجھے خداوند یسوع سے یہ اُمید ہی کہ تمطاؤس کو تمہارے پاس جلد بھیجوں تاکہ تمہارا احوال دریافت کرکے میری بھی خاطرجمعی ہو (۲۰) کیونکہ کوئی ایسا ہم‌دل میرے ساتھ نہیں جو اصلاً تمہارے لیئے فکرمند ہووے (۲۱) کہ سب اپنی اپنی چیزوں کی تلاش میں ہیں نہ اُن کی جو یسوع مسیح کی ہیں (۲۲) لیکن تم اُس کی آزمائی ہوئی خوبی سے واقف ہو کہ جیسے بیٹا باپ کے ساتھ ویسے اُس نے میرے ساتھ انجیل کی خدمت کی (۲۳) پس میں اُمیدوار ہوں کہ جب اپنے احوال کا انجام دیکھوں تو فی‌الفور اُسے بھیج دوں (۲۴) اور مجھے خداوند سے یقین ہی کہ میں آپ بھی جلد آؤں (۲۵) پر میں نے اِپفرودیتس کو جو میرا بھائی اور ہم‌خدمت اور ہم‌سپاہی اور تمہارا بھیجا ہوا اور میری احتیاج رفع کرنے کے لیئے حاضر ہی تم پاس بھیجنا ضرور جانا (۲۶) کہ وہ تم سب کا بہت مشتاق ہی اور اِس واسطے کہ تم نے اُس کی بیماری کا حال سنا تھا اُداس رہتا تھا (۲۷) وہ تو بیماری سے مرنے پر تھا پر خدا نے اُس پر رحم کیا اور فقط اُس پر نہیں بلکہ مجھ پر بھی تاکہ غموں پر غم نہ کھاؤں (۲۸) سو میں نے اُسے بہت جلد بھیجا تاکہ تم اُس کی دوبارہ ملاقات سے خوش ہو اور میرا بھی غم گھٹے (۲۹) پس تم اُس کو خداوند کے سب کمال خوشی سے قبول کرو اور ایسوں کی عزت کرو (۳۰) اِس لیئے کہ وہ مسیح کے کام کے واسطے مرنے پر تھا بلکہ اُس نے اپنی زندگی کو جوکھوں میں ڈالا تاکہ اُس کمی کو جو میرے حق میں تمہاری خدمت کی تھی پورا کرے *

ہمان کے لیئے ایک جان ہوکے کوشش کرتے ہو (۲۸) اور یہہ کہ مخالفوں
ے کسی بات میں ہول نہیں کھاتے کیونکہ یہہ اُن کے لیئے ہلاکت کا پر
ہمارے واسطے خدا کی طرف سے نجات کا نشان ہی (۲۹) کیونکہ
سیح کی بابت تمہیں یہہ بخشا گیا کہ تم نہ فقط اُس پر ایمان لاؤ بلکہ
یہہ کہ اُس کی خاطر دکھہ بھی پاؤ (۳۰) کہ تم اُس طور پر جانفشانی
کرتے ہو جس طور پر تم نے مجھے کرتے دیکھا اور اب سنتے ہو کہ میں
کرتا ہوں *

۲ باب

(۱) سو اگر مسیح میں کچھہ دلاسا اور محبت کی کچھہ تسلی اور اگر روح
کی کچھہ رفاقت اور اگر کچھہ رحم اور دردمندی ہی (۲) تو میری
خوشی کو پورا کرو کہ ایک سا مزاج رکھو ایک سی محبت رکھو ایک جان
ہو ایک دل ہو (۳) چیگڑے اور جھوٹے فخر سے کچھہ نہ کرو پر
خاکساری سے ایک دوسرے کو اپنے سے بہتر جانو (۴) تم میں سے ہر ایک
اپنے احوال پر نہیں بلکہ ہر ایک دوسروں کے احوال پر بھی لحاظ کرے
(۵) پس تمہارا مزاج وہی ہووے جو مسیح یسوع کا بھی تھا (۶) کہ
اُس نے خدا کی صورت میں ہوکے خدا کے برابر ہونا غنیمت نہ جانا
(۷) لیکن اُس نے آپ کو تہی کیا کہ خادم کی صورت پکڑی اور انسان
کی شکل بنا (۸) اور آدمی کی صورت میں ظاہر ہوکے آپ کو پست
کیا اور مرنے تک بلکہ صلیبی موت تک فرمانبردار رہا (۹) اِس واسطے
خدا ہی نے اُسے بہت سرفراز کیا اور اُس کو ایسا نام جو سب ناموں سے
بزرگ ہی بخشا (۱۰) تاکہ یسوع کا نام لیکے ہر ایک کیا آسمانی کیا
زمینی کیا وے جو زمین کے تلے ہیں گھٹنا ٹیکے (۱۱) اور ہر ایک زبان اِقرار
کرے کہ یسوع مسیح خداوند ہی تا کہ خدا باپ کا جلال ہووے (۱۲) سو
اے میرے بھائیو جس طرح تم ہمیشہ فرمانبرداری کرتے آئے ہو اُسی طرح
تم نہ صرف میری حاضری میں بلکہ اب میری غیر حاضری میں
بہت زیادہ ڈرتے اور تھرتھراتے ہوئے اپنی نجات کے کام کیئے جاؤ
(۱۳) کیونکہ خدا ہی ہی جو تم میں اثر کرتا کہ تم اُس کی مرضی کے
مطابق چاہو اور کام بھی کرو (۱۴) سب کام بے کُڑکُڑائے اور بن تکرار کیئے

راستبازی کے پھلوں سے جو یسوع مسیح کے سبب سے ہیں لدے رہو تاکہ خدا کا جلال اور اُس کی ستایش ہووے (۱۲) اور اے بھائیو میں چاہتا ہوں کہ تم جانو کہ جو مجھ پر گذرا ہے سو انجیل کی زیادہ ترقی کے لیئے واقع ہوا (۱۳) یہاں تک کہ قیصری سپاہیوں کی ساری چھاؤنی اور باقی سب لوگوں میں مشہور ہوا کہ مسیح کے واسطے بندھا ہوں (۱۴) اور اکثروں نے اُن میں سے جو خداوند میں بھائی ہیں میری زنجیروں سے دلیر ہوکے بے خوف کلام بولنے کی زیادہ جرأت پیدا کی (۱۵) بعضے لوگ تو ڈاہ اور جھگڑے سے اور بعضے نیک نیت سے مسیح کی منادی کرتے ہیں (۱۶) جھگڑالو تو صاف دل سے مسیح کی انجیل نہیں سناتے بلکہ اِس خیال سے کہ میری زنجیروں پر اور رنج بڑھاویں (۱۷) پر محبت والے یہ جانکر انجیل سناتے ہیں کہ میں انجیل ثابت کرنے کے واسطے مقرر ہوا ہوں۔ (۱۸) پس کیا ہے ہر طرح سے مسیح کی خبر دی جاتی ہے خواہ مکاری سے خواہ سچائی سے اور میں اُس میں خوش ہوں بلکہ خوش رہونگا بھی (۱۹) کیونکہ میں جانتا کہ تمہاری دعا اور یسوع مسیح کی روح کی مدد سے اِس کا انجام میری نجات ہوگی (۲۰) چنانچہ میری توقع اور اُمید یہ ہے کہ میں کسی بات میں شرمندہ نہ ہونگا بلکہ کمال دلیری سے ہمیشہ کی طرح اب بھی مسیح میرے بدن سے خواہ میرے جیتے خواہ میرے مرنے پر بزرگی پاویگا (۲۱) کیونکہ زندگی میرے لیئے مسیح ہے اور موت نفع ہے (۲۲) پر اگر میرا جسم میں زندہ رہنا بھی میری محنت کا پھل ہووے تو میں نہیں جانتا کہ کسے اختیار کروں (۲۳) کہ میں دونوں کی بند میں جکڑا ہوں مجھے آرزو ہے کہ جیتکارا پاؤں اور مسیح کے ساتھ رہوں کہ یہ بہت بہتر ہے (۲۴) پر جسم میں رہنا تمہاری خاطر اُس سے زیادہ ضرور ہے (۲۵) اور میں یہ یقین جانتا ہوں کہ میں رہونگا اور تم سب کے ساتھ ٹھہرونگا تاکہ تم ایمان میں ترقی کرو اور خوش رہو (۲۶) کہ تمہارا فخر جو مسیح یسوع کی بابت میرے سبب سے ہے سو میرے تمہارے پاس پھر آنے سے زیادہ ہووے (۲۷) صرف مسیح کی انجیل کے موافق چلن کرو تاکہ میں خواہ آؤں اور تمہیں دیکھوں خواہ نہ آؤں تمہارا یہ احوال سنوں کہ تم ایک روح میں قائم ہو رہے اور انجیل کے

پولس رسول کا خط

فلپیوں کو

۱ باب

یسوع مسیح کے بندے پولس اور تمطاؤس فلپی شہر کے اُن سب مقدسوں کو جو مسیح یسوع میں شامل ہیں نگہبانوں اور خادموں سمیت (۲) فضل اور سلامتی ہمارے باپ خدا اور خداوند یسوع مسیح کی طرف سے تم پر ہووے (۳) میں جب جب تمہیں یاد کرتا اپنے خدا کا شکر بجا لاتا ہوں (۴) اور اپنی ہر ایک دعا میں خوشی سے ہمیشہ تم سب کے لیئے دعا مانگتا ہوں (۵) اِس لیئے کہ تم اول روز سے آج تک اِنجیل میں شریک رہے (۶) مجھے یہہ یقین ہی کہ وہ جس نے تم میں نیک کام شروع کیا ہی سو یسوع مسیح کے دن تک کرتا چلا جائیگا (۷) چنانچہ مناسب ہی کہ میں تم سب کے حق میں ایسا ہی سمجھوں کیونکہ تم میرے دل میں ہو اور میری زنجیروں اور اِنجیل کی بابت میرے عذر میں اور اُسے ثبوت پہنچانے میں تم سب میری نعمت میں شریک ہو (۸) کہ خدا میرا گواہ ہی کہ میں یسوع مسیح کی سی اُلفت رکھکے تم سب کا مشتاق ہوں (۹) اور میں یہہ دعا کرتا ہوں کہ تمہاری محبت دانائی اور کمال شعور کے ساتھہ زیادہ بڑھتی چلی جاوے (۱۰) تاکہ تم اُن چیزوں میں جن میں فرق ہی اِمتیاز کر جانو اور مسیح کے دن تک خالص رہو اور ٹھوکر نہ کھاؤ (۱۱) اور

حوتا باندھکے (۱۶) اور اُن سب کے اُوپر اِیمان کی سپر لگا کے جس سے تم اُس شریر کے سارے جلتے تیروں کو بجھا سکو قائم رہو (۱۷) اور نجات کا خود اور روح کی تلوار جو خدا کا کلام ہی لے لو (۱۸) اور کمال آرزو و مِنّت کے ساتھ ہر وقت روح میں دعا مانگو اور اُس کے لیئے سب مقدسوں کے واسطے نہایت مستعد ہوکے اور مِنّت کرکے جاگتے رہو (۱۹) اور میرے واسطے بھی تاکہ مجھے کلام کرنے کی طاقت عنایت ہو کہ میں منہ سے پروائی سے کھول جاوے تاکہ میں اِس اِنجیل کے بھید کا (۲۰) جس کے لیئے زنجیر سے جکڑا ہوا ایلچی ہوں ظاہر کروں کہ میں اُس کو بے خوف ایسا کہوں جیسا مجھے کہنا فرض ہی (۲۱) پر اِس لحاظ سے کہ تم بھی میرے احوال کو جانو کہ میں کیونکر اوقات بسر کرتا ہوں تیخکس جو پیارا بھائی اور خداوند کا معتبر خادم ہی تم کو سب باتیں بتائیگا (۲۲) جسے میں نے تمہارے پاس اِس واسطے بھیجا کہ تم ہمارے احوال کو جانو اور وہ تمہارے دلوں کو تسلی دے (۲۳) بھائیوں کی سلامتی ہو اور باپ خدا کی اور خداوند یسوع مسیح کی طرف سے اِیمان کے ساتھ محبت بھی ہووے (۲۴) فضل اُن سب پر ہووے جو ہمارے خداوند یسوع مسیح سے ایسی محبت رکھتے جو مٹنے کے قابل نہیں ہی * آمین *

یہ خط افسیس کو رسول نے روم سے تیخکس کے ہاتھ لکھ بھیجا *

آدمي اپنے باپ اور ما کو چھوڑیگا اور اپني جورو سے ملا رهیگا اور وے دونوں ایک تن هونگے (۳۲) یہہ بھید بڑا هی پر میں مسیح اور کلیسیئے کي بابت بولتا هوں (۳۳) بہر حال هر ایک تم میں سے اپني اپني جورو کو ایسا پیار کرے جیسا آپ کو اور عورت اپنے شوهر کا ادب کرے *

٦ باب

(۱) ای فرزندو تم خداوند کے لیئے اپنے ما باپ کے تابع رهو کیونکہ یہہ واجب هی (۲) تو اپنے ما باپ کي عزت کر کہ یہہ پہلا حکم هی جس کے ساتھ وعدہ هی (۳) تاکہ تیرا بھلا هو اور زمین پر تیري عمر دراز هووے (۴) اور ای بچےوالو تم اپنے فرزندوں کو غصہ مت دلاؤ پر خداوند کي تربیت اور نصیحت کرکے اُن کي پرورش کرو (۵) ای نوکرو تم اُن کے جو جسم کي نسبت تمهارے خاوند هیں اپنے دلوں کي صفائي سے ڈرتے اور تھرتھراتے هوئے ایسے فرمانبردار هو جیسے مسیح کے (۶) اور آدمي کے خوشامد کرنیوالوں کي طرح دکھانے کو نہیں بلکہ مسیح کے بندوں کي مانند دل سے خدا کي مرضي پر چلو (۷) اور خوشي سے نوکري کرو اُسے خداوند کي جانکر نہ کہ آدمیوں کي (۸) کہ تم جانتے هو کہ جو کوئي کچھ اچھا کام کریگا کیا غلام کیا آزاد خداوند سے ویسا هي پاویگا (۹) اور ای خاوندو تم بھي اُن سے ایسا هي کرو اور دھمکي دینے سے باز آؤ کیونکہ تم جانتے هو کہ تمهارا بھي خاوند آسمان پر هی اور وہ کسي کے ظاهر پر نظر نہیں کرتا (۱۰) باقي ای میرے بھائیو خداوند اور اُس کي قدرت کي قوت میں زورآور بنو (۱۱) خدا کے سارے هتھیار باندھو تاکہ تم شیطان کے منصوبوں کے مقابل قائم رہ سکو (۱۲) کیونکہ همیں خون اور جسم سے کشتي کرني نہیں بلکہ حکومتوں سے اور ریاستوں سے اور اِس دنیا کي تاریکي کے اِقتداروالوں سے اور شرارت کي روحوں سے جو افلاکي مکانوں میں هیں (۱۳) اِس واسطے تم خدا کے سارے هتھیار اُٹھا لو تاکہ تم برے دن میں مقابلہ کر سکو اور سب کاموں کو انجام دیکے قائم رہ سکو (۱۴) اِس لیئے تم اپني کمر سچائي سے کسکے اور راستبازي کا بکتر پہنکے (۱۵) اور پانوں میں صلح بخشنیوالي اِنجیل کي چالاکي کا

خداوند کو کیا خوش آتا ہی (۱۱) اور تاریکی کے لاحاصل کاموں میں شریک مت ہو بلکہ بیشتر اُن کو ملامت ہی کرو (۱۲) کیونکہ اُن کے پوشیدہ کاموں کا ذکر بھی کرنا شرم ہی (۱۳) اور ساری چیزیں جو ملامت کے لائق ہیں روشنی سے ظاہر ہوتی ہیں کیونکہ ہر ایک چیز جو روشن کرتی روشنی ہی (۱۴) اِس لیئے وہ کہتا ہی ارے آ تو جو سوتا ہی جاگ اور مُردوں میں سے اُٹھ کہ مسیح تجھے روشن کریگا (۱۵) پس خبردار تم دیکھ بھال کے چلو دانایوں کی طرح نہیں بلکہ داناؤں کی مانند (۱۶) اور وقت کو غنیمت جانو کیونکہ دن برے ہیں (۱۷) اِس واسطے تم بےتمیز نہ رہو بلکہ سمجھو کہ خداوند کی مرضی کیا ہی (۱۸) اور شراب پیکے متوالے نہ ہو کہ اُس میں حرامی ہی بلکہ روح سے بھر جاؤ (۱۹) اور آپس میں زبور اور گیت اور روحانی غزلیں گایا کرو اور اپنے دل میں خداوند کے لیئے گاتے بجاتے رہو (۲۰) اور ہمیشہ سب باتوں میں ہمارے خداوند یسوع مسیح کے نام سے خدا باپ کے شکرگذار رہو (۲۱) اور خدا کے خوف سے ایک دوسرے کی فرمانبرداری کرو (۲۲) اے عورتو اپنے شوہروں کی ایسی فرمانبردار رہو جیسے خداوند کی (۲۳) کیونکہ شوہر جورو کا سر ہی جیسے کہ مسیح بھی کلیسیئے کا سر اور وہ بدن کا بچانیوالا ہی (۲۴) توبھی جیسے کلیسیا مسیح کی فرمانبردار ہی ویسے ہی جوروئیں بھی ہر بات میں اپنے شوہروں کی ہوویں (۲۵) اے مردو اپنی جوروؤں کو پیار کرو جیسا مسیح نے بھی کلیسیئے کو پیار کیا اور اپنے تئیں اُس کے بدلے دیا (۲۶) تاکہ اُس کو پانی کے غسل سے کلام کے ساتھ صاف کرکے مقدس کرے (۲۷) اور اُسے اپنے پاس ایک ایسی جلالی کلیسیا حاضر کرے کہ جس میں داغ یا چین یا کوئی ایسی چیز نہ ہووے بلکہ جو مقدس اور بےعیب ہو (۲۸) یوں ہی مردوں پر لازم ہی کہ اپنی جوروؤں کو ایسا پیار کریں جیسا اپنے بدن کو جو اپنی جورو کو پیار کرتا ہی سو آپ کو پیار کرتا ہی (۲۹) کیونکہ کسی نے اپنے جسم سے کبھی دشمنی نہ کی بلکہ وہ اُسے پالتا اور پرستا ہی جیسا خداوند بھی کلیسیئے کو (۳۰) کیونکہ ہم اُس کے بدن کے عضو اور اُس کے گوشت اور ہڈیوں میں سے ہیں (۳۱) اِسی سبب سے

ق راستبازي اور حقيقي پاکيزگي ميں پيدا هوئي پهنو (۲۵) اِس
ے جهوٹهہ چهوڑ کے هر ایک شخص اپنے پڑوسي سے سچ بولے کہ هم
آپس ميں ایک دوسرے کے عضو هيں (۲۶) غصے تو هو پر گناہ نہ کرو
نا نہ هو کہ سورج ڈوبے اور تم خفا کے خفا رهو (۲۷) اور شيطان کو
گہہ نہ دو (۲۸) چوري کرنيوالا پهر چوري نہ کرے بلکہ اچها پيشہ اِختيار
لے هاتهوں سے محنت کرے تاکہ محتاج کو کچهہ دے سکے (۲۹) کوئي
دي بات تمهارے منہہ سے نہ نکلے بلکہ وہ جو ضروري ترقي کے ليئے
چهي تهہرے تاکہ سننيوالوں کو فائدہ بخشے (۳۰) اور خدا کي روح
قدس کو جس سے تم پر خلاصي کے دن تک مہر هوئي رنجيدہ نہ کرو
۳۱) ساري کرواهت اور غضب اور غصہ اور غل اور بدگوئي تمام بدخواهي
سميت تم سے دور کي جاویں (۳۲) اور تم ایک دوسرے پر مہربان اور
ردہمند هو اور ایک دوسرے کو بخشا کرو چنانچہ خدا نے بهي مسيح کے
ليئے تمهيں بخشا هی*

۵ باب

(۱) پس تم عزيز فرزندوں کي طرح خدا کے پيرو هو (۲) اور محبت سے
چلو جيسے مسيح نے بهي هم سے محبت کي اور خوشبو کے ليئے همارے
عوض ميں اپنے تئيں خدا کے آگے نذر اور قربان کيا (۳) اور حرام‌کاري اور
هر طرح کي ناپاکي يا لالچ کا تم ميں ذکر تک نہ هو جيسا مقدس لوگوں
کو مناسب هی (۴) اور بےشرمي اور بيهودہ گوئي يا ٹهٹهےبازي جو
نامناسب هي نہ هووے بلکہ بيشتر شکرگذاري (۵) کيونکہ تم تو يہہ
جانتے هو کہ کسي حرامکار يا ناپاک يا لالچي کو جو بت‌پرست هی
مسيح اور خدا کي بادشاهت ميں ميراث نہيں هی (۶) کوئي تم کو
بيهودہ باتوں سے بهلاوا نہ دے کيونکہ ايسي باتوں کے سبب خدا کا غضب
نافرماني کے فرزندوں پر پڑتا هی (۷) پس تم اُن کے شريک مت هو
(۸) کيونکہ تم آگے تاريکي تهے پر اب خدا ميں هوکے نور هو سو نور کے
فرزندوں کي طرح چلو (۹) (اِس ليئے کہ روح کا پهل جو هی کمال
خوبي اور راستبازي اور سچائي هی) (۱۰) اور دريافت کرتے جاؤ کہ

(۸) اِس واسطے وہ کہتا ہی کہ اُس نے اُونچے پر چڑھکے قید کو قید کیا اور آدمیوں کو اِنعام دیئے (۹) (پر اُس کا اُوپر چڑھنا سوا اُس کے اور کیا ہی کہ وہ پہلے زمین کے نیچے اُترا (۱۰) وہ جو اُترا سو وہی ہی جو سارے آسمانوں پر چڑھا تاکہ سب چیزوں کو بھرپور کرے) (۱۱) اور اُس نے بعضوں کو رسول اور بعضوں کو نبی اور بعضوں کو اِنجیل کے منادی کرنیوالے اور بعضوں کو چرواہے اور بعضوں کو اُستاد مقرر کر دیا (۱۲) تاکہ مقدس لوگ خدمت کے کام میں آراستہ ہوتے جاویں اور مسیح کا بدن بنا جائے (۱۳) جب تک کہ ہم سب کے سب اِیمان اور خدا کے بیٹے کی پہچان کی یگانگی تک اور کامل اِنسان یعنے مسیح کے پورے قد کے اندازہ تلک نہ پہنچیں (۱۴) تاکہ ہم آگے کو لڑکے نہ رہیں کہ تعلیم کی مختلف ہواؤں سے اور آدمیوں کی پنچباری اور گمراہ کرنیوالے منصوبوں کے باندھنے میں اُن کی دغابازی سے موجوں کی طرح اُچھلتے بہتے پھریں (۱۵) بلکہ محبت کے پیرو ہوکے اُس میں جو سر ہی یعنے مسیح میں ہر طرح سے بڑھتے جاویں (۱۶) اُس سے سارا بدن ہر ایک عضو کے بند کے جُتنے سے خوب پیوستہ اور مضبوط ہوکر موافق اُس تاثیر کے جو بہ قدر ہر جز کے ہوتی ہی کل کو بڑھاتا ہی اور محبت میں اپنی ترقی کرتا جاتا ہی (۱۷) اِس لیئے میں یہ کہتا ہوں اور خداوند کے آگے گواہ کی طرح جتا دیتا ہوں کہ تم آگے کو ایسی چال نہ چلو جیسے اور غیرقومیں اپنی باطل عقل کے موافق چلتی ہیں (۱۸) کہ اُن کی عقل تاریک ہو گئی ہی اور وے اُس جہالت کے سبب جو اُن میں ہی اور اپنے دلوں کی سختی کے باعث خدا کی زندگی سے جدا ہیں (۱۹) اُنہوں نے سن ہوکے آپ کو شہوت‌پرستی کے سپرد کیا تاکہ ہر طرح کے گندے کام حرص سے کریں (۲۰) پر تم نے مسیح کی ایسی تعلیم نہیں پائی (۲۱) اگر تم نے تو اُسکی سنی ہو اور اُس سے تعلیم پائی ہو اُس سچائی کے مطابق جو یسوع میں ہی (۲۲) کہ تم اگلے چال کی بابت اُس پرانی اِنسانیت کو جو فریب‌دینیوالی شہوتوں کے سبب سے خراب ہوئی ہی اُتارو (۲۳) اور اپنی سمجھ اور طبیعت کی نسبت نئے بنو (۲۴) اور نئی اِنسانیت کو جو خدا کے

ي میں ازل سے کیا (۱۲) چنانچہ ہم اُس میں ہوکے بےپروا ہوئے اور
س پر اِیمان لانے سے بھروسے کے ساتھ دخل بھي رکھتے ہیں (۱۳) پس
میں مِنّت کرتا ہوں کہ تم میري مصیبتوں کے سبب جو تمہاري خاطر
ہیں پست مت ہوؤ کیونکہ یے تمہارے لیئے عزت ہیں (۱۴) اِس
واسطے میں ہمارے خداوند یسوع مسیح کے باپ کے آگے اپنے گُھٹنے ٹیکتا
ہوں (۱۵) (کہ اُس سے تمام خاندان آسمان اور زمین پر کہلاتا ہی)
(۱۶) کہ وہ اپنے جلال کي دولت کے موافق تمہیں یہہ دے کہ تم اُس
کي روح سے اپني باطني اِنسانیت میں بہت ہي زورآور ہو جاؤ
(۱۷) اور کہ مسیح تمہارے دلوں میں اِیمان کے وسیلے سے بسے اور کہ تم
محبت میں جڑ پیدا کرکے اور نیو ڈالکے (۱۸) سارے مقدس لوگوں
سمیت بہ خوبي سمجھ سکو کہ اُس کي چوڑان اور لنبان اور گہراؤ اور
اُونچان کتني ہی (۱۹) اور مسیح کي محبت کو جو جاننے سے بھي
باہر ہی جان سکو تاکہ تم خدا کي ساري بھرپوري تک بھر جاؤ (۲۰) اب
اُسکو جو ایسا قادر ہی کہ جو کچھہ ہم مانگتے یا خیال کرتے ہیں اُس
سے نہایت زیادہ اُس قدرت کے موافق جو ہم میں تاثیر کرتي کر سکتا
ہی (۲۱) اُس کو کلیسیئے کے درمیان مسیح یسوع میں پشت
در پشت ابد تک جلال ہووے * آمین *

۴ باب

(۱) پس میں جو خداوند کے لیئے قیدي ہوں تم سے اِلتماس کرتا
ہوں کہ جس بلاہت سے تم بلائے گئے اُس کے مناسب چلو (۲) کمال
خاکساري اور فروتني کے ساتھہ صبر کرکے محبت سے ایک دوسرے کي
برداشت کرو (۳) اور کوشش کرو کہ روح کي یگانگي صلح کے بند سے بندھي
رہے (۴) ایک بدن اور ایک روح ہی چنانچہ تمہیں بھي جو بلائے گئے
ہو اپنے بلائے جانے سے ایک ہي اُمید ہی (۵) ایک خداوند ایک
اِیمان ایک بپتسمہ (۶) ایک خدا جو سب کا باپ کہ سب کے
اُوپر اور سب کے درمیان اور تم سب میں ہی (۷) پر ہم میں
سے ہر ایک کو مسیح کے اِنعام کے انداز کے موافق فضل عنایت ہوا ہی

(۱۸) کیونکہ اُس ہی کے وسیلے ہم دونوں ایک ہی روح سے باپ کے پاس دخل پاتے ہیں (۱۹) سو اب تم بیگانہ اور مسافر نہیں بلکہ مقدسوں کے ہم شہری اور خدا کے گھرانے کے ہو (۲۰) اور رسولوں اور نبیوں کی نیو پر جہاں یسوع مسیح آپ کونے کا سرا ہی رتبے کی طرح۔ اُٹھائے گئے ہو (۲۱) جس سے ساری عمارت ایک ساتھ جڑکر مقدس ہیکل خداوند کے لیئے اُٹھتی جاتی ہی (۲۲) اور تم بھی اُس میں ہوکے اوروں کے ساتھ بنائے جاتے ہو تاکہ روح کے وسیلے سے خدا کے لیئے مکان بنو *

۳ باب

(۱) اِس واسطے میں پولس تم غیرقوموں کے لیئے یسوع مسیح کا قیدی ہوں (۲) اگر تم نے سنا ہو کہ مجھے تمہارے لیئے خدا کے فضل کی کارروائی دی گئی (۳) کہ اُس نے اِلہام سے اُس بھید کو مجھ پر کھولا (چنانچہ میں اُس کو تھوڑے میں آگے لکھا (۴) جسے تم پڑھکے جان سکتے ہو کہ میں مسیح کا بھید کس قدر سمجھتا ہوں) (۵) جو اگلے زمانوں میں بنی آدم کو اِس طرح نہ معلوم ہوا جس طرح اُس کے مقدس رسولوں اور نبیوں پر روح سے اب ظاہر ہو گیا (۶) کہ غیرقومیں اِنجیل کے وسیلے سے میراث میں شریک اور بدن میں شامل اور اُس کے وعدے میں جو مسیح کے سبب سے ہی ساجھی ہوں (۷) اور خدا کے فضل کے اِنعام سے جو اُس کی قدرت کی تاثیر سے مجھے ملا ہی میں اِس اِنجیل کا خادم ہوں (۸) مجھے جو سارے حقیرترین مقدسوں سے حقیر ہوں یہ فضل عنایت ہوا کہ میں غیرقوموں کے درمیان مسیح کی بےقیاس دولت کی خوشخبری دوں (۹) اور سب پر یہ بات روشن کروں کہ اُس بھید میں شرکت کیونکر ہوتی ہی جو ازل سے خدا میں جس نے سب کچھ یسوع مسیح سے پیدا کیا پوشیدہ تھا (۱۰) تاکہ اب کلیسیئے کے وسیلے سے خدا کی گوناگوں حکمت حکومتوں اور ریاستوں پر جو آسمانی مکانوں میں ہیں ظاہر ہو (۱۱) اُس اِرادے کے مطابق جس کو اُس نے ہمارے خداوند یسوع مسیح

زندہ کیا (۲) جن میں تم آگے اِس جہان کی روش پر ہوا کی حکومت کے سردار یعنے اُس روح کی طرح جو اب نافرمانبردار لوگوں میں تاثیر کرتی ہی چلتے تھے (۳) جن کے درمیان ہم سب کے سب اپنے جسم کی شہوتوں کے ساتھ زندگانی گذراتے اور تن من کی خواہشیں پوری کرتے تھے اور دوسروں کی مانند طبیعت سے غضب کے فرزند تھے (۴) پر خدا نے جو رحم میں غنی ہی اپنی بڑی محبت سے جس سے اُس نے ہم کو پیار کیا (۵) ہم کو جو گناہوں کے سبب مُردے تھے مسیح کے ساتھ جلایا (تم فضل ہی سے بچ گئے) (۶) اور اُس نے ہم کو اُس کے ساتھ اُٹھایا اور مسیح یسوع میں شامل کیئے ہوئے آسمانی مکانوں پر اُس کے ساتھ بٹھایا (۷) تاکہ وہ اپنی اُس مہربانی سے جو مسیح یسوع میں ہم پر ہی آنیوالے زمانے میں اپنے فضل کی بےنہایت دولت کو دکھاوے (۸) کیونکہ تم فضل کے سبب ایمان لاکے بچ گئے ہو اور یہہ تم سے نہیں خدا کی بخشش ہی (۹) اور یہہ اعمال کے سبب سے نہیں نہ ہو کہ کوئی فخر کرے (۱۰) کیونکہ ہم اُسی کی کاریگری ہیں اور مسیح یسوع میں ہوکے اچھے کاموں کے واسطے پیدا ہوئے جن کے لیئے خدا نے ہمیں آگے طیار کیا تھا تاکہ ہم اُنہیں کیا کریں (۱۱) اِس واسطے یاد کرو کہ تم آگے جسم کی نسبت غیرقومولے تھے ایسے کہ وے جو آپ کو مختون کہتے ہیں جن کا ختنہ جسمی اور ہاتھ سے ہوا تم کو نامختون کہتے تھے (۱۲) اور یہہ کہ اُس وقت مسیح سے جدا اور اِسرایل کی جمہوری سلطنت سے الگ اور وعدے کے عہدوں سے باہر اور ناأمید اور دنیا میں بےخدا تھے (۱۳) پر اب مسیح یسوع میں ہوکے تم جو آگے دور تھے مسیح کے لہو کے سبب سے نزدیک ہو گئے (۱۴) کیونکہ وہی ہماری صلح ہی جس نے دو کو ایک کیا اور اُس دیوار کو جو درمیان تھی ڈھا دیا (۱۵) چنانچہ اپنا جسم دیکے دشمنی کو یعنے شریعت کے حکموں اور رسموں کو کھو دیا تاکہ وہ صلح کرواکے دو سے آپ میں ایک نیا اِنسان بناوے (۱۶) اور آپ میں دشمنی مٹاکے صلیب کے سبب سے دونوں کو ایک تن بناکر خدا سے ملاوے (۱۷) اور اُس نے آکے تمہیں جو دور تھے اور اُنہیں جو نزدیک تھے صلح کی خوشخبری دی

باتوں کے ہوتے ہوئے کہ انتظام پر سب چیزوں کے سر بے خواہ وے جو آسمانوں پر خواہ وے جو زمین پر ہیں مسیح میں ملاوے (۱۱) جس میں ہم نے بھی اُس کے ارادے کے موافق جو اپنی مرضی و مصلحت سے سب کچھ کرتا ہی آگے سے مقرر ہوکے میراث پائی (۱۲) تاکہ ہم جنہوں نے پہلے مسیح پر بھروسا کیا اُس کے جلال کی ستایش کے باعث ہوویں (۱۳) اُسی میں تم بھی شامل ہوئے جنہوں نے کلام حق جو تمہاری نجات کی خوشخبری ہی سنا ہی اور اُسی میں بھی ہوکے تم نے جو ایمان لائے روح قدس کی جس کا وعدہ ہوا مہر پائی (۱۴) وہ ہمارے میراث پانے کا بیعانہ ہی جب تک کہ خریدے ہوؤں کی خلاصی نہ ہو تاکہ اُسکے جلال کی ستایش ہووے (۱۵) اِسلیئے میں بھی اُس ایمان کا حال سن کے جو تم میں خداوند یسوع پر ہی اور اُس محبت کا جسے تم سب مقدس لوگوں سے رکھتے ہو (۱۶) تمہاری بابت شکر کرنا اور اپنی دعاؤں میں تمہیں یاد کرنا نہیں چھوڑتا (۱۷) تاکہ ہمارے خداوند یسوع مسیح کا خدا جو جلال کا باپ ہی تمہیں اُس کی کامل پہچان میں حکمت اور مکاشفہ کی روح عطا کرے (۱۸) اور کہ تمہارے دل کی آنکھیں روشن ہو جاویں کہ تم معلوم کرو کہ اُس کے بلاوے میں کیا ہی اُمید ہی اور اُس کی جلالی میراث جو مقدسوں کے لیئے ہی کیا ہی دولت ہی (۱۹) اور ہم میں جو ایمان لاتے ہیں کیا ہی اُس کی کمال بڑی قدرت ہی اُس کی اُس زبردست قدرت کی تاثیر کے موافق (۲۰) جو اُس نے مسیح میں ظاہر کی جب اُسے مُردوں میں سے جلایا اور اپنے دہنے آسمانی مکانوں پر بٹھایا (۲۱) اور ساری حکومت اور اختیار اور قدرت اور خداوندی پر اور ہر ایک نام پر جو نہ صرف اِس جہان میں بلکہ آیندہ جہان میں بھی لیا جاتا ہی فائق کیا (۲۲) اور سب کچھ اُس کے پاؤں تلے کر دیا اور اُس کو کلیسیا کے لیئے سب کا سر بنایا (۲۳) جو اُس کا بدن اور اُس کی معموری ہی جو سب میں سب طرح سے

[illegible]

(۱) [illegible] اور تم کو جو [illegible] قصوروں اور گناہوں کے سبب مُردہ تھے

پولس رسول کا خط

افسیوں کو

۱ باب

پولس جو خدا کي مرضي سے یسوع مسیح کا رسول هی اُن مقدس لوگوں کو جو افسس میں هیں اور مسیح یسوع میں ایماندار هیں (۲) همارے باپ خدا اور خداوند یسوع مسیح کي طرف سے فضل اور سلامتي تم پر هوویں * (۳) مبارک هی خدا اور همارے خداوند یسوع مسیح کا باپ جس نے هم کو مسیح میں آسماني جاگهوں کے درمیان هر طرح کي روحاني برکت بخشي (۴) چنانچه اُس نے هم کو بناے عالم کے پیشتر اُس میں چن لیا تاکه هم اُس کے حضور محبت میں پاک اور بےعیب هوویں (۵) که اُس نے پهلے سے هماري بابت یوں مقرر کیا که هم اُس کے نیک اِرادے کے موافق یسوع مسیح کے وسیلے سے اُس کے لیپالک هوویں (۶) تاکه اُس کے فضل کے جلال کي تعریف هووے جس فضل سے اُس نے همیں اُس پیارے میں قبولیت بخشي (۷) هم اُس میں هوکے اُس خون کے وسیلے سے چهٹکارا یعنے گناهوں کي معافي اُس کے فضل کي دولت کے مطابق پاتے هیں (۸) جسے اُس نے هماري طرف کمال حکمت و اِمتیاز کے ساتهه بڑهایا (۹) که اُس نے اپني مرضي کے بهید کو اپنے نیک اِرادے کے موافق جو آگے هي سے آپ میں ٹهہرایا تها هم پر ظاهر کیا (۱۰) که وه

جانچے تب فخر کا سبب اپنے ہی میں پاویگا دوسرے میں نہیں (۵) کہ ہر ایک اپنا ہی بوجھ اُٹھاویگا (۶) جو کوئی کلام سیکھے سکھانیوالے کو ساری نعمتوں میں شریک کرے (۷) تم دغا نہ کھاؤ خدا ٹھٹھوں میں نہیں اُڑایا جاتا کیونکہ آدمی جو کچھ بوتا ہی سو ہی کاٹیگا (۸) اِس لیئے کہ جو کوئی اپنے جسم کے لیئے بوتا ہی سو جسم سے خرابی اُڑیگا اور جو روح کے لیئے بوتا ہی روح سے ہمیشہ کی زندگی پاویگا (۹) ہمیں چاہیئے کہ اچھے کام کرنے میں سست نہ ہوویں کیونکہ اگر ہم سست نہ ہوں تو بروقت کاٹینگے (۱۰) پس جہاں تک ہم داؤ پاویں سب سے نیکی کریں خاص کر اُن سے جو اہل ایمان میں (۱۱) تم دیکھتے ہو کہ میں نے تمہیں کیسا بڑا خط اپنے ہاتھ سے لکھا ہی (۱۲) جتنے لوگ جسم کے حق میں نیکنامی چاہتے ہیں وے زبردستی تمہارا ختنہ کرواتے ہیں صرف اِتنے واسطے کہ وے مسیح کی صلیب کی بابت ستائے نہ جاویں (۱۳) کیونکہ وے تو جو ختنہ کرواتے شریعت کو حفظ نہیں کرتے پر چاہتے ہیں کہ تم ختنہ کرواؤ تاکہ وے تمہارے جسم کی بابت فخر کریں (۱۴) پر ہرگز نہ ہووے کہ میں فخر کروں مگر اپنے خداوند یسوع مسیح کی صلیب پر جس سے دنیا میرے آگے مصلوب ہوئی اور میں دنیا کے آگے (۱۵) کیونکہ مسیح یسوع میں نہ مختونی کچھ ہی نہ نامختونی بلکہ نئی پیدایش شرط ہی (۱۶) اور جتنے اِس قانون پر چلتے ہیں سلامتی و رحم اُن پر اور خدا کے اِسرائیل پر ہووے (۱۷) آگے کو کوئی مجھے تکلیف نہ دے کیونکہ میں اپنے بدن پر خداوند یسوع کے سے داغ لیئے ہوئے پھرتا ہوں (۱۸) اے بھائیو ہمارے خداوند یسوع مسیح کا فضل تمہاری روحوں کے ساتھ رہے * آمین *

یہ خط گلتیوں کو رسولؐ نے روم سے لکھ بھیجا *

باب ۵

مجھو بلکہ محبت سے ایک دوسرے کی خدمت کرو (۱۴) اِس لیئے
ساری شریعت اِسی ایک بات میں ختم ھی کہ تو اپنے پڑوسی کو
سا پیار کر جیسا آپ کو (۱۵) پر اگر تم ایک دوسرے کو کاٹ کھاؤ
و خبردار نہ ھووے کہ تم ایک دوسرے کو نگل جاؤ (۱۶) پر میں کہتا
ھوں کہ تم روح سے چال چلو تو تم جسم کی خواہش کو پورا نہ کروگے
(۱۷) کیونکہ جسم کی خواہش روح کی مخالف ھی اور روح کی خواہش
جسم کی مخالف اور یے ایک دوسرے کے برخلاف ھیں یہاں تک کہ جو
کچھ تم چاھتے سو نہیں کر سکتے ھو (۱۸) پر اگر تم روح کی ھدایت
سے چلتے ھو تو شریعت کی بند میں نہیں (۱۹) اور جسم کے کام تو
ظاھر ھیں یہی زنا حرامکاری ناپاکی شہوت (۲۰) بت‌پرستی جادوگری
دشمنیاں قضیے رشک غضب جھگڑے جدائیاں بدعتیں (۲۱) ڈاہ
خون مستیاں اوباشیاں اور جو کام کہ اُن کی مانند ھیں اور اُن کی
بابت میں تمھیں آگے سے جتاتا ھوں جیسا میں نے اُس وقت بھی آگے
سے جتا دیا کہ ایسے کام کرنیوالے خدا کی بادشاھت کے وارث نہ ھونگے
(۲۲) پر روح کا پھل جو ھی سو محبت خوشی سلامتی صبر خیرخواھی
نیکی ایمانداری (۲۳) فروتنی پرھیزگاری ایسے ایسے کاموں کے مخالف
کوئی شریعت نہیں (۲۴) اور اُنھوں نے جو مسیح کے ھیں جسم کو اُس
کی بری خصلتوں اور خواھشوں سمیت صلیب پر کھینچا ھی (۲۵) اگر
ھم روح سے زندہ ھوئے تو چاھیئے کہ روح سے چال بھی چلیں (۲۶) ھم
جھوٹھا فخر نہ کریں ایک دوسرے کو نہ چڑاوے ایک دوسرے پر ڈاہ نہ کرے *

۶ باب

(۱) ای بھائیو اگر کوئی آدمی کسی خطا میں ناگہاں گرفتار ھو جاوے
تو تم جو روحانی ھو ایسے کو روح فروتنی سے سنبھالکے بحال کرو اور اپنے
اُوپر لحاظ رکھ کہ تو بھی اِمتحان میں نہ پڑے (۲) تم ایک دوسرے کے
بوجھ اُٹھا لو اور اِسی طرح سے مسیح کی شریعت کو پورا کرو
(۳) کیونکہ اگر کوئی آپ کو کچھ چیز سمجھے حالانکہ وہ کچھ نہیں ھی
تو وہ اپنے تئیں دھوکھا دیتا ھی (۴) لیکن ھر ایک اپنے ھی کام کو

خوش هو اور تو جو جنمے کا درد نہیں جانتي اب پھول اور قہقہے مار کیونکہ بے خصم کي اولاد خصموالي کي اولاد سے زیادہ هیں (۲۸) پس ای بھائیو هم اِضحاق کي طرح وعدے کے فرزند هیں (۲۹) پر جیسا کہ اُس وقت وہ جسکي پیدایش جسماني تھي اُسے جسکي پیدایش روحاني تھي ستاتا تھا ویسا اب بھي هوتا هی (۳۰) پر کتاب کیا کہتي هی کہ لونڈي کو اور اُس کے بیٹے کو نکال کیونکہ لونڈي کا بیٹا آزاد کے بیٹے کے ساتھ هرگز وارث نہ هوگا (۳۱) غرض ای بھائیو هم لونڈي کے بیٹے نہیں بلکہ آزاد کے هیں *

۵ باب

(۱) پس اُس آزادگي پر جس سے مسیح نے همیں آزاد کیا هی تم قایم رهو اور غلامي کے جوئے تلے دوبارہ نہ جُتو (۲) دیکھو میں پولس تم سے کہتا هوں اگر تم ختنہ کرواؤ تو مسیح سے تمھیں کچھ فائدہ نہ هوگا (۳) میں هر ایک آدمي پر جسکا ختنہ هوا هی پھر گواهي دیتا هوں کہ اُسے تمام شریعت پر عمل کرنا واجب هوا (۴) تم جو شریعت کے رو سے راستباز بنا چاهتے هو تو مسیح سے جدا هوئے تم فضل کي نظر سے گرے (۵) کہ هم تو روح کے سبب اِیمان کي راہ سے راستبازي کي اُمید کے بر آنے کے منتظر هیں (۶) اِس لیئے کہ مسیح یسوع میں مختوني اور نامختوني سے کچھ غرض نہیں مگر اِیمان سے جو محبت کي راہ سے اثر کرتا هی (۷) تم تو اچھي طرح دوڑتے تھے کس نے تمھیں روکا کہ تم سچائي کے فرمانبردار نہ هو (۸) یہ اِعتقاد تمھارے بلانیوالے سے نہیں هی (۹) تھوڑا سا خمیر ساري لوئي کو خمیر بنا دیتا هی (۱۰) مجھے تمھاري بابت خداوند سے یقین هی کہ تم اور طرح کے خیال نہ کروگے لیکن وہ جو تمھیں گھبراتا هی کوئي کیوں نہ هو سزا اُٹھاویگا (۱۱) اور ای بھائیو میں اگر اب ختنے کي منادي کرتا تو کاہے کو اب تک ستایا جاتا کہ صلیب کي ٹھوکر جاتي رهي هوتي (۱۲) کاشکہ وے جو تم کو بیقرار کر دیتے هیں اپنے تئیں کاٹ ڈالیں (۱۳) ای بھائیو تم تو آزادگي کے لیئے بلائے گئے هو مگر اُس آزادگي کو جسم کے لیئے فرصت مت

بزرگوں سے نرالے میں تا نہ ہو کہ میری حال کی یا اگلی دوڑدھوپ بےفایدہ ہووے (۳) پر طیطس کو جو میرے ساتھ تھا اور یونانی ہی ختنہ کروانے کی تکلیف نہ کی گئی (۴) اور یہہ جھوٹے بھائیوں کے سبب سے جو چپکے گھس آئے تاکہ اُس آزادگی کو جو ہمیں یسوع مسیح میں ملی ہی جاسوسی کرکے دریافت کریں تاکہ وے ہمیں غلامی میں لاویں (۵) جنکے ہم دبیل نہ ہوئے کہ گھڑی بھر بھی اُن کے تابع رہتے تاکہ اِنجیل کی سچائی تمہارے درمیان قایم رہے (۶) پر اُنسے جو ظاہر میں بزرگ تھے (سو جیسے تھے ویسے تھے مجھے کچھ کام نہیں خدا کسی آدمی کے ظاہر پر نظر نہیں کرتا) خیر اُن ہی کی طرف سے جو بزرگ تھے مجھے کچھ خاص حاصل مطلق نہ ہوا (۷) لیکن برخلاف اُس کے جب اُنہوں نے دیکھا کہ نامختونوں کے لیئے میں اِنجیل کا امانتدار ہوا جیسا مختونونکے لیئے پطرس تھا (۸) (کیونکہ جسنے مختونونکی رسالت کے لیئے پطرس میں اثر کیا اُس نے غیرقوموں کے لیئے مجھ میں بھی اثر کیا) (۹) اور جب یعقوب اور کیفاس اور یوحنا نے کہ گویا کلیسیئے کے ستون تھے اِس فضل کو جو مجھ پر ہوا تھا دریافت کیا تو مجھ اور برنباس کو شراکت کی راہ سے دھنا ہاتھ دیا کہ ہم غیرقوموں کے اور وے مختونوں کے پاس جاویں (۱۰) مگر اِتنا کہا کہ غریبوں کو یاد رکھو سو میں بھی اُس کام کے لیئے مستعد تھا (۱۱) پر جب پطرس انطاکیہ میں آیا تو میں نے رو برو اُس سے مقابلہ کیا اِسلیئے کہ وہ ملامت کے لائق تھا (۱۲) کیونکہ وہ پیشتر اُس سے کہ کئی شخص یعقوب کی طرف سے آئے غیرقوم‌والوں کے ساتھ کھایا کرتا تھا پر جب وے آئے تو مختونوں سے ڈرکے پیچھے ہٹا اور الگ ہو گیا (۱۳) اور باقی یہودیوں نے بھی اُسکے ساتھ دورنگی کی یہاں تک کہ برنباس بھی دبکر اُن کی ریا میں شریک ہوا (۱۴) جب میں نے دیکھا کہ وے اِنجیل کی سچائی پر سیدھی چال نہیں چلتے میں نے سبھوں کے سامھنے پطرس کو کہا کہ جب تو یہودی ہوکر غیرقوموںکی طرح نہ کہ یہودیوں کی طرح زندگی گذرانتا ہی پس تو کس واسطے غیرقوموں کو یہہ تکلیف دیتا ہی کہ یہودیوں کے طور پر چلیں (۱۵) ہم جو پیدایش سے یہودی ہیں اور غیرقوموں میں

ہوں یا خدا کو کیا میں آدمیوں کو خوش کیا چاہتا ہوں اگر میں اب تک آدمیوں کو خوش کرتا تو مسیح کا بندہ نہ ہوتا (۱۱) پر اے بھائیو میں تمہیں جتاتا ہوں کہ وہ انجیل جس کی میں نے خبر دی انسان کے طور پر نہیں ہے (۱۲) اس لیئے کہ میں نے اُس کو کسی آدمی سے نہ پایا نہ کسی نے مجھے سکھایا پر وہ یسوع مسیح کے الہام سے مجھے ملی (۱۳) تم نے میری اگلی چال چلن جب میں یہودی کے طریق پر چلتا تھا سنی ہے کہ کدوںکر میں خدا کی کلیسیئے کو نہایت ستاتا اور ویران کرتا تھا (۱۴) اور میں دین یہودی میں اپنی قوم کے اکثر ہم عمروں سے بڑھکر اپنے باپدادوں کی روایتوں پر زیادہ سرگرم تھا (۱۵) لیکن جب خدا کی مرضی ہوئی جسنے مجھے میری ماں کے پیٹ ہی میں سے الگ کیا اور اپنے فضل سے بلایا (۱۶) کہ اپنے بیٹے کو مجھ پر ظاہر کرے تاکہ میں اُسکی انجیل غیرقوموں کے بیچ سناؤں تب فوراً میں نے گوشت اور لہو سے صلاح نہ لی (۱۷) نہ یروسلم کو اُن پاس جو مجھ سے پہلے رسول تھے گیا پر میں عرب کو گیا پھر وہاں سے دمشق کو لوٹا (۱۸) تب اُس کے تین برس بعد پطرس سے ملاقات کرنے کو یروسلم میں گیا اور اُس کے ساتھ پندرہ دن رہا (۱۹) پر رسولوں میں سے کسی دوسرے کو نہ دیکھا مگر خداوند کے بھائی یعقوب کو (۲۰) اب جو باتیں میں تم کو لکھتا ہوں دیکھو خدا کے آگے کہتا ہوں کہ وے جھوٹی نہیں (۲۱) بعد اُس کے میں سوریہ میں اور قلقیہ کے ملکوں میں آیا (۲۲) اور یہودیہ کی مسیحی کلیسیائیں میری صورت سے واقف نہ تھیں (۲۳) اُنہوں نے صرف سنا تھا کہ وہ جو ہم پہلے ستاتا تھا سو اب اُس ایمان کی جسے وہ آگے برباد کرتا تھا خوشخبری دیتا ہے (۲۴) اور وے میری بابت خدا کی ستایش کرتے تھے ۔

۲ باب

(۱) پھر چودہ برس بعد میں برنباس کے ساتھ طیطس کو بھی اپنے ساتھ یروسلم کو پھر گیا (۲) اور میرا جانا الہام سے ہوا اور وہ انجیل جسکی منادی میں غیرقوموں میں کرتا ہوں اُن سے یہاں کی مگر

پولس رسول کا خط

گلتیوں کو

۱ باب

۱ پولس جو نہ آدمیوں سے نہ آدمی کے وسیلے سے بلکہ یسوع مسیح
اور خدا باپ سے جس نے اُس کو مُردوں میں سے جلایا رسول ہی
(۲) اور سارے بھائیوں سے جو میرے ساتھ ہیں گلتیا کی کلیسیاؤں کو
(۳) فضل اور سلامتی خدا باپ اور ہمارے خداوند یسوع مسیح کی طرف
سے تمہارے لیئے ہوویں (۴) جس نے ہمارے گناہوں کے بدلے میں اپنے
تئیں دیا تاکہ وہ ہم کو ہمارے باپ خدا کی مرضی کے مطابق اِس خراب
دنیا سے خلاصی بخشے (۵) جلال ابدی اُس کا ہی آمین (۶) میں
تعجب کرتا ہوں کہ تم اِتنی جلدی اُس سے جس نے تمہیں مسیح کے
فضل میں بلایا پھرکے دوسری اِنجیل کی طرف مائل ہوئے (۷) سو وہ
دوسری تو نہیں مگر بعضے ہیں جو تم کو گھبراتے ہیں اور مسیح کی
اِنجیل اُلٹ دینے چاہتے ہیں (۸) لیکن اگر ہم یا آسمان سے کوئی
فرشتہ سوا اُس اِنجیل کے جو ہم نے تمہیں سنائی دوسری اِنجیل تمہیں
سناوے سو ملعون ہووے (۹) جیسا ہم نے آگے کہا ویسا ہی اب میں پھر
کہتا ہوں کہ اگر کوئی تمہیں کسی دوسری اِنجیل کو سوا اُس کے جسے
تم نے پایا سناوے وہ ملعون ہووے (۱۰) کیا اب میں آدمیوں کو مناتا

گواہوں کے منہ سے ہر ایک بات ثابت ہو جائیگی (۲) میں نے پیشتر کہا ہی اور میں آپ کو دوبارہ حاضر ہوکے آگے کی خبر دیکے کہتا ہوں اور اب کہ غیر حاضر ہوں اُن کو جنہوں نے پیشتر گناہ کیئے اور باقی سبھوں کو بھی یہہ لکھتا ہوں کہ اگر میں پھر آؤں تو نہ چھوڑونگا (۳) اِس واسطے کہ تم اِس بات کی دلیل چاہتے ہو کہ مسیح ہی مجھ میں بولتا ہی جو تمہارے واسطے کمزور نہیں بلکہ تم میں زوراور ہی (۴) کہ اگرچہ وہ کمزوری سے صلیب پر مارا گیا لیکن خدا کی قدرت سے وہ جیتا ہی اور ہم بھی اُس میں شامل ہوکے کمزور ہیں پر اُس کے ساتھ خدا کی قدرت سے جو تمہارے حق میں ہی جیئینگے (۵) تم آپ کو جانچو کہ تم ایمان کے سامہ ہو کہ نہیں اپنے تئیں پرکھو کیا تم آپ کو نہیں جانتے کہ یسوع مسیح تم میں ہی اور نہیں تو تم نامقبول ہو (۶) پر میں اُمید رکھتا ہوں کہ تم معلوم کروگے کہ ہم نامقبول نہیں (۷) اور میں خدا سے یہہ دعا مانگتا ہوں کہ تم کچھہ بدی نہ کرو سو نہ اِس واسطے کہ ہم مقبول ظاہر ہوویں پر اِس واسطے کہ تم بھلا کرو اگرچہ ہم نامقبول کیے جاویں (۸) کیونکہ ہم سچائی کے برخلاف کچھہ نہیں پر سچائی کے واسطے سب کچھہ کر سکتے ہیں (۹) کیونکہ جب ہم کمزور اور تم زوراور ہو تو ہم خوش ہیں اور یہہ بھی چاہتے کہ تم کامل ہو (۱۰) اِس لیئے میں غیرحاضر ہوکے یہ باتیں لکھتا ہوں تاکہ میں حاضر ہوکے اُس اختیار کے موافق جو خداوند نے مجھے بنانے کے واسطے نہ ڈھا دینے کے واسطے دیا ہی تم پر سختی نہ کروں (۱۱) غرض اے بھائیو خوش رہو کامل ہو تسلّی پاؤ ایک دل ہوؤ ملے رہو کہ خدا جو محبت اور سلامتی کا داتا ہی تمہارے ساتھہ ہوگا (۱۲) تم آپس میں پاک بوسہ لیکے سلام کرو (۱۳) سارے مقدس لوگ تمہیں سلام کہتے ہیں (۱۴) اب خداوند یسوع مسیح کا فضل اور خدا کی محبت اور روح قدس کی صحبت تم سبھوں کے ساتھہ ہووے * آمین *

یہہ دوسرا خط قرنتیوں کے نام پر مقدونیہ کے فلپی شہر میں لکھا ہوا تیطس اور لوقا کے ہاتھہ بھیجا گیا *

میں سب سے بڑے رسولوں سے کچھ کمتر نہیں اگرچہ میں کچھ نہیں
ہوں (۱۲) رسول ہونے کے نشان کمال صبر اور معجزوں اور اچنبھوں اور
قدرتوں سے البتہ تمہارے بیچ ظاہر ہوئے (۱۳) تم کون سی بات میں
اور کلیسیاؤں سے کم تھے سوا اُسکے کہ میں نے تم پر بوجھ نہ ڈالا میری
یہہ ناانصافی معاف کیجیئے (۱۴) دیکھو میں پھر تیسری بار تمہارے
پاس آنے پر طیار ہوں لیکن پھر بھی تم پر بوجھ نہ ڈالونگا کیونکہ میں
تمہارا کچھ جو ہو سو اُسے نہیں بلکہ تمہیں کو ڈھونڈھتا ہوں کہ لڑکوں کو
ماں باپ کے لیئے نہیں بلکہ ماں باپ کو لڑکوں کے لیئے جمع کرنا چاہیئے
(۱۵) اور میں تمہاری جانوں کے واسطے بہت خوشی سے خرچ کرونگا اور
خرچ کیا جاؤنگا اگرچہ میں جتنا تمہیں زیادہ پیار کرتا ہوں اِتنا ہی کمتر
پیارا ہوں (۱۶) پر اگر مان لیوں کہ میں نے تم پر بوجھ نہیں ڈالا لیکن
شاید میں نے ہوشیاری سے تمہیں فریب کرکے پھنسایا (۱۷) خیر جنہیں
میں نے تمہارے پاس بھیجا اُن میں سے کسی کے وسیلے میں نے نفع کے
واسطے کچھ تم پر زیادتی کی (۱۸) میں نے طیطس سے اِلتماس کیا اور
اُس کے ساتھ ایک بھائی کو بھیجا تو کیا طیطس نے تم پر نفع کے لیئے
زیادتی کی کیا ہم ایک ہی روح سے ایک ہی نقش قدم پر نہ چلتے تھے
(۱۹) پھر کیا تم گمان کرتے ہو کہ ہم تم سے عذر کرتے ہیں سو نہیں اے
پیارو ہم خدا کے آگے مسیح میں ہوکے یہہ ساری باتیں تمہاری ترقی کے
لیئے کہتے ہیں (۲۰) میں ڈرتا ہوں کہیں ایسا نہ ہو کہ میں آکر
جیسا تمہیں چاہتا ہوں ویسا نہ پاؤں اور مجھے بھی جیسا تم نہیں
چاہتے ہو ویسا پاؤ نہ ہو کہ قضیہ اور ڈاہ اور غضب اور جھگڑے اور غیبتیں
اور کانا پھوسیاں اور شیخیاں اور ہنگامے ہوویں (۲۱) اور نہ ہو کہ جب
آؤں تب میرا خدا مجھے تمہارے سبب سے پست کرے کہ میں اُن
میں سے بہتوں کے سبب جو گناہ کر چکے ہیں اور اپنی ناپاکی اور
حرامکاری اور شہوت‌پرستی سے جو اُن سے ہوئی توبہ نہ کی افسوس کروں ؛

۱۳ باب

(۱) یہہ تیسرا مرتبہ ہے کہ میں تمہارے پاس آتا ہوں دو یا تین

میں داخل ہے جو بادشاہ ارتاس کی طرف سے تھا اِس اِرادے سے کہ مجھے پکڑلے دمشقیوں کے شہر پر چوکی بٹھائی (۳۳) تب میں کھڑکی کی راہ سے ایک ٹوکرے میں دیوار پر سے ٹکا دیا گیا اور اُس کے ہاتھوں سے بچ نکلا

۱۲ باب

(۱) بے شبہ اپنا فخر کرنا مجھے مناسب نہیں پر میں خداوند کی رویتوں اور مکاشفوں کا بیان کیا چاہتا ہوں (۲) مسیح کے ایک شخص کو میں جانتا ہوں کہ چودہ برس گذرے ہونگے کہ (وہ یا تو بدن کے ساتھ کہ یہ مجھے معلوم نہیں یا بغیر بدن کے یہ بھی مجھے معلوم نہیں خدا کو معلوم ہے) تیسرے آسمان تک اٹھا ایک پہنچایا گیا (۳) اور میں ایسے شخص کو جانتا ہوں کہ وہی (یا بدن کے ساتھ یا بدن کے بغیر کہ مجھے معلوم نہیں خدا کو معلوم ہے) (۴) فردوس تک اٹھا ایک پہنچایا گیا اور اُس نے وہ باتیں سنیں جو کہے کی نہیں اور جنکا کہنا بشر کا مقدور نہیں (۵) ایسے ہی آدمی پر میں فخر کرونگا پر میں آپ پر سوا اپنی کمزوریوں کے فخر نہ کرونگا (۶) کہ اگر میں فخر کیا چاہوں تو میں بیوقوف نہ ہوں کیونکہ سچ بولونگا پر میں آپ کو باز رکھتا ہوں تا نہ ہووے کہ کوئی مجھے اُس سے جیسا مجھے دیکھتا ہے یا جیسا میرے حق میں سنتا ہے زیادہ جانے (۷) اور تاکہ میں رویتوں کی زیادتی سے دل نہ پھولوں میرے جسم میں کانٹا جو شیطان کا پاک ہے کہ مجھے گھونسے مارے رکھا گیا تاکہ میں پھول نہ جاؤں (۸) اُسکے لیئے میں نے خداوند سے تین بار اِلتماس کیا کہ یہ مجھ میں سے دور ہو جاوے (۹) پر اُس نے یہ مجھ سے کہا کہ میرا فضل تجھے کفایت ہے کیونکہ میرا زور کمزوری میں پورا ہوتا ہے پس میں اپنی کمزوریوں پر بہت ہی خوشی سے فخر کرونگا تاکہ مسیح کا زور مجھ پر سایہ ڈالے (۱۰) سو میں مسیح کے واسطے کمزوریوں میں ملامتوں میں احتیاجوں میں ستائے جانے میں تنگیوں میں خوش ہوں کہ جب میں کمزور ہوں تب ہی زوراور ہوں (۱۱) میں فخر کرنے سے بیوقوف بنا تم ہی نے مجھے مجبور کیا کیونکہ لائق تھا کہ تم میری تعریف کرتے اِس لیئے کہ

تو بےوقوف بھی سمجھکے مجھے قبول کرے کہ میں بھی تھوڑا فخر کروں
(۱۷) جو کچھ کہ میں کہتا ہوں سو خداوند کی راہ سے نہیں بلکہ بیوقوفی
کی راہ سے اور اُس اِستقلال سے جو فخر کے ساتھ ہوتا کہتا ہوں
(۱۸) ازبسکہ بہت سے لوگ جسمانی طرح پر فخر کرتے ہیں تو میں بھی
فخر کرونگا (۱۹) کیونکہ تم بےوقوفوں کی برداشت خوشی سے کرتے ہو
اِس لیئے کہ آپ عقلمند ہو (۲۰) کہ جب کوئی تمہیں غلام بناتا ہی
یا جب کوئی تمہیں نگلتا ہی یا جب کوئی تم سے کچھ چھین لیتا ہی
یا جب کوئی آپ کو بلند کرتا ہی یا جب کوئی تمہارے منہہ پر طمانچہ
مارتا ہی تب تم برداشت کرتے ہو (۲۱) میں بےحرمتی کی بابت
بولتا ہوں کہ گویا ہم کمزور ہوتے پر جس بات میں کوئی دلیر ہی تو میں
بھی (بےوقوفی سے یہہ کہتا ہوں) دلیر ہوں (۲۲) کیا وے عبرانی ہیں
میں بھی ہوں کیا وے اِسرائیلی ہیں میں بھی ہوں کیا ابرہام کی نسل سے
ہیں میں بھی ہوں (۲۳) کیا مسیح کے خادم ہیں میں (دیوانی سے
کہتا ہوں) زیادہتر ہوں محنتوں میں زیادہ کوڑے کھانے میں حد سے زیادہ
قیدوں میں بیشتر موتوں میں اکثر (۲۴) میں نے یہودیوں سے پانچ بار
ایک کم چالیس کوڑے کھائے (۲۵) تین بار چھڑیوں سے مار کھائی ایک
دفع پتھراؤ کیا گیا تین مرتبہ جہاز کے ٹوٹ جانے کی بلا میں پڑا ایک رات
دن سمندر میں کاٹا (۲۶) میں سفروں میں بہت دریاؤں کے خطروں
میں چوروں کے خطروں میں اپنی قوموالوں سے خطروں میں غیر قوموالوں
سے خطروں میں شہر کے بیچ خطروں میں بیابان کے بیچ خطروں میں
سمندر کے بیچ خطروں میں جھوٹے بھائیوں کے بیچ خطروں میں رہا ہوں
(۲۷) محنت اور مشقت میں بارہا بیداریوں میں بھوکہ اور پیاس
میں فاقوں میں اکثر سردی اور ننگے رہنے کی حالت میں بھی رہا
ہوں (۲۸) اِن باہروالی چیزوں کے سوا ساری کلیسیاؤں کی فکر مجھ کو
ہر روز آ دباتی ہی (۲۹) کون کمزور ہی کہ میں کمزور نہیں ہوں کون
ٹھوکر کھاتا کہ میں نہیں جلتا (۳۰) اگر فخر کیا چاہیئے تو میں اپنی
کمزوریوں پر فخر کرونگا (۳۱) ہمارے خداوند یسوع مسیح کا خدا اور باپ
جو ہمیشہ مبارک ہی جانتا ہی کہ میں جھوٹہ نہیں کہتا (۳۲) دمشق

ہی کیونکہ میں نے تمہاری منگنی ایک ہی شوہر سے کی ہے تاکہ میں تم کو پاکدامن کنواری کی مانند مسیح کے پاس حاضر کروں (۳) پر میں ڈرتا ہوں کہیں ایسا نہ ہو کہ جیسے سانپ نے اپنی دغابازی سے حوا کو ٹھگا ویسے ہی تمہارے دل بھی اُس صدق سے جو مسیح میں ہے پھر کر خراب ہو جاویں (۴) کہ اگر کوئی آکر دوسرے یسوع کی منادی کرتا جس کی ہم نے منادی نہیں کی یا اگر کوئی اور روح جسے تم نے نہ پایا پاتا یا دوسری انجیل ملتی جو تمہیں نہ ملی تھی تو تمہارا برداشت کرنا خوب تھا (۵) کیونکہ میں اپنے تئیں سب سے بڑے رسولوں سے کچھ کم نہیں سمجھتا ہوں (۶) اور اگر کلام میں عوام سا ہوں پر علم میں نہیں لیکن ہم تو سب باتوں میں ہر طرح سے تم پر ظاہر ہوئے ہیں (۷) کیا یہ میرا گناہ ہوا کہ میں نے اپنے تئیں فروتن کیا تاکہ تم بلند ہو کیونکہ میں نے تمہیں خدا کی انجیل کی خوشخبری مفت سنائی (۸) میں نے اور دوسری کلیسیاؤں کو لوٹا کہ تمہاری خدمت کے لیئے اُن سے اجرت لیا (۹) اور جب میں تمہارے درمیان تھا اور محتاج ہوا تو بھی کسی پر بوجھ نہ دیا کیونکہ میری احتیاج کو اُن بھائیوں نے جو مقدونیہ سے آئے تھے دور کیا اور ہر ایک بات میں میں تم پر بوجھ ہونے سے باز رہا اور باز رہونگا (۱۰) مسیح کی سچائی سے جو مجھ میں ہے میں کہتا ہوں کہ یہ فخر اخیہ کی نواحی میں مجھ سے جدا نہ ہوگا (۱۱) کس واسطے کیا اِس واسطے کہ میں تم سے محبت نہیں رکھتا خدا جانتا ہے (۱۲) پر میں جو کرتا ہوں سو ہی کرتا رہونگا کہ میں اُن کو جو تاڑ ڈھونڈتے ہیں تاڑ بیٹھنے نہ دوں تاکہ جس بات میں وہ فخر کرتے ہیں اسے جیسے ہم ہیں ویسے ہی بنے رہیں (۱۳) کیونکہ ایسے لوگ جھوٹے رسول دغاباز کاریگر ہیں جو مسیح کے رسولوں کے بھیس بدل لیتے ہیں (۱۴) اور یہ کچھ تعجب نہیں کیونکہ شیطان بھی اپنی صورت کو نورانی فرشتہ سے بدل لیتا ہے (۱۵) اِس واسطے اگر اُس کے خادم بھی اپنی صورتیں راستبازی کے خادموں سے بدل لیں تو کچھ بڑی بات نہیں ہے پر اُن کا انجام اُن کے کاموں کے موافق ہوگا (۱۶) میں پھر کہتا ہوں کہ کوئی مجھے بیوقوف نہ سمجھے اور نہیں

مسیح کا فرمانبردار کرتے ہیں (۶) اور ہم مستعد ہیں کہ جب تمہاری فرمانبرداری پوری ہو تو ہم ہر طرح کی نافرمانبرداری کا بدلا لیویں (۷) کیا تم ظاہر پر نظر کرتے ہو اگر کسی کو اِسکا یقین ہی کہ وہ آپ مسیح کا ہی تو وہ یہہ بھی آپ سے غور کرے کہ جیسا وہ مسیح کا ہی ویسے ہم بھی مسیح کے ہیں (۸) کہ اگر میں اِس اِختیار پر جو خداوند نے بنانے نہ تمہارے ڈھا دینے کو ہمیں دیا ہی کچھ زیادہ فخر کروں تو شرمندہ نہ ہونگا (۹) میں یہہ کہتا ہوں نہ ہووے کہ میں ایسا ظاہر ہوؤں کہ خطوں کو لکھکے تمہیں ڈراتا ہوں (۱۰) کیونکہ کوئی کہتا ہی کہ اُس کے خط البتہ بھاری اور اثربخش ہیں پر وہ آپ جسم سے کمزور اور اُس کا کلام حقیر ہی (۱۱) سو ایسا آدمی سمجھ رکھے کہ جیسے پیٹھ پیچھے خطوں میں ہمارا کلام ہی ویسے ہی جب ہم حاضر ہونگے ہمارا کام بھی ہوگا (۱۲) کیونکہ ہماری یہہ جرات نہیں کہ ہم اپنے تئیں اُن میں شمار کریں یا اُن میں کے بعضوں سے مقابلہ کریں جو کہ اپنی تعریف کرتے ہیں لیکن وے آپس میں اپنی پیمایش کرکے اور آپ سے اپنا مقابلہ کرکے نادان ٹھہرتے ہیں (۱۳) پر ہم پیمانے سے باہر جاکے فخر نہ کرینگے بلکہ جس قانون کی پیمایش خدا نے ہمیں بانٹ دی جو تم تک پہنچتی ہی ہم اُسی کے موافق فخر کرینگے (۱۴) کیونکہ ہم حد سے باہر آپ کو نہیں بڑھاتے گویا تم تک نہ پہنچے ہوں اِس لیئے کہ ہم مسیح کی اِنجیل سناتے ہوئے تم تک بھی پہنچے ہیں (۱۵) اور ہم پیمانے کے باہر جاکر اوروں کی محنتوں پر فخر نہیں کرتے لیکن اُمیدوار ہیں کہ تم اپنے اِیمان میں ترقی کرکے ہم کو ہمارے قانون کے موافق بہت زیادہ بڑھا دو (۱۶) کہ ہم تمہاری سرحد کے اُس پار جاکے اِنجیل پہنچاویں اور دوسرے کے قانون پر جہاں سب طیار ہیں فخر نہ کریں (۱۷) پر جو فخر کرتا ہی سو خداوند پر فخر کرے (۱۸) کیونکہ جو اپنی تعریف کرتا ہی وہ نہیں بلکہ جس کی تعریف خداوند کرتا ہی وہی مقبول ہی ٭

۱۱ باب

(۱) کاش کہ ذرہ تم میری بےوقوفی کی برداشت کرو اور تم تو میری برداشت کرتے ہو (۲) مجھے تمہاری بابت خدا کی سی غیرت آتی

کاتیکا (۶) هر ایک حسطرح اپنے دل میں ٹھہراتا هی دیوے نه که د
سے یا لاچاری سے کیونکه خدا اُسی کو جو خوشی سے دیتا هی پیار کرتا
(۸) اور خدا تم پر هر طرح کی نعمت بڑھا سکتا هی تاکه تم همیـ
سب طرح کی کفایت رکھکے هر صورت کی نیکوکاری میں بڑھتے ج
(۹) (چنانچه لکھا هی که اُسنے بکھرایا هی اُسنے کنگلوں کو دیا هی اُس
کی راستباری همیشه کی هی (۱۰) اب جو بوے کے لیئے بیج اور کھا
کو روٹی بخشتا هی سو تم کو بونے کے لیئے بیج بخشے اور زیاده کرے اور
تمهاری راستباری کے پھل بڑھا دے) (۱۱) تاکه تم هر بات میں غنی
هوکے سب طرح کی سخاوت کرو که یه همارے وسیلے سے خدا کی
شکرگذاری کا باعث هوتا هی (۱۲) کیونکه اِس چندے کی خدمت نه
صرف مقدسوں کی احتیاجوں کو دور کرتی بلکه خدا تک بهنچتی که
بهتوں کے وسیلے اُس کی شکرگذاریاں هوتیں (۱۳) که وے اُس خدمت
کا حال تحریر کرکے اِس لیئے خدا کی ستایش کرتے هیں که تم مسیح
کی اِنجیل کے تابع هونے کا اِقرار کرتے هو اور اُن کی اور سب کی مدد کرنے
میں سخاوت کرتے هو (۱۴) اور وے تمهارے واسطے دعا مانگتے هیں اور
خدا کے اُس کمال فضل کے لیئے جو تم پر هی تمهیں بہت چاهتے هیں
(۱۵) خدا کا اُسکی بخشش پر جو بیان سے باهر هی شکر هو *

۱۰ باب

(۱) میں پولس تو تمهارے رو برو تم میں حقیر اور پیٹھ پیچھے تم پر
دلیر هوں مسیح کی فروتنی اور برداشت کا واسطه دیکے تم سے عرض کرتا
هوں (۲) مگر یه درخواست کرتا هوں که میں حاضر هوکے اُس استقلال
کے ساتھ دلیر نه هوؤں جس سے میں اُن پر جنکے نزدیک همارے چال
جسمانی هی دلیر هونا چاهتا هوں (۳) کیونکه هم اگرچه جسم میں
چلتے هیں پر جسم کے طور پر نهیں لڑتے (۴) (اِس لیئے که همارے لڑائی
کے هتهیار جسمانی نهیں پر خدا کے سبب قلعوں کے ڈھا دینے پر کارگر
هیں) (۵) که هم تصورں کو اور هر ایک بلندی کو جو خدا کی پہچان
کے برخلاف آپکو اُبھارتی هی گرا دیتے هیں اور هر ایک خیال کو قید کرکے

اور صرف یہي نہیں بلکہ وہ کلیسیاؤں کا چُنا ہوا بھي ہی کہ ہمارا
سفر ہوکے یہہ نعمت ساتھہ لے جائے جسکے ہم خادم ہیں تاکہ خداوند
کي ستایش کي جائے اور تمہاري ہمت ظاہر ہووے (۲۰) ہم اِس
خبردار رہتے ہیں کہ اِس خیرات فراوان کے سبب جس کے ہم
دم ہیں کوئي ہمیں بدنام نہ کرے (۲۱) اِس لیئے جو باتیں کہ
رف خداوند ہي کے نہیں بلکہ آدمیوں کے آگے بھي بھلي ہیں ہم اُن
لیئے دوراندیشي کرتے ہیں (۲۲) اور ہم نے اُن کے ساتھہ اپنے اُس
ائي کو بھیجا جسے ہم نے بہت سي باتوں میں بارہا آزماکر چالاک پایا
ر اب اُس بڑے بھروسے کے سبب سے جو اُس کا تم پر ہی بہت زیادہ
چالاک ہی (۲۳) باقي طیطس جو ہی وہ میرا شریک اور تمہارے واسطے
میرا ہمخدمت ہی اور ہمارے بھائي جو ہیں سو کلیسیاؤں کے رسول
ور مسیح کا جلال ہیں (۲۴) پس تم اپني محبت اور ہمارے اُس
فخر کو جو تمہاري بابت ہي اُن پر اور کلیسیاؤں کے سامہنے ثابت کیا کرو*

۹ باب

(۱) پر اُس خدمت کي بابت جو مقدس لوگوں کے واسطے ہی میرا
لکھنا تم کو زاید ہی (۲) کیونکہ میں تمہاري ہمت کو جانتا ہوں اور
اِس سبب سے مقدونیوں کے آگے تمہاري بڑائي کرتا ہوں کہ اخیہ کا ملک
پرسال سے طیار تھا اور تمہاري سرگرمي نے بہتوں کو اُبھارا (۳) لیکن میں
نے بھائیونکو بھیجا کہ ہماري وہ بڑائي جو اِس بات میں تمہاري بابت
تھي بےاصل نہ ٹھہرے تاکہ جیسا میں نے کہا ہی تم طیار ہو رہو
(۴) کہیں ایسا نہ ہو کہ اگر مقدونیہ کے لوگ میرے ساتھہ آویں اور تمہیں
طیار نہ پاویں ہم (تو ہم نہیں کہتے کہ تم) اُس بڑائي پر اِعتماد کرنے سے
شرمندہ ہوویں (۵) اِس واسطے میں نے بھائیوں سے یہہ درخواست کرنا
ضرور سمجھا کہ وے آگے تمہارے پاس جاویں اور تمہاري اُس سخاوت کے
پھل کو جسکا پیشتر بارہا ذکر ہوا آگے طیار کر رکھیں تاکہ وہ سخاوت کي
طرح نہ کہ بخیلي کي طرح موجود رہے (۶) پر بات یہہ ہی کہ جو دریغ
کرکے بوتا ہی دریغ سے کاٹیگا اور جو کشادہدل ہوکے بوتا ہی کشادہدلي سے

تا کہ ظاہر ہووے کہ قدرت کی بزرگی ہماری طرف سے نہیں بلکہ خدا کی طرف سے ہی (۸) اور ہم تو ہر طرف سے مصیبت میں ہیں لیکن شکنجے میں نہیں حیران ہیں پر ناامید نہیں (۹) ستائے جاتے ہیں پر اکیلے چھوڑے نہیں گئے گرائے جاتے ہیں پر ہلاک نہیں ہوئے (۱۰) کہ ہم خداوند یسوع مسیح کی موت کو اپنے بدن میں ہمیشہ لیئے پھرتے ہیں تا کہ یسوع کی زندگی بھی ہمارے جسم میں ظاہر ہووے (۱۱) کہ ہم جو زندہ ہیں یسوع کی خاطر ہمیشہ موت کے حوالے کیئے جاتے ہیں تا کہ یسوع کی زندگی بھی ہمارے فانی جسم میں ظاہر ہووے (۱۲) پس موت کا ہم میں اور زندگی کا تم میں اثر ہوتا ہی (۱۳) پر اِس سبب سے کہ اِیمان کی وہی روح ہم میں ہی جیسا لکھا ہی کہ میں اِیمان لایا اور اِس لیئے بولا ہم بھی اِیمان لائے اور اِسی واسطے بولتے ہیں (۱۴) کہ ہم جانتے ہیں کہ وہی جسنے خداوند یسوع کو جلایا سو ہم کو بھی یسوع کے ساتھ جلاویگا اور تمہارے ساتھ اپنے حضور میں حاضر کریگا (۱۵) کیونکہ ساری چیزیں تمہارے واسطے ہیں تا کہ وہ فضل جو نہایت ہوا خدا کے جلال کے لیئے بہتوں کے وسیلے سے شکرگذاری بڑھاوے (۱۶) اِس لیئے ہم اُداس نہیں ہوتے ہیں بلکہ ہرچند کہ ہماری ظاہری اِنسانیت نیست ہوتی ہی لیکن باطنی روز بروز نئی ہوتی جاتی ہی (۱۷) کہ ہماری پل بھر کی ہلکی مصیبت کیا ہی بےنہایت اور ابدی بھاری جلال ہمارے لیئے پیدا کرتی رہتی ہی (۱۸) کہ ہم نہ اُن چیزوں پر جو دیکھنے میں آتی ہیں بلکہ اُن چیزوں پر جو دیکھنے میں نہیں آتیں نظر کرتے ہیں کیونکہ جو چیزیں دیکھنے میں آتی ہیں چند روز کی ہیں اور وے جو دیکھنے میں نہیں آتیں ہمیشہ کی ہیں *

۵ باب

(۱) کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ جب ہمارا یہہ خیمہسا خاکی گھر اُجڑ جاوے تو ہم ایک عمارت خدا سے پاوینگے وہ ایک گھر ہی جو ہاتھوں سے نہیں بنا بلکہ ابدی اور آسمان پر ہی (۲) کہ ہم اِس میں آہیں کھینچتے اور بڑی آرزو رکھتے ہیں کہ اپنے آسمانی گھر سے ملبس ہوویں (۳) اِس

اگر بدست ہونیوالی چیز جلال کے ساتھ تھی تو وہ جو قائم رہنیوالی ہی کتنے ہی زیادہ جلال کے ساتھ نہ ہو (۱۲) پس ہم ایسی اُمید رکھکے بڑی بےپروائی سے بولتے ہیں (۱۳) اور ہم موسیٰ کی طرح عمل نہیں کرتے جس نے اپنے چہرے پر پردہ ڈالا تاکہ بنی اِسرائیل اُس اُٹھ جانیوالی کی غایت تک ٹکٹکی نہ دیکھیں (۱۴) لیکن اُن کے فہم تاریک ہو گئے کیونکہ آج تک پرانے عہدنامے کے پڑھنے میں وہی پردہ رہتا ہی اور اُٹھ نہیں جاتا کہ وہ پردہ مسیح سے جاتا رہتا ہی (۱۵) پس آج تک جب موسیٰ کی پڑھی جاتی ہی تو وہ پردہ اُن کے دل پر پڑا رہتا ہی (۱۶) لیکن جب خداوند کی طرف پھریگا تب وہ پردہ ہر طرف سے اُٹھ جائیگا (۱۷) اور خداوند وہی روح ہی اور جہاں کہیں خداوند کی روح ہی وہیں آزادگی ہی (۱۸) پر ہم سب بےپردہ کیئے ہوئے چہرے سے خداوند کے جلال کو آئینہ میں دیکھ دیکھکے جلال سے جلال تک خداوند کی روح کے وسیلے اُسی صورت پر بدلتے جاتے ہیں ۔

۴ باب

(۱) پس جب ہم نے یہہ خدمت پائی جیسا کہ ہم پر رحم ہوا تو ہم اُداس نہیں ہوتے (۲) بلکہ ہم نے شرم کے پوشیدہ کاموں سے کنارہ کیا اور دغاباری کی چال نہیں چلتے اور نہ خدا کی بات میں ملاوٹ کرتے ہیں بلکہ تمام حق کے ظاہر کرنے سے ہر ایک آدمی کے دل میں خدا کے حضور اپنے لیئے حکمہ کرتے ہیں (۳) اور ہماری اِنجیل اگر پوشیدہ ہووے تو اُنہیں پر پوشیدہ ہی جو ہلاک ہوتے ہیں (۴) کہ اِس جہان کے خدا نے اُنکی عقلوں کو جو بےایمان ہیں تاریک کر دیا ہی تا نہ ہووے کہ مسیح جو خدا کی صورت ہی اُسکی جلالوالی اِنجیل کی روشنی اُنپر چمکے (۵) کہ ہم اپنی نہیں بلکہ مسیح یسوع خداوند کی منادی کرتے ہیں اور اپنے تئیں یسوع کے لیئے تمہارے خادم ظاہر کرتے (۶) کیونکہ خدا جسکے حکم کے مطابق تاریکی سے روشنی چمکی اُسنے ہمارے دلوں کو روشن کیا تاکہ خدا کے جلال کی پہچان کا نور یسوع مسیح کے چہرے سے ہم میں جلوہگر ہو (۷) پر ہم یہ خزانہ مٹی کے برتنوں میں رکھتے ہیں

خدا کا جو مسیح میں ہم کو ہمیشہ فتحیاب کی طرح گشت کرواتا ہی اور اُسی کی پہچان کی خوشبو ہم سے ہر ایک جگہہ ظاہر کرواتا ہی (۱۵) کیونکہ ہم خدا کے آگے اُن کے لیئے جو بچائے جاتے ہیں اور اُن کے لیئے جو ہلاک ہوتے ہیں مسیح کی خوشبوئی ہیں (۱۶) بعضوں کو مرنے کے لیئے موت کی بو اور بعضوں کو جینے کے لیئے زندگی کی بو ہیں اور کون اِن باتوں کے لائق ہی (۱۷) کہ ہم بہتوں کی مانند خدا کے کلام میں ملونی نہیں کرتے بلکہ سچائی سے اور خدا کی طرف سے ہم خدا کے حضور مسیح میں ہوکے بولتے ہیں *

۳ باب

(۱) کیا ہم پھر اپنی نیکنامی جتانا شروع کرتے ہیں یا ہم اوروں کی طرح محتاج ہیں کہ نیکنامی کے خط تمہارے پاس لاویں یا تم سے نیکنامی کے خط لے جاویں (۲) ہمارا خط جو ہمارے دلوں پر لکھا ہی تم ہو اور اُسے سارے آدمی جانتے اور پڑھتے ہیں (۳) کہ تم ظاہر مسیح کے خط ہو جسکے طیار کرنے میں ہم خدمت کرنیوالے ہوئے اور وہ سیاہی سے نہیں بلکہ زندہ خدا کی روح سے اور پتھر کی تختیوں پر نہیں بلکہ دل کی تختیوں پر جو گوشت کی ہیں لکھا گیا ہی (۴) اور ہم ایسا بھروسا مسیح کی معرفت خدا پر رکھتے ہیں (۵) اِس لیئے نہیں کہ ہم لائق ہیں کہ آپ سے کچھہ خیال بھی کر سکیں بلکہ ہماری لیاقت خدا سے ہی (۶) جسنے ہم کو یہہ لیاقت بھی دی ہی کہ ہم نئے عہد کے خادم ہوویں حرف کے نہیں بلکہ روح کے کیونکہ حرف مار ڈالتا پر روح جلاتی ہی (۷) اور اگر موت کی وہ خدمت جو حرفی اور پتھروں پر کھودی گئی تھی ایسے جلال کے ساتھہ ہوئی کہ بنی اِسرائیل موسیٰ کے چہرے پر بہ سبب اُس جلال کے جو اُس کے چہرے پر تھا اور نیست ہونیوالا تھا بخوبی نظر نہ کر سکے (۸) تو روح کی خدمت کتنے زیادہ جلال کے ساتھہ نہ ہوگی (۹) کہ جب اِلزام دلادیوالی خدمت جلال ہی تو راستبازی کی خدمت کا جلال کتنا زیادہ نہ ہوگا (۱۰) بلکہ وہ جو جلالی ظاہر ہوا اِس بڑے جلالوالے کی نسبت سے جلال ہی نہ رکھتا تھا (۱۱) کیونکہ

دل پر گواہ آتا ہوں کہ میں نے تم پر رحم کیا کہ اب تک قرنتس میں نہیں آیا (۲۴) لیکن ہم تمہارے ایمان پر حکمرانی نہیں کرتے بلکہ تمہاری خوشی کے مددگار ہیں کیونکہ تم ایمان سے قائم رہتے ہو *

۲ باب

(۱) میں نے اپنے دل میں یہ ٹھانا کہ میں تمہارے پاس پھر غمگیں نہ آؤں (۲) کیونکہ اگر میں تمہیں غمگیں کروں تو کون ہے اُس کے سوا میں جسے میں نے غمگیں کیا مجھے خوش کر سکتا ہے (۳) اور میں نے تم کو یہ لکھا تا نہ ہو کہ میں آکر اُن سے جن سے چاہتا تھا میں خوش ہوؤں غمگیں ہوؤں کہ تم سبھوں کی طرف سے مجھے یقین ہو کہ جو میری خوشی ہے سو بھی خوشی تم سبھوں کی ہے (۴) کیونکہ میں نے بڑی مصیبت اور دلگیری سے بہت سے آنسو بہا بہاکر تمہیں لکھا اور اِس واسطے نہیں کہ تم غمگیں ہو پر اِس واسطے کہ تم میری اُس بڑی محبت کو جو تم سے ہے جانو (۵) اور اگر کسی نے غمگیں کیا تو اُس نے مجھی کو نہیں غمگیں کیا بلکہ ایک طور پر تم سب کو بھی میں اُس پر زیادہ بوجھ ڈالنے نہیں چاہتا ہوں (۶) پس یہ اِلزام جو بہتیروں سے اُٹھایا اُس کے واسطے بس ہے (۷) سو بہتر ہے کہ تم برخلاف اُسکے اُسکو معاف کرو اور تسلی دو تا کہیں ایسا نہ ہو کہ بہت سے اُسے کھا جاوے (۸) اِس لیئے میں تم سے عرض کرتا ہوں کہ تم اُس کے ساتھ اپنی محبت ثابت کرو (۹) کہ میں نے اِس واسطے بھی لکھا تھا کہ تمہیں جانچوں کہ تم ساری باتوں میں فرمانبردار ہو یا نہیں (۱۰) جسے تم کچھ معاف کرتے ہو اُسے میں بھی معاف کرتا ہوں اور میں نے جسے کچھ معاف کیا تمہاری خاطر سے مسیح کے حکم مقام ہوکر معاف کیا (۱۱) تا نہ ہووے کہ شیطان ہم پر زیادتی کرے کیونکہ ہم اُس کی تدبیروں سے ناواقف نہیں ہیں (۱۲) اور جب میں مسیح کی اِنجیل سنانے کو تروآس میں آیا اور خداوند سے میرے لیے ایک دروازہ کھل گیا (۱۳) تب میرے دل کو آرام نہ رہا کہ میں نے اپنے بھائی تیطس کو نہ پایا اور اُن سے رخصت ہوکر وہاں سے مقدونیہ میں آیا (۱۴) اب شکر

(۴۱) آفتاب کا جلال اؤر ہی اور ماہتاب کا جلال اؤر اور ستاروں کا جلال اؤر ہی کہ ستارہ ستارے سے جلال کي بہ نسبت فرق رکھتا ہی (۴۲) مُردوں کي قیامت بھي ایسي ہي ہی وہ فنا میں بویا جاتا اور بقا میں اُٹھتا ہی (۴۳) بےحرمتي میں بویا جاتا ہی اور جلال میں اُٹھتا ہی کمزوري میں بویا جاتا ہی زورآوري میں اُٹھتا ہی (۴۴) نفسوالا جسم بویا جاتا ہی اور روحاني جسم اُٹھتا ہی ایک نفسوالا جسم ہی اور ایک روحاني جسم (۴۵) چنانچہ لکھا ہی کہ پہلا آدمي یعنے آدم جیتي جان ہوا اور پچھلا آدم جلانیوالي روح ہوا (۴۶) لیکن روحاني پہلے نہ تھا بلکہ نفسوالا بعد اُس کے روحاني (۴۷) پہلا آدمي زمین سے خاکي ہی دوسرا آدمي خداوند آسمان سے ہی (۴۸) جیسا خاکي ویسے وے بھي جو خاکي ہیں اور جیسا آسماني ویسے وے بھي جو آسماني ہیں (۴۹) اور جس طرح ہم نے خاکي کي صورت پائي ہی ہم آسماني کي صورت بھي پاوینگے (۵۰) ای بھائیو میں اب یہہ کہتا ہوں کہ جسم اور خون خدا کي بادشاہت کے وارث نہیں ہو سکتے اور نہ فنا بقا کا وارث ہو سکتا ہی (۵۱) دیکھو میں تمھیں ایک بھید کي بات کہتا ہوں کہ ہم سب سوئینگے نہیں پر ہم سب بدل جائینگے (۵۲) ایک دم میں ایک پل میں پچھلا نرسنگا پھونکتے وقت کہ نرسنگا تو پھونکا جائیگا اور مُردے اُٹھکے غیرفاني ہونگے اور ہم بھي بدل جائینگے (۵۳) کیونکہ ضرور ہی کہ یہہ فاني بقا کو پہنے اور یہہ مرنیوالا ہمیشہ کي زندگي کو پہنے (۵۴) اور جب یہہ فاني غیرفاني کو اور یہہ مرنیوالا ہمیشہ کي زندگي کو پہن چکیگا تب وہ بات جو لکھي ہی پوري ہوگي کہ فتح نے موت کو نگل لیا (۵۵) ای موت تیرا ڈنک کہاں ای قبر تیري فتح کہاں (۵۶) موت کا ڈنک گناہ ہی اور گناہ کا زور شریعت ہی (۵۷) پر شکر خدا کا جسنے ہمیں ہمارے خداوند یسوع کے وسیلے فتح بخشي (۵۸) پس ای میرے عزیز بھائیو تم ثابتقدم اور پایدار رہو اور خداوند کے کام میں ہمیشہ ترقي کرتے رہو یہہ جانکر کہ تمھاري محنت خداوند میں بےفائدہ نہیں ہی *

پہلا پھل مسیح پھر وے جو مسیح کے ہیں اُس کے آنے پر (۲۴) بعد اُس کے آخرت ہی تب وہ بادشاہت خدا کے جو باپ ہی سپرد کریگا اور ساری حکومت اور سارے اِختیار و قدرت کو نیست کر دیگا (۲۵) کیونکہ جب تک کہ وہ سارے دشمنوں کو اپنے پایوں تلے نہ لاوے ضرور ہی کہ سلطنت کرے (۲۶) موت بھی جو آخری دشمن ہی نیست ہوگی (۲۷) کہ اُس نے سب کچھ اُس کے پایوں تلے کر دیا ہی مگر جب کہ وہ کہتا ہی کہ سب کچھ اُس کے تابع میں کر دیا تو ظاہر ہی کہ وہی الگ رہا جسنے سب کچھ اُس کے تابع میں کر دیا (۲۸) اور جب سب کچھ اُس کے تابع میں آویگا تب بیٹا آپ ہی اُس کا تابعدار ہو جاویگا جس نے سب چیزیں اُس کے تابع میں کر دیں تاکہ خدا سب میں سب کچھ ہووے (۲۹) نہیں تو وے جو کہ مُردوں کے اوپر بپتسمہ پاتے ہیں سو کیا کرینگے اگر مُردے مطلق نہ اُٹھیں تو کیوں مُردوں کے اوپر بپتسمہ پاتے ہیں (۳۰) اور پھر ہم کیوں ہر گھڑی خطرے میں پڑے ہیں (۳۱) مجھے تمہارے اِس فخر کی جو ہمارے خداوند مسیح یسوع سے ہی قسم کہ میں ہر روز مرتا ہوں (۳۲) اگر میں آدمی کی طرح افسس میں درندوں کے ساتھ لڑا تو مجھے کیا فائدہ اگر مُردے نہ اُٹھیں پس آؤ کھاویں پیویں کہ کل کے ہم مرینگے (۳۳) تم فریب نہ کھاؤ بری صحبتیں اچھی عادتوں کو بگاڑتی ہیں (۳۴) تم راستی کرنے کے لیئے جاگو اور گناہ نہ کرو کہ بعضوں میں خدا کی پہچان نہیں ہی میں تمہیں شرم دلانے کو یہ کہتا ہوں (۳۵) شاید کوئی کہے کہ مُردے کس طرح اُٹھتے ہیں اور کس جسم کے ساتھ آتے ہیں (۳۶) ای نادان جو چیز تو بوتا ہی اگر وہ نہ مرے تو کبھی جلائی نہ جائیگی (۳۷) اور یہ جو تو بوتا ہی وہ جسم نہیں ہی جو ہوویگا بلکہ نرا ایک دانہ ہی خواہ گیہوں خواہ کچھ اور کا (۳۸) پر خدا اُس کو جیسا اُس نے چاہا ایک جسم دیتا ہی اور ہر بیج کو اُس کا خاص جسم (۳۹) سب گوشت ایک طرح کے گوشت نہیں بلکہ آدمیوں کا گوشت اور ہی چوپایوں کا گوشت اور ہی مچھلیوں کا گوشت اور ہی پرندوں کا گوشت اور (۴۰) اور آسمانی جسم ہیں اور خاکی بھی ہیں پر آسمانیوں کا حُسن اور ہی ہے

(۴۱) آفتاب کا جلال اؤر هی اور ماهتاب کا جلال اؤر اور ستاروں کا جلال اؤر هی که ستارہ ستارے سے جلال کي به نسبت فرق رکھتا هی (۴۲) مُردوں کي قیامت بهي ایسي هي هی وہ فنا میں بویا جاتا اور بقا میں اُٹھتا هی (۴۳) بےحرمتي میں بویا جاتا هی اور جلال میں اُٹھتا هی کمزوري میں بویا جاتا هی زورآوري میں اُٹھتا هی (۴۴) نفسوالا جسم بویا جاتا هی اور روحاني جسم اُٹھتا هی ایک نفسوالا جسم هي اور ایک روحاني جسم (۴۵) چنانچه لکها هي که پهلا آدمي یعنے آدم جیتي جان هوا اور پچهلا آدم جلانیوالي روح هوا (۴۶) لیکن روحاني پهلے نه تها بلکه نفسوالا بعد اُس کے روحاني (۴۷) پهلا آدمي زمین سے خاکي هي دوسرا آدمي خداوند آسمان سے هی (۴۸) جیسا خاکي ویسے وے بهي جو خاکي هیں اور جیسا آسماني ویسے وے بهي جو آسماني هیں (۴۹) اور جس طرح هم نے خاکي کي صورت پائي هی هم آسماني کي صورت بهي پاوینگے (۵۰) ای بهائیو میں اب یهه کهتا هوں که جسم اور خون خدا کي بادشاهت کے وارث نهیں هو سکتے اور نه فنا بقا کا وارث هو سکتا هی (۵۱) دیکهو میں تمهیں ایک بهید کي بات کهتا هوں که هم سب سوئینگے نهیں پر هم سب بدل جائینگے (۵۲) ایک دم میں ایک پل میں پچهلا نرسنگا پهونکتے وقت که نرسنگا تو پهونکا جائیگا اور مُردے اُٹهکے غیرفاني هونگے اور هم بهي بدل جائینگے (۵۳) کیونکه ضرور هی که یهه فاني بقا کو پهنے اور یهه مرنیوالا همیشه کي زندگي کو پهنے (۵۴) اور جب یهه فاني غیرفاني کو اور یهه مرنیوالا همیشه کي زندگي کو پهن چکیگا تب وہ بات جو لکهي هی پوري هوگي که فتح نے موت کو نگل لیا (۵۵) ای موت تیرا ڈنک کهاں ای قبر تیري فتح کهاں (۵۶) موت کا ڈنک گناہ هی اور گناہ کا زور شریعت هی (۵۷) پر شکر خدا کا جسنے همیں همارے خداوند یسوع کے وسیلے فتح بخشي (۵۸) پس ای میرے عزیز بهائیو تم ثابتقدم اور پایدار رهو اور خداوند کے کام میں همیشه ترقي کرتے رهو یهه جانکر که تمهاري محنت خداوند میں بےفائدہ نهیں هی *

پہلے پھل مسیح پھر وے جو مسیح کے ہیں اُس کے آنے پر (۲۴) بعد اُ
کے آخرت ہی تب وہ بادشاہت خدا کے جو باپ ہی سپرد کریگا
ساری حکومت اور سارے اِختیار و قدرت کو نیست کر دیگا (۲۵) کیو
جب تک کہ وہ سارے دشمنوں کو اپنے پایوں تلے نہ لاوے ضرور ہی
سلطنت کرے (۲۶) موت بھی جو آخری دشمن ہی نیست ہوگ
(۲۷) کہ اُس نے سب کچھ اُس کے پایوں تلے کر دیا ہی مگر جب کہ
کہتا ہی کہ سب کچھ اُس کے تابع میں کر دیا تو ظاہر ہی کہ وہی الگ
رہا جسنے سب کچھ اُس کے تابع میں کر دیا (۲۸) اور جب سب
کچھ اُس کے تابع میں آویگا تب بیٹا آپ ہی اُس کا تابعدار ہو جاوے
جس نے سب چیزیں اُس کے تابع میں کر دیں تاکہ خدا سب میں
سب کچھ ہووے (۲۹) نہیں تو وے جو کہ مُردوں کے اوپر بپتسمہ پا
ہیں سو کیا کرینگے اگر مُردے مطلق نہ اُٹھیں تو کیوں مُردوں کے اُو
بپتسمہ پاتے ہیں (۳۰) اور پھر ہم کیوں ہر گھڑی خطرے میں پڑے ہیں
(۳۱) مجھے تمہارے اِس فخر کی جو ہمارے خداوند مسیح یسوع سے ہی
قسم کہ میں ہر روز مرتا ہوں (۳۲) اگر میں آدمی کی طرح افسس
میں درندوں کے ساتھ لڑا تو مجھے کیا فائدہ اگر مُردے نہ اُٹھیں پس آ
کھاویں پیویں کہ کل کے دن مرینگے (۳۳) تم فریب نہ کھاؤ بری صحبتیں
اچھی عادتوں کو بگاڑتی ہیں (۳۴) تم راستی کرنے کے لیئے جاگو اور گنا
نہ کرو کہ بعضوں میں خدا کی پہچان نہیں ہی میں تمہیں شرم دلانے
یہہ کہتا ہوں (۳۵) شاید کوئی کہے کہ مُردے کس طرح اُٹھتے ہیں ا
کس جسم کے ساتھ آتے ہیں (۳۶) اے نادان جو چیز تو بوتا ہی اگر
نہ مرے تو کبھی جلائی نہ جائیگی (۳۷) اور یہہ جو تو بوتا ہی وہ جس
نہیں ہی جو ہوویگا بلکہ نرا ایک دانہ ہی خواہ گیہوں خواہ کچھ ا
کا (۳۸) پر خدا اُس کو جیسا اُس نے چاہا ایک جسم دیتا ہی اور ہ
بیج کو اُس کا خاص جسم (۳۹) سب گوشت ایک طرح کے گوشت
نہیں بلکہ آدمیوں کا گوشت اور ہی چوپایوں کا گوشت اور ہی مچھلیوں
کا گوشت اور ہی پرندوں کا گوشت اور (۴۰) اور آسمانی جسم بھی
ہیں اور خاکی بھی ہیں پر آسمانیوں کا جلال اور ہی خاکیوں کا اور

کتابوں میں لکھا ہی مسیح ہمارے گناہوں کے واسطے موا (۴) اور گاڑا گیا اور تیسرے دن کتابوں کے موافق جی اُٹھا (۵) اور کیفاس کو اور اُس کے بعد بارھوں کو دکھائی دیا (۶) بعد اُس کے پانچ سو بھائیوں سے زیادہ تھے جنھیں وہ ایک بارہ دکھائی دیا اکثر اُن میں سے اب تک موجود ہیں پر کئی ایک سو گئے (۷) پھر یعقوب کو دکھائی دیا پھر سارے رسولوں کو (۸) اور سب کے پیچھے مجھ کو بھی جو ادھورے دنوں کا پیدا ہوں دکھائی دیا (۹) کہ میں رسولوں میں سب سے چھوٹا ہوں اور اِس لائق نہیں کہ رسول کہلاؤں: اِسواسطے کہ میں نے خدا کی کلیسیئے کو ستایا (۱۰) پر میں جو کچھ ہوں خدا کے فضل سے ہوں اور اُس کا فضل جو مجھ پر ہوا سو بےفائدہ نہ ہوا پر میں نے اُن سب سے زیادہ محنت کی نہ میں نے بلکہ خدا کے فضل نے جو میرے ساتھ تھا (۱۱) پس کیا میں کیا وے ایسی منادی کرتے ہیں اور تم ویسا ہی اِیمان لائے ہو (۱۲) اب اگر منادی کی جاتی ہی کہ مسیح مُردوں میں سے جی اُٹھا تو تم میں سے کئی ایک کیوں کہتے ہیں کہ مُردوں کی قیامت نہ ہوگی (۱۳) جب مُردوں کی قیامت نہیں تو مسیح بھی نہیں جی اُٹھا (۱۴) اور اگر مسیح نہیں جی اُٹھا تو ہماری منادی عبث ہی اور تمہارا اِیمان بھی عبث (۱۵) بلکہ ہم خدا کے جھوٹھے گواہ بھی ٹھہرے کیونکہ ہم نے خدا کی بابت گواہی دی کہ اُس نے مسیح کو پھر جلایا ہی جس کو اُس نے نہیں اُٹھایا اگر مُردے نہیں اُٹھتے (۱۶) کیونکہ اگر مُردے نہیں اُٹھتے تو مسیح بھی نہیں اُٹھا (۱۷) اور اگر مسیح نہیں اُٹھا تو تمہارا اِیمان بے فائدہ ہی تم اب تک اپنے گناہوں میں گرفتار ہو (۱۸) پھر وے بھی جو مسیح میں ہوکے سو گئے ہیں سو نیست ہوئے (۱۹) اگر ہم صرف اِسی زندگی میں مسیح سے اُمید رکھتے ہیں تو ہم سارے آدمیوں سے کمبخت ہیں (۲۰) پر اب مسیح تو مُردوں میں سے جی اُٹھا ہی اور اُن میں جو سو گئے ہیں پہلا پھل ہوا (۲۱) کہ جب آدمی کے سبب سے موت ہی تو آدمی ہی کے سبب سے مُردوں کی قیامت بھی ہی (۲۲) کیونکہ جیسا آدمی میں شامل ہوکے سب مرتے ہیں ویسا ہی مسیح میں شامل ہوکے سب جلائے جائینگے (۲۳) لیکن ہر ایک اپنی اپنی نوبت میں

ایک کے ساتھ زور یا کوئی تعلیم یا بیگانہ زبان یا اِلہام یا ترجمہ ہی چاہیئے کہ سب کچھ دینداری میں ترقی کے لیئے ہووے (۲۷) اگر کوئی کسی زبان میں بولے تو دو دو اور نہایت ہو تو تین تین ایک ایک کرکے بولیں اور ایک شخص ترجمہ کرے (۲۸) پر اگر کوئی ترجمہ کرنیوالا نہ ہو تو وہ کلیسیئے میں چپکا رہے اور اپنے اور خدا سے بولے (۲۹) نبیوں میں سے دو یا تین بولیں اور باقی تحویز کریں (۳۰) پر اگر کوئی بات دوسرے پر جو بیٹھا ہی کھل جاوے تو پہلا چپکا رہے (۳۱) کیونکہ تم سب کے سب ایک ایک کرکے نبوت کر سکتے ہو تاکہ سب سیکھیں اور سب تسلی پاویں (۳۲) اور نبیوں کی روحیں نبیوں کے تابع ہیں (۳۳) کیونکہ خدا بے اِنتظامی کا بانی نہیں پر سلامتی کا ہی جیسی مقدس لوگوں کی ساری کلیسیاؤں میں ہی (۳۴) تمہاری عورتیں کلیسیئے میں چپکی رہیں کہ اُنہیں بولنے کا حکم نہیں ہی بلکہ چاہیئے کہ فرمانبردار رہیں جس طرح شریعت میں بھی لکھا ہی (۳۵) اور اگر وے کچھ سیکھا چاہیں تو گھر میں اپنے خصم سے پوچھیں کیونکہ شرم کی بات ہی کہ عورتیں کلیسیئے میں بولیں (۳۶) کیا خدا کا کلام تمہیں سے نکلا یا صرف تمہیں تک پہنچا ہی (۳۷) اگر کوئی اپنے تئیں نبی یا روحانی جانے تو چاہیئے کہ وہ اِقرار کرے کہ یہہ باتیں جو میں تمہیں لکھتا ہوں خداوند کے احکام ہیں (۳۸) اور اگر کوئی نہ جانے تو نہ جانے (۳۹) غرض اے بھائیو نبوت کرنے کی آرزو رکھو لیکن طرح طرح کی زبانیں بولنے سے منع نہ کرو (۴۰) ساری باتیں درستی اور ترتیب کے ساتھ ہوویں *

۱۵ باب

(۱) اب اے بھائیو میں تمہیں اُسی اِنجیل کی بات جتاتا ہوں جس کی خوشخبری میں نے تمہیں دی اور تم نے پکڑی اور اُس پر قائم ہو (۲) اُسی کے سبب تم بچ بھی جاتے ہو اگر وہ خوشخبری جو میں نے تمہیں دی یاد رکھو نہیں تو تمہارا اِیمان لانا بےفائدہ ہی (۳) کیونکہ میں نے اول باتوں میں وہی تم کو سونپی جو میں نے بھی پائی کہ جیسا کہ

زبان مجھے نہ آتی ہو تو میں بولنیوالے کے آگے اجنبی ٹھہرونگا اور بولنیوالا میرے آگے اجنبی ٹھہریگا (۱۲) پس جب کہ تم روحانی نعمتوں کی آرزو رکھتے ہو تو ایسی بڑھتی چاہو تاکہ کلیسیئے کی ترقی کر سکو (۱۳) چنانچہ وہ جو بیگانہ زبان میں بولتا ہی دعا مانگے کہ ترجمہ بھی کر سکے (۱۴) کیونکہ اگر میں کسی بیگانہ زبان میں دعا مانگوں تو میری روح دعا مانگتی ہی پر میری عقل بیکار ہی (۱۵) پس میں کیا کروں میں روح سے دعا مانگونگا اور عقل سے بھی دعا مانگونگا اور میں روح سے گاؤنگا اور عقل سے بھی گاؤنگا (۱۶) نہیں تو اگر تو روح سے برکت کی بات بولے تو وہ جو انپڑھے کی جگہہ میں بیٹھا ہی تیری شکرگذاری میں آمین کیونکر کہیگا جس حال کہ جو کچھہ تو کہتا ہی وہ اُسے نہیں جانتا (۱۷) تو تو اچھی طرح شکر کرتا ہی پر دوسرا ترقی نہیں پاتا (۱۸) میں اپنے خدا کا شکر کرتا ہوں کہ تم سبھوں سے زیادہ زبانیں بولتا ہوں (۱۹) لیکن میں کلیسیئے میں پانچ باتیں اپنی عقل سے بولنا اُس نیت سے کہ اوروں کو سکھاؤں اُن دس ہزار باتوں سے جو کسی بیگانہ زبان میں بولوں زیادہ پسند کرتا ہوں (۲۰) ای بھائیو تم عقل میں لڑکے نہ بنے رہو تم بدی میں لڑکے رہو پر عقل میں جوان ہو (۲۱) شریعت میں لکھا ہی کہ خداوند کہتا ہی میں بیگانہ زبان اور بیگانہ ہونٹھوں سے اِس قوم کے ساتھہ بولونگا توبھی وے میری نہ سنینگے (۲۲) پس طرح طرح کی زبانیں اِیمانداروں کے لیئے نہیں بلکہ بےاِیمانوں کے واسطے نشان ہیں پر نبوت بےاِیمانوں کے لیئے نہیں بلکہ اِیمانداروں کے لیئے ہی (۲۳) پس اگر ساری کلیسیا ایک مقام میں جمع ہو اور سب کے سب طرح طرح کی زبانیں بولیں اور ان‌پڑھے یا بےاِیمان لوگ اندر آویں تو کیا وے نہ کہینگے کہ یے دیوانے ہیں (۲۴) پر اگر سب نبوت کریں اور کوئی بےاِیمان یا ان‌پڑھوں میں سے کوئی اندر آ جاوے تو ہر ایک کی بات سے قائل ہوگا ہر ایک سے پرکھا جائیگا (۲۵) اور یوں اُس کے دل کے بھید سب ظاہر ہونگے تب وہ منہہ کے بل گرکے خدا کو سجدہ کریگا اور کہیگا کہ خدا بیشک تمہارے بیچ ہی (۲۶) پس ای بھائیو کیا ہی کہ جب تم اِکٹھے ہوتے ہو تو تم میں ہر

تو ناقص نیست ہو جائیگا (۱۱) جب میں لڑکا تھا تب لڑکے کے مانند بولتا تھا اور لڑکے کے مانند خیال کرتا تھا اور لڑکے کے مانند حجت کرتا تھا پر جب جوان ہوا تب میں نے لڑکائی سے ہاتھ اُٹھایا (۱۲) کہ اب ہم آئینہ سے دُھندلا سا دیکھتے ہیں پر اُس وقت روبرو دیکھینگے اِس وقت میرا علم ناقص ہی پر اُس وقت میں بالکل جانونگا جس طرح کہ میں سراسر پہچانا گیا (۱۳) اب تو ایمان اُمید محبت یہ تینوں موجود رہتی ہیں پر اُن میں جو بڑھکر ہی سو محبت ہی ٭

۱۴ باب

(۱) محبت کا پیچھا کرو اور روحانی نعمتوں کی آرزو رکھو خصوصاً اُسکی کہ تم نبوت کرو (۲) کیونکہ جو بیگانہ زبان بولتا ہی وہ آدمیوں سے نہیں بلکہ خدا سے بولتا ہی کیونکہ کوئی نہیں سمجھتا اگرچہ وہ روح سے بھید کی باتیں بولتا ہی (۳) پر جو نبوت کرتا ہی سو آدمیوں سے اُن کی ترقی اور نصیحت اور تسلی کے لیئے بولتا ہی (۴) جو بیگانہ زبان میں بولتا ہی سو اپنی ہی ترقی کرتا ہی پر جو نبوت کرتا ہی کلیسیا کی ترقی کرتا ہی (۵) تو بھی میں چاہتا ہوں کہ تم سب طرح طرح کی زبانیں بولو پر خاص کر چاہتا ہوں کہ نبوت کرو کہ نبوت کرنیوالا اُس سے جو طرح طرح کی زبانیں بولتا ہی بڑا ہی اگر وہ ترجمہ اِس لیئے نہ کرے کہ کلیسیا ترقی پاوے (۶) اب ای بھائیو اگر میں طرح طرح کی زبانیں بولتا ہوا تمہارے پاس آؤں اور اِلہام یا علم یا نبوت یا تعلیم کی باتیں تم سے نہ کہوں تو تم کو مجھسے کیا فائدہ ہوگا (۷) چنانچہ بےجان چیزیں جن سے آوازیں نکلتی ہیں جیسے بانسری یا بربط اگر اُن کے بولوں میں تفاوت نہ ہو تو جو پھونکا یا بجایا جاتا ہی کیونکر پہچانا جائیگا (۸) اور اگر نرسنگے کے بول دھندلے کے ساتھ ہیں تو کون آپ کو لڑائی کے لیئے تیار کریگا (۹) ویسے ہی تم بھی اگر زبان سے واضح بات نہ بولو تو جو کہا جاتا ہی کیونکر سمجھا جائیگا تم ہوا سے بک بک کرنیوالے ٹھہروگے (۱۰) کتنی کتنی زبانیں طرح طرح کی دنیا میں [illegible] ہونگیں اور اُن میں سے کوئی بےمعنی نہیں (۱۱) پر اگر میں

زبان مجھے نہ آتی ہو تو میں بولنیوالے کے آگے اجنبی ٹھہرونگا اور بولنیوالا میرے آگے اجنبی ٹھہریگا (۱۲) پس جب کہ تم روحانی نعمتوں کی آرزو رکھتے ہو تو ایسی بڑھتی چاہو تاکہ کلیسیئے کی ترقی کر سکو (۱۳) چنانچہ وہ جو بیگانہ زبان میں بولتا ہی دعا مانگے کہ ترجمہ بھی کر سکے (۱۴) کیونکہ اگر میں کسی بیگانہ زبان میں دعا مانگوں تو میری روح دعا مانگتی ہی پر میری عقل بیکار ہی (۱۵) پس میں کیا کروں میں روح سے دعا مانگونگا اور عقل سے بھی دعا مانگونگا اور میں روح سے گاؤنگا اور عقل سے بھی گاؤنگا (۱۶) نہیں تو اگر تو روح سے برکت کی بات بولے تو وہ جو انپڑھے کی جگہ میں بیٹھا ہی تیری شکرگذاری میں آمین کیونکر کہیگا جس حال کہ جو کچھ تو کہتا ہی وہ اُسے نہیں جانتا (۱۷) تو تو اچھی طرح شکر کرتا ہی پر دوسرا ترقی نہیں پاتا (۱۸) میں اپنے خدا کا شکر کرتا ہوں کہ تم سبھوں سے زیادہ زبانیں بولتا ہوں (۱۹) لیکن میں کلیسیئے میں پانچ باتیں اپنی عقل سے بولنا اُس نیت سے کہ اوروں کو سکھاؤں اُن دس ہزار باتوں سے جو کسی بیگانہ زبان میں بولوں زیادہ پسند کرتا ہوں (۲۰) ای بھائیو تم عقل میں لڑکے نہ بنے رہو تم بدی میں لڑکے رہو پر عقل میں جوان ہو (۲۱) شریعت میں لکھا ہی کہ خداوند کہتا ہی میں بیگانہ زبان اور بیگانہ ہونٹھوں سے اِس قوم کے ساتھ بولونگا توبھی وے میری نہ سنینگے (۲۲) پس طرح طرح کی زبانیں اِیمانداروں کے لیئے نہیں بلکہ بےاِیمانوں کے واسطے نشان ہیں پر نبوت بےاِیمانوں کے لیئے نہیں بلکہ اِیمانداروں کے لیئے ہی (۲۳) پس اگر ساری کلیسیا ایک مقام میں جمع ہو اور سب کے سب طرح طرح کی زبانیں بولیں اور ان‌پڑھے یا بےاِیمان لوگ اندر آویں تو کیا وے نہ کہینگے کہ یے دیوانے ہیں (۲۴) پر اگر سب نبوت کریں اور کوئی بےاِیمان یا ان‌پڑھوں میں سے کوئی اندر آ جاوے تو ہر ایک کی بات سے قائل ہوگا ہر ایک سے پرکھا جائیگا (۲۵) اور یوں اُس کے دل کے بھید سب ظاہر ہونگے تب وہ منہ کے بل گرکے خدا کو سجدہ کریگا اور کہیگا کہ خدا بیشک تمہارے بیچ ہی (۲۶) پس ای بھائیو کیا ہی کہ جب تم اِکٹھے ہوتے ہو تو تم میں ہر

میں اِختلاف نہ ہووے بلکہ سارے عضو آپس میں ایک دوسرے کے ہمدرد رہیں (۲۶) اور اگر ایک عضو کچھ دکھ پاتا ہی تو سارے عضو اُس کے ساتھ دکھ پاتے ہیں اور اگر ایک عضو عزت پاوے تو سارے عضو اُس کے ساتھ خوش ہوتے ہیں (۲۷) تم ملکے مسیح کے بدن ہو اور جدا جدا عضو ہو (۲۸) اور خدا نے کلیسیئے میں کتنوں کو مقرر کیا پہلے رسولوں کو دوسرے نبیوں کو تیسرے اُستادوں کو بعد اُس کے کرامتیں تب چنگا کرنے کی قدرتیں مددگاریاں پیشوائیاں طرح طرح کی زبانیں (۲۹) کیا سب رسول ہیں کیا سب نبی ہیں کیا سب اُستاد ہیں کیا سب کرامتیں دکھاتے ہیں (۳۰) کیا سب کو چنگا کرنے کی قدرت ہی کیا طرح طرح کی زبانیں سب بولتے ہیں کیا سب ترجمہ کرتے ہیں (۳۱) تم اچھی سے اچھی نعمتوں کے مشتاق رہو پر میں ایک اور راہ جو اُن سے کہیں بہتر ہی تمہیں بتلاتا ہوں *

۱۳ باب

(۱) اگر میں آدمی یا فرشتوں کی زبانیں بولوں اور محبت نہ رکھوں تو میں ٹھنٹھناتا پیتل یا جھنجھناتی جھانجھ ہوں (۲) اور اگر میں نبوت کروں اور اگر میں غیب کی سب باتیں اور سارے علم جانوں اور میرا اِیمان کامل ہو یہاں تک کہ میں پہاڑوں کو چلاؤں پر محبت نہ رکھوں تو میں کچھ نہیں ہوں (۳) اور اگر میں اپنا سارا مال خیرات میں دے ڈالوں یا اگر میں اپنا بدن دوں کہ جلایا جائے پر محبت نہ رکھوں تو مجھے کچھ فایدہ نہیں (۴) محبت صابر ہی اور ملائم ہی محبت ڈاہ نہیں کرتی محبت شیخی نہیں کرتی اور پھولتی نہیں (۵) بےموقع کام نہیں کرتی خود غرض نہیں غصہور نہیں بدگمان نہیں (۶) ناراستی سے خوش نہیں بلکہ راستی سے خوش ہی (۷) سب باتوں کو پی جاتی ہی سب کچھ باور کرتی ہی سب چیز کی اُمید رکھتی ہی سب کی برداشب کرتی ہی (۸) محبت کبھی جاتی نہیں رہتی اگر نبوتیں ہیں تو موقوف ہونگی اگر زبانیں ہیں تو بند ہو جائینگی اگر علم ہی تو لاحاصل ہو جائیگا (۹) کیونکہ ہمارا علم ناقص ہی اور ہماری نبوت ناتمام (۱۰) پر جب کمال آویگا

ح طرح کی ہیں پر خدا ایک ہی ہی جو سبھوں میں سب
ہی (۷) لیکن روح کا ظہور جو ہر ایک میں کیا جاتا فائدہ
ے ہی (۸) ایک کو روح سے حکمت کی بات ملتی ہی اور
اُسی روح سے علم کی بات (۹) اور بعضے کو اُسی روح سے
بعضے کو اُسی روح سے چنگا کرنے کی نعمتیں (۱۰) اور کسی
کی قدرتیں اور کسی کو نبوت اور بعضے کو روحوں کی پہچان اور
رح طرح کی زبانیں اور بعضے کو زبانوں کا ترجمہ کرنا (۱۱) لیکن
روح یہہ سب کچھ کرتی ہی پر جیسا چاہتی ہر ایک کو
ی (۱۲) کیونکہ جس طرح بدن ایک ہی اور اُس کے عضو
ایک بدن کے عضو ملکر اگرچہ بہت ایک بدن ہوتے ہیں مسیح
ہی ہی (۱۳) کہ ہم سب نے کیا یہودی کیا یونانی کیا غلام
ایک ہی روح سے ایک بدن بننے کے لیئے بپتسمہ پایا اور ہم
ایک ہی روح سے پینے کو دیا گیا (۱۴) کیونکہ بدن میں ایک
[illegible] بہت سے ہیں (۱۵) اگر پاؤں کہے اِس لیئے کہ
[illegible] تو کیا وہ اِس سبب سے بدن کا نہیں
[illegible] کہ میں آنکھ نہیں میں بدن کا
[illegible] (۱۶) اگر سارا بدن آنکھ
[illegible] تو سونگھنے کہاں (۱۷) پر
[illegible] اپنی مرضی کے موافق
[illegible] (۱۸) پر
[illegible] سے نہیں
[illegible] سے نہیں کہہ
[illegible] جو
[illegible] کے اُن
[illegible] دیتے
[illegible] (۱۹) کیونکہ
[illegible] کو جن
[illegible] (۲۰) [illegible]

(۲۴) اور شکر کرکے توڑی اور کہا کہ لو کھاؤ یہہ میرا بدن ہی جو تمہارے لیئے توڑا جاتا ہی تم میری یادگاری کے لیئے یہہ کیا کرو (۲۵) اور اِسی طرح اُس نے کھانے کے بعد پیالہ بھی لیا اور کہا کہ یہہ پیالہ وہ نیا عہد ہی جو میرے لہو سے ہی جب جب تم پیو میری یادگاری کے لیئے یوں کرو (۲۶) کیونکہ جب جب تم یہہ روٹی کھاتے اور یہہ پیالہ پیتے ہو تو تم خداوند کی موت کو جب تک کہ وہ آوے جتاتے رہتے ہو (۲۷) اِس واسطے جو کوئی نامناسب طور سے یہہ روٹی کھاوے یا خداوند کا پیالہ پیوے تو وہ خداوند کے بدن اور لہو کا گنہگار ہوگا (۲۸) پس آدمی پہلے آپ کو جانچے اور یونہی اِس روٹی میں سے کھاوے اور اِس پیالہ سے پیوے (۲۹) کیونکہ جو نامناسب طور سے کھاتا اور پیتا ہی سو خداوند کے بدن کا لحاظ نہ کرکے اپنی سزا کھاتا اور پیتا ہی (۳۰) اِسی سبب سے تم میں بہتیرے کمزور اور بیمار ہیں اور کتنے سو گئے (۳۱) اگر ہم اپنے تئیں جانچتے تو سزا نہ پاتے (۳۲) اور خداوند ہمیں سزا دیکے تربیت کرتا ہی تا نہ ہووے کہ ہم دنیا کے ساتھہ سزا کے حکم میں شریک ہوویں (۳۳) پس ای میرے بھائیو جب تم کھانے کے لیئے جمع ہو تو ایک دوسرے کی راہ دیکھو (۳۴) اور اگر کوئی بھوکھا ہو تو اپنے گھر میں کھاوے نہ ہو کہ تم سزا پانے کو جمع ہو اب جو کچھہ باقی ہی سو میں آکے درست کرونگا *

۱۲ باب

(۱) ای بھائیو میں نہیں چاہتا کہ تم روحانی نعمتوں کی بابت بے خبر رہو (۲) تم جانتے ہو کہ تم غیرقوموالے تھے اور گونگے بتوں کے پیچھے جس طرح چلائے گئے چلتے تھے (۳) پس میں تمہیں جتاتا ہوں کہ کوئی نہیں جو خدا کی روح سے بولتا یسوع کو ملعون کہتا ہی اور کوئی بغیر روح قدس کے یسوع کو خداوند کہہ نہیں سکتا ہی (۴) پس نعمتیں طرح طرح کی ہیں پر روح ایک ہی ہی (۵) اور خدمتیں بھی طرح طرح کی ہیں پر خداوند ایک ہی ہی (۶) اور

نہ اوڑھے تو اُس کی چوٹی بھی کٹ جاوے پر اگر عورت چوٹی کاٹنے یا
سر مونڈنے سے شرماتی ہو تو اوڑھنی اوڑھے (۷) مرد کو نہ چاہیئے
کہ اپنے سر کو ڈھانپے کہ وہ خدا کی صورت اور اُسکا جلال ہے پر عورت
مرد کا جلال ہے (۸) اِس لیئے کہ مرد عورت سے نہیں بلکہ عورت مرد
سے ہے (۹) اور مرد عورت کے لیئے نہیں بلکہ عورت مرد کے لیئے پیدا
ہوئی (۱۰) پس چاہیئے کہ عورت فرشتوں کے سبب اپنے سر کو
ڈھانپے رکھے (۱۱) مگر خداوند میں نہ مرد عورت کے بغیر ہے نہ عورت
مرد کے بغیر (۱۲) کیونکہ جیسا عورت مرد سے ہے ویسا ہی مرد بھی
عورت کے وسیلے سے ہے پر سب خدا سے ہیں (۱۳) تم آپ ہی تجویز
کرو کیا مناسب ہے کہ عورت بغیر سر ڈھانپے خدا سے دعا مانگے
(۱۴) کیا طبیعت سے تم کو نہیں معلوم ہوتا کہ اگر مرد چوٹی رکھے تو
اُسکی بے حرمتی ہے (۱۵) پر اگر عورت کے لمبے بال ہوں تو اُسکی
زینت ہے کیونکہ بال اُسے پردہ کے واسطے دیئے گئے (۱۶) لیکن اگر کوئی
تکراری معلوم ہو تو ظاہر ہووے کہ نہ ہمارا نہ خدا کی کلیسیاؤں کا کوئی
ایسا دستور ہے (۱۷) اور جو میں اب تمہیں کہتا ہوں اِس میں
تمہاری تعریف نہیں کرتا کہ تم جب جمع ہوتے ہو تو اُس میں تمہاری
کچھ بھلائی نہیں بلکہ برائی ہے (۱۸) کیونکہ اول یہ ہے کہ میں سنتا
ہوں کہ جس وقت تم کلیسیا میں جمع ہوتے ہو تمہارے بیچ اختلاف
ہوتے ہیں اور اِسکی حقیقت کو میں کچھ مان بھی لیتا ہوں (۱۹) کیونکہ
ضرور ہے کہ تمہارے بیچ بدعتی بھی ہو جاویں تاکہ وے جو تم میں مقبول
ہیں ظاہر ہو جاویں (۲۰) پھر جو تم ایک ہی مکان میں جمع ہوتے ہو یہ
خداوند کا کھانا کھانے کے لیئے نہیں ہے (۲۱) کیونکہ کھانے کے وقت ہر ایک
پہلے اپنا ہی کھانا کھا لیتا ہے اور کوئی بھوکا رہ جاتا اور کوئی مست ہوتا
ہے (۲۲) کیا تم کھانے پینے کے لیئے گھر نہیں رکھتے ہو یا خدا کی
کلیسیا کو تحقیر کرتے ہو اور اُنہیں جو گھر نہیں رکھتے شرمندہ کرتے ہو
میں تم سے کیا کہوں کیا اِس میں تمہاری تعریف کروں میں تمہاری
[illegible] کیونکہ میں نے یہ بات خداوند سے پائی اور
[illegible] خداوند یسوع نے جس رات کہ پکڑوایا گیا روٹی لی

هم خداوند کو غیرت دلاتے هیں کیا هم اُس سے زورآور هیں (۲۳) سب کچھ میرے لیئے حلال هی پر سب کچھ موقع نہیں سب کچھ مجھے حلال هی پر سب کچھ ترقی نہیں بخشتا (۲۴) کوئی اپنی بہتری نہ ڈھونڈھے بلکہ هر ایک دوسرے کی بہتری چاهے (۲۵) جو کچھ قصائیوں کی دوکانوں میں بکتا هی سو کھاؤ اور دینی اِمتیاز کرکے کچھ نہ پوچھو (۲۶) کیونکہ زمین اور اُسکی معموری خداوند کی هی (۲۷) پر اگر بےایمانوں میں سے کوئی تمہاری دعوت کرے اور تم اُس کے یہاں جانے پر راضی هو تو جو کچھ تمہارے سامہنے رکھا جاوے کھاؤ اور دینی اِمتیاز کرکے کچھ نہ پوچھو (۲۸) پر اگر کوئی تمہیں کہے کہ یہہ بتوں کی قربانی هی تو اُس کی خاطر جسنے جتایا اور اِمتیاز دین کے سبب مت کھاؤ کہ زمین اور اُس کی معموری خداوند کی هی (۲۹) اِمتیاز کرنا هی اُسی دوسرے کے لیئے اور نہ اپنے لیئے کہ کاہے کو دوسرے کی سمجھہ میری آزادگی کو خلل کرے (۳۰) اور اگر میں شکر کرکے کھاتا هوں تو جس چیز پر شکر کرتا هوں اُس کے سبب کس لیئے بدنام هوں (۳۱) پس تم کھاتے یا پیتے یا جو کچھہ کرتے هو سب خدا کے جلال کے لیئے کرو (۳۲) تم نہ یہودیوں نہ یونانیوں نہ خدا کی کلیسیئے کو ٹھوکر کے باعث هو (۳۳) چنانچہ میں سب باتوں میں سب کو راضی رکھتا هوں اور اپنا نہیں بلکہ بہتوں کا فائدہ ڈھونڈھتا هوں تاکہ وے نجات پاویں *

۱۱ باب

(۱) تم میرے پیرو هو جیسے میں بھی مسیح کا هوں (۲) اور ای بھائیو میں تمہاری تعریف کرتا هوں کہ تم هر بات میں مجھے یاد رکھتے هو اور اُن روایتوں کو حفظ کرتے هو جس طرح سے میں نے تمہیں سونپی هیں (۳) پر میں چاهتا هوں کہ تم جانو کہ هر ایک مرد کا سر مسیح هی اور عورت کا سر مرد اور مسیح کا سر خدا (۴) جو مرد دعا یا نبوت کرتے وقت اپنے سر کو ڈھانپتا هی وہ اپنے سر کو بےحرمت کرتا (۵) اور هر عورت جو بغیر سر ڈھانپے دعا یا نبوت کرتی سو اپنے سر کو بےحرمت کرتی هی کیونکہ یہہ اُسکے سر مونڈنے کے برابر هی (۶) کیونکہ اگر عورت اُوڑھنی

جو اُنکے ساتھ چلتی پانی پیا اور وہ چٹان مسیح تھی (۵) پر اُن
بہتوں سے خدا راضی نہ تھا اور وے بیاباں میں مارے پڑے (۶) یہ
ماجرے ہمارے واسطے نمونہ ہوئے تاکہ ہم بری چیزوں کی خواہش
کریں جیسے اُنہوں نے بھی کی (۷) اور تم بتپرست نہ بنو جسطر
اُن میں کئی ایک تھے جیسا لکھا ہی کہ یہ قوم کھانے پینے بیٹھی پ
اُٹھے (۸) اور ہم حرامکاری نہ کریں جسطرح اُن میں سے کئی
ایک نے کی اور ایک ہی دن میں تیئیس ہزار مارے پڑے (۹) اور ہم
مسیح کا امتحان نہ کریں چنانچہ اُن میں سے بعضوں نے کیا اور سانپوں سے
ہلاک ہوئے (۱۰) اور تم مت کُرکُرُو چنانچہ اُن میں سے کئی ایک کُرکُرائے
اور ہلاک کرنیوالے سے ہلاک ہوئے (۱۱) یہ سب واقعات جو اُنکو ہوئیں
دہونہ ہوئیں اور ہماری نصیحت کے واسطے جو آخری زمانہ میں ہیں
لکھی گئیں (۱۲) پس جو کوئی آپ کو قائم سمجھتا ہی سو خبردار رہے
ایسا نہ ہو کہ گر پڑے (۱۳) تم کسی امتحان میں پڑے
سے کیا جاتا ہی نہیں پڑے اور خدا وفادار ہی کہ وہ تم کو تمہاری طاقت
سے زیادہ امتحان میں پڑنے نہ دیگا بلکہ وہ امتحان کے ساتھ نکل جانے کی
راہ بھی ٹھہرا دیگا تاکہ تم برداشت کر سکو (۱۴) پس ای میرے پیارو
تم بت پرستی سے بھاگو (۱۵) میں تم سے یوں بولتا ہوں جیسے عقلمندوں
سے سو جو میں کہتا ہوں جانچو (۱۶) یہ برکت کا پیالہ جس پر ہم برکت
مانگتے ہیں کیا مسیح کے لہو کی شراکت نہیں یہ روٹی جو ہم توڑتے ہیں
کیا مسیح کے بدن کی شراکت نہیں ہی (۱۷) کیونکہ ہرچند ہم بہت
ہیں پر ملکے ایک روٹی اور ایک تن ہیں اسلیئے کہ ہم سب ایک
روٹی میں شریک ہیں (۱۸) اُن پر جو جسم کے رو سے اسرائیلی ہیں
کرو کیا وے جو قربانی کھانیوالے ہیں قربانگاہ کے شریک نہیں
کیا کہتا ہوں کہ بت کچھ چیز ہی یا بتوں کی قربانی کچھ چیز ہی
ملکہ یہ کہتا کہ بیرونیوں جو قربانی کرتے ہیں شیطانوں کے لیئے کرتے
خدا کے لیئے اور میں نہیں چاہتا کہ تم شیطانوں کے شریک ہو
خداوند کا پیالہ اور شیطانوں کا پیالہ پی نہیں سکتے تم خداوند کے
اور شیطانوں کے دسترخوان دونوں پر شریک نہیں ہو سکتے (۲۲) کیا

گئي هی (۱۸) پس تو مجھے کیا پھل ملتا هی یہہ کہ جب میں
اِنجیل کي منادي کروں مسیح کي خوشخبري کو بےمزد ٹھہراؤں تاکہ
میں اپنے اِس اِختیار کو جو اِنجیل کي بابت هی بیجا طور پر اِستعمال
نہ کروں (۱۹) کیونکہ میں نے باوجودیکہ سب سے آزاد هوں آپ کو
سب کا غلام ٹھہرایا تاکہ میں بہتوں کو نفع میں پاؤں (۲۰) میں یہودیوں
کے درمیان یہودي سا تھا تاکہ میں یہودیوں کو نفع میں پاؤں شریعت‌والوں
میں میں شریعت‌والا بنا تاکہ شریعت‌والوں کو نفع میں پاؤں (۲۱) اور
بےشریعت لوگوں میں بےشریعت سا (هرچند میں خدا کے نزدیک بے
شریعت نہیں هوا بلکہ مسیح کي شریعت کا تابع تھا) تاکہ میں بیشریعت
لوگوں کو نفع میں پاؤں (۲۲) کمزوروں میں میں کمزور سا تھا تاکہ کمزوروں
کو نفع میں پاؤں میں سب آدمیوں کے واسطے سب کچھ بنا تاکہ هر
ایک طرح سے کتنوں کو بچاؤں (۲۳) اور میں یہہ اِنجیل کے واسطے کرتا
هوں تاکہ میں تمہارے ساتھ اُس میں شریک هوؤں (۲۴) کیا تم نہیں
جانتے هو کہ میدان میں جب دوڑتے هیں تو سب دوڑتے هیں پر بازي
ایک هي پاتا هی پس تم ایسا دوڑو کہ تم هي جیتو (۲۵) اور هر ایک
کشتیگیر سب باتوں کا پرهیز رکھتا هی سو وے اُس تاج کے لیئے جو فاني
هی یہہ کرتے هیں پر هم وہ تاج پانے کے لیئے جو غیرفاني هی (۲۶) سو
میں دوڑتا هوں پر بےٹھکانے نہیں میں گھونسے لڑتا هوں پر اُسکي مانند نہیں
جو هوا کو مارتا هی (۲۷) بلکہ میں اپنے بدن کو پیسے ڈالتا هوں اور
اُسے باندھکے گھسیٹتے لیئے پھرتا هوں نہ هووے کہ میں اوروں کو منادي کرکے
آپ نامقبول ٹھہروں *

۱۰ باب

(۱) پر اے بھائیو میں نہیں چاهتا کہ تم اِس سے ناواقف رهو کہ
همارے باپ‌دادے سب بادل کے نیچے تھے اور وے سب سمندر میں سے
هوکر نکل گئے (۲) اور سبھوں نے اُس بادل اور سمندر میں موسیٰ کا بپتسمہ
پایا (۳) اور سبھوں نے ایک هي روحاني خوراک کھائي (۴) اور سبھوں نے
ایک هي روحاني پاني پیا کیونکہ اُنھوں نے اُس روحاني چٹان میں سے

بدلے ہوئے نہیں ہو (۲) ہرچند میں دوسروں کے لیئے رسول نہیں تو بھی
تمہارے لیئے تو البتہ ہوں کیونکہ تم خداوند میں ہوکے میری رسالت پر
مُہر ہو (۳) جو مجھے پرکھتے ہیں اُن کے لیئے میرا یہ جواب ہے
(۴) کیا ہمیں کھانے پینے کا اختیار نہیں (۵) اور کیا ہم کو یہ اِختیار
نہیں کہ کسی دینی بہن کو بیاہکر لیئے پھریں جیسے اور رسول اور خداوند
کے بھائی اور کیفاس کرتے ہیں (۶) یا صرف مجھے اور برنباس کو اختیار
نہیں کہ محنت نہ کریں (۷) کون اپنا خرچ کرکے سپاہگری کرتا ہے کون
انگور کا باغ لگاتا ہے کہ اُسکا پھل نہیں کھاتا یا کون گلہ چراتا ہے جو اُس
گلے کا کچھ دودھ نہیں پیتا (۸) کیا میں ایسی باتیں بولتا ہوں فقط
اِسلیئے کہ یہ اِنسانی رواج ہے یا شریعت بھی یہ نہیں کہتی
(۹) کیونکہ موسیٰ کی شریعت میں تو یوں لکھا ہے کہ داونتے ہوئے بیل کا
مُنہ مت باندھیو کیا خدا کو بیلوں ہی کی پروا ہے (۱۰) یا وہ خاص
ہمارے واسطے ہی کہتا ہے یہ ہمارے واسطے بیشک لکھا ہے کیونکہ مناسب
ہے کہ جوتنیوالا اُمید سے جوتے اور داونیوالا حصہ پانے کی اُمید سے داوے
(۱۱) سو اگر ہم نے تمہارے لیئے روحانی چیزیں بوئی ہیں تو کیا یہ بڑی
بات ہے کہ ہم تمہاری جسمانی چیزیں کاٹیں (۱۲) اگر اوروں کا تم پر
یہ اِختیار ہے تو ہمارا کیا زیادہ نہ ہوگا لیکن ہم یہ اِختیار کام میں
نہ لائے بلکہ ساری باتیں سہتے ہیں نہ ہووے کہ ہم مسیح کی اِنجیل کے
مزاحم ہووں (۱۳) کیا تم نہیں جانتے کہ جو ہیکل کا کاروبار کرتے ہیں
ہیکل میں سے کھاتے ہیں اور جو قربانگاہ میں حاضر ہوا کرتے ہیں قربانگاہ
سے حصہ لیتے ہیں (۱۴) یوں ہی خداوند نے بھی فرمایا ہے کہ جو
اِنجیل کے سنانیوالے ہیں اِنجیل سے انہیں زندگی پاوینگے (۱۵) پر میں
اُن میں سے کچھ عمل میں نہ لایا اور میں نے اِس غرض سے یہ نہیں
لکھا کہ میرے واسطے یوں کیا جاوے کیونکہ اُس سے مجھے مرنا بہتر ہے
کہ کوئی میرے فخر کو کھو دیوے (۱۶) اِسلیئے کہ اگر میں اِنجیل کی
خبر دیں تو کچھ میرا فخر نہیں کیونکہ مجھے ضرورت بڑی ہے اور مجھ
پر واویلا ہے اگر میں اِنجیل کی خبر نہ دیں (۱۷) کہ اگر میں یہ
خوشی سے کروں تو مزدوری پاونگا پر اگر ناخوشی سے تو بھی مختاری مجھے سونپی

بہتر ہی (۱۰) پر اُن کو جن کا بیاہ ہوا ہی میں نہیں بلکہ خداوند
حکم کرتا ہی کہ جورو اپنے خصم کو نہ چھوڑے (۱۱) اور اگر چھوڑ
چکی ہو تو وہ بے نکاح رہے یا اپنے خصم سے پھر میل کرے اور خصم اپنی
جورو کو چھوڑ نہ دے (۱۲) پر باقیوں کو خداوند نہیں میں کہتا ہوں کہ
اگر کسی بھائی کی جورو بے ایمان ہو اور وہ اُس کے ساتھ رہنے کو راضی
ہو تو وہ اُس کو نہ چھوڑے (۱۳) یا کسی عورت کا خصم بے ایمان ہووے
اور وہ اُس کے ساتھ رہنے کو راضی ہو تو وہ اُس کو نہ چھوڑے (۱۴) کیونکہ
بے ایمان خصم اپنی جورو کے سبب سے پاک ہوا اور بے ایمان جورو
خصم کے باعث پاک ہوئی ہی نہیں تو تمہارے فرزند ناپاک ہوتے پر اب
پاک ہیں (۱۵) پر اگر بے ایمان آپ کو جدا کرے تو کرے کوئی بھائی
بہن ایسی حالت میں پابند نہیں پر خدا نے ہم کو ملاپ کے لیئے بلایا ہی
(۱۶) اے عورت کیا جانیئے تو اپنے خصم کو بچاوے اور اے مرد کیا جانیئے
تو اپنی جورو کو بچاوے (۱۷) مگر جیسا خدا نے ہر ایک کو حصہ دیا اور
جس طرح خدا نے ہر ایک کو بلایا وہ ویسا ہی چلے اور میں ساری
کلیسیاؤں میں ایسا ہی مقرر کرتا ہوں (۱۸) اگر کوئی مختون ہو کر بلایا گیا
تو نامختون نہ ہو اور اگر کوئی نامختونی میں بلایا گیا تو مختون نہ ہووے
(۱۹) ختنہ کچھ نہیں اور نامختونی بھی کچھ نہیں مگر خدا کے حکموں پر
چلنا ہی بات ہی (۲۰) ہر ایک جس حالت میں بلایا گیا وہ اُسی
میں رہے (۲۱) کیا تو غلامی کی حالت میں بلایا گیا تو اندیشہ نہ کر پر
اگر تو آزاد ہو جانے سکتا ہی تو اُسے اختیار کر (۲۲) کیونکہ وہ غلام جو
خداوند میں ہوئے بلایا گیا خداوند کا آزاد کیا ہوا ہی اور اسی طرح وہ
جو آزادی کی حالت میں بلایا گیا مسیح کا غلام ہی (۲۳) تم داموں سے
خریدے گئے ہو آدمیوں کے غلام نہ بنو (۲۴) غرض اے بھائیو ہر ایک جس
حالت میں بلایا گیا اُسی حالت میں خدا کے ساتھ رہے (۲۵) پر کنواریوں کے
حق میں خداوند کا کوئی حکم مجھ پاس نہیں لیکن جیسا دیانت دار
ہونے کے لیئے مجھ پر خداوند کی طرف سے رحم ہوا ویسا ہی میں اپنی رائے
ظاہر کرتا ہوں (۲۶) سو میرا یہ گمان ہی کہ اس وقت کی تکلیفوں پر
نظر کر کے یہ بہتر ہی یعنی آدمی کے لیئے بہتر ہی کہ جیسا ہی ویسا ہی

ھی اور خداوند بدن کے لیئے (۱۴) اور خدا نے خداوند کو جلایا
تم کو بھی اپنی قدرت سے جلائیگا (۱۵) کیا تم نہیں جانتے کہ
بدن مسیح کے اعضا ہیں پس کیا میں مسیح کے اعضا لیکر کسبی کے
بدن اس سے دوں (۱۶) کیا تم کو خبر نہیں کہ جو کوئی کسبی
صحبت کرتا ہی سو اُس سے ایک تن ہوا کیونکہ وہ کہتا ہی کہ
دونوں ایک تن ہونگے (۱۷) پر وہ جو خداوند سے ملا ہوا ہی سو اُس
کے ساتھ ایک روح ہوا ہی (۱۸) حرامکاری سے بھاگو جو جو گناہ آدمی
کرتا ہی وہ بدن کے باہر ہی پر زنا کرنیوالا اپنے بدن کا گنہگار ہی
(۱۹) کیا تم نہیں جانتے کہ تمہارا بدن روح القدس کی ہیکل ہی جو تم
میں بستی ہی جس کو تم نے خدا سے پایا اور تم اپنے نہیں ہو (۲۰) کیونکہ
تم داموں سے خریدے گئے پس تم اپنے تن سے اور اپنی روح سے جو خدا
کے ہیں خدا کی بزرگی کرو *

۷ باب

(۱) جن باتوں کی بابت تم نے مجھے لکھا سو مرد کے لیئے یہ اچھا ہی
کہ عورت کو نہ چھوئے (۲) لیکن حرامکاری سے بچ رہنے کو ہر مرد اپنی
جورو اور ہر عورت اپنا خصم رکھے (۳) خصم جورو کا حق جیسا چاہیئے
ادا کرے اور ویسی ہی جورو خصم کا (۴) جورو اپنے بدن کی مختار
نہیں بلکہ خصم مختار ہی اس طرح خصم بھی اپنے بدن کا مختار
نہیں بلکہ جورو (۵) تم ایک دوسرے سے جدا نہ رہو مگر تھوڑی مدت
تک باہمی رضامندی سے تاکہ روزہ اور دعا کرنے کے واسطے فراغت پاؤ اور پھر
پس کی رضامندی سے ایسا ہو تاکہ شیطان تم کو تمہاری بے ضبطی کے سبب
میں ایک جا ہو (۶) پر یہ میں قطع اجازت کی راہ سے نہ حکم
تیاں میں نہ ڈالے (۷) کہ میں چاہتا تھا کہ جیسا میں ہوں ایسے ہی
راہ سے کہتا ہوں (۸) کہ میں چاہتا تھا کہ جیسا میں ہوں ایسے ہی
آدمی ہوں پر ہر ایک نے اپنا اپنا انعام خدا سے پایا ایک سے
دوسرے سے ہیں (۹) سو میں بن بیاہے مردوں اور بیوں سے یہ کہتا
کہ اُن کے لیئے اچھا ہی کہ وے ایسے رہیں جیسا میں ہوں
پر اگر وے ضبط نہ کر سکیں تو بیاہ کریں کہ بیاہ کرنا جل جانے سے

باہروالوں پر حکم کروں کیا تم اُن پر جو تم میں شامل ہیں حکم نہیں کرتے (۱۳) اُن پر جو باہر ہیں خدا حکم کرتا ہی غرض تم اُس برے آدمی کو اپنے درمیان سے نکال دو*

۶ باب

(۱) کیا تم میں سے کسی کا ہواؤ پڑتا ہی کہ دوسرے سے معاملہ رکھکے فیصلہ کے لیئے بےدینوں پاس جاوے نہ کہ مقدسوں پاس (۲) کیا تم نہیں جانتے کہ مقدس لوگ جہان کی عدالت کرینگے پس اگر جہان کی عدالت تم سے کی جاوے تو کیا چھوٹے قضیوں کے فیصل کرنے کے لائق نہیں ہو (۳) کیا تم نہیں جانتے کہ ہم فرشتوں کی عدالت کرینگے تو کیا اِس زندگی کے معاملے فیصل نہ کریں (۴) پس اگر تم میں اِس زندگی کے قضیئے ہوں تو کلیسیئے کے اُن شخصوں کو جو حقیر ہیں عدالت کرنے کے لیئے مقرر کرو (۵) میں یہہ اِس لیئے کہتا ہوں کہ تم شرمندہ ہو کیا ایسا ہی کہ تم میں ایک عقلمند بھی نہیں جو اپنے بھائیوں کا مقدمہ فیصل کر سکے (۶) کہ بھائی بھائی سے قضیہ کرتا ہی اور سو بھی بےدینوں کے آگے (۷) یہہ تمہارا بڑا قصور ہی کہ تم آپس کی داد فریاد کیا کرتے ہو ظلم اُٹھانا کیوں نہیں بہتر جانتے اپنا نقصان کیوں نہیں قبول کرتے (۸) بلکہ تم ہی تو ظلم اور زبردستی کرتے ہو سو بھی بھائیوں پر (۹) کیا تم نہیں جانتے کہ ناراست خدا کی بادشاہت کے وارث نہ ہوینگے فریب نہ کھاؤ کیونکہ حرامکار اور بت‌پرست اور زنا کرنیوالے اور عیاش اور لونڈےباز (۱۰) اور چور اور لالچی اور شرابی اور گالی بکنیوالے اور لوٹیرے خدا کی بادشاہت کے وارث نہ ہونگے (۱۱) اور بعضے تمہارے درمیان ایسے تھے پر خداوند یسوع کے نام سے اور ہمارے خدا کی روح سے غسل دلائے گئے اور پاک ہوئے اور راستباز بھی ٹھہرے (۱۲) ساری چیزیں میرے لیئے روا ہیں پر سب کا موقع نہیں ساری چیزیں میرے لیئے روا ہیں پر میں کسی چیز کے اِختیار میں نہ ہونگا (۱۳) کھانے پیٹ کے لیئے ہیں اور پیٹ کھانوں کے لیئے پر خدا اِس کو اور اُن کو نیست کریگا مگر بدن حرامکاری کے لیئے نہیں بلکہ خداوند کے لیئے

بولتے ہیں کہ میں تمہارے پاس نہیں آنے کا (۱۱) پر اگر خداوند چ
تو میں تمہارے پاس جلد آؤنگا اور نہ شیخی کرنیوالوں کی باتوں کو نہ
اُن کی قدرت کو دریافت کرونگا (۲۰) کیونکہ خدا کی بادشاہت دار
سے نہیں بلکہ قدرت سے ہی (۲۱) تم کیا چاہتے ہو کہ میں تمہارے
پاس چھڑی لیکے آؤں یا محبت سے اور روح کی ملایمت سے *

۵ باب

(۱) اکثروں سے سنتے ہیں کہ تمہارے بیچ حرامکاری ہوتی ہی اور
ایسی حرامکاری جس کا غیرقومیوں میں بھی ذکر نہیں کہ کوئی اپنے
باپ کی جورو کو رکھے (۲) اور تم پھولتے ہو اور جیسا کہ چاہیئے غم
نہیں کرتے تاکہ جس نے یہہ کام کیا وہ تم میں سے نکالا جاوے (۳) کہ
میں نے تو جسم سے غیرحاضر پر روح سے حاضر ہوکے اِسی طرح کہ گویا
حاضر ہوں اُس پر جس نے ایسا کیا یہہ حکم دیا ہی (۴) کہ تم اور
روح جو میری ہی ہمارے خداوند یسوع مسیح کی قدرت کے ساتھہ ملکر
ایسے شخص کو ہمارے خداوند یسوع مسیح کا نام لیکے شیطان کے حوالہ
کرو (۵) کہ جسم کے دکھہ اُٹھاوے تاکہ اُس کی روح خداوند یسوع کے دن
بچائی جاوے (۶) تمہارا گھمنڈ کرنا خوب نہیں کیا تم نہیں جانتے کہ
تھوڑا سا خمیر ساری لوئی کو خمیر کر ڈالتا ہی (۷) پس تم پرانے خمیر
نکال پھینکو تاکہ تم تازہ لوئی بنو جس طرح سے کہ تم بے خمیر ہ
ہو کیونکہ ہمارا بھی فسح یعنے مسیح ہمارے لیئے قربان ہوا
اب آؤ ہم عید کریں پرانے خمیر سے نہیں اور نہ بدخواہی اور شرارت
کے خمیر سے بلکہ بے خمیر روٹی سے (۸) میں
نے اپنے خط میں تم کو یہہ لکھا کہ تم حرامکاروں میں مت ملے رہو (۹) لیکن
میرا مطلب یہہ نہیں کہ دنیا کے حرامکاروں یا لالچیوں یا لٹیروں یا بت پرستوں سے
بالکل ملنا چھوڑ دو نہیں تو تمہیں دنیا سے نکلنا ضرور ہوتا (۱۰) پر میں نے اب
تمہیں یہہ لکھا ہی کہ اگر کوئی بھائی کہلاکے حرامکار یا لالچی یا بت پرست
یا گالیدینوالا یا شرابی یا لٹیرا ہو تو اُس سے صحبت نہ رکھنا بلکہ
ایسے کھانے تک نہ کھانا (۱۱) کیونکہ مجھے کیا کام ہی جو

پطرس کہتا (۱۴) کیونکہ میرا دل مجھے ملامت نہیں کرتا پر میں کچھ اِس
سے واسطے نباز نہیں ٹھہر جاتا میرا پرکھنیوالا خداوند ہی (۵) اِس واسطے
جب تک خداوند نہ آوے تم وقت سے پہلے عدالت کرکے فیصلہ نہ کرو
وہ تاریکی کی پوشیدہ باتیں روشن کر دیگا اور دلوں کے منصوبے ظاہر کریگا
تب خدا کی طرف سے ہر ایک کی تعریف ہوگی (۶) اور ای بھائیو میں نے
اِن باتوں میں تمہاری خاطر اپنا اور اپلوس کا ذکر مثال کے طور پر کیا تاکہ
تم ہم سے سیکھو کہ اُس سے جو لکھا ہی کسی کی بابت زیادہ نہ سمجھو ایسا
نہو کہ تم ایک کے لیئے دوسرے کی ضد میں پھولو (۷) کون تجھ میں اور دوسرے
میں فرق کرتا ہی اور تیرے پاس کیا ہی جو تو نے دوسرے سے نہیں پایا اور
جب تو نے دوسرے سے پایا تو کیوں گھمنڈ کرتا ہی کہ گویا نہیں پایا (۸) تم
اب تو آسودہ ہوئے اور اب دولتمند ہو گئے اور ہمارے بغیر سلطنت کی اور
کاش کہ تم سلطنت کرتے تو ہم بھی تمہارے ساتھ سلطنت کرتے (۹) کیونکہ
میری دانست میں خدا نے ہم سب رسولوں کو پچھلے کرکے قتل ہونیوالوں
کی طرح ظاہر کیا کہ ہم دنیا اور فرشتوں اور آدمیوں کے لیئے ایک تماشا
ٹھہرے ہین (۱۰) ہم مسیح کے سبب بیوقوف ہیں پر تم مسیح میں
ہوکے عقلمند ہو ہم کمزور تم زورآور تم عزتوالے ہم بے عزت ہیں (۱۱) ہم
اِس گھڑی تک بھوکے پیاسے ننگے ہیں مار کھاتے اور آوارہ پھرتے ہیں (۱۲) اور
اپنے ہاتھوں سے محنتیں کرتے وے برا کہتے ہم بھلا مناتے ہیں وے ستاتے
ہم سہتے ہیں (۱۳) وے گالیاں دیتے ہم گڑگڑاتے ہیں ہم دنیا میں کوڑے
اور سب چیزوں کی جھاڑن کی مانند آج تک ہیں (۱۴) میں تمہیں
شرمندہ کرنے کے لیئے یہہ باتیں نہیں لکھتا بلکہ اپنے پیارے فرزندوں کی طرح
تم کو نصیحت کرتا ہوں (۱۵) کیونکہ اگرچہ تم نے مسیح میں ہوکے ہزاروں
اُستاد رکھے پر تمہارے باپ بہت سے نہ ہوئے اِس لیئے کہ میں ہی
اِنجیل کے وسیلے سے مسیح یسوع میں تمہارا باپ ہوا (۱۶) پس میں
تم سے مِنت کرتا ہوں کہ تم میرے پیرؤ ہو (۱۷) اِس واسطے میں نے
تمطاؤس کو جو کہ خداوند میں میرا فرزند عزیز اور دیانتدار ہی تم پاس
بھیجا کہ وہ میری راہیں جو مسیح میں ہیں جس طرح میں ہر کہیں
ہر ایک مجلس میں بتلاتا ہوں تم کو یاد دلاوے (۱۸) بعضے یہہ سمجھکے

بے خدا کے فضل کے موافق جو مجھے عنایت ہوا عقلمند معمار کی مانند نیو ڈالی اور دوسرا اُس پر ردا دھرتا ہی سو ہر ایک خبر کرے کہ وہ کس طور سے اُس پر دھرتا ہی (۱۱) کیونکہ سوا اُس نیو کے جو پڑی ہی کوئی دوسری نیو ڈال نہیں سکتا وہ یسوع مسیح ہی (۱۲) سو اگر کوئی اُس نیو پر سونے روپے بیشقیمت پتھر لکڑی گھاس پھوس کا ردا رکھے (۱۳) تو ہر ایک کا کام ظاہر ہوگا کہ وہ دن اُس کو ظاہر کر دیگا کیونکہ ایسے کام آگ سے ظاہر ہوتے ہیں اور جس کا کام جیسا ہی آگ پرکھیگی (۱۴) جس کا کام جو اُس نے اُس پر بنایا قائم رہیگا وہ اُجرت پاویگا (۱۵) اور جس کا کام جل جاویگا وہ نقصان اُٹھاویگا لیکن وہ آپ بچ جاویگا پر ایسا جیسا آگ سے (۱۶) کیا تم نہیں جانتے کہ تم خدا کی ہیکل ہو اور کہ خدا کی روح تم میں بستی ہی (۱۷) اگر کوئی خدا کی ہیکل کو خراب کرے تو خدا اُس کو خراب کریگا کیونکہ خدا کی ہیکل پاک ہی اور وہی تم ہو (۱۸) کوئی آپ کو فریب نہ دے جو کوئی تمہارے درمیان آپ کو اِس جہان میں حکیم سمجھے تو بیوقوف بنے تاکہ حکیم ہو جاوے (۱۹) کیونکہ اِس جہان کی حکمت خدا کے آگے بیوقوفی ہی کہ لکھا ہی کہ وہ حکیموں کو اُن ہی کی چترائیوں میں پھنساتا ہی (۲۰) اور پھر کہ خداوند حکیموں کے قیاسوں کو جانتا ہی کہ باطل ہیں (۲۱) پس آدمیوں پر کوئی گھمنڈ نہ کرے کہ ساری چیزیں تمہاری ہیں (۲۲) کیا پولس کیا اپلوس کیا کیفاس کیا دنیا کیا زندگی کیا موت اور کیا حال کی چیزیں اور کیا اِستقبل کی سب تمہاری ہیں (۲۳) اور تم مسیح کے ہو اور مسیح خدا کا ہی ۔

۴ باب

(۱) آدمی ہم کو ایسا جانے جیسے مسیح کے خدمتگار اور خدا کے بھیدوں کے محتارکار (۲) پھر محتار میں اِس بات کی تلاش ہوتی ہی کہ وہ دیانتدار ہووے (۳) لیکن مجھ کو کچھ اُس کی پروا نہیں کہ تم یا کوئی آد مجھ کو پرکھے بلکہ میں آپ بھی اپنے تئیں نہیں

کہ تم سب ایک ہی بات بولو اور جدائیاں تم میں نہ ہوں بلکہ تم سب ایک دل اور ایک سمجھ ہو کے کامل بنو (۱۱) ای بھائیو مجھے خلوے کے لوگوں سے تمہاری بابت یوں معلوم ہوا کہ تم میں جھگڑے ہیں (۱۲) میرا مطلب یہہ ہی کہ تم میں سے ہر ایک کہتا ہی کہ میں پولس کا میں اپلوس کا میں کیفاس کا میں مسیح کا ہوں (۱۳) تو کیا مسیح بٹ گیا یا پولس تمہارے واسطے صلیب پر کھینچا گیا یا تم نے پولس کے نام سے بپتسمہ پایا (۱۴) میں خدا کا شکر کرتا ہوں کہ میں نے تم میں سے کسی کو کرسپس اور غیوس کے سوا بپتسمہ نہیں دیا (۱۵) نہ ہووے کہ کوئی کہے کہ اُس نے اپنے نام سے بپتسمہ دیا (۱۶) اور میں نے اِستفناس کے خاندان کو بھی بپتسمہ دیا اور سوا اُن کے میں نہیں جانتا کہ میں نے کسی اور کو بپتسمہ دیا (۱۷) کیونکہ مسیح نے مجھے بپتسمہ دینے کو نہیں بلکہ اِنجیل سنانے کو بھیجا پر کلام کی حکمت سے نہیں نہ ہو کہ مسیح کی صلیب بے تاثیر ٹھہرے (۱۸) کہ صلیب کا کلام ہلاک ہونیوالوں کے نزدیک بیوقوفی ہی پر ہم نجات پانیوالوں کے لیئے خدا کی قدرت ہی (۱۹) کیونکہ لکھا ہی کہ میں حکیموں کی حکمت کو نیست اور سمجھنیوالوں کی سمجھ کو ہیچ کرونگا (۲۰) کہاں حکیم کہاں فقیہہ کہاں اِس جہان کا بحث کرنیوالا کیا خدا نے اِس دنیا کی حکمت کو بیوقوفی نہیں ٹھہرایا (۲۱) اِس لیئے کہ جب حکمت اِلہی سے یوں ہوا کہ دنیا نے اپنی حکمت سے خدا کو نہ پہچانا تو خدا کی یہہ مرضی ہوئی کہ منادی کی بیوقوفی سے اِیمان لانیوالوں کو بچاوے (۲۲) چنانچہ یہودی کوئی نشان چاہتے اور یونانی حکمت کی تلاش میں ہیں (۲۳) پر ہم مسیح کی جو مصلوب ہوا منادی کرتے ہیں وہ یہودیوں کے لیئے ٹھوکر کھلانیوالا پتھر اور یونانیوں کے لیئے بیوقوفی ہی (۲۴) لیکن اُن کے لیئے جو بلائے گئے ہیں کیا یہودی کیا یونانی مسیح خدا کی قدرت اور خدا کی حکمت ہی (۲۵) کیونکہ خدا کی بیوقوفی آدمیوں کی حکمت کی بنسبت حکمت والی ہی اور خدا کی کمزوری آدمیوں کی بہ نسبت زورآور ہی (۲۶) ای بھائیو تم اپنی بلاہت پر نگاہ کرو کہ اُس میں دنیا کے بہت سے حکیم اور بہت مقدور والے اور بہت اشراف

پولس رسول کا پہلا خط

قرنتیوں کو

۱ باب

پولس جو خدا کی مرضی سے یسوع مسیح کا رسول ہونے کے لیئے
بلایا ہوا ہی اور بھائی سوستنیس کی طرف سے (۲) خدا کی کلیسیا
کو جو قرنتس میں ہی یعنے اُن کو جو مسیح یسوع میں ہوکے پاک ہوئے
اور بلائے ہوئے کہ مقدس ہوں اُن سب سمیت جو ہر مکان میں یسوع
مسیح کا نام جو ہمارا اور اُنکا خداوند ہی لیا کرتے ہیں (۳) ہمارے باپ
خدا کی اور خداوند یسوع مسیح کی طرف سے فضل اور سلامتی تمہارے
لیئے ہووے (۴) میں خدا کے اُس فضل کی بابت جو مسیح یسوع
سے تم کو عنایت ہوا تمہارے لیئے ہمیشہ اپنے خدا کا شکر کرتا ہوں
(۵) کہ تم اُس میں ہوکے ہر بات میں خواہ سب طرح کے بیان میں
خواہ سارے علم میں غنی ہو (۶) چنانچہ وہ گواہی جو مسیح کے حق میں
ہی تم میں ثابت ہوئی (۷) یہاں تک کہ تم کسی نعمت میں کم نہیں
بلکہ ہمارے خداوند یسوع مسیح کے ظاہر ہونے کی راہ تکتے ہو (۸) وہی
تمہیں آخر تک قائم بھی رکھیگا تاکہ تم ہمارے خداوند یسوع مسیح کے
دن بے عیب ٹھہرو (۹) خدا جسنے تمہیں اپنے بیٹے ہمارے خداوند
یسوع مسیح کی رفاقت میں بلایا وفادار ہی (۱۰) اے بھائیو میں تم
سے یسوع مسیح کے نام کے واسطے جو ہمارا خداوند ہی التماس کرتا ہوں

ساتھ ہیں سلام کہو (۱۵) اور فلولگس اور یولیا اور نیروس اور اُس
ی بہن کو اور اُلمپاس اور سارے مقدسوں کو جو اُن کے ساتھ ہیں سلام
ہو (۱۶) اور تم آپس میں پاک بوسہ لیکے ایک دوسرے کو سلام کرو
مسیح کی ساری کلیسیائیں تمہیں سلام کہتی ہیں (۱۷) ای بھائیو
میں تم سے یہہ اِلتماس کرتا ہوں کہ تم اُن لوگوں پر جو اُس تعلیم کے
برخلاف جو تم نے پائی پھوٹ پڑنے اور ٹھوکر کھانے کے باعث ہیں لحاظ
رکھو اور اُن سے کنارے رہو (۱۸) کیونکہ جو ایسے ہیں سو ہمارے خداوند
یسوع مسیح کی نہیں بلکہ اپنے پیٹ کی بندگی کرتے ہیں اور چکنی
باتوں اور دعائے خیر سے سادہ‌داوں کو فریب دیتے ہیں (۱۹) کیونکہ
تمہاری فرمانبرداری سب میں مشہور ہوئی ہی اِس واسطے میں تم سے
خوش ہوں لیکن میں یہہ چاہتا ہوں کہ تم نیکی میں واقفکار ہو جاؤ اور
بدی سے ناواقف رہو (۲۰) اور سلامتی کا خدا شیطان کو تمہارے پانوں
تلے جلد کچلاویگا ہمارے خداوند یسوع مسیح کا فضل تمہارے ساتھ ہووے آمین
(۲۱) میرا ہمخدمت تمطاؤس اور میرے رشتہ‌دار لوقیوس اور یاسون اور
سوسپطرس تمہیں سلام کہتے ہیں (۲۲) میں طرتیوس جو اِس خط کا لکھنیوالا
ہوں تم کو خداوند میں ہوکے سلام کہتا ہوں (۲۳) اور گیوس جو میرا اور
ساری کلیسیئے کا مہماندار ہی تمہیں سلام کہتا ہی اور اراستس شہر کا
خزانچی اور بھائی قوارطس تم کو سلام کہتے ہیں (۲۴) ہمارے خداوند
یسوع مسیح کا فضل تم سب کے ساتھ ہووے آمین (۲۵) اب اُسی کو
جس کی قدرت ہی کہ تمہیں میری اِنجیل کے اور یسوع مسیح کی
منادی کے موافق قائم رکھے یعنے اُس بھید کے اِظہار کے مطابق جو قدیم
زمانوں سے پوشیدہ رہا (۲۶) مگر نبیوں کی کتابوں کے وسیلہ خدائے
ابدی کے حکم کے مطابق اب ظاہر ہوا اور سب غیرقوموں میں ایمان
کی فرمانبرداری کے لیئے مشہور کیا گیا (۲۷) اُسی واحد دانا خدا کو
یسوع مسیح کے وسیلہ سے ہمیشہ حمد پہنچا کرے آمین*
یہہ خط رومیوں کے نام پر قرنتس میں لکھا تھا اور فیبے کے ہاتھ بھیجا
گیا جو قنخریائی کلیسیئے کی خادمہ تھی*

کو پسند پڑے (۳۲) تو خدا چاہے میں تمہارے پاس خوشی سے آؤں اور تمہارے ساتھ تازہ دم ہو جاؤں (۳۳) اب سلامتی کا خدا تم سب کے ساتھ ہو آمین *

۱۶ باب

(۱) میں تم سے فیبے کی سفارش کرتا ہوں وہ ہماری بہن ہی اور شہر قنخریا میں کلیسیا کی خادمہ ہی (۲) تم اُس کو خداوند کے واسطے یوں قبول کرو جیسا مقدسوں کے لائق ہی اور جس جس کام میں وہ تمہاری محتاج ہو تم اُس کی مدد کرو کیونکہ وہ بہتوں کی بلکہ میری بھی مددگار تھی (۳) پرسقا اور اقولا کو میرا سلام کہو کہ وہ یسوع مسیح کی خدمت میں میرے ساتھی ہیں (۴) اور اُنہوں نے میری جان کے بدلے اپنا سر دھر دیا اور نہ صرف میں بلکہ غیرقوموں کی ساری کلیسیائیں اُن کی احسانمند ہیں (۵) اور اُس کلیسیا کو جو اُن کے گھر میں ہی سلام کہو میرے پیارے ایپنتس کو جو مسیح کے لیے اخیہ کا پہلا پھل ہی سلام کہو (۶) اور مریم کو جس نے ہمارے واسطے بہت محنت کی سلام کہو (۷) اور اندرونیکس اور یونیا کو سلام کہو وہ میرے رشتہدار ہیں اور قیدخانے میں شریک تھے اور رسولوں میں نامدار ہیں اور مجھ سے پہلے مسیح میں شامل ہوئے (۸) اور امپلیاس کو جو خداوند میں ہوکے میرا پیارا ہی سلام کہو (۹) اور اُوربانس کو جو مسیح کے کاموں میں میرا ہمخدمت ہی اور میرے عزیز استخیس کو سلام کہو (۱۰) اور اپلیس کو جو مسیح میں مقبول ہی سلام کہو اور ارستبولس کے لوگوں کو سلام کہو (۱۱) اور میرے رشتہدار ہیرودیون کو سلام کہو اور نرکسس کے لوگوں کو جو خداوند میں ہیں سلام کہو (۱۲) طرونینا اور طروفوسا کو جو خداوند کے واسطے محنتی ہیں سلام کہو اور عزیزہ برسس کو جس نے خداوند کے لیے بہت محنت کی ہی سلام کہو (۱۳) اور روفس کو جو خداوند کا برگزیدہ ہی اور اُس کی ماں کو جو میری بھی ماں ہی سلام کہو (۱۴) اور اسنکرتس اور فلگن اور ہرماس اور پطروباس اور ہرمیس اور اُن بھائیوں کو جو اُن

هیں یسوع مسیح کي بابت فخر کر سکتا هوں (۱۸) کہ میں یہہ جرأت نہیں رکھتا کہ اُن کاموں میں سے کسي کو جو مسیح نے میرے وسیلے خواہ قول خواہ فعل سے (۱۹) خواہ کرامتوں اور معجزوں کي قوت خواہ خدا کي روح کي قدرت سے غیرقوموں کے فرمانبردار هونے کو نہ کیا هو بیان کروں یہاں تک کہ میں نے یروسلم سے لے چوگرد اِلرقون تک مسیح کي اِنجیل کي پوري منادي کي (۲۰) بلکہ میں اُس حرمت کا مشتاق تھا کہ جہاں جہاں مسیح کا نام نہیں لیا گیا وهاں اِنجیل سناؤں تا نہ هووے کہ میں دوسرے کي نیو پر ردا رکھوں (۲۱) تاکہ جیسا لکھا هی کہ وے جن کو اُس کي خبر نہیں پہنچي دیکھینگے اور جنہوں نے نہیں سنا سمجھینگے ویسا هي هووے (۲۲) اِسي سبب میں بارها تمهارے پاس آنے سے رُکا رها هوں (۲۳) پر اب اِس لیئے کہ اِن ملکوں میں جگہہ باقي نہ رهي اور تمهاري ملاقات کا بهي بہت برسوں سے مشتاق هوں (۲۴) سو جب اِسفنیہ کو روانہ هونگا تم پاس آ جاؤنگا کیونکہ اُمید رکھتا هوں کہ میں اُدهر جاتے هوئے تمهیں دیکھہ لونگا اور تمهاري ملاقات سے کچھہ خاطرجمع هوکے تم سے اُدهر کي طرف روانہ کیا جاؤنگا (۲۵) پر بالفعل میں یروسلم کو مقدسوں کي خدمت کرنے کے لیئے جاتا هوں (۲۶) کیونکہ مقدونیہ اور اخیہ کے لوگوں کي مرضي یوں هی کہ یروسلم کے مفلس مقدسوں کے لیئے ایک خاص چندا کریں (۲۷) یہہ تو اُن کي مرضي هوئي اور یے اُن کے قرضدار بهي هیں کیونکہ جب غیرقومیں روحاني باتوں میں اُن کے شریک هوئي هیں تو لازم هی کہ یے جسماني باتوں میں اُن کي خدمت کریں (۲۸) پس میں اُس کام کو تمام کرکے اور یے میوہ اُن کے هاتھہ سونپکے تم پاس سے هوکر اِسفنیہ کو جاؤنگا (۲۹) اور میں جانتا هوں کہ جب میں تمهارے پاس آؤں تو میرا آنا مسیح کي اِنجیل کي کمال برکت سے هوگا (۳۰) اور ای بهائیو میں اپنے خداوند یسوع مسیح کا اور روح کي محبت کا واسطہ دیکے تم سے اِلتماس کرتا هوں کہ تم میرے لیئے خدا سے دعائیں مانگنے میں دل سے میرے ساتھہ کوشش کرو (۳۱) تاکہ میں یہودیہ کے بےایمانوں سے بچا رهوں اور میري وہ خدمت جو یروسلم کے لیئے هي سو مقدس لوگوں

(۳) کیونکہ مسیح بھی اپنی خوشی نہ چاہتا تھا بلکہ جیسا لکھا ہی کہ
تیرے ملامت کرنیوالوں کی ملامتیں مجھ پر آ پڑیں (۴) کہ جو کچھ
آگے لکھا گیا سو ہماری تعلیم کے لیئے لکھا گیا تاکہ ہم صبر سے اور کتابوں
کی تسلی سے اُمید رکھیں (۵) اور خدا جو صبر اور تسلی کا باتی ہی
تم کو یہ بخشے کہ تم مسیح یسوع کی طرح آپس میں ایک دل رہو :
(۶) تاکہ تم ایک دل اور ایک زبان ہوکر خدا کی جو ہمارے خداوند
یسوع مسیح کا باپ ہی تمجید کرو (۷) اِس واسطے تم میں سے ہر ایک
دوسرے کو قبول کرے جیسا کہ مسیح نے بھی ہم کو قبول کیا تاکہ خدا
کا جلال ہووے (۸) میں کہتا ہوں کہ یسوع مسیح خدا کی سچائی کے
لیئے مختونوں کا خادم ہوا تاکہ اُن وعدوں کو جو باپ دادوں سے کیئے
گئے پورا کرے (۹) اور کہ غیرقومیں بھی رحم کے سبب خدا کی
ستایش کریں چنانچہ لکھا ہی کہ اِس واسطے میں قوموں کے بیچ تیرا
اقرار کرونگا اور تیرا نام گاونگا (۱۰) اور وہ پھر کہتا ہی کہ اے غیر
قومو اُس کی قوم کے ساتھ خوشی کرو (۱۱) اور پھر یہہ کہ اے ساری
قومو خداوند کی حمد کرو اور اے لوگو تم سب اُس کی ستایش کرو
(۱۲) اور پھر یسعیاہ یہہ کہتا ہی کہ یسی کی جڑ ظاہر ہوگی اور ایک
شخص غیرقوموں پر حکومت کرنے کو اُٹھیگا اُسی پر غیرقومیں بھروسا
رکھینگی (۱۳) اب خدا جو اُمید کا باتی ہی تمہیں ایمان لانے کے
باعث ساری خوشی اور سلامتی سے بھر دے تاکہ روح قدس کی قدرت
سے تمہاری اُمید زیادہ تر ہوتی جاوے (۱۴) اور اے میرے بھائیو میں
بھی تو خود تمہارے حق میں یہہ یقین رکھتا ہوں کہ تم خوبی سے معمور
اور تمام دانائی سے بھرے ہو اور آپس میں نصیحت کر سکتے ہو
(۱۵) پر اے بھائیو میں نے جو یاددہی کے طور پر تھوڑا سا تمہیں لکھا
ویسا سو اُس میں زیادہ جرأت کی کیونکہ خدا نے مجھ کو اِسلیئے
فضل بخشا ہی (۱۶) کہ میں غیرقوموں کے واسطے یسوع مسیح کا خادم
ہوکر کاہن کی طرح خدا کی اِنجیل کی خدمتگذاری کروں تاکہ
غیرقومیں نذر ہوکر گذرنا مقبول ہووے کہ روح قدس سے پاک
کی گئی ہیں (۱۷) پس میں اُن باتوں میں جو خدا سے تعلق رکھتی

کہ خداوند کہتا ہی کہ اپنی حیات کی قسم ہر ایک گھٹنا میرے آگے جھکیگا اور ہر ایک زبان خدا کے سامھنے اِقرار کریگی (۱۲) پس ہر ایک ہم میں سے خدا کو اپنا اپنا حساب دیگا (۱۳) پس چاھیئے کہ ہم آگے کو ایک دوسرے پر عیب نہ لگاویں بلکہ یہہ تجویز کریں کہ وہ چیز جو ٹھوکر یا گرنے کا باعث ہووے اپنے بھائی کے سامھنے نہ رکھیں (۱۴) مجھے خداوند یسوع سے معلوم ہوا اور میں نے یقین کرکے جانا کہ کوئی چیز آپ ناپاک نہیں لیکن جو اُس کو ناپاک جانتا اُس کے لیئے ناپاک ہی (۱۵) پر اگر تیرا بھائی تیرے کھانے سے دق ہوتا ہی تو تو محبت کے طور پر نہیں چلتا تو اپنے کھانے سے اُس کو جس کے واسطے مسیح مُوا ھلاک مت کر (۱۶) پس تمھاری نیکی کی بدنامی نہ ہووے (۱۷) کیونکہ خدا کی بادشاھت کھانا پینا نہیں بلکہ راستی اور سلامتی اور روح قدس سے خوشوقتی ہی (۱۸) پس جو کوئی اِن ہی باتوں میں مسیح کی بندگی کرتا ہی خدا کا مقبول اور آدمیوں کا پسندیدہ ہی (۱۹) پس ایسی باتوں کی کہ جن سے صلح ہو اور ایک دوسرے کی ترقی ہو جاوے پیروی کریں (۲۰) کھانے کے لیئے خدا کے کام کو مت بگاڑو ساری چیزیں تو پاک ہیں پر وہ چیز اُس اِنسان کے لیئے جو کھاکے ٹھوکر کھاتا ہی بری ہی (۲۱) بھلا یہہ ہی کہ تو گوشت نہ کھاوے مے نہ پیوے اور ایسا کام نہ کرے جس سے تیرا بھائی دھکا یا ٹھوکر کھائے یا سست ہو جائے (۲۲) تو اِعتقاد رکھتا ہی تو اپنے لیئے اُسے خدا کے حضور مضبوط رکھہ مبارک وہ جو اپنے تئیں اُس کام کے سبب جسے وہ مناسب جانکے کرتا ہی ملامت نہ کرے (۲۳) پر جو کسی چیز میں شبہہ رکھتا ہی اگر کھاوے تو گنہگار ٹھہرا اِس واسطے کہ وہ اِعتقاد سے نہیں کھاتا اور جو کچھہ اِعتقاد سے نہیں سو گناہ ہی *

۱۵ باب

(۱) پس ہم کو جو زورآور ہیں چاھیئے کہ کمزوروں کی سستیوں کی برداشت کریں اور خودپسندی نہ کریں (۲) ہر کوئی ہم میں سے اپنے پڑوسی کو اُس کی بھلائی کے واسطےخوش کرے تاکہ اُس کی ترقی ہو

(۱۲) رات بہت گذر گئی اور صبح نزدیک ہوئی پس ہم اندھیرے کے
کاموں کو ترک کریں اور روشنی کے ہتھیار باندھیں (۱۳) اور جیسا دن
کو دستور ہی درست چلن سے چلیں نہ کہ اوباشی اور مستی سے نہ کہ
حرامکاریوں اور بدپرہیزیوں سے نہ کہ جھگڑے اور ڈاہ سے (۱۴) بلکہ
خداوند یسوع مسیح سے ملبس ہوؤ اور جسم کی خواہشوں کے لیئے
تدبیر نہ کرو ٭

۱۴ باب

(۱) سست اعتقاد کو آپ میں شامل کرلو پر شبہوں کی تکرار کے لیئے
نہیں (۲) ایک کو اعتقاد ہی کہ ہر ایک چیز کا کھانا روا ہی پر جو
سست اعتقاد ہی سو صرف ساگپات کھاتا ہی (۳) پس وہ جو کھانا
ہی اُسے جو نہیں کھاتا حقیر نہ جانے اور وہ جو نہیں کھاتا اُس پر جو
کھاتا ہی عیب نہ لگاوے کیونکہ خدا نے اُس کو قبول کیا ہی (۴) پس
تو کون ہی جو دوسرے کے نوکر پر حکم کرتا ہی وہ تو اپنے خداوند کے
آگے کھڑا یا پڑا ہی بلکہ وہ کھڑا ہو جائیگا اِس واسطے کہ خدا اُس کے
کھڑا کرنے پر قادر ہی (۵) کوئی ایک دن کو دوسرے دن سے بہتر جانتا ہی
اور کوئی سب دنوں کو برابر جانتا ہی ہر ایک اپنے اپنے دل میں پورا اعتقاد
رکھے (۶) اور وہ جو دن کو مانتا ہی سو خداوند کے لیئے مانتا ہی اور
جو دن کو نہیں مانتا سو خداوند کے لیئے نہیں مانتا ہی جو کھاتا ہی سو
خداوند کے واسطے کھاتا ہی کیونکہ وہ خدا کا شکر کرتا ہی اور جو نہیں کھاتا
سو خداوند کے واسطے نہیں کھاتا اور خدا کا شکر کرتا ہی (۷) کہ کوئی
ہم میں سے اپنے واسطے نہیں جیتا اور کوئی اپنے واسطے نہیں مرتا
(۸) کہ اگر ہم جیتے ہیں تو خداوند کے واسطے جیتے ہیں اور اگر مرتے
ہیں تو خداوند کے واسطے مرتے ہیں اِس لیئے ہم جیتے مرتے خداوند
ہی کے ہیں (۹) کہ مسیح اِسی لیئے موا اور اُٹھا اور جیا کہ مُردوں
اور زندوں کا بھی خداوند ہو (۱۰) تو کس لیئے اپنے بھائی پر عیب
لگاتا ہے کس لیئے اپنے بھائی کو حقیر جانتا ہی کیونکہ ہم سب
مسیح کے آگے کھڑے ہونگے (۱۱) چنانچہ یہ لکھا ہی

اگر پیاسا ہو اُسے پانی دے کیونکہ یہہ کرکے اُس کے سر پر آگ کے انگاروں
کا ڈھیر لگاوبگا (۲۱) بدی کا مغلوب نہ ہو بلکہ بدی پر نیکی سے
غالب ہو*

۱۳ باب

(۱) ہر ایک شخص حاکموں کے تابع رہے کیونکہ ایسی کوئی حکومت
نہیں جو خدا کی طرف سے نہ ہو اور جتنی حکومتیں ہیں سو خدا
کی طرف سے مقرر ہیں (۲) پس جو کوئی حکومت کا سامہنا کرتا ہی
سو خدا کی مقرری بات کا مخالف ہی اور وے جو مخالف ہیں سو آپ
ہی سزا پاوینگے (۳) کہ حاکم نیکوکاروں کو نہیں بلکہ بدکاروں کو خوف
کا باعث ہی پس اگر تو چاہے کہ حکومت سے نڈر رہے تو نیکی کر کہ وہ
تیری تعریف کریگا (۴) کیونکہ وہ خدا کا خادم تیری بہتری کے لیئے
ہی پر اگر تو برا کرے تو ڈر کہ وہ تلوار بیسبب نہیں لیئے پھرتا کہ وہ خدا
کا خادم ہی کہ عدالت کرکے بدکار کو سزا دے (۵) پس تابع رہنا نہ
صرف غضب کے سبب بلکہ تمیز کے باعث بہی ضرور ہی (۶) کیونکہ
اِس لیئے تم خراج بہی دیتے ہو کہ وے خدا کے خادم ہیں جو اُس کام
میں مشغول رہتے (۷) پس سب کا حق ادا کرو جسکو خراج چاہیئے
خراج اور جس کو محصول چاہیئے محصول دو اور جس سے ڈرا چاہیئے
ڈرو اور جس کی عزت کیا چاہیئے عزت کرو (۸) سوا آپس کی
محبت کے کسی کے قرضدار نہ رہو کیونکہ جو اوروں سے محبت رکہتا ہی
اُس نے شریعت کو پورا کیا ہی (۹) اِس واسطے کہ یے حکم جو ہیں
کہ تو زنا نہ کر قتل نہ کر چوری نہ کر جہوٹہی گواہی نہ دے لالچ نہ کر اور
جو حکم اُن کے سوا ہوں اُن کا خلاصہ اِس ایک بات میں ہی کہ تو اپنے
پڑوسی کو ایسا پیار کر جیسا آپ کو کرتا ہی (۱۰) کہ محبت وہ ہی
جو اپنے پڑوسی سے بدی نہیں کرتی اِس واسطے محبت رکہنا شریعت
کا پورا کرنا ہی (۱۱) اور وقت کو جانکے یوں ہی کرو اِس لیئے کہ
گھڑی اب آ پہنچی کہ ہم نیند سے جاگیں کیونکہ جس وقت ہم ایمان
لائے اُس وقت کی نسبت سے اب ہماری نجات زیادہ نزدیک ہی

اپنی شکل بدل ڈالو تاکہ تم خدا کے اُس ارادے کو جو خوب اور پسندیدہ
اور کامل ہی بہ خوبی جانو (۳) میں اُس فضل سے جو مجھے عنایت
ہوا ہی تم میں سے ہر ایک کو کہتا ہوں کہ اپنی قدر اُس سے زیادہ جس
کا جاننا مناسب ہی نہ جانے بلکہ اِعتدال کے ساتھ اپنا مرتبہ ایسا
سمجھے جیسا خدا نے ہر ایک شخص کو اندازہ سے اِیمان دیا (۴) کیونکہ
جیسا ہمارے ایک بدن میں بہت سے عضو ہیں اور ہر ایک عضو کا ایک
ہی کام نہیں (۵) ایسے ہی ہم جو بہت سے ہیں مسیح میں ہوکے
ایک بدن ہوگئے ہیں اور آپس میں ایک دوسرے کے عضو (۶) پس ہم
کو اُس فضل کے موافق جو ہمیں عنایت ہوا الگ الگ نعمتیں پائیں
سو اگر وہ نبوت ہی تو ہم اِیمان کے اندازہ کے موافق نبوت کریں (۷) اور
اگر خدمت ہی تو خدمت میں رہیں اگر کوئی اُستاد ہونے تو تعلیم
پر (۸) اور نصیحت کرنیوالا نصیحت میں مشغول رہے وہ جو خیرات
دیتا ہی صاف دلی سے دیوے اور سردار کوشش سے سرداری کرے وہ جو
رحم کرتا ہی خوشی سے رحم کرے (۹) محبت بےریا ہووے بدی سے
نفرت کرو نیکی سے ملے رہو (۱۰) برادرانہ محبت سے ایک دوسرے کو
پیار کرو عزت کی راہ سے ایک دوسرے کو بہتر سمجھو (۱۱) کام کاج میں
سستی نہ کرو روح سے سرگرم ہو خداوند کی بندگی میں رہو (۱۲) اُمید
میں خوش تکلیف میں برداشت کرنیوالے دعا مانگنے پر مستعد
رہو (۱۳) مقدسوں کی اِحتیاج میں شریک ہو مسافرپروری میں
مشغول رہو (۱۴) اُن کے لیے جو تمہیں ستاتے ہیں برکت چاہو خیر
مذکر اور لعنت نہ کرو (۱۵) خوشوقتوں کے ساتھ خوشوقت رہو اور
روتیوں کے ساتھ روؤ (۱۶) آپس میں ایکسا مزاج رکھو ترے ترے خیال
مت رکھو بلکہ شریفوں کے ساتھ شریف کرو اپنے تئیں عقلمند نہ سمجھو
[illegible] کسی سے بدی نہ کرو جو باتیں سب لوگوں کے
[illegible] خواہش رہو (۱۸) اگر ہو سکے تو مقدور بھر
[illegible] (۱۹) اے عزیزو اپنا اِنتقام مت لو بلکہ غصے
[illegible] خداوند کہتا ہی کہ اِنتقام لینا میرا کام
[illegible] دشمن بھوکا ہو اُس کو کھانا

زیتون کے درخت سے جس کی اصل جنگلی ہی کاٹا گیا اور برخلاف اصل کے اچھے زیتون کا پیوند ہوا تو وے جو اصلی ڈالیاں ہیں کس قدر زیادہ اپنے ہی زیتون میں پیوند نہ کی جائینگی (۲۵) ای بھائیو تا نہ ہووے کہ تم اپنے تئیں عقلمند سمجھو میں چاہتا ہوں کہ تم اِس بھید سے ناواقف نہ رہو کہ اِسرائیل کے ایک حصے پر اندھلاپن آ پڑا ہی اور جب تک کہ غیرقوموں کا کل شمار شامل نہ ہووے یہی رہیگا (۲۶) اور اِس طرح تمام اِسرائیل بچ جائیگا چنانچہ لکھا ہی کہ چھڑانیوالا صیہون سے نکلیگا اور بےدینی کو یعقوب سے دفع کریگا (۲۷) اور میرا یہہ عہد اُن کے ساتھ ہوگا جب میں اُن کے گناہوں کو مٹا دونگا (۲۸) وے تو اِنجیل کی بابت تمہارے سبب سے دشمن ہیں لیکن برگذیدگی کی بابت باپ‌دادوں کے سبب پیارے ہیں (۲۹) اِس واسطے کہ خدا کی نعمتیں اور بلاہت بدلنے کی نہیں (۳۰) کیونکہ جس طرح تم آگے خدا کے نافرمان تھے پر اب اُن کی بےایمانی کے سبب تم پر رحم ہوا (۳۱) ویسا ہی وے بھی نافرمان ہوئے تاکہ اُس رحم کے سبب سے جو تم پر ہوا اُن پر بھی رحم ہووے (۳۲) اِس لیئے کہ خدا نے سب کو بےایمانی کی قید میں چھوڑا تاکہ سب پر رحم فرماوے (۳۳) واہ خدا کی دولت و حکمت اور دانش کی کیسی گہرائی ہی اُس کی عدالتیں دریافت سے کیا ہی پرے اور اُس کی راہیں پتا ملنے سے کیا ہی دور ہیں (۳۴) کہ کس نے خداوند کی عقل کو جانا ہی یا کون اُس کا صلاحکار رہا (۳۵) یا کس نے پہلے اُسے کچھ دیا ہی کہ اُسے پھر دیا جائیگا (۳۶) کیونکہ اُسی سے اور اُسی کے سبب اور اُسی کے لیئے ساری چیزیں ہوئی ہیں ابد تک اُسی کی بزرگی ہو آمین *

۱۲ باب

(۱) پس ای بھائیو میں خدا کی رحمتوں کا واسطہ دیکے تم سے اِلتماس کرتا ہوں کہ تم اپنے بدنوں کو گذرانو تاکہ ایک زندہ قربانی مقدس اور خدا کے لیئے پسندیدہ ہوں کہ یہہ تمہاری عقلی عبادت ہی (۲) اور اِس جہان کے ہمشکل مت ہو بلکہ اپنے دل کے نئے ہونے سے

جس چیز کی تلاش کرتا ہی وہ اُس کو نہ ملی پر چُنے ہوؤں کو ملی اور دلی اندھے کیئے گئے (۸) چنانچہ لکھا ہی کہ خدا نے آج تک اُنہیں اُونگھنیوالی روح اور ایسی آنکھیں کہ نہ دیکھیں اور ایسے کان کہ نہ سنیں دیئے ہیں (۹) اور داؤد کہتا ہی کہ اُن کا دسترخوان حال اور پھندا اور ٹھوکر کھانے کا باعث اور اُن کے اِنتقام کا سبب ہووے (۱۰) اُن کی آنکھیں تاریک ہو جاویں کہ وے نہ دیکھیں اور تو اُن کی پیٹھ کو ہمیشہ جھکا رکھ (۱۱) پس میں کہتا ہوں کہ کیا اُنہوں نے ایسی ٹھوکر کھائی کہ گر پڑیں ایسا نہ ہو مگر اُن کے گرنے کے باعث نجات غیرقوموں کو ملی تاکہ اُنہیں اُن سے غیرت آوے (۱۲) پر اگر اُن کا گرنا دنیا کے لیئے دولت ہوا اور اُن کی گھٹتی غیرقوموں کے لیئے دولت تو اُن کی کامل بڑھتی کتنی ہی زیادہ دولت نہ ہوگی (۱۳) میں غیرقوموں کا رسول ہوکر تم غیرقوموالوں سے بولتا ہوں اور اپنی خدمت کی بڑائی کرتا ہوں (۱۴) تاکہ میں کسی طرح سے اپنی قوموالوں کو غیرت دلاؤں اور اُن میں سے بعضوں کو بچاؤں (۱۵) کہ اگر اُن کا خارج ہو جانا جہان کے مقبول ہونے کا باعث ہی تو اُن کا آملنا کیسا کچھ ہوگا ہاں جیسا مُردوں سے جی اُٹھنا (۱۶) کیونکہ اگر پہلا پھل پاک تو تمام پھل ویسا ہی ہوگا اور اگر جڑ پاک ہو تو ڈالیاں بھی ویسی ہی ہونگی (۱۷) سو اگر ڈالیوں میں سے کئی ایک توڑی گئیں اور تو جو جنگلی زیتون تھا اُن کا پیوند ہوا اور زیتون کی جڑ اور روغن میں شریک ہوا (۱۸) تو تو اُن ڈالیوں پر فخر مت کر اور اگرچہ فخر کرے تو بھی تو جڑ کو سنبھالتا نہیں بلکہ جڑ تجھ کو (۱۹) پھر تو کہیگا کہ ڈالیاں اِس واسطے توڑی گئیں تاکہ میں پیوند ہوؤں (۲۰) اچھا وے بے اِیمانی کے سبب توڑی گئیں اور تو اِیمان کے سبب قائم ہی پس غرور مت کر بلکہ ڈر (۲۱) کیونکہ جس حال کہ خدا نے اصلی شاخوں کو نہ چھوڑا تو شاید تجھ کو بھی نہ چھوڑے (۲۲) پس خدا کی نرمی اور سختی کو دیکھ سختی اُن پر جو گر گئے ہیں اور نرمی تجھ پر اگر تو نرمی پر قائم رہے نہیں تو تو بھی کاٹا جائیگا (۲۳) اور وے بھی اگر بے اِیمانی نہ رہیں تو پیوند کیئے جائینگے کہ خدا قادر ہی کہ اُنہیں دوبارہ پیوند کرے (۲۴) اِس لیئے کہ تو جو اُس

چنانچہ یہہ لکھا ہی کہ کیا ہی خوش‌نما ہیں اُن کے قدم جو سلامتی کی بشارت دیتے اور اچھی چیزوں کی خوش‌خبری سناتے ہیں (۱۶) لیکن سب نے یہہ خوش‌خبری مان نہ لی کہ یسعیاہ کہتا ہی ای خداوند کون ہمارے پیغام پر ایمان لایا (۱۷) پس ایمان سن لینے سے اور سن لینا خدا کی بات کہنے سے آتا ہی (۱۸) پر میں کہتا ہوں کیا اُنہوں نے نہیں سنا البتہ اُن کی آواز تمام روے زمین پر اور اُن کی باتیں دنیا کی حدوں تک پہنچیں (۱۹) پھر میں کہتا ہوں کیا اِسراایل آگاہ نہ ہوا موسیٰ نے تو پہلے کہا کہ میں اُن سے جو قوم نہیں ہیں تم کو غیرت دلاؤنگا اور قوم نادان سے تم کو غصہ پر لاؤنگا (۲۰) پر یسعیاہ بڑا بےپروا ہی اور کہتا ہی جنہوں نے مجھے نہیں ڈھونڈھا مجھہ کو پا گئے اور جنہوں نے مجھے نہیں پوچھا اُن پر میں ظاہر ہوا (۲۱) لیکن وہ اِسراایل کے حق میں یوں کہتا ہی کہ میں اپنے ہاتھہ دن بھر ایک قوم کے لیئے جو نافرمانبردار اور حجتی ہی بڑھائے ہوئے ہوں *

۱۱ باب

(۱) پس میں کہتا ہوں کیا خدا نے اپنی قوم کو خارج کر دیا ایسا نہ ہووے کیونکہ میں بھی اِسراایلی ابرہام کی نسل اور بنیامین کے فرقے سے ہوں (۲) خدا نے اپنی اُس قوم کو جسے اُس نے پہلے سے جانا خارج نہیں کیا کیا تم نہیں جانتے ہو کہ اِلیاس کے حق میں کتاب میں وہ کیا کہتا ہی کہ وہ کیونکر خدا سے اِسراایل پر فریاد کرکے کہتا ہی (۳) کہ ای خداوند اُنہوں نے تیرے نبیوں کو قتل کیا اور تیری قربان‌گاہوں کو ڈھا دیا اب میں اکیلا باقی ہوں اور وے میری جان کی بھی فکر میں ہیں (۴) پر کلام اِلہی جواب میں اُس کو کیا کہتا ہی یہہ کہ میں نے اپنے لیئے سات ہزار آدمی بچا رکھے ہیں جنہوں نے بعل کے آگے گھٹنا نہیں ٹیکا (۵) پس اِسی طرح اِس وقت بھی کتنے ہی فضل سے برگزیدہ ہوکے باقی رہے ہیں (۶) پھر اگر فضل سے ہی تو اعمال سے نہیں نہیں تو فضل فضل نہ رہیگا اور اگر اعمال سے ہی تو فضل پھر کچھہ نہیں نہیں تو عمل عمل نہ رہیگا (۷) پس کیا ہوا یہہ کہ اِسراایل

چٹان رکھتا ہوں اور جو کوئی اُس پر ایمان لاتا ہے سو شرمندہ نہ ہوگا۔

۱۰ باب

(۱) اے بھائیو میرے دل کی خواہش اور خدا سے میری دعا اِسرائیل کی نجات یہ ہے کہ وے نجات پاویں (۲) کیونکہ میں اُن کا گواہ ہوں کہ وے خدا کی نسبت غیرتمند تو ہیں پر دانائی کے ساتھ نہیں (۳) اِس لیئے کہ وے اُس راستبازی کو جو خدا کی طرف سے ہے نہ جانکے اور کوشش کرکے کہ اپنی راستبازی قائم کریں خدا کی راستبازی کے تابع نہ ہوئے (۴) کہ شریعت کی غایت یہ ہے کہ مسیح ہر ایک ایماندار کی راستبازی ہو (۵) کہ وہ راستبازی جو شریعت کی ہے موسیٰ اُس کا ذکر یوں کرتا ہے کہ جو اِنسان یہی کام کیا کرے وہ اُن کے سبب سے جیتا رہیگا (۶) پر وہ راستبازی جو ایمان سے ہے یوں کہتی ہے کہ تو اپنے دل میں مت کہہ کہ آسمان پر کون چڑھیگا یعنے مسیح کو اُتار لانے کو (۷) یا کھڑاو میں کون اُتریگا یعنے مسیح کو مُردوں میں سے اُٹھا لانے کو (۸) پھر وہ کیا کہتی ہے یہ کہ کلام تیرے نزدیک تیرے مُنہ اور تیرے دل میں ہے یہ وہی کلام ایمانی ہے جس کی ہم منادی کرتے ہیں (۹) کہ اگر تو اپنی زبان سے خداوند یسوع کا اِقرار کرے اور اپنے دل سے ایمان لاوے کہ خدا نے اُسے مُردوں میں سے جِلایا تو تو نجات پاویگا (۱۰) کیونکہ راستبازی کے لیئے دل سے ایمان لانا ہے اور نجات کی خاطر مُنہ سے اِقرار کرنا ہے (۱۱) چنانچہ کتاب میں یہ کہتا ہے کہ جو کوئی اُسپر ایمان لاتا ہے شرمندہ نہ ہوگا (۱۲) کیونکہ یہودی اور یونانی میں کچھ تفاوت نہ رہا اِس لیئے کہ وہی جو سب کا خداوند ہے اُن سب کے واسطے جو اُس کا نام لیتے ہیں دولت مند ہے (۱۳) کیونکہ جو کوئی جو خداوند کا نام لیگا نجات پاویگا (۱۴) پر جس پر وے ایمان نہیں لائے اُس کا نام کیونکر لیویں اور جس کو اُنہوں نے نہیں سنا اُس پر کیونکر ایمان لاویں اور منادی کرنیوالے کے بغیر کیونکر سنیں (۱۵) اور کوئی جب تک بھیجے نہ جاویں تو کیونکر منادی کریں

تمام روے زمین پر مشہور ہووے (۱۸)۔ پس وہ جس پر چاہتا ہی رحم کرتا ہی اور جسے چاہتا ہی سخت کرتا ہی (۱۹) پس تو یہہ مجھہ سے کہیگا پھر وہ کیوں الزام دیتا ہی کس نے اُس کے ارادے کا مقابلہ کیا (۲۰) ای آدمی تو کون ہی جو خدا سے تکرار کرتا ہی کیا کاریگری کاریگر کو کہہ سکتی ہی کہ تونے مجھے کیوں ایسا بنایا (۲۱) کیا کمہار کا مٹی پر اختیار نہیں کہ وہ ایک ہی لوندے میں سے ایک برتن عزت کا اور دوسرا بےعزتی کا بناوے (۲۲) اگر خدا اِس ارادے سے کہ اپنے غصے کو ظاہر کرے اور قدرت کو دکھاوے قہر کے برتنوں کی جو تباہ کرنے کے لائق تھے نہایت برداشت کی (۲۳) اور اپنے بےنہایت جلال کو رحم کے برتنوں پر جو اُس نے حشمت کے لیئے آگے طیار کیئے تھے ظاہر کیا تو کیا ہوا (۲۴) یعنے ہم پر جنہیں نہ فقط یہودیوں میں سے بلکہ غیرقوموں میں سے بھی بلایا (۲۵) چنانچہ ہوسیع کی کتاب میں یوں کہتا ہی کہ میں غیرقوم کو اپنی قوم کہونگا اور اُسے جو پیاری نہ تھی پیاری کہونگا (۲۶) اور ایسا ہوگا کہ جس جگہہ یہہ اُن سے کہا گیا کہ تم میری قوم نہیں ہو اُسی جگہہ وے زندہ خدا کے فرزند کہلاوینگے (۲۷) اور یسعیاہ اِسرائیل کی بابت پکارتا ہی کہ اگرچہ بنی اِسرائیل شمار میں دریا کی ریت کے برابر ہیں لیکن اُن میں سے تھوڑے بچ جائینگے (۲۸) کیونکہ وہ کلام کو پورا کریگا اور راستی سے اُسے جلد ختم کر دیگا کہ خداوند اپنے اِنفصال کے کلام پر سرزمین میں جلد عمل کریگا (۲۹) چنانچہ یسعیاہ نے آگے کہا اگر رب الافواج ہمارے لیئے نسل باقی نہ چھوڑتا تو ہم صدوم کی مانند اور عمورہ کے برابر ہوتے (۳۰) پس اب ہم کیا کہیں کہ غیرقوموں نے جو راستبازی کی تلاش نہ کرتی تھیں راستبازی حاصل کی یعنے وہ راستبازی جو اِیمان سے ہی (۳۱) پر اِسرائیل جو راستبازی کی شریعت کی تلاش کرتا تھا راستبازی کی شریعت تک نہیں پہنچا ہی (۳۲) کس لیئے اِس لیئے کہ اُنہوں نے اِیمان سے نہیں بلکہ گویا شریعت کے کاموں ہی سے اُس کی تلاش کی کیونکہ اُنہوں نے اُس ٹھوکر کھلانیوالے پتھر سے ٹھوکر کھائی (۳۳) چنانچہ لکھا ہی کہ دیکھو میں صیہون میں ایک ٹھیس کھلانیوالا پتھر اور ٹھوکر کھلانیوالی

۹ باب

(۱) میں مسیح میں ہوکے سچ بولتا ہوں جھوٹھ نہیں کہتا اور میرا
دل بھی روح قدس کی معرفت میرا گواہ ہی (۲) کہ مجھے بڑا غم
اور میرے دل کا ہر دم رنج ہی (۳) کہ میں یہاں تک چاہتا تھا کہ
اگر ہو سکے تو اپنے بھائیوں کے بدلے جو جسم کے رو سے میرے قرابتی
ہیں مسیح سے محروم ہوؤں * (۴) وے اسرائیلی ہیں اور فرزندی اور
جلال اور عہدوں اور شریعت اور عبادت کی رسمیں اور وعدے اُنہی کے
ہیں (۵) اور باپدادے اُنہی میں کے ہیں اور جسم کی نسبت
مسیح بھی اُنہیں میں سے ہوا جو سب کا خدا ہمیشہ مبارک ہی
آمین (۶) ایک ایسا نہیں کہ خدا کا کلام باطل ہو گیا اِس لیئے کہ
سب جو اسرائیل میں سے ہیں اسرائیلی نہیں (۷) اور نہ اِس سبب
سے کہ وے ابرہام کی نسل ہیں سب فرزند ہیں کیونکہ فرمایا ہی کہ
اِضحاق ہی سے تیری نسل کہلائیگی (۸) یعنے نہ وے جسم کے بیٹے
ہیں خدا کے فرزند ہیں بلکہ وے ہی فرزند جو وعدے کے ہیں نسل گنے
جاتے ہیں (۹) کیونکہ وعدے کی بات یہی ہی کہ میں اِسی وقت
آؤنگا اور سارہ کو ایک بیٹا ہوگا (۱۰) اور صرف اِتنا ہی نہیں بلکہ ربقہ
بھی جب ایک سے یعنے ہمارے باپ اِضحاق سے حاملہ ہوئی (۱۱) (اور
جب ہنوز لڑکے پیدا نہ ہوئے اور نہ نیک اور بد کے فاعل تھے تاکہ چننے
میں خدا کا اِرادہ جو کاموں پر نہیں بلکہ بلانیوالے پر موقوف ہی قائم
رہے) (۱۲) تب ہی اُس سے کہا گیا کہ بڑا چھوٹے کی خدمت کریگا
(۱۳) جیسا لکھا ہی کہ میں نے یعقوب سے محبت رکھی اور عیسو سے
عداوت (۱۴) پس ہم کیا کہیں کیا خدا کے یہاں سے اِنصاف ہی
ایسا نہ ہوا (۱۵) کہ وہ موسیٰ سے کہتا ہی میں جس پر رحم کیا
چاہتا ہوں اُسپر رحم کرونگا اور جسپر مہر کرنا چاہتا ہوں اُسپر مہر کرونگا
(۱۶) پس یہ نہ چاہنیوالے نہ دوڑنیوالے پر بلکہ خدا کے رحم پر موقوف
ہے (۱۷) کیونکہ کتاب میں فرعون سے کہتا ہی کہ میں نے اِسی
لیئے تجھے برپا کیا ہی کہ تجھ پر اپنی قدرت ظاہر کروں اور میرا نام

کمزوریوں میں ہماری مدد کرتی ہی کیونکہ جیسا چاہیئے ہم نہیں
جانتے کہ کیا دعا مانگیں پر وہ روح ایسی آہیں بھرکے کہ جن کا بیان
نہیں ہو سکتا ہماری سفارش کرتی ہی (۲۷) اور وہ جو دلوں کا
جانچنیوالا ہی جانتا ہی کہ روح کا کیا مطلب ہی کہ وہ خدا کی مرضی
کے مطابق مقدس لوگوں کے لیئے شفاعت کرتی ہی (۲۸) اور ہم
جانتے ہیں کہ ساری چیزیں اُن کی بھلائی کے لیئے جو خدا سے
محبت رکھتے ہیں ملکے فایدہ بخشتی ہیں یے وے ہیں جو خدا کے
اِرادے کے موافق بلائے گئے (۲۹) کہ جنہیں اُس نے پہلے سے پہچانا
اُنہیں آگے سے ٹھہرایا کہ اُس کے بیٹے کے ہم شکل ہوں تاکہ وہ بہت
سے بھائیوں میں پلوٹھا ٹھہرے (۳۰) اور جنہیں اُس نے آگے سے مقرر کیا
اُس نے اُن کو بلایا بھی اور جنہیں بلایا اُن کو راستباز بھی ٹھہرایا اور جن
کو راستباز ٹھہرایا اُن کو جلال بھی بخشا (۳۱) پس ہم اِن باتوں کی
ثابت کیا کہیں اگر خدا ہماری طرف ہی تو کون ہمارا مخالف ہوگا
(۳۲) جس نے اپنے بیٹے ہی کو دریغ نہ کیا بلکہ اُسے ہم سب کے
لے حوالہ کر دیا تو وہ اُس کے ساتھ سب چیزیں بھی ہمیں کیونکر نہ
شیگا (۳۳) خدا کے چنے ہوؤں پر دعوی کون کریگا خدا ہی ہی جو
کو راستباز ٹھہراتا (۳۴) کون سزا کا حکم دیگا مسیح جو مر گیا بلکہ
بھی اُٹھا اور خدا کی دہنی ہی طرف بیٹھا ہی وہ تو ہماری
ش کرتا ہی (۳۵) کون ہم کو مسیح کی محبت سے جدا کریگا
ت یا تنگی یا ظلم یا کال یا ننگائی یا خطرہ یا تلوار (۳۶) چنانچہ
ی کہ ہم تیری خاطر دن بھر ہلاک کیئے جاتے ہیں اور ذبح
کے برابر گنے جاتے ہیں (۳۷) بلکہ ہم اِن سب چیزوں
وسیلے جس نے ہم سے محبت کی ہر غالب پر غالب ہ
ونکہ مجھ کو یقین ہی کہ نہ موت نہ زندگی نہ فرشتے
نہ قدرتیں اور نہ حال کی نہ اِستقبال کی چیزیں (۳۹)
پستی اور نہ کوئی دوسرا مخلوق ہم کو خدا کی اُس محبت
ارے خداوند مسیح یسوع میں ہی جدا کر سکیگا *

مسیح تم میں ہی تو بدن گناہ کے سبب مُردہ ہی پر روح راستبازی کے سبب زندہ (۱۱) پھر اگر اُس کی روح جس نے یسوع کو مُردوں میں سے جِلایا تم میں بسے تو مسیح کا جِلانیوالا تمہارے مُردہ بدن کو بھی اپنی اُس روح کے وسیلے جو تم میں بستی ہی جِلاویگا (۱۲) پس اے بھائیو ہم کچھ جسم کے قرضدار نہیں کہ جسم کے طور پر زندگی کاٹیں (۱۳) کیونکہ اگر تم جسم کے طور پر زندگی کرو تو مروگے پر اگر تم روح سے بدن کی بری عادتوں کو مارو تو جیوگے (۱۴) اِس لیئے کہ جتنے خدا کی روح کی ہدایت سے چلتے وے ہی خدا کے فرزند ہیں (۱۵) کہ تم نے غلامی کی روح نہیں پائی کہ پھر ڈرو بلکہ لیپالک ہونے کی روح پائی جس سے ہم ابا یعنے اے باپ پکار پکار کہتے ہیں (۱۶) وہی روح ہمارے روح کے ساتھ گواہی دیتی کہ ہم خدا کے فرزند ہیں (۱۷) اور جب فرزند ہوئے تو وارث بھی یعنے خدا کے وارث اور میراث میں مسیح کے شریک بشرطیکہ ہم اُس کے ساتھ دکھ اُٹھاویں تاکہ اُس کے ساتھ جلال بھی پاویں (۱۸) کیونکہ میری سمجھ میں زمانہ حال کے دکھ درد اِس لائق نہیں کہ اُس جلال کے جو ہم پر ظاہر ہونیوالا ہی مقابل ہوں (۱۹) کہ خلقت کمال آرزو سے خدا کے فرزندوں کے ظاہر ہونے کی راہ تکتی ہی (۲۰) اِس لیئے کہ خلقت بطالت کے تحت میں آئی اپنی خوشی سے نہیں بلکہ اُس کے سبب جو اُسے تحت میں لایا ہی اِس اُمید پر (۲۱) کہ خلقت بھی خرابی کی غلامی سے چھوٹ کے خدا کے فرزندوں کے جلال کی آزادگی میں داخل ہوویگی (۲۲) کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ ساری خلقت ملکے اب تک چیختی ہی مارتی اور اُسے پیڑیں لگی ہیں (۲۳) اور فقط وہ نہیں بلکہ ہم بھی جنہیں روح کے پہلے پھل ملے اپنے میں کراہتے ہیں اور لیپالک ہونے کی یعنے اپنے جسموں کی رہائی کی راہ تکتے ہیں (۲۴) کہ ہم اُمید سے بچ گئے ہیں پر اُمید کی ہوئی چیز جب دیکھی جاوے تو اُمید نہ رہی کیونکہ جو چیز کوئی دیکھتا ہی اُس کا اُمیدوار کس طرح ہو رہا ہی (۲۵) پر جسے ہم نہیں دیکھتے اگر ہم اُس کے اُمیدوار ہیں تو صبر سے اُس کی راہ تکتے ہیں (۲۶) اِسی طرح روح بھی ہماری

جسے میں نہیں چاہتا سو ہی کرتا ہوں (۲۰) پس جب کہ
میں جسے نہیں چاہتا وہی کرتا ہوں تو پھر میں اُس کا کرنیوالا نہیں
بلکہ گناہ جو مجھ میں بستا ہی (۲۱) غرض میں یہہ شریعت پاتا ہوں
کہ جب میں نیکی کیا چاہتا ہوں تو بدی میرے پاس موجود ہوتی
(۲۲) کیونکہ میں باطنی اِنسانیت سے خدا کی شریعت میں مگن ہوں
(۲۳) مگر دوسری شریعت اپنے عضوؤں میں دیکھتا ہوں جو میری عقل
کی شریعت سے لڑتی اور مُجھے اُس گناہ کی شریعت کا جو میرے عضوؤں
میں ہی گرفتار کرتی (۲۴) آہ میں تو سخت مُصیبت میں ہوں اِس
موت کے بدن سے مُجھے کون چھڑاویگا (۲۵) خدا کا شکر کرتا ہوں
ہمارے خداوند یسوع مسیح کے وسیلے سے غرض میں تو اپنی عقل سے
خدا کی شریعت کا بندہ ہوں پر جسم سے گناہ کی شریعت کا *

۸ باب

(۱) پس اب اُن پر جو مسیح یسوع میں ہیں اور جسم کے طور پر
نہیں بلکہ روح کے طور پر چلتے سزا کا حکم نہیں (۲) کیونکہ اُس روح
زندگی کی شریعت نے جو مسیح یسوع میں ہی مجھے گناہ اور موت
کی شریعت سے چھڑا دیا (۳) اِس لیئے کہ جو شریعت سے جسم کی
کمزوری کے سبب نہ ہو سکا سو خدا سے ہوا کہ اُس نے اپنے بیٹے کو
گناہگار جسم کی صورت میں گناہ کے سبب بھیجکر گناہ پر جسم میں
اُسکا حکم کیا (۴) تاکہ شریعت کی راستی ہم میں جو جسم کے طور
پر نہیں بلکہ روح کے طور پر چلتے ہیں پوری ہو (۵) کیونکہ وے جو
جسم کے طور پر ہیں اُن کا مزاج جسمانی ہی پر وے جو روح کے طور پر
ہیں اُن کا مزاج روحانی ہی (۶) کہ جسمانی مزاج موت ہی پر
روحانی مزاج زندگانی اور سلامتی (۷) اِس لیئے کہ جسمانی مزاج
خدا کا دشمن ہی کیونکہ خدا کی شریعت کے تابع نہیں اور نہ ہو سکتا
اور جو جسمانی ہیں خدا کو پسند نہیں آ سکتے (۹) پر تم
جسمانی نہیں بلکہ روحانی ہو بشرطیکہ خدا کی روح تم میں بستی
ہے جس میں مسیح کی روح نہیں وہ اُسکا نہیں (۱۰) اور اگر

گئی کہ اگر دوسرے مرد کی ہو جاوے تو زانیہ نہ ہوگی (۴) سو ای میرے بھائیو تم بھی مسیح کے بدن کے سبب شریعت کی نسبت مر گئے ہو کہ تم دوسرے کے ہو جاؤ جو مُردوں میں سے اُٹھایا گیا تاکہ ہم خدا کے لیئے پھل لاویں (۵) کیونکہ جب ہم جسمانی تھے گناہ کی خواہشیں جو شریعت کے سبب تھیں ہمارے بدن میں موت کے پھل لانے کو اثر کرتی تھیں (۶) پر اب جو ہم مر گئے تو شریعت سے جس کی قید میں تھے چھوٹ گئے ایسا کہ روح کے نئے طور سے نہ کہ حرف کے پرانے طور سے بندگی کریں (۷) پھر ہم کیا کہیں کیا شریعت گناہ ہی ایسا نہ ہووے بلکہ بغیر شریعت کے میں گناہ کو نہیں پہچانتا کیونکہ میں لالچ کو نہ جانتا اگر شریعت نہ کہتی کہ تو لالچ نہ کر (۸) پر گناہ نے شریعت کے سبب قابو پاکر مجھ میں ہر طرح کا لالچ پیدا کیا کیونکہ شریعت کے بغیر گناہ مُردہ ہی (۹) کہ میں آگے سے شرع ہوکے جیتا تھا پر جب حکم آیا گناہ جی اُٹھا اور میں مر گیا (۱۰) یوں مجھے معلوم ہو گیا کہ وہ حکم جو زندگی کے لیئے تھا موت کا سبب ہی (۱۱) کیونکہ گناہ نے حکم کے وسیلے قابو پاکر مجھے بہکایا اور اُسی کے وسیلے مار ڈالا (۱۲) پس شریعت تو پاک ہی اور حکم پاک اور حق اور خوب ہی (۱۳) پس جو چیز خوب ہی کیا وہی میرے لیئے موت ٹھہری ایسا نہ ہووے بلکہ گناہ نے تاکہ اُس کا گناہ ہونا ظاہر ہو اچھی چیز کے وسیلے موت کو مجھ میں پیدا کیا کہ گناہ حکم کے وسیلے نہایت ہی برا معلوم ہو (۱۴) کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ شریعت روحانی ہی پر میں جسمانی اور گناہ کے ہاتھ بک گیا ہوں (۱۵) کہ جو کرتا ہوں سو میں جانتا نہیں کیونکہ جو میں چاہتا سو نہیں کرتا بلکہ جس سے مجھے نفرت ہی وہی کرتا ہوں (۱۶) پس جب میں وہی کرتا ہوں جو نہیں چاہتا تو میں قبول کرتا ہوں کہ شریعت خوب ہی (۱۷) سو اب میں اُس کا کرنیوالا نہیں بلکہ گناہ جو مجھ میں بستا ہی (۱۸) کیونکہ میں جانتا ہوں کہ مجھ میں (یعنے میرے جسم میں) کوئی اچھی چیز نہیں بستی کہ خواہش تو مجھ میں موجود ہی پر جو کچھ اچھا ہی کرنے نہیں پاتا (۱۹) کہ جو نیکی میں چاہتا ہوں نہیں کرتا بلکہ

جیسے ایک شخص کی فرمانبرداری سے بہت لوگ گنہگار ٹھہرے وہ
ہی ایک کی فرمانبرداری کے سبب بہت لوگ راستباز ٹھہرینگے (۲۰)
شریعت درمیان آئی کہ خطا زیادہ ہو پر جہاں گناہ زیادہ ہوا فضل اُس
بھی نہایت زیادہ ہوا ہی (۲۱) چنانچہ جیسے گناہ نے موت سے بادشاہت
کی ویسے ہی فضل ہمارے خداوند یسوع مسیح کے وسیلہ ہمیشہ کی
زندگی کے لیئے راستباری سے بادشاہت کریگا *

۶ باب

(۱) پس ہم کیا کہیں کیا گناہ کرتے رہیں تاکہ فضل زیادہ ہو
(۲) ایسا نہ ہووے ہم تو جو گناہ کی بابت موئے ہیں پھر کیونکر اُس
میں زندگی گذرانیں (۳) کیا تم نہیں جانتے کہ ہم میں سے جتنوں نے
مسیح یسوع کا بپتسمہ پایا اُس کی موت کا بپتسمہ پایا (۴) پس
موت کے بپتسمہ کے سبب اُس کے ساتھ گاڑے گئے تاکہ جیسے مسیح
مُردوں میں سے باپ کے جلال کے وسیلے سے اُٹھایا گیا ویسے ہی ہم بھی
نئی زندگی میں قدم ماریں (۵) کیونکہ جس حال کہ ہم اُس کی
موت کی مشابہت میں شامل ہو گئے تو البتہ جی اُٹھنے میں بھی
ہونگے (۶) کہ ہم جانتے ہیں کہ ہماری پرانی انسانیت اُس کے ساتھ
صلیب پر کھینچی گئی تاکہ گناہ کا بدن نیست ہو جائے کہ ہم آگے کو
گناہ کے غلام نہ رہیں (۷) کیونکہ جو مرا سو گناہ سے چھوٹا ہی
(۸) پس اگر ہم مسیح کے ساتھ مرے تو ہمیں یقین ہی کہ اُس کے ساتھ
جیئینگے بھی (۹) یہ جانکے کہ مسیح مُردوں میں سے جی اُٹھا پھر
نہیں مرنے کا اور موت پھر اُس پر اختیار نہیں رکھتی (۱۰) کیونکہ
وہ جو مرا سو گناہ کی نسبت ایک بار مرا پھر جو جیتا ہی سو خدا کی
نسبت جیتا ہی (۱۱) اِسی طرح تم بھی آپ کو گناہ کی نسبت
مُردہ پر خدا کی نسبت ہمارے خداوند یسوع مسیح کے وسیلے زندہ
سمجھو (۱۲) پس گناہ تمہارے فانی بدن پر سلطنت نہ کرے کہ تم اُس
شہوتوں میں اُس کے فرمانبردار ہو رہو (۱۳) اور نہ اپنے عضو گناہ
سے کرو کہ ناراستی کے ہتھیار نہیں بلکہ اپنے تئیں اِس طرح خدا

کو سونپو جیسے مُردے جی اُٹھے ہو اور اپنے عضو خدا کے سپرد کرو تاکہ راستی کے ہتھیار بنیں (۱۴) اِس لیئے کہ گناہ تم پر غالب نہ ہوگا کیونکہ تم شریعت کے اِختیار میں نہیں بلکہ فضل کے اِختیار میں ہو (۱۵) پس تو کیا ہم گناہ کیا کریں اِس لیئے کہ ہم شریعت کے اِختیار میں نہیں بلکہ فضل کے اِختیار میں ہیں ایسا نہ ہووے (۱۶) کیا تم نہیں جانتے کہ جس کی تابعداری میں تم آپ کو غلام کی مانند سونپتے ہو اُسی کے غلام ہو جس کی تابعداری کرتے خواہ گناہ کی جس کا انجام موت ہی خواہ فرمانبرداری کی جس کا پھل راستبازی ہی (۱۷) پر شکر خدا کا کہ تم جو آگے گناہ کے غلام تھے دل سے اُس تعلیم کے جس کے سانچے میں تم ڈھالے گئے تھے فرمانبردار ہوئے (۱۸) اور گناہ سے چھوٹکر راستبازی کے غلام بنے (۱۹) میں تمہارے جسم کی کمزوری کے سبب آدمی کی طرح بیان کرتا ہوں سو جیسے تم نے اپنے عضو ناپاکی اور شرارت کی غلامی میں سونپے تھے تاکہ شرارت کریں ویسے ہی اب اپنے عضو راستبازی کی غلامی میں پاک ہونے کے واسطے سونپو (۲۰) کیونکہ جب تم گناہ کے غلام تھے راستبازی سے آزاد تھے (۲۱) پس تم نے اُن کاموں سے جن سے اب شرمندہ ہو کیا پھل پایا کیونکہ اُن کا انجام موت ہی (۲۲) پر اب تم گناہ سے چھوٹکر خدا کے بندے ہوکے پاکیزگی کا پھل لاتے ہو اور آخر ہمیشہ کی زندگی ہی (۲۳) کیونکہ گناہ کی مزدوری موت ہی پر خدا کی بخشش ہمارے خداوند یسوع مسیح کے وسیلے ہمیشہ کی زندگی ہی *

۷ باب

(۱) ای بھائیو کیا تم نہیں جانتے (میں تو اُن سے کہتا ہوں جو شریعت سے واقف ہیں) کہ کوئی آدمی جب تک جیتا ہی اُس پر شریعت کا حکم ہی (۲) کیونکہ بیاہی عورت شریعت کے موافق اپنے خصم کی زندگی تک اُسکی بند میں ہی پر اگر خصم مرے تو وہ اپنے خصم کی بند سے چھوٹ جاتی ہی (۳) پس خصم کے جیتے جی اگر وہ دوسرے کی ہو جاوے تو زانیہ ٹھہریگی پر اگر خصم مر گیا تو وہ اُس بند سے چھوٹ

(۱۷) سو اِس لیئے اِیمان سے ہوا کہ وہ فضل کا ٹھہرے تاکہ وہ عہد تمام نسل کے لیئے قائم رہے نہ صرف اُس نسل کے لیئے جو شریعت والی ہی بلکہ اُس کے لیئے بھی جو ابرہام کا سا اِیمان رکھتی وہ ہم سبھوں کا باپ ہی (۱۸) (چنانچہ لکھا ہی کہ میں نے تجھے بہت قوموں کا باپ مقرر کیا) اُس خدا کے سامھنے جس پر وہ اِیمان لایا اور جو مُردوں کا جلانیوالا اور اُن چیزوں کا جو موجود نہیں یوں ذکر کرتا گویا کہ موجود ہیں (۱۹) وہ ناامیدی کی جگہہ میں اُمید کے ساتھ اِیمان لایا تاکہ وہ اُس کلام کے موافق کہ تیری نسل ایسی ہوگی بہت قوموں کا باپ ہو (۲۰) وہ سست اِعتقاد نہ تھا اور نہ اُس نے اپنے مُردہ سے بدن کا جو سو برس کے قریب کا تھا اور نہ سرہ کے رحم کا جو خشک ہو گیا تھا کچھہ خیال کیا (۲۱) اور وہ بے اِیمانی سے خدا کے وعدے میں شک نہ لایا بلکہ اِعتقاد میں مضبوط ہوکر اُس نے خدا کی بڑائی کی (۲۲) اور اُسے کمال یقین ہوا کہ جو کچھہ اُس نے وعدہ کیا سو اُسے پورا کرنے پر قادر ہی (۲۳) اِسی واسطے یہہ اُس کے لیئے راستبازی گنا گیا (۲۴) اور صرف اُس کے لیئے نہیں لکھا کہ یہہ اُس کے واسطے گنا گیا (۲۵) بلکہ ہمارے لیئے بھی جنکے واسطے گنا جائیگا اگر ہم اُس پر اِیمان لاویں جو نے ہمارے خداوند یسوع کو مُردوں میں سے جِلایا (۲۵) وہ ہماری خطاؤں کے واسطے حوالہ کر دیا گیا اور پھر کے جِلایا گیا تاکہ ہم راستباز ٹھہریں ۔

۵ باب

(۱) پس جب کہ ہم اِیمان کے سبب راستباز ٹھہرے تو ہم میں اور [illegible] یسوع مسیح کے وسیلہ میل ہوا (۲) اور اُس [illegible] اِیمان کے سبب [illegible] (۳) اور صرف یہی [illegible] مصیبت سے صبر [illegible] اُمید (۴) اور [illegible] کے وسیلہ سے جو ہمیں دی

ٹھہراویگا (۳۱) پس کیا هم شریعت کو اِیمان سے باطل کرتے هیں ایسا نہ هووے بلکہ هم تو شریعت کو قائم کرتے *

۴ باب

(۱) پھر هم کیا کہیں کہ همارے باپ ابرهام نے جسم کی بابت کچھ پایا؟ (۲) کیونکہ اگر ابرهام اعمال کی راہ سے راستباز گنا گیا تو اُس کے فخر کی جگہہ هی لیکن خدا کے آگے نہیں (۳) اِس لیئے کہ نوشتہ کیا کہتا هی یہی کہ ابرهام خدا پر اِیمان لایا اور یہہ اُس کے لیئے راستبازی گنا گیا (۴) اب کام کرنیوالے کو مزدوری دینا بخشش نہیں بلکہ اُس کا حق هی (۵) پر اُس کے لیئے جو کام نہیں کرتا بلکہ اُس پر جو گنہگار کو راستباز ٹھہراتا اِیمان لاتا هی اُسی کا اِیمان راستبازی گنا جاتا (۶) چنانچہ داؤد بھی اُس آدمی کی نیکبختی کا ذکر کرتا هی جس کو خدا بغیر اعمال کے راستباز ٹھہراتا (۷) کہ مبارک وے جن کے گناہ بخشے گئے اور جن کی خطائیں ڈھانپی گئیں (۸) اور مبارک وہ شخص جس کے گناهوں کا حساب خداوند نہ لیگا (۹) پس کیا یہہ نیکبختی مختونوں هی کے لیئے هی یا نامختونوں کے لیئے بھی هم تو کہہ چکے کہ ابرهام کے لیئے اُس کا اِیمان راستبازی گنا گیا (۱۰) پس وہ کب گنا گیا مختونی یا نامختونی کی حالت میں مختونی میں نہیں بلکہ نامختونی میں (۱۱) اور اُس نے ختنہ کا نشان پایا کہ اُس اِیمان کی راستبازی کی مہر هو جو اُسے نامختونی میں ملی تھی تا کہ وہ اُن سب کا جو نامختونی میں اِیمان لاتے هیں باپ هو کہ اُن کے لیئے بھی راستبازی گنی جائے (۱۲) اور مختونوں کا باپ هو نہ اُن کا جو صرف مختون هیں بلکہ جو همارے باپ ابرهام کے اِیمان کی بھی جو اُسے نامختونی میں تھا پیروی کرتے هیں (۱۳) کیونکہ وہ وعدہ جو ابرهام اور اُس کی نسل کے ساتھہ تھا کہ تو دنیا کا وارث هوگا سو شریعت کے وسیلہ سے نہیں بلکہ اِیمان کی راستبازی کے وسیلہ سے تھا (۱۴) کیونکہ اگر شریعت والے هی وارث هیں تو اِیمان بےفائدہ اور وعدہ لاحاصل (۱۵) کہ شریعت قہر کا سبب هی اِس لیئے کہ جہاں شریعت نہیں وهاں نافرمانی بھی نہیں

لکھا ھی کہ تمھارے سبب غیرقوموں میں خدا کے نام کی تکفیر کی جاتی ھی (۲۵) ختنہ فائدہمند تو ھی اگر تو شریعت پر عمل کرے لیکن جو تو شریعت کے برخلاف چلنیوالا ھوا تو تیرا ختنہ نامختونی ٹھہرا (۲۶) پس اگر نامختون شریعت کے حکموں پر عمل کریں تو کیا اُن کی نامختونی ختنہ نہ گنی جائیگی (۲۷) اور اگر ذاتی نامختون شریعت کو پورا کریں تو کیا تجھے جو باوجود کتاب اور ختنہ کے شریعت سے برخلاف چلتا ھی گنہگار نہ ٹھہرائینگے (۲۸) کیونکہ وہ یہودی نہیں جو ظاہری میں ھی اور وہ ختنہ نہیں جو ظاہری جسم میں ھی (۲۹) بلکہ یہودی وھی جو باطن سے ھو اور ختنہ وھی جو دل سے ھو روحانی نہ کہ لفظی جس کی تعریف آدمیوں سے نہیں بلکہ خدا کی طرف سے ھو ۔

۳ باب

(۱) پس یہودی کو کیا فضیلت یا ختنہ کا کیا فائدہ ھی (۲) البتہ ھر طرح سے بہت ھی خاص کر یہ کہ وے خدا کے کلام کے امانتدار ھوئے (۳) پھر اگر بعضے ایمان نہ لائے تو کیا اُن کی بےایمانی خدا کا اعتبار باطل کر سکتی ھی (۴) ایسا نہ ھووے بلکہ خدا سچا ٹھہرے اگرچہ ھر ایک آدمی جھوٹا ھو چنانچہ لکھا ھی کہ تو اپنی باتوں میں راست ٹھہرے اور عدالت میں جیت جائے (۵) پر اگر ھماری ناراستی خدا کی راستی کو ظاھر کرتی ھی تو ھم کیا کہیں کیا خدا ناراست ھی جو قہر نازل کرتا (میں تو انسان کی طرح بولتا ھوں) (۶) ایسا نہ ھووے ورنہ خدا کیونکر دنیا کی عدالت کریگا (۷) پھر اگر میرے جھوٹ کے سبب خدا کی سچائی اُس کے جلال کے لیئے زیادہ ظاھر ھوئی تو مجھ پر کیوں گنہگار کی طرح حکم ھوتا ھی (۸) اور ھم کیوں برائی نہ کریں تا کہ بھلائی نکلے (چنانچہ یہہ تہمت ھم پر کی جاتی اور بعضے بولتے کہ ھم یوں کہتے) ایسوں پر سزا کا حکم حق ھی (۹) پس کیا ھم اُن سے بہتر ھیں ھرگز نہیں کیونکہ ھم آگے دعوٰی کر چکے کہ کیا یہودی اور کیا یونانی سب کے سب گناہ کے تلے دبے ھیں (۱۰) جیسا لکھا ھی کہ کوئی راستباز نہیں ایک بھی نہیں (۱۱) کوئی سمجھنیوالا نہیں کوئی

نیکوکاری پر صبر کے ساتھ قائم رہکے بزرگی اور عزت اور بقا کے طالب ہیں ہمیشہ کی زندگی دیگا (۸) مگر اُن پر جو فسادی ہیں اور سچائی کے تابع نہیں ہوتے بلکہ ناراستی کے تابع ہیں قہر اور غضب ہوگا (۹) ہر ایک آدمی کی جان جو برائی کرتا ہی رنج اور عذاب میں بزرگی پہلے یہودی کی پھر یونانی کی (۱۰) پر ہر ایک کو جو بھلائی کرتا ہی بزرگی اور عزت اور سلامتی ملیگی پہلے یہودی کو پھر یونانی کو (۱۱) کیونکہ خدا کے حضور کسی کی طرفداری نہیں ہوتی (۱۲) اِس لیئے کہ جنہوں نے بغیر شریعت پائے گناہ کیا وے بغیر شریعت کے ہلاک ہونگے اور جنہوں نے شریعت پائے گناہ کیا اُن کی سزا شریعت کے موافق ہوگی (۱۳) (کیونکہ خدا کے نزدیک شریعت کے سننیوالے راستباز نہیں ٹھہرتے بلکہ شریعت پر عمل کرنیوالے راستباز ٹھہرینگے (۱۴) اِس لیئے جب غیر قومیں جو شریعت نہیں رکھتیں اگر طبیعت سے شریعت کے کام کرتی ہیں سو وے شریعت نہ رکھتے ہوئے اپنے لیئے آپ ہی اپنی شریعت ہیں (۱۵) وے اُس کام کو جس سے شریعت کا مقصد ہی اپنے دلوں میں لکھا ہوا دکھاتے ہیں اُن کی تمیز بھی گواہی دیتی اور اُن کے خیال آپس میں الزام دیتے یا عذر کرتے ہیں) (۱۶) اُس دن میں جب خدا میری اِنجیل کے مطابق یسوع مسیح کی معرفت آدمیوں کی پوشیدہ باتوں کا اِنصاف کریگا (۱۷) دیکھ تو یہودی کہلاتا اور شریعت پر تکیہ کرتا اور خدا پر فخر کرتا ہی (۱۸) اور اُس کی مرضی جانتا اور شریعت کی تعلیم پاکے مختلف چیزوں میں اِمتیاز کرنا جانتا (۱۹) اور آپ پر اِعتقاد رکھتا ہی کہ میں اندھوں کا راہ دکھانیوالا اور اُن کی جو اندھیرے میں ہیں روشنی ہوں (۲۰) اور نادانوں کا سکھانیوالا اور لڑکوں کا اُستاد اور کہ وہ خلاصہ علم و سچائی کا جو شریعت میں ہی میرے پاس موجود ہی (۲۱) پس کیا تو جو اوروں کو سکھاتا ہی آپ کو نہیں سکھاتا تو جو وعظ کرتا ہی کہ چوری نہ کرنا آپ ہی چوری کرتا (۲۲) تو جو کہتا کہ زنا نہ کرنا کیا آپ ہی زنا کرتا تو جو بتوں سے نفرت رکھتا کیا آپ ہی ہیکل کو لوٹتا ہی (۲۳) تو جو شریعت پر فخر کرتا ہی شریعت کے تدیل کرنے سے خدا کی بےعزتی کرتا (۲۴) چنانچہ

اور بندگي کي (۲۶) اِس سبب سے خدا نے اُن کو گندي شہوتوں میں چھوڑ دیا کہ اُن کي عورتوں نے بھي اپني طبعي عادت کو اُس سے جو طبیعت سے خلاف ھی بدل ڈالا (۲۷) بونہیں مرد بھي عورتوں سے اپنے طبعي کام چھوڑکے اپني شہوت سے آپس میں جلے مرد نے مرد کے ساتھ روسیاھي کے کام کیئے اور اپني گمراھي کے لائق پھل اپنے میں پائے (۲۸) اور جس حال کہ اُنھوں نے پسند نہ کیا کہ خدا کي پہچان کو حفظ کر رکھیں خدا نے بھي اُنکو عقل کي بیتمیزي میں چھوڑ دیا کہ نالائق کام کریں (۲۹) وے سب طرح کي ناراستي حرام‌کاري بد خواھي لالچ بدذاتي سے بھر گئے اور ڈاہ خون جھگڑا دغابازي بدخوئي سے پر ھوئے کاناپھوسي کرنیوالے (۳۰) تہمت لگانیوالے خدا سے عداوت رکھنیوالے طعنہ‌زني کرنیوالے گھمنڈي لافزن بدیوں کے بانی ما باپ کے نافرمانبردار (۳۱) بے امتیاز بدعہد بے درد کینہ‌ور بےرحم ھوئے (۳۲) اور اگرچہ وے خدا کا حکم جانتے کہ ایسے کام کرنیوالے قتل کے لائق ھیں نہ فقط وے آپ وھي کام کرتے بلکہ کرنیوالوں کي تعریف بھي کرتے *

۲ باب

(۱) پس ای آدمي کوئي کیوں نہ ھو جو تو عیب لگاتا تجھ کو کچھ عذر نہیں کیونکہ جس حال کہ تو دوسرے پر عیب لگاتا آپ کو گنہگار ٹھہراتا ھی اِس لیئے کہ تو جو عیب لگاتا خود وھي کام کرتا ھی (۲) لیکن ھم جانتے ھیں کہ ایسے کام کرنیوالوں پر خدا کي طرف سے سزا کا حکم حق کے مطابق ھی (۳) ای اِنسان تو جو ایسے کام کرنیوالوں پر عیب لگاتا اور خود وھي کرتا کیا یہہ خیال کرتا ھی کہ خدا کي عدالت سے بچ نکلیگا (۴) یا تو اُس کي مہرباني اور برداشت اور مہلت کي کثرت کو حقیر جانتا اور نہیں سمجھتا کہ خدا کي مہرباني اِسي مقصد سے ھی کہ تو توبہ کي طرف مائل ھو جائے (۵) بلکہ تو اپنے سخت اور بے توبہ کیئے دل سے اُس دن کي خاطر جس میں قہر اور خدا کي عدالت حق ظاھر ھوگي اپنے لیئے غضب جمع کرتا ھی (۶) وہ ھر ایک کو اُس کے کاموں کے موافق بدلا دیگا (۷) اُن کو جو

رومیوں کو

ملاقات کا بہت مشتاق ہوں تاکہ کوئی روحانی نعمت تمہیں پہنچا د
کہ تم مضبوط ہو جاؤ (۱۲) اور یہ بھی ہو کہ میں تم سے آپس
ایمان کے سبب سے تم میں اور مجھ میں ہی تسلی پاؤں (۱۳) بھائیو
میں نہیں چاہتا کہ تم اس سے واقف نہ ہو کہ میں نے بارہا تمہارے
پاس آنے کا ارادہ کیا تاکہ جیسا اور قوموں کے درمیان پھل پایا ویسا ہی
کچھ تمہارے درمیان بھی پاؤں پر آج تک رُکا رہا (۱۴) کہ میں یونانیوں
اور بربریوں دانوں اور نادانوں کا قرضدار ہوں (۱۵) سو میں تم کو بھی
جو روم میں ہو مقدور بھر انجیل کی خبر دینے پر طیار ہوں (۱۶) کیونکہ
میں مسیح کی انجیل سے شرماتا نہیں اس لیئے کہ وہ ہر ایک کی
نجات کے واسطے جو ایمان لاتا پہلے یہودی پھر یونانی کے لیئے خدا
کی قدرت ہے (۱۷) اس واسطے کہ وہ راستی جو خدا کی طرف سے
ہے سو اس میں ظاہر ہے کہ ایمان سے ہے تاکہ ہم ایمان لاویں جیسا
کہ لکھا ہے کہ راستباز ایمان سے جیتا رہیگا (۱۸) کیونکہ خدا کا غضب
انسان کی تمام بے دینی اور ناراستی پر جو کہ سچائی کو ناراستی سے
روک دیتے ہیں آسمان سے ظاہر ہے (۱۹) کہ خدا کی بابت جو
کچھ معلوم ہو سکتا ان پر آشکارہ ہے کیونکہ خدا نے اسکو ان پر آشکارہ
کیا (۲۰) اسلیئے کہ اس کی صفتیں جو دیکھنے میں نہیں آتیں
یعنے اسکی ازلی قدرت اور خدائی دنیا کی پیدائش کے وقت سے خلقت
کی چیزوں پر غور کرنے میں ایسی صاف معلوم ہوتیں کہ ان کو کچھ
عذر نہیں (۲۱) کیونکہ انہوں نے اگرچہ خدا کو پہچانا تو بھی خدا کے
لائق اس کی بزرگی اور شکرگذاری نہ کی بلکہ اپنے خیالوں میں بیہودہ
ہو گئے اور ان کے نافہم دل تاریک ہو گئے (۲۲) وے آپ کو دانا ٹھہراکے
نادان ہو گئے (۲۳) اور غیرفانی خدا کے جلال کو فانی آدمی اور
پرندوں اور چوپایوں اور کیڑے مکوڑوں کی صورت سے بدل ڈالا (۲۴) اس
واسطے خدا نے بھی ان کے دلوں کی خواہش پر انہیں ناپاکی میں چھوڑ
دیا کہ اپنے بدنوں کو آپس میں بےحرمت کریں (۲۵) انہوں نے
خدا کی سچائی کو جھوٹ سے بدل ڈالا اور بنانیوالے کی نسبت سے (جو
ہمیشہ ستائش کے لائق ہے آمین) بندگی جو کی چیزوں کی پرستش

پولس رسول کا خط

رومیوں کو

پولس یسوع مسیح کا بندہ اور بُلایا ہوا رسول جو خدا کی اِنجیل
کے لیئے الگ کیا گیا (۲) جس کو اُسنے آگے سے اپنے نبیوں کے
وسیلے پاک نوشتوں میں ظاہر کیا (۳) اپنے بیٹے ہمارے خداوند
یسوع مسیح کے حق میں جو جسم کی نسبت داؤد کی نسل سے ہوا
(۴) مگر مقدس روح کی نسبت قدرت کے ساتھ اُسکے جی اُٹھنے کے
بعد خدا کا بیٹا ثابت ہوا (۵) جس کی معرفت سے ہم نے فضل اور
رسالت پائی تاکہ اُسکے نام کے واسطے ہم سب قوموں کے اِیمان ہی سے
فرمانبردار ہونے کے باعث ٹھہریں (۶) جن میں سے تم بھی یسوع مسیح کے
چُنے ہوئے ہو (۷) اُن سب کو جو روم میں خدا کے پیارے اور چُنے ہوئے
مقدس ہیں لکھتا ہی ہمارے باپ خدا اور خداوند یسوع مسیح کی
طرف سے تم پر فضل اور سلامتی ہو (۸) پہلے میں یسوع مسیح کی
معرفت تم سب کے لیئے اپنے خدا کا شکر کرتا ہوں کہ تمہارا اِیمان
تمام دنیا میں مشہور ہی (۹) اور خدا جس کی عبادت میں اپنی
روح سے اُس کے بیٹے کی اِنجیل میں کرتا ہوں میرا گواہ ہی کہ کس
طرح میں بلاناغہ تمہارا ذکر کرتا (۱۰) اور ہمیشہ اپنی دعاؤں میں
درخواست کرتا ہوں کہ اگر خدا کی مرضی میں ہو تو سفر بخیر کرکے
تھوڑی مدت بعد تمہارے پاس آ پہنچوں (۱۱) کیونکہ میں تمہاری

حالانکہ کچھ نہ کیا تو ہی قیدی ہوکے یروسلم سے رومیوں کے ہاتھوں
میں حوالہ کیا گیا (۱۸) اُنہوں نے میرا حال دریافت کرکے چاہا کہ
مجھے چھوڑ دیں کیونکہ میرے قتل کا کوئی سبب نہ تھا (۱۹) پر
جب یہودیوں نے مخالفت کی میں نے لاچاری سے قیصر کی دُہائی
دی اور اِس واسطے نہیں اپنی قوم پر فریاد کرنے کا میرا کوئی سبب ہوا
(۲۰) سو اِسی لیئے میں نے تمہیں بُلایا کہ تمہیں دیکھوں اور گفتگو
کروں کیونکہ اِسرائیل ہی کی اُمید کے سبب میں اِس زنجیر سے بندھا ہوں
(۲۱) اُنہوں نے اُس سے کہا ہم نے نہ یہودیہ سے تیرے حق میں خط پائے
نہ بھائیوں میں سے کسی نے آکے تیری کچھ خبر سنائی یا بدی بیان کی
(۲۲) پر ہم چاہتے ہیں کہ تجھ سے سنیں کہ تو کیا سمجھتا ہی کیونکہ
اِس فرقہ کی بابت ہم کو معلوم ہی کہ سب کہیں اُسے بُرا کہتے ہیں
(۲۳) اور جب اُنہوں نے اُس کے لیئے ایک دن ٹھہرایا بہتیرے اُس کے
ڈیرہ پر آئے اُس نے اُن کو خدا کی بادشاہت پر گواہی دے دیکے اور
موسیٰ کی شریعت اور نبیوں کی کتاب سے مسیح کے حق میں دلیلیں
لا لاکے صبح سے شام تک تعلیم دیا کیا (۲۴) اور بعضوں نے اُس کی باتوں
کو مان لیا اور بعضے بےایمان رہے (۲۵) جب آپس میں متفق نہ
ہوئے وے پولس کے یہ کہتے ہی چلے گئے کہ روح قدس نے یسعیاہ نبی
کی معرفت ہمارے باپ دادوں سے خوب کہا (۲۶) کہ اِس قوم کے پاس
جا اور کہہ کہ تم کانوں سے سنوگے پر نہ سمجھوگے اور آنکھوں سے دیکھوگے پر
دریافت نہ کروگے (۲۷) کیونکہ اِس قوم کا دل موٹا ہوا اور وے اپنے کانوں
سے اُونچا سنتے ہیں اور اُنہوں نے اپنی آنکھیں موند لیں ایسا نہ ہو کہ آنکھوں
سے دیکھیں اور کانوں سے سنیں اور دل سے سمجھیں اور رجوع لاویں اور میں
اُنہیں چنگا کروں (۲۸) پس تم کو معلوم ہووے کہ خدا کی نجات غیرقوموں
کے پاس بھیجی گئی اور وے اُسے سن بھی لینگی (۲۹) جب اُس نے
یہ کہا یہودی آپس میں بہت بحث کرتے چلے گئے (۳۰) اور پولس
پورے دو برس اپنے کرائے کے گھر میں رہا اور سب کو جو اُس پاس آتے
تھے قبول کیا (۳۱) اور کہ دل بےروکی سے بنا روک ٹوک خدا کی
بادشاہت کی منادی کرتا اور خداوند یسوع مسیح کی باتیں سکھاتا رہا

مینہہ کي جھڑي اور جاڑے کے سبب اُنھوں نے آگ سلگائي اور ہم سبھوں کو پاس بلایا (۳) اور جب پولس نے لکڑي کا گٹھا جمع کرکے آگ میں ڈالا ایک ناگ گرمي پاکے نکلا اور اُس کے ہاتھہ پر لپٹ گیا (۴) جونہیں اُن جنگلیوں نے وہ کیڑا اُس کے ہاتھہ پر لپٹا دیکھا ایک نے دوسرے سے کہا یقیناً یہہ آدمي خوني ہی کہ اگرچہ سمندر سے بچ گیا پر الٰہي اِنتقام اُسے جینے نہیں دیتا ہی (۵) پس اُس نے کیڑے کو آگ میں جھٹک دیا اور کچھہ ضرر نہ پایا (۶) پر وے منتظر تھے کہ وہ سوج جائیگا یا ایکا ایک مرکے گر پڑیگا لیکن جب دیر تک اِنتظار کیا اور دیکھا کہ اُس کو کچھہ ضرر نہ پہنچا تو اور خیال کرکے کہا کہ یہہ ایک دیوتا ہی (۷) اور اُس جگہہ کے آس‌پاس پبلیوس نامے اُس ٹاپو کے سردار کي ملکیت تھي اُس نے ہمیں گھرلے جاکے تین دن تک بڑي دوستي سے مہماني کي (۸) اور یوں ہوا کہ پبلیوس کا باپ تپ اور جریان لہو سے بیمار پڑا تھا پولس نے اُس کے پاس جاکے دعا مانگي اور اُس پر ہاتھہ رکھکے اُسے چنگا کیا (۹) پس جب یہہ مشہور ہوا تب اور لوگ جو ٹاپو میں بیمار تھے آئے اور چنگے ہوئے (۱۰) اور اُنھوں نے ہماري بڑي عزت کي اور چلتے وقت جو کچھہ ہمیں درکار تھا لاد دیا (۱۱) اور تین مہینے بعد اِسکندري جہاز پر جو جاڑے بھر اُس ٹاپو میں رہا اور جسکا نشان دیوسکوري تھا روانہ ہوئے (۱۲) اور سراقس میں لگاکے تین دن رہے (۱۳) اور وہاں سے ربگیون میں گھوم آئے اور جب ایک روز بعد دکھنیا چلي دوسرے دن پتیولي میں آئے (۱۴) وہاں ہم بھائیوں کو پاکے اُن کي مِنّت سے سات دن اُن کے پاس رہے اور یونہیں روم کو چلے (۱۵) وہاں سے بھائي ہماري خبر سنکے اپیوس کے چوک اور تین‌سرا تک ہمارے اِستقبال کو آئے اور پولس نے اُنھیں دیکھکر خدا کا شکر کیا اور خاطرجمع ہوا (۱۶) جب ہم روم میں پہنچے صوبہ‌دار نے قیدیوں کو رسالہ خاص کے سردار کے حوالہ کیا پر پولس کو اِجازت ہوئي کہ اکیلا ایک سپاہي کے ساتھہ جو اُس کا نگہبان تھا رہے (۱۷) اور یوں ہوا کہ تین روز بعد پولس نے یہودیوں کے رئیسوں کو باہم بلایا اور جب اِکٹھے ہوئے اُن سے کہا اي بھائیو ہرچند میں نے قوم کي اور باپ‌دادوں کي طریقوں کے

حب ملاحوں نے چاہا کہ جہاز پر سے بھاگ جائیں اور اِس بہانے سے کشتی سے لنگر ڈالیں تو پولُس نے صوبہ دار اور سپاہیوں سے کہا اگر یہ جہاز پر نہ رہیں تو تم نہیں بچ سکتے (۳۲) تب سپاہیوں نے رسّے کاٹکے اُسے گرا دیا (۳۳) اور جب دن نکلنے پر ہوا تو پولُس نے سب کی مِنت کی کہ کچھ کھاؤ اور کہا آج چودہ دن ہوئے کہ تم راہ دیکھتے ہو اور فاقہ کیا اور کچھ کھایا نہ لیا (۳۴) اِس لیئے تمہاری مِنت کرتا ہوں کہ کچھ کھاؤ کہ اِس میں تمہاری سلامتی ہی کیونکہ تم میں سے کسی کے سر کا ایک بال جھڑ نہ جائیگا (۳۵) اور یہ کہکے اُس نے روٹی لی اور اُن سب کے سامنے خدا کا شکر کیا اور توڑکے کھانے لگا (۳۶) تب وے سب خاطرجمع ہوئے اور آپ بھی کچھ کھایا (۳۷) اور سب ملکے جہاز میں دو سو چھہتر آدمی تھے (۳۸) اور اُنہوں نے کھکے اور سیر ہوکے اناج کو سمندر میں پھینک دیا اور جہاز ہلکا کیا (۳۹) اور جب دن ہوا انہوں نے اُس زمین کو نہ پہچانا پر ایک کول دیکھا جسکا کنارا ہموار تھا اور اُنہوں نے چاہا کہ اگر ہو سکے تو جہاز کو اُس پر چڑھا لے جائیں (۴۰) سو لنگر توڑکے سمندر میں چھوڑ دیئے اور پتوارں کی رسیاں بھی کھولیں اور پال ہوا کے رُخ پر چڑھا کے کنارے کی طرف چلے (۴۱) اور ایک جگہ جہاں دو سمندر ملے تھے پھنچکے جہاز کو زمین پر دوڑا دیا سو گلپھی تو دھنسا پر پچھل لہروں کے زور سے ٹوٹ گیا (۴۲) اور سپاہیوں کی یہ صلاح تھی کہ قیدیوں کو مار ڈالیں نہ ہو کہ کوئی پیر کے بھاگ جائے (۴۳) لیکن صوبہ دار نے یہ چاہکے کہ پولُس کو بچاوے اُن کو اِس کام سے باز رکھا اور حکم دیا کہ جو لوگ پیر سکتے ہیں پہلے کود کے پار جائیں (۴۴) اور باقی بعضے تختوں پر اور بعضے جہاز کی چند چیزوں پر اور یہاں ہوا کہ سب کے سب سلامت خشکی پر پہنچے ۔

۲۸ باب

حب بچ گئے تھے تب جان گئے کہ اس ٹاپو کا نام ملیطے
اور اُس کے حبشی باشندوں نے ہم پر نہایت مہربانی کی کیونکہ

دکھن پچھم اور اُتر پچھم کے رُخ تھا (۱۳) جب کچھ کچھ دکھني ہوا چلنے لگي اُنھوں نے یہہ سمجھکے کہ اپنے مطلب کو پہنچے لنگر اُٹھایا اور قبرطے کا کنارہ پکڑکے روانہ ہوئے (۱۴) لیکن تھوڑي دیر بعد ایک بڑي طوفاني ہوا جو یورکلدون کہلاتي ہی اُسپر سے آکے لگي (۱۵) اور جب جہاز اِختیار میں نہ رہا اور ہوا کا سامہنا نہ کر سکا تو ہمنے اُسے چھوڑ دیا کہ چلا جائے (۱۶) اور ایک ٹاپو کے تلے جسکا نام قلودے ہی بہہ گئے اور بڑي مشکل سے ڈونگي کو قابو میں لائے (۱۷) اُسے اُنھوں نے پاس لاکے تدبیریں کیں اور جہاز کو نیچے سے باندھا اور چورباالو میں دھس جانے کے ڈر سے ہمنے جہاز کا پال وال اُتار دیا اور یونہیں چلے گئے (۱۸) پر جب آندھي نے ہمیں نہایت ستایا تو دوسرے دن اُنھوں نے جہاز کا بوجھ پھینک دیا (۱۹) اور تیسرے دن ہمنے اپنے ہاتھوں سے جہاز کا اسباب بھي پھینکا (۲۰) اور جب بہت دنوں تک نہ سورج اور نہ تارے نظر آئے اور بڑي آندھي چلتي رہی آخر کو بچنے کي اُمید ہمیں بالکل نہ رہي (۲۱) اور بہت فاقوں کے بعد پولس نے اُن کے بیچ میں کھڑے ہوکے کہا ای مردو لازم تو تھا کہ تم میري بات مانکے قبرطے سے روانہ نہ ہوتے اور یہہ تکلیف اور نقصان نہ اُٹھاتے (۲۲) پر اب تمہاري منّت کرتا ہوں کہ خاطرجمع رکھو کہ تم میں سے کسي کي جان کا نقصان نہ ہوگا فقط جہاز کا (۲۳) کیونکہ خدا جس کا میں ہوں اور جس کي بندگي کرتا ہوں اُسکا فرشتہ اِسي رات کو میرے پاس آیا اور کہا (۲۴) ای پولس مت ڈر کیونکہ ضرور ہی کہ تو قیصر کے آگے حاضر ہو اور دیکھ خدا نے سب کو جو تیرے ساتھ جہاز میں سوار ہیں تجھے بخش دیا (۲۵) اِس لیئے ای مردو خاطر جمع ہو کیونکہ میں خدا پر اِعتقاد رکھتا ہوں کہ جیسا مجھ سے کہا گیا ویسا ہي ہوگا (۲۶) لیکن ضرور ہی کہ ہم کسي ٹاپو میں جا پڑینگے (۲۷) جب چودھویں رات آئي کہ جسمیں ہم دریاے ادریا میں ٹکرا رہے تھے آدھي رات کو ملاحوں نے اٹکل سے معلوم کیا کہ کسي ملک کے نزدیک ہم پہنچے (۲۸) اور پاني کي تہاہ لیکے بیس پرسا پایا اور تھوڑا آگے بڑھکے اور پھر تہاہ لیکے پندرہ پرسا پایا (۲۹) اور اِس ڈر سے کہ مبادا چٹانوں پر جا پڑیں جہاز کے پیچھے سے چار لنگر ڈالے اور صبح کي خواہش میں لگے رہے (۳۰) اور

ان زنجیروں کے (۳۰) جب اُسنے یہہ کہا تھا بادشاہ اور حاکم اور برنیقی
اور اُنکے ہمنشین اُٹھے (۳۱) اور الگ جاکے ایک دوسرے سے باتیں کرنے
اور کہنے لگے کہ یہہ آدمی ایسا کچھہ نہیں کرتا جو قتل یا قید کے لائق ہو
(۳۲) اور اگرپہ نے فیسطس سے کہا اگر قیصر کی دُہائی نہ دیتا تو یہہ آدمی
چھوٹ سکتا ٭

۲۷ باب

(۱) اور جب مقرر ہوا کہ ہم جہاز پر اِتالیہ کو جائیں اُنہوں نے پولس
اور کتنے اور قیدیوں کو جولیوس نام اگستوسی پلٹن نے ایک صوبہ‌دار کے حوالہ
کیا (۲) اور ہم ادرمطینی جہاز پر جو اسیا کے کنارے کنارے جانے پر تھا
چڑھکے روانہ ہوئے اور ارسترخس مقدونی تسلنیقے کا ہمارے ساتھہ تھا
(۳) دوسرے دن ہم صیدا میں پہنچے اور جولیوس نے پولس سے خوش
سلوکی کرکے اجازت دی کہ اپنے دوستوں کے پاس جاکے چین کرے (۴) وہاں
سے روانہ ہوکے گپرس کے نیچے نیچے گذرے اِس لیئے کہ ہوا مخالف تھی
(۵) اور جب ہم قلقیہ اور پمفولیہ کے سمندر سے گذرے تھے تو مُرا نام
لقیہ کے شہر میں آئے (۶) وہاں صوبہ‌دار نے اِسکندریا کا ایک جہاز اِتالیہ
و جاتے ہوئے پاکے ہمیں اُسپر بٹھایا (۷) اور جب ہم بہت دن آہستہ
ہستہ چلے اور مشکل سے کندس کے سامھنے آئے تو اِسلیئے کہ ہوا ہمیں
ے بڑھنے نہ دیتی تھی قریطے کے نیچے نیچے سلمونے کے سامھنے سے گئے
اور اُس سے بمشکل گذرکے کسی مقام میں جو حسن بندر کہلاتا ہی
لسیا شہر اُسکے نزدیک تھا (۹) اِتنے میں جب بہت وقت گذرا اور
جہاز کے چلنے میں خطرہ پڑا اِس لیئے کہ روزہ کا دن بھی گذر گیا تھا
ے اُنہیں یوں کہکے چتایا (۱۰) ای مردو میں دیکھتا ہوں کہ اِس
ے ساتھہ تکلیف اور بہت نقصان ہوگا نہ صرف بوجھہ اور جہاز کا بلکہ
جانوں کا بھی (۱۱) پر صوبہ‌دار نے ناخدا اور جہاز کے مالک کی
پولس کی باتوں سے زیادہ مانا (۱۲) اور اِسلیئے کہ وہ بندر جاڑا
لیئے اچھا نہ تھا اکثروں نے صلاح کی کہ وہاں سے بھی روانہ ہوں کہ
کے فینیکے میں پہنچکے جاڑا کاٹیں کہ وہ قریطے کا ایک بندر تھا جو

دکھن پچھم اور اُتر پچھم کے رُخ تھا (۱۳) جب کچھ کچھ دکھني ہوا چلنے لگي اُنہوں نے یہہ سمجھکے کہ اپنے مطلب کو پہنچے لنگر اُٹھایا اور قریطے کا کنارہ پکڑکے روانہ ہوئے (۱۴) لیکن تھوڑي دیر بعد ایک بڑي طوفاني ہوا جو یورکلدون کہلاتي ہی اُسپر سے آکے لگي (۱۵) اور جب جہاز اِختیار میں نہ رہا اور ہوا کا سامہنا نہ کر سکا تو ہمنے اُسے چھوڑ دیا کہ چلا جائے (۱۶) اور ایک ٹاپو کے تلے جسکا نام قلودے ہی بہہ گئے اور بڑي مشکل سے ڈونگي کو قابو میں لائے (۱۷) اُسے اُنہوں نے پاس لاکے تدبیریں کیں اور جہاز کو نیچے سے باندھا اور چوربالو میں دھس جانے کے ڈر سے ہمنے جہاز کا پال وال اُتار دیا اور یونہیں چلے گئے (۱۸) پر جب آندھي نے ہمیں نہایت ستایا تو دوسرے دن اُنہوں نے جہاز کا بوجھ پھینک دیا (۱۹) اور تیسرے دن ہمنے اپنے ہاتھوں سے جہاز کا اسباب بھي پھینکا (۲۰) اور جب بہت دنوں تک نہ سورج اور نہ تارے نظر آئے اور بڑي آندھي چلتي رہی آخر کو بچنے کي اُمید ہمیں بالکل نہ رہي (۲۱) اور بہت فاقوں کے بعد پولس نے اُن کے بیچ میں کھڑے ہوکے کہا ای مردو لازم تو تھا کہ تم میري بات مانکے قریطے سے روانہ نہ ہوتے اور یہہ تکلیف اور نقصان نہ اُٹھاتے (۲۲) پر اب تمہاري منّت کرتا ہوں کہ خاطر جمع رکھو کہ تم میں سے کسي کي جان کا نقصان نہ ہوگا فقط جہاز کا (۲۳) کیونکہ خدا جس کا میں ہوں اور جس کي بندگي کرتا ہوں اُسکا فرشتہ اِسي رات کو میرے پاس آیا اور کہا (۲۴) ای پولس مت ڈر کیونکہ ضرور ہی کہ تو قیصر کے آگے حاضر ہو اور دیکھ خدا نے سب کو جو تیرے ساتھ جہاز میں سوار ہیں تجھے بخش دیا (۲۵) اِس لیئے ای مردو خاطر جمع ہو کیونکہ میں خدا پر اِعتقاد رکھتا ہوں کہ جیسا مجھ سے کہا گیا ویسا ہي ہوگا (۲۶) لیکن ضرور ہی کہ ہم کسي ٹاپو میں جا پڑینگے (۲۷) جب چودھویں رات آئي کہ جسمیں ہم دریاے ادریا میں ٹکرا رہے تھے آدھي رات کو ملاحوں نے اٹکل سے معلوم کیا کہ کسي ملک کے نزدیک ہم پہنچے (۲۸) اور پاني کي تہاہ لیکے بیس پرسا پایا اور تھوڑا آگے بڑھکے اور پھر تہاہ لیکے پندرہ پرسا پایا (۲۹) اور اِس ڈر سے کہ مبادا چٹانوں پر جا پڑیں جہاز کے پیچھے سے چار لنگر ڈالے اور صبح کي خواہش میں لگے رہے (۳۰) اور

ان رہبروں کے (۳۰) جب اُسنے یہہ کہا تھا بادشاہ اور حاکم اور برنیقی اور اُنکے ہمنشین اُٹھے (۳۱) اور الگ جاکے ایک دوسرے سے باتین کرنے اور کہنے لگے کہ یہہ آدمی ایسا کچھہ نہیں کرتا جو قتل یا قید کے لائق ہو (۳۲) اور اگرپہ نے فیستس سے کہا اگر قیصر کی دُھائی نہ دیتا تو یہہ آدمی چھوٹ سکتا *

۲۷ باب

(۱) اور جب مقرر ہوا کہ ہم جہاز پر اِٹالیہ کو جائیں اُنہوں نے پولس اور کتنے اور قیدیوں کو جولیوس نام اگستوسی پلٹن کے ایک صوبہدار کے حوالہ کیا (۲) اور ہم ادرمطینی جہاز پر جو اسیا کے کنارے کنارے جانے پر تھا چڑھکے روانہ ہوئے اور ارسترخس مقدونی تسلنیقے کا ہمارے ساتھہ تھا (۳) دوسرے دن ہم صیدا میں پہنچے اور جولیوس نے پولس سے خوش سلوکی کرکے اجازت دی کہ اپنے دوستوں کے پاس جاکے چین کرے (۴) وہاں سے روانہ ہوکے قبرس کے نیچے نیچے گذرے اِس لیئے کہ ہوا مخالف تھی (۵) اور جب ہم قلقیہ اور پمفولیہ کے سمندر سے گذرے تھے تو مُرا نام لقیہ کے شہر میں آئے (۶) وہاں صوبہدار نے اِسکندریا کا ایک جہاز اِٹالیہ کو جاتے ہوئے پاکے ہمیں اُسپر بٹھایا (۷) اور جب ہم بہت دن آہستہ آہستہ چلے اور مشکل سے کنِدس کے سامہنے آئے تو اِسلیئے کہ ہوا ہمیں آگے بڑھنے نہ دیتی تھی قبرطے کے نیچے نیچے سلمونے کے سامہنے سے گئے (۸) اور اُس سے بمشکل گذرکے کسی مقام میں جو جس نادر کہلاتا ہے لسیا شہر اُسکے نزدیک تھا (۹) اِتنے میں جب بہت وقت گذرا اور جہاز کے چلنے میں خطرہ ہوا اِس لیئے کہ روزہ کا دن بھی گذر گیا تھا پولس نے اُنہیں سمجھایا (۱۰) اے مردو میں دیکھتا ہوں کہ اِس سفر سے ضرر اور بہت نقصان ہوگا نہ صرف بوجھ اور جہاز کا بلکہ ہماری جانوں کا بھی (۱۱) پر صوبہدار نے ناخدا اور جہاز کے مالک کی باتوں کو پولس کی باتوں سے زیادہ مانا (۱۲) اور اِسلیئے کہ وہ بندر جاڑا کاٹنے کے لائق نہ تھا اکثر نے صلاح کی کہ وہاں سے بھی روانہ ہوں کہ کسی طرح فینکس میں پہنچکے جاڑا کاٹیں کہ وہ قبرطے کا ایک بندر تھا جو

عبرانی زبان میں کہتی تھی کہ ای سولس سولس تو مجھے کیوں ستاتا ہی پیٹنے کی کیل پر لات مارنا تیرے لیئے مشکل ہی (۱۵) میں نے کہا ای خداوند تو کون ہی وہ بولا میں یسوع ہوں جسے تو ستاتا ہی (۱۶) لیکن اُٹھ اور اپنے پانوں پر کھڑا ہو کیونکہ میں اِسلیئے تجھپر ظاہر ہوا کہ تجھے اُن چیزوں کا خادم اور گواہ ٹھہراؤں جنھیں تو نے دیکھا اور جو میں تجھ پر ظاہر کرونگا (۱۷) اور میں تجھے بچاؤنگا اِس قوم اور غیرقوموں سے جن کے پاس اب تجھے بھیجتا ہوں (۱۸) کہ تو اُنکی آنکھیں کھول دے تاکہ اندھیرے سے اُجالے اور شیطان کے اِختیار سے خدا کی طرف پھریں اور گناہوں کی معافی اور مقدسوں میں میراث پاویں اُس اِیمان کے وسیلے جو مجھ پر ہی (۱۹) اِس لیئے ای بادشاہ اگرپہ میں اُس آسمانی رویا کا نافرمان نہ ہوا (۲۰) بلکہ پہلے اُنھیں جو دمشق اور یروسلم اور سارے ملک یہودیہ میں ہیں اور غیرقوموں کو بھی جتایا کہ توبہ کریں اور خدا کی طرف پھریں اور توبہ کے موافق عمل کریں (۲۱) اِنھیں باتوں کے سبب یہودیوں نے مجھے ہیکل میں پکڑکے میرے قتل کا قصد کیا (۲۲) پر خدا سے مدد پاکے آج تک کھڑا ہوں اور چھوٹے بڑے پر گواہی دیتا اور کچھ نہیں کہتا ہوں مگر وے باتیں جنکے واقع ہونے کی خبر نبیوں اور موسیٰ نے بھی دی ہی (۲۳) کہ مسیح دکھ اُٹھاویگا اور مُردوں میں سے پہلا جی اُٹھیگا اور اِس قوم اور غیرقوموں کو نور دکھلاویگا (۲۴) جب وہ اپنا عذر یوں کرتا تھا فیسطس نے بڑی آواز سے کہا ای پولس تو دیوانہ ہی بہت علم نے تجھے دیوانہ کیا (۲۵) وہ بولا ای فیسطس بہادر میں دیوانہ نہیں بلکہ سچائی اور ہوشیاری کی باتیں کہتا ہوں (۲۶) کہ بادشاہ جسکے سامھنے اب میں بےدھڑک بولتا ہوں یہہ باتیں جانتا ہی بلکہ مجھے یقین ہی کہ اِن باتوں میں سے کوئی اُسپر چھپی نہیں کیونکہ یہہ ماجرا تو کونے میں نہیں ہوا (۲۷) ای بادشاہ اگرپہ کیا تو نبیوں پر یقین لاتا میں جانتا ہوں کہ یقین لاتا ہی (۲۸) تب اگرپہ نے پولس سے کہا نزدیک ہی کہ تیرے سمجھانے سے میں مسیحی ہو جاؤں (۲۹) پولس بولا خدا کرے کہ صرف تو ہی نہیں بلکہ سب جو آج میری سنتے ہیں فقط نزدیک نہیں بلکہ بالکل ایسے ہووں جیسا میں ہوں بغیر

۲۶ باب

(۱) اگرپہ نے پولس سے کہہ تجھے اپنا عذر کرنے کی اجازت ہی تب
پولس ہاتھ پھیلائے اپنا عذر یوں بیان کرنے لگا (۲) کہ ای بادشاہ اگرپہ
ان سب باتوں کی بابت جن کا یہودی مجھ پر دعویٰ کرتے ہیں آج
تیرے سامھنے عذر کرنا اپنی سعادت جانتا ہوں (۳) خاص اس لیئے
کہ تو یہودیوں کی سب رسموں اور مسئلوں سے واقف ہی اس سبب
میں تیری منت کرتا ہوں کہ تحمل سے میری سن (۴) پس میری
چال کو جوانی سے کہ کس طرح شروع سے اپنی قوم کے درمیان یروسلم
میں نباہتا رہا یہہ سب یہودی جانتے ہیں (۵) سو وے مجھے شروع
سے جانکے اگر چاہیں تو گواہی دیں کہ میں فریسی ہوکے ہم لوگوں کے
مذہب کے سب سے پرہیزگار فرقہ کے موافق زندگی کاٹتا تھا (۶) اور
اب اس وعدہ کی امید کے سبب جو خدا نے ہمارے باپ دادوں سے
کیا تھا میں اپنی عدالت کے واسطے کھڑا ہوں (۷) اسی وعدے کے پانے
کی امید پر ہمارے بارہ فرقے دل و جان سے رات دن بندگی کیا کرتے ہیں
اسی امید کے سبب ای بادشاہ اگرپہ یہودی مجھ پر فریاد کرتے ہیں
(۸) یہہ بات کیوں بے اعتبار سمجھتے ہو کہ خدا مردوں کو جلاتا ہی
(۹) ہاں میں نے بھی سمجھا کہ یسوع ناصری کے نام کی بہت برخلافی کرنا
مجھ پر واجب ہی (۱۰) سو بھی میں نے یروسلم میں کیا اور سردار
کاہنوں سے اختیار پاکے بہت سے مقدسوں کو قیدخانے میں بند
کیا اور جب قتل کیئے جاتے تھے میں حامی بھرتا تھا (۱۱) اور ہر
[illegible] میں کئی آدمیوں سے زبردستی ان سے گھر کھواتا اور ان پر
[illegible] کرکے [illegible] شہروں تک ستاتا تھا (۱۲) اس حال
میں جب سردار کاہنوں سے اختیار اور پروانگی پاکے دمشق کو جاتا تھا
[illegible] بادشاہ میں نے راہ میں دیکھا کہ آسمان سے ایک نور
[illegible] کے گرد چمکتا ہی (۱۳) جب
[illegible] جو مجھ سے پیچھے اور

چھوڑ گیا (۱۵) اُس پر جب میں یروسلم میں تھا سردار کاہنوں اور یہودیوں کے بزرگوں نے نالش کی اور چاہا کہ اُس پر سزا کا حکم دیا جائے (۱۶) اُنہیں میں نے جواب دیا کہ رومیوں کا دستور نہیں کہ کسی آدمی کو ہلاکت کے لیئے حوالہ کریں جب تک کہ مدعاعلیہ اپنے مدعیوں کے روبرو نہ ہو اور دعوی کا جواب نہ دینے پاوے (۱۷) سو جب وے یہاں باہم ہوئے میں نے کچھ دیر نہ کی بلکہ دوسرے دن تخت پر بیٹھکر حکم دیا کہ اُس مرد کو لائو (۱۸) پر جب اُس کے مدعی کھڑے ہوئے اُنہوں نے اُس کے حق میں ایسا کوئی اِلزام پیش نہ کیا جس کا مجھے خیال تھا (۱۹) بلکہ اپنے دین اور کسی یسوع کی بابت جو مر گیا جسے پولس کہتا تھا کہ زندہ ہی اُس سے بحث کرتے تھے (۲۰) جب میں اِس طرح کی تکرار سے شک میں پڑا تھا اُس سے پوچھا کیا تو یروسلم میں جانے کو راضی ہی کہ وہاں اِن باتوں کا فیصلہ ہو (۲۱) پر جب پولس نے دُھائی دی کہ میرا اِنصاف جناب عالی ہی کی تحقیق پر موقوف رہے میں نے حکم دیا کہ جب تک اُسے قیصر کے پاس نہ بھیج دوں اُس کی نگہبانی کریں (۲۲) تب اگرپہ نے فیسطس سے کہا میں بھی چاہتا ہوں کہ اِس آدمی کی سنوں وہ بولا کل تو اُس کی سنیگا (۲۳) پس دوسرے دن جب اگرپہ اور برنیقی بڑی شان و شوکت سے سرداروں اور شہر کے رئیسوں کے ساتھ دیوانخانہ میں داخل ہوئے فیسطس کے حکم سے پولس کو لائے (۲۴) تب فیسطس نے کہا ای اگرپہ بادشاہ اور سب مردو جو ہمارے ساتھ حاضر ہو تم اِس کو دیکھتے ہو جس کی بابت یہودیوں کی ساری گروہ یروسلم میں اور یہاں میرے پیچھے پڑی اور چِلّاتی ہی کہ اُس کا آگے کو جیتا رہنا واجب نہیں (۲۵) پر جب مجھ سے دریافت ہوا کہ اُس نے کچھ قتل کے لائق نہیں کیا اور اُس نے آپ جناب عالی کی دُھائی دی تو میں نے ٹھانا کہ اُسے بھیج دوں (۲۶) اور مجھے اُسکے حق میں کسی بات کا یقین نہیں کہ اپنے خداوند کو لکھوں اِس واسطے میں نے اُسے تمہارے آگے اور خاص کر تیرے حضور ای اگرپہ بادشاہ حاضر کیا ہی تاکہ تحقیقات کے بعد کچھ لکھ سکوں (۲۷) کیونکہ قیدی کو بھیجنا اور نالشیں بھی جو اُس پر ہیں نہ بتانا مجھے نامناسب معلوم ہوتا ہی *

۲۵ باب

(۱) پس فیسطس صوبہ میں داخل ہوکے تین روز بعد قیصریہ سے یروسلم کو گیا (۲) تب سردار کاہن اور یہودیوں کے رئیسوں نے اُس کے آگے پولس پر دلیش کی (۳) اور اُس کے مقدمہ میں یہ مہربانی چاہی کہ اُسے یروسلم میں بلا بھیجے اور گھات میں تھے کہ اُس کو راہ میں مار ڈالیں (۴) پر فیسطس نے جواب دیا کہ پولس تو قیصریہ ہی میں قید رہے اور میں آپ جلد وہاں جاؤنگا (۵) اور کہا پس تم میں سے جنہیں مقدور ہو ساتھ چلیں اور اگر اِس شخص میں کچھ بدی ہی اُس پر دلیش کریں (۶) سو اُن کے درمیان دس دس ایک رہکے قیصریہ کو گیا اور دوسرے دن عدالت کے تخت پر بیٹھکے حکم دیا کہ پولس کو لاویں (۷) جب وہ حاضر ہوا وے یہودی جو یروسلم سے آئے تھے اُس کے گرد کھڑے ہوکے پولس پر بھاری اور بھاری دلیلیں کرنے لگے جو ثابت نہ کر سکے (۸) اُس نے اپنا عذر کرکے کہا کہ میں نے نہ یہودیوں کی شریعت کا اور نہ ہیکل کا اور نہ قیصر کا گناہ کیا ہی (۹) پر فیسطس نے یہ چاہکے کہ یہودیوں کو اپنا معتبر کرے پولس کو جواب دیکے کہا کیا تو چاہتا ہی کہ یروسلم کو جائے اور وہاں میرے آگے اِن باتوں کی نالش تیرا اِنصاف ہو (۱۰) پر پولس نے کہا میں قیصر کے تخت عدالت کے آگے کھڑا ہوں چاہیئے کہ یہیں میرا اِنصاف ہو یہودیوں کا میں نے کچھ قصور نہیں کیا چنانچہ تو بھی خوب جانتا ہی (۱۱) پر اگر قصوروار ہوں اور میں نے کچھ قتل کے لائق کیا تو مرنے جانے سے اِنکار نہیں کرتا پر جو اُن باتوں کی جن کی یہ مجھ پر دلیش کرتے ہیں کچھ اصل نہیں تو کوئی مجھ کو اُن کے حوالے نہیں کر سکتا میں قیصر کی دُہائی دیتا ہوں (۱۲) تب فیسطس نے صلاحکاروں سے مصلحت کرکے جواب دیا کہ تو نے قیصر ہی کی دُہائی دی قیصر ہی کے پاس جائیگا (۱۳) اور کچھ دن بیتے اگرپا بادشاہ اور برنیکی قیصریہ میں آئے کہ فیسطس کو سلام کریں (۱۴) اور جب کئی دن وہاں رہے تھے فیسطس نے پولس کا حال بادشاہ سے ذکر کیا اور کہا ایک شخص ہی جسے فیلکس قید میں

باپ‌دادوں کے خدا کي بندگي کرتا اور سب کچھ جو شریعت اور نبیوں
کي کتابوں میں لکھا ھی یقین جانتا (۱۵) اور خدا سے یہہ اُمید رکھتا
ھوں جس کو وے بھي مان لیتے ھیں کہ مُردوں کي قیامت ھوگي کیا
راستوں کیا ناراستوں کي (۱۶) اور میں اِسي سبب کوشش کرتا ھوں
کہ ھمیشہ خدا اور آدمیوں کے آگے میرا دل مجھے ملامت نہ کرے
(۱۷) اب کئي برس بعد میں اپني قوم کو خیرات پہنچانے اور نذر چڑھانے
آیا ھوں (۱۸) اِس پر اسیا کے بعضے یہودیوں نے مجھے ھیکل میں طہارت
کیئے ھوئے پایا پر نہ تو دنگل کے ساتھ ھوتے نہ فساد اُٹھاتے دیکھا (۱۹) سو
اُنھیں تیرے سامھنے حاضر ھونا اور اگر اُن کا مجھ پر کچھ دعوی ھو نالش
کرنا واجب تھا (۲۰) یا یہي خود کہیں کہ جب میں صدر مجلس
کے سامھنے کھڑا تھا مجھ میں کچھ بدي پائي (۲۱) مگر اِسي ایک بات
کي بابت جو میں نے اُن میں کھڑا ھوکے پکارا کہ مُردوں کي قیامت کے
سبب آج مُجھ پر اِلزام ھوتا ھی (۲۲) فیلکس نے جو اِس طریقہ کي
باتیں خوب جانتا تھا یہہ سنکے اُنھیں تاخیر میں ڈالا اور کہا جب
لسیاس فوج کا سردار آوے تو میں تمھارے درمیان کي سب باتیں
فیصل کرونگا (۲۳) اور صوبہ‌دار کو حکم دیا کہ پولس کي خبرداري کر
اور آرام میں رکھہ اور اُس کے لوگوں میں سے کسي کو اُس کي خدمت
کرنے یا اُس پاس آنے سے منع مت کر (۲۴) اور چند روز بعد فیلکس
نے اپني جورو دروسلہ کے ساتھہ جو یہودن تھي آکے پولس کو بلا بھیجا اور اُس
سے مسیح کے دین کي سني (۲۵) پر جب وہ راستبازي اور پرھیزگاري اور
آیندہ عدالت کي بابت باتیں کر رھا تھا تو فیلکس نے خوف کھاکے
جواب دیا اِس وقت جا فرصت پاکے تجھے پھر بلاؤنگا (۲۶) پر اُس
کو یہہ اُمید بھي تھي کہ پولس سے کچھہ نقد پاوے تاکہ اُس کو چھوڑ دے
اِس لیئے اُسے اکثر بلاتا اور اُس کے ساتھہ گفتگو کرتا تھا (۲۷) اور جب
دو برس گذرے پرکیوس فیسطس فیلکس کا قایم مقام ھو آیا اور فیلکس
یہہ چاھکے کہ یہودیوں کو اپنا ممنون کرے پولس کو قید ھي میں چھوڑ
گیا *

اعمال

دیدیہ کاشی (۳۵) کہا جب تیرے مددگی بھی حاضر ہونگے میں تیرا
سارنگ اور حکم دو کہ اسے دیرودیس کی بارگاہ میں قید رکھیں *

۲۴ باب

(۱) پھر دس دن بعد حنانیاہ سردار کاہن دس بزرگوں اور طرتلس نام
ایک وکیل کے ساتھ وہاں آیا اور حاکم کے آگے پولس پر دعوی کی
(۲) جب وہ بلایا گیا طرتلس فریاد کرنے لگا اور کہا کہ اسکے کہ تیرے
وسیلہ ہمیں بڑا چین ہے اور تیری دراندیشی سے اس قوم کے لئے انتظام
کئے جاتے ہیں (۳) ہم ہر جگہ اور ہر طرح اس کو شکر
اور بڑی خوشی سے قبول کرتے ہیں (۴) پر اس لئے
کہ تجھے زیادہ تصدیع نہ دیں میں تیری منت کرتا ہوں کہ تو اپنی
مہربانی سے تھوڑی دیر کی دیں میں (۵) کہ ہم نے اس مرد کو مفسد
اور تمام دنیا کے سب یہودیوں میں فسادانگیز اور ناصریوں کی بدعت
کا ایک سردار پایا (۶) اس نے ہیکل کو بھی ناپاک کرنے کا بھی قصد کیا اور
ہم نے اسے پکڑا اور چاہا کہ اپنی شریعت کے موافق اسکی عدالت کریں
(۷) پر لسیاس سردار کے آکر زبردستی کے ساتھ اسے ہمارے ہاتھوں سے
چھین لے گیا (۸) اور اس کے مدعیوں کو حکم دیا کہ تیرے پاس آئیں
جن سے تو آپ ان سب باتوں کو جن کی ہم اس پر دعوی کرتے
ہیں خود اسی سے دریافت کر سکتا ہے (۹) اور یہودیوں نے بھی مل
کر کہا کہ یہ باتیں یونہی ہیں (۱۰) تب پولس نے حاکم
کے بولنے کا اشارہ پایا جواب دیا اسکے میں جانتا ہوں کہ تو بہت
برسوں سے اس قوم کا حاکم ہے میں خوشی سے اپنا عذر پیش
کرتا ہوں (۱۱) کیونکہ تو دریافت کر سکتا ہے کہ بارہ دن سے زیادہ نہیں
ہوئے کہ میں یروشلم کو سجدہ کرنے گیا (۱۲) اور انہوں نے
نہ میرے کسی کو ہیکل میں نہ عبادت خانوں میں نہ شہر
میں کسی سے بحث کرتے پایا (۱۳) اور نہ ان باتوں کو جن کی وہ
اب میرے مقدمہ میں نالش کرتے ہیں ثابت کر سکتے ہیں (۱۴) لیکن تیرے سامنے
یہ اقرار کرتا ہوں کہ جس راہ کو وہ بدعت کہتے ہیں اسی طرح

پولس قیدی نے مجھے اپنے پاس بلاکے درخواست کی کہ اِس جوان کو تیرے پاس لاؤں کہ تجھسے کچھ کہا چاہتا ہی (۱۹) تب سردار نے اُسکا ہاتھ پکڑکے اور اُسے الگ لے جاکے پوچھا کہ وہ کیا ہی جو مجھسے کہا چاہتا ہی (۲۰) اُسنے کہا یہودیوں نے ایکا کیا ہی کہ تجھسے درخواست کریں کہ کل پولس کو صدر مجلس میں لاوے گویا کہ وے اُسکے حال کی اور بھی تحقیقات کیا چاہتے ہیں (۲۱) پس تو اُنکی نہ مانیو کیونکہ اُن میں چالیس شخص سے زیادہ اُسکی گھات میں لگے ہیں جنہوں نے لعنت کی قسم کھائی ہی کہ جب تک اُسے ہلاک نہ کریں نہ کھائینگے نہ پیئینگے اور اب طیار اور تیرے وعدے کے منتظر ہیں (۲۲) تب سردار نے جوان کو رخصت کیا اور حکم دیا کہ کسی سے مت کہہ کہ تونے مجھ پر یہہ ظاہر کیا (۲۳) اور دو صوبہداروں کو پاس بلاکے کہا دو سو سپاہی اور ستر سوار اور دو سو بھالیبردار رات کی تیسری گھڑی طیار رکھو کہ قیصریہ کو جاویں (۲۴) اور جانور بھی حاضر کرو کہ پولس کو سوار کرکے فیلکس حاکم کے پاس صحیح و سلامت پہنچاویں (۲۵) اور اِس مضمون کا خط لکھا (۲۶) قلودیوس لسیاس کا فیلکس حاکم بہادر کو سلام (۲۷) اِس مرد کو یہودیوں نے پکڑا اور اُسے ہلاک کرنے پر تھے پر میں یہہ معلوم کرکے کہ رومی ہی فوج سمیت چڑھ گیا اور اُسے چھڑا لایا (۲۸) اور جب چاہا کہ دریافت کروں کہ اُنہوں نے کس سبب سے اُس پر نالش کی تو اُسے اُنکی صدر مجلس میں لے گیا (۲۹) اور دریافت کیا کہ وے اپنی شریعت کے مسئلوں کی بابت اُس پر نالش کرتے ہیں پر اُس کا کوئی قصور نہیں ٹھہرا جو قتل یا قید کے لائق ہو (۳۰) اور جب مجھے اِطلاع ہوئی کہ یہودی اِس مرد کی گھات میں لگے ہیں میں نے اُسے جلد تیرے پاس بھیج دیا اور اُس کے مدعیوں کو بھی حکم دیا کہ تیرے حضور اُس پر دعوی کریں زیادہ سلام (۳۱) پس سپاہیوں نے حکم کے موافق پولس کو لیکے راتوں رات انتپتریس میں پہنچایا (۳۲) اور دوسرے دن سواروں کو اُس کے ساتھ روانہ کرکے آپ قلعہ کو پھرے (۳۳) اُنہوں نے قیصریہ میں پہنچ کے حاکم کو خط دیا اور پولس کو بھی اُس کے آگے حاضر کیا (۳۴) حاکم نے خط پڑھکے پوچھا کہ وہ کس صوبہ کا ہی اور معلوم کرکے کہ

کرے اور شریعت کے برخلاف مجھے مارنے کا حکم دیتا ہی ۴ (۴) اُنہوں نے جو پاس کھڑے تھے کہا کیا تو خدا کے سردار کاہن کو برا کہتا ہی (۵) پولس نے کہا اے بھائیو میں نے نہ جانا کہ سردار کاہن ہی کیونکہ لکھا ہی کہ اپنی قوم کے سردار کو برا مت کہہ (۶) اور پولس یہہ جانکے کہ بعضے صدوقی اور بعضے فریسی ہیں مجلس میں پکارا کہ اے بھائیو میں فریسی اور فریسی کا بیٹا ہوں اور مُردوں کی نامید اور قیامت کے سبب مجھپر اِلزام ہوتا ہی (۷) جب اُسنے یہہ کہا فریسیوں اور صدوقیوں میں تکرار ہوئی اور مجلس میں پھوٹ پڑی (۸) کیونکہ صدوقی تو کہتے ہیں کہ قیامت نہیں اور نہ فرشتہ نہ روح ہی پر فریسی دونوں کا اِقرار کرتے ہیں (۹) اور بڑا شور ہوا اور فریسیوں کے فرقہ کے بعضے اُٹھے اور یوں کہکے جھگڑنے لگے کہ ہم اِس آدمی میں کچھہ برائی نہیں پاتے ہیں پر اگر کسی روح یا فرشتے نے اِس سے کلام کیا ہو تو ہم خدا سے نہ لڑیں (۱۰) اور جب بڑی تکرار ہوئی تو سردار نے اِس خوف سے کہ مبادا پولس اُنسے پھاڑا جاوے فوج کو حکم دیا کہ اُترکے اُسے اُنکے بیچ سے زبردستی نکالے اور قلعہ میں لے آوے (۱۱) اور اُسی رات خداوند نے اُسکے پاس آکے کہا اے پولس خاطرجمع رکھہ کہ جیسا تو نے میری بابت یروشلم میں گواہی دی ویسا ہی تجھے روم میں بھی گواہی دینا ضرور ہی (۱۲) اور جب دن ہوا بعضے یہودیوں نے ایکا کرکے لعنت کی قسم کھائی اور کہا کہ جب تک ہم پولس کو قتل نہ کریں نہ کچھہ کھائینگے نہ پیئینگے (۱۳) اور وے جنہوں نے آپس میں یہہ قسم کھائی چالیس سے زیادہ تھے (۱۴) سو اُنہوں نے سردار کاہنوں اور بزرگوں کے پاس جاکے کہا ہم نے لعنت کی قسم کھائی کہ جب تک پولس کو قتل نہ کریں کچھہ نہ چکھینگے (۱۵) پس اب تم صدر مجلس کی شراکت میں فوج کے سردار سے عرض کرو کہ کل اُسے تمہارے پاس لاوے گویا تم اُسکے معاملہ کی حقیقت زیادہ دریافت کیا چاہتے ہو پر ہم طیار ہیں کہ اُسکے پہنچنے سے پہلے اُسے ہلاک کریں (۱۶) اور پولس کا بھانجا اُنکی گھات کا حال سنکے چلا اور قلعہ میں جاکے پولس کو خبر دی (۱۷) تب پولس نے صوبہ داروں میں سے ایک کو بلاکے کہا اِس جوان کو سردار کے پاس لے جا کہ وہ اُس سے کچھہ کہنا چاہتا ہی (۱۸) پس وہ اُسے سردار پاس لے گیا اور کہا

پولس قیدی نے مجھے اپنے پاس بلاکے درخواست کی کہ اِس جوان کو تیرے پاس لاؤں کہ تجھسے کچھ کہا چاہتا ہی (۱۹) تب سردار نے اُسکا ہاتھ پکڑکے اور اُسے الگ لے جاکے پوچھا کہ وہ کیا ہی جو مجھسے کہا چاہتا ہی (۲۰) اُسنے کہا یہودیوں نے ایکا کیا ہی کہ تجھسے درخواست کریں کہ کل پولس کو صدر مجلس میں لاوے گویا کہ وے اُسکے حال کی اور بھی تحقیقات کیا چاہتے ہیں (۲۱) پس تو اُنکی نہ مانیو کیونکہ اُن میں چالیس شخص سے زیادہ اُسکی گھات میں لگے ہیں جنہوں نے لعنت کی قسم کھائی ہی کہ جب تک اُسے ہلاک نہ کریں نہ کھائینگے نہ پیئینگے اور اب طیار اور تیرے وعدے کے منتظر ہیں (۲۲) تب سردار نے جوان کو رخصت کیا اور حکم دیا کہ کسی سے مت کہہ کہ تونے مجھ پر یہہ ظاہر کیا (۲۳) اور دو صوبہداروں کو پاس بلاکے کہا دو سو سپاہی اور ستر سوار اور دو سو بھالیبردار رات کی تیسری گھڑی طیار رکھو کہ قیصریہ کو جاویں (۲۴) اور جانور بھی حاضر کرو کہ پولس کو سوار کرکے فیلکس حاکم کے پاس صحیح و سلامت پہنچاویں (۲۵) اور اِس مضمون کا خط لکھا (۲۶) قلودیوس لسیاس کا فیلکس حاکم بہادر کو سلام (۲۷) اِس مرد کو یہودیوں نے پکڑا اور اُسے ہلاک کرنے پر تھے پر میں یہہ معلوم کرکے کہ رومی ہی فوج سمیت چڑھ گیا اور اُسے چھڑا لیا (۲۸) اور جب چاہا کہ دریافت کروں اُنہوں نے کس سبب سے اُس پر نالش کی تو اُسے اُنکی صدر گیا (۲۹) اور دریافت کیا کہ وے اپنی شریعت کے ں پر نالش کرتے ہیں پر اُس کا کوئی قصور نہیں ید کے لائق ہو (۳۰) اور جب مجھے اِطلاع ہوئی کہ کی گھات میں لگے ہیں میں نے اُسے جلد تیرے پاس س کے مدعیوں کو بھی حکم دیا کہ تیرے حضور اُس پر دہ سلام (۳۱) پس سپاہیوں نے حکم کے موافق پولس کو انتپترس میں پہنچایا (۳۲) اور دوسرے دن سواروں کو روانہ کرکے آپ قلعہ کو پھرے (۳۳) اُنہوں نے قیصریہ میں کو خط دیا اور پولس کو بھی اُس کے آگے حاضر کیا خط پڑھکے پوچھا کہ وہ کس صوبہ کا ہی اور معلوم کرکے کہ

میں سے مردوں اور عورتوں کو باندھکے اور قیدخانے میں ڈالکے اِس طریقہ والوںکو موت تک ستاتا (۵) بلکہ سردار کاہن اور بزرگوںکی ساری جماعت بھی میرے گواہ ہیں کہ اُنسے میں بھائیوں کے لیئے خط لیکے دمشق کو روانہ ہوا کہ جنکے وہاں ہیں اُنہیں بھی باندھکے یروسلم میں لاؤں تا کہ سزا پاویں (۶) پر جب میں چلتا ہوا اور دمشق کے نزدیک پہنچا تھا تو ایسا ہوا کہ دوپہر کے قریب اچانک ایک بڑا نور آسمان سے میرے گردا گرد چمکا (۷) اور میں زمین پر گر پڑا اور آواز سنی جو مجھے کہتا تھا کہ ای ساؤل ساؤل تو مجھے کیوں ستاتا ہی (۸) میں نے جواب دیا کہ ای خداوند تو کون ہی اُس نے مجھ سے کہا میں یسوع ناصری ہوں جسے تو ستاتا ہی (۹) اور میرے ساتھیوں نے نور تو دیکھا اور ڈر گئے لیکن اُس کی آواز جو مجھسے بولتا تھا نہ سنی (۱۰) تب میں نے کہا ای خداوند میں کیا کروں خداوند نے مجھ سے کہا اُٹھ اور دمشق میں جا وہاں سب تجھ جو تیرے کرنے کے لیئے مقرر ہوا ہی تجھسے کہا جائیگا (۱۱) اور جب میں اُس نور کے جلال کے سبب نہ دیکھ سکا تو اپنے سے ہاتھکے میرے ہاتھ تھامنے سے میں دمشق میں آیا (۱۲) اور حنانیاہ نام ایک مرد جو شریعت کے موافق دیندار اور وہاں کے سب رہنیوالے یہودیوں کے نزدیک نیک نام تھا (۱۳) میرے پاس آیا اور کھڑے ہوکے مجھسے کہا ای بھائی ساؤل پھر دیکھا ہو اور اُسی گھڑی میں نے اُس پر نگاہ کی (۱۴) اور اُس نے کہا خدائے دادا دوں کے خدا نے تجھ کو آگے سے برگزیدہ کیا کہ تو اُس کی مرضی جانے اور اُس راستدار کو دیکھے اور اُس کے منہ کی آواز سنے (۱۵) کیونکہ تو اُس کے لیئے سب آدمیوں کے آگے اُن باتوں کا جو تو نے دیکھیں اور سنیں گواہ ہوگا (۱۶) اور اب کیوں دیر کرتا ہی اُٹھکے بپتسمہ لے اور خداوند کا نام لیکے اپنے گناہوں کو دھو ڈال (۱۷) اور جب میں یروسلم میں پھر آیا اور ہیکل میں دعا مانگتا تھا ایسا ہوا کہ میں بے خود ہو گیا (۱۸) اور اُس کو دیکھا جو مجھسے کہتا تھا جلدی کر اور شتاب یروسلم سے نکل جا کیونکہ تیری اِس میرے حق میں قبول نہ کرینگے (۱۹) اور میں نے کہا ای خداوند وہ تو آپ جانتے ہیں کہ میں وہی ہوں جو تجھپر ایمان لاکے قید کرتا اور ہر

هیکل میں لایا تھا) (۳۰) اور تمام شہر میں هنگامہ هوا اور لوگ دوڑکے جمع هوئے اور پولس کو پکڑکے هیکل کے باهر گھسیٹا اور فی الفور دروازے بند کیئے گئے (۳۱) اور جب وے اُسکے قتل کے درپی تھے فوج کے سردار کو خبر پہنچی کہ تمام یروسلم میں هلچل هو رها هی (۳۲) وہ اُسی دم سپاهیوں اور صوبہ‌داروں کو لیکے اُنپر دوڑا اور وے سردار اور سپاهیوں کو دیکھکے پولس کے مارنے سے باز آئے (۳۳) تب سردار نے نزدیک آکے اُسے گرفتار کیا اور دو زنجیروں سے باندھنے کا حکم دیا اور پوچھا کہ یہ کون هی اور اُسنے کیا کیا (۳۴) اور بھیڑ میں سے بعضے کچھ چلّائے اور بعضے کچھ. سو جب شور و غل کے سبب کچھ حقیقت دریافت نہ کر سکا تو حکم دیا کہ اُسے قلعہ میں لے جاؤ (۳۵) اور جب سیڑھی تک پہنچا تو لوگوں کے هجوم کے سبب سپاهیوں کو اُسے اُٹھانا پڑا (۳۶) کیونکہ دنگل چلّاتا هوا اُسکے پیچھے پڑا کہ اُسے اُٹھا ڈال. (۳۷) اور جب پولس کو قلعہ کے اندر لے جانے لگے اُسنے سردار سے کہا کیا مجھے اِجازت هی کہ تجھسے کچھ کہوں اُسنے کہا کیا یوناني جانتا هی (۳۸) پس تو وہ مصري نہیں جو اِن دنوں سے آگے فساد اُٹھاکے اُن چار هزار ڈاکوؤں کو جنگل میں لے گیا (۳۹) پولس نے کہا کہ میں یہودي آدمي هوں قلقیہ کے شہر ترسس نامے کا جو کم مشہور نہیں هی رهنیوالا هوں میں تیري مِنّت کرتا هوں کہ مجھے لوگوں سے بولنے کي اِجازت دے (۴۰) جب اُسنے اُسے اِجازت دي پولس نے سیڑھي پر کھڑے هوکے لوگونکو هاتھ سے اِشارہ کیا جب سب چپ چاپ هوئے وہ عبراني زبان میں بولنے لگا اور کہا *

۲۲ باب

(۱) اي بھائیو اور اي آبا میرا عذر جو اب تم سے کرتا هوں سنو (۲) جب اُنھوں نے سنا کہ عبراني زبان میں اُن سے بولتا هی تو اور بھي چپ هوئے سو اُس نے کہا (۳) میں یہودي هوں قلقیہ کے شہر ترسس میں پیدا هوا لیکن اِسي شہر میں میري پرورش هوئي اور گملئیل کے قدموں پر باپ‌دادوں کي شریعت کي باریکیوں میں تربیت پائي اور خدا کے لیئے ایسا غیرتمند تھا جیسے تم سب آج کے دن هو (۴) چنانچہ

قدیم شاگرد کے پاس لے گئے کہ ہم اُسکے یہاں مہمان ہوئے کو تھے (۱۰) اور جب ہم یروسلم میں پہنچے بھائیوں نے خوشی سے ہمیں قبول کیا (۱۱) اور دوسرے دن پولس ہمارے ساتھ یعقوب کے پاس گیا اور سب بزرگ وہاں اِکٹھے تھے (۱۲) اور اُسنے اُنہیں سلام کرکے جو کچھ خدا نے اُسکی خدمت کے وسیلہ غیرقوموں میں کیا تھا مفصل بیان کیا (۱۳) اور اُنہوں نے یہہ سنکے خداوند کی ستایش کی اور اُسکو کہا ای بھائی تو دیکھتا ہی کہ یہودیوں میں سے کتنے ہزار ہیں جو ایمان لائے اور سب شریعت کے غیرتمند ہیں (۲۱) اور اُنہوں نے تیرے حق میں خبر پائی کہ تو سب یہودیوںکو جو غیرقوموں کے درمیان رہتے ہیں سکھاتا ہی کہ موسیٰ سے پھر جائیں کہ کہتا ہی اپنے لڑکوںکا ختنہ مت کرو نہ شریعت کے دستوروں پر چلو (۲۲) اب کیا کریں لوگ بیشک کثرت سے جمع ہونگے کیونکہ سنینگے کہ تو آیا ہی (۲۳) سو یہہ کر جو ہم تجھسے کہتے ہیں ہمارے پاس چار مرد ہیں جنہوں نذر ادا کرنا ہی (۲۴) اُنہیں لیکے آپ کو اُن کے ساتھ پاک کر اور اُنکے لیئے کچھ خرچ کر تاکہ وے اپنا سر مُنڈاویں تو سب جانینگے کہ جو باتیں تجھے تیرے حق میں سنی ہیں سو کچھ نہیں بلکہ تو آپ بھی شریعت کو حفظ کرکے درست چلتا ہی (۲۵) پر جو غیرقوموں میں سے ایمان لائے اُنکی بابت ہمنے ٹھہراکے لکھا ہی کہ وے ایسی ایسی باتیں نہ مانیں مگر بتوں کے چڑھاوے اور لہو اور گلا گھونٹی ہوئی چیزوں سے اور حرامکاری سے آپ کو محفوظ رکھیں (۲۶) تب پولس اُن مردوں کو لیکے اور دوسرے دن آپ کو اُنکے ساتھ پاک کرکے ہیکل میں داخل ہوا اور خبر دی کہ پاک کرنے کے دن جب تک کہ اُن میں سے ہر ایک کی نذر نہ چڑھائی جائے پورے کرینگے (۲۷) پر جب سات دن پورے ہونے پر تھے اسیا کے یہودیوں نے اُسے ہیکل میں دیکھکے سب لوگوں کو اُبھارا اور یسوع اُسپر ہاتھ ڈالے (۲۸) کہ ای اِسرائیلی مردو مدد کرو یہہ وہی آدمی ہی جو سب کو ہر جگہہ قوم کے اور شریعت کے اور اِس مکان کے خلاف سکھاتا ہی اور علاوہ اِسکے یونانیوں کو بھی ہیکل میں لایا اور اِس پاک مکان کو ناپاک کیا ہی (۲۹) (کیونکہ اُنہوں نے آگے طرفیمس افسی کو اُسکے ساتھ شہر میں دیکھا تھا جسکی بابت اُنہوں نے خیال کیا کہ پولس اُسکو

۲۱ باب

(۱) اور ایسا هوا که جب هم اُن سے مشکل سے جُدا هوکے روانه هوئے تهے تو سیدهي راه قوس میں آئے اور دوسرے دن رودس اور وهاں سے پطرا میں (۲) اور ایک جهاز فینیقے کو جاتے هوئے پاکے اُسپر چڑهے اور روانه هوئے (۳) اور جب کُپرس نظر آیا اُسے بائیں هاتھ چهوڑکر سوریه کو چلے اور صور میں لگایا کیونکه وهاں جهاز کا بوجھ اُتارنا تها (۴) اور جب شاگرد کهوجنے سے ملے تهے تو هم سات روز وهاں رهے اُنهوں نے روح کي معرفت پولس سے کہا که یروسلم کو نه جانا (۵) پر هم اُن دنوں کو پورا کرکے نکلے اور چلے گئے اور سبهوں نے جوروؤں اور لڑکوں سمیت شهر کے باهر تک هم کو پهنچایا اور هم نے سمندر کے کنارے پر گهٹنے ٹیککے دعا مانگي (۶) اور هم ایک دوسرے سے وداع هوکے جهاز پر چڑهے اور وے اپنے اپنے گهر کو پهرے (۷) اور هم صور سے جهاز کا سفر تمام کرکے پطلمئیس میں پهنچے اور بهائیوں کو سلام کرکے ایک دن اُن کے ساتھ رهے (۸) دوسرے دن پولس اور هم جو اُسکے ساتهي تهے روانه هوکے قیصریه میں آئے اور فیلبوس خوش‌خبري دینیوالے کے یهاں جو اُن ساتوں میں سے تها اُترکے اُسکے ساتھ رهے (۹) اور اُسکي چار کنواري بیٹیاں تهیں جو نبوت کرتي تهیں (۱۰) اور جب هم وهاں بهت روز رهے اگبس نامے ایک نبي یهودیه سے اُتر آیا (۱۱) اُسنے همارے پاس آکے پولس کا کمربند اُٹها لیا اور اپنے هاتھ پانو باندهکے کہا روح‌القدس یوں کهتا هی اُس مرد کو جسکا یهہ کمربند هی یهودي یروسلم میں یونهیں باندهینگے اور غیرقومونکے هاتهوں میں حواله کرینگے (۱۲) جب یهہ سنا تو هم نے اور وهاں کے لوگوں نے اُسکي منّت کي که یروسلم کو نه جاوے (۱۳) پر پولس نے جواب دیا که تم کیا کرتے هو که روتے اور میرا دل توڑتے هو کیونکه میں نه صرف باندهے جانے بلکه یروسلم میں خداوند یسوع کے نام پر مرنے کو بهي طیار هوں (۱۴) سو جب اُسنے نه مانا تو هم یهہ کهکے چپ رهے که جو خدا کي مرضي هو (۱۵) اور اُن دنوں کے بعد هم اپنے سفر کے اسباب کو طیار کرکے یروسلم کو گئے (۱۶) اور قیصریه سے کئي ایک شاگرد همارے ساتھ چلے اور همیں مناسن کُپرسي ایک

کو بڑھ کر خداوند یسوع مسیح پر ایمان لاؤ (۲۲) اور اب دیکھو میں روح کا بندھا ہوا یروشلم کو جاتا ہوں اور نہیں جانتا کہ وہاں مجھ پر کیا گذریگا (۲۳) مگر اتنا کہ روح القدس ہر شہر میں یہ کہکے گواہی دیتا ہے کہ قید و مصیبت میرے لیئے تیار ہیں (۲۴) لیکن میں اُسے کچھ نہیں سمجھتا نہ یہ کہ اپنی جان کو عزیز رکھتا ہوں کہ اپنا دوڑ اور وہ خدمت پوری کروں جو میں نے خداوند یسوع سے پائی کہ خدا کے فضل کی انجیل پر گواہی دوں۔ (۲۵) اور اب دیکھو میں جانتا ہوں کہ تم سب جنکے درمیان میں خدا کی بادشاہت کی منادی کرتا پھرا میرا منہ پھر نہ دیکھوگے (۲۶) پس میں آج کے دن تمہیں گواہ رکھتا ہوں کہ میں سب کے خون سے پاک ہوں (۲۷) کیونکہ میں خدا کی ساری مصلحت تمہیں پہنچانے سے دریغ نہ کیا۔ (۲۸) پس اپنی اور اُس سارے گلہ کی خبرداری کرو جسپر روح القدس نے تمہیں نگہبان ٹھہرایا کہ خدا کی کلیسیا کو جسے اُسنے اپنے ہی لہو سے مول لیا چراؤ (۲۹) کیونکہ میں یہ جانتا ہوں کہ میرے جانے کے بعد پھاڑنے والے بھیڑیئے تمہارے درمیان آ پڑینگے جنہیں گلہ پر کچھ ترس نہ آویگا (۳۰) اور خود تم میں سے آدمی اُٹھینگے جو اُلٹی باتیں کہینگے کہ شاگردوں کو اپنی طرف کھینچ لیں (۳۱) اسلیئے جاگتے رہو اور یاد رکھو کہ میں تین برس رات دن ہر ایک کو چشم سے تار نہ آیا (۳۲) اب اے بھائیو اب میں تمہیں خدا اور اُسکے فضل کے کلام کو سونپتا ہوں جو کہ تمہیں کامل کر سکتا ہے اور سارے مقدسوں میں میراث دے سکتا ہے (۳۳) میں نے کسی کے روپے یا سونے یا کپڑے کا لالچ نہیں کیا (۳۴) بلکہ تم آپ جانتے ہو کہ اِنہیں ہاتھوں نے میری اور میرے ساتھیوں کی ضرورتیں رفع کیں (۳۵) میں نے سب باتیں بتلائیں کہ یوں محنت کرکے کمزوروں کی مدد کرنا اور خداوند یسوع کی باتیں یاد رکھنا ضرور ہے کہ اُسنے کہا دینا لینے سے مبارک ہے ۔ (۳۶) اور اُسنے یہ کہکے گھٹنے ٹیکے اور اُن سب کے ساتھ دعا مانگی (۳۷) اور وے سب بہت روئے اور پولس کے گلے سے لپٹ لپٹ کے اُسے چومنے لگے (۳۸) اور خصوصاً اِس بات پر محزون ہوئے جو اُسنے کہی تھی کہ تم میرا منہ پھر نہ دیکھوگے اور اُس نے اُسے جہاز تک پہنچایا ۔

دن کے عرصے میں طروآس میں اُن کے پاس پہنچے اور سات دن وہاں
ٹھہرے (۷) اور ہفتہ کے پہلے دن جب شاگرد روٹی توڑنے کو اِکٹھے
آئے پولس نے کہ دوسرے دن جانے کو تھا اُن کے ساتھ کلام کیا اور اپنا کلام
آدھی رات تک بڑھایا (۸) اور اُس کوٹھے پر جہاں وے اِکٹھے تھے
بہت چراغ جل رہے (۹) اور یوتخس نام ایک جوان کھڑکی پر
بیٹھا تھا اُس کو بڑی نیند آئی اور جب پولس دیر تک باتیں کرتا رہا وہ
مارے نیند کے جھکے تیسرے درجہ سے نیچے گر پڑا اور مُردہ اُٹھایا گیا
(۱۰) تب پولس اُترکے اُسے لپٹ گیا اور گلے لگاکے کہا مت گھبراؤ کیونکہ
اُس کی جان اُس میں ہی (۱۱) اور اُوپر جاکے روٹی توڑی اور کھائی
اور کہاکے اِتنی دیر تک اُنسے باتیں کرتا رہا کہ بھور ہو گئی اِسی طرح سے
وہ چلا گیا (۱۲) اور وے اُس جوان کو جیتا لائے اور نہایت خاطرجمع
ہوئے * (۱۳) اور ہم جہاز پر آگے اُسُس کو گئے اِس اِرادہ پر کہ وہاں
پولس کو اپنے ساتھ چڑھا لیں کیونکہ وہ وہاں پیدل جانے کا اِرادہ کرکے
یوں فرما گیا تھا (۱۴) جب وہ اُسُس میں ہمیں ملا ہم اُسے
چڑھاکے مطولینے میں آئے (۱۵) اور وہاں سے جہاز کھولکے دوسرے دن
خیوس کے سامھنے آئے اور تیسرے دن ساموس میں داخل ہوئے اور
طروگلیون میں مقام کرکے ایک دن کے بعد ملیطس میں آئے (۱۶) کیونکہ
پولس نے ٹھانا تھا کہ افسس سے گذر جائے ایسا نہ ہو کہ اُس کو اسیا میں
رہنے سے دیر لگے اِس لیئے کہ وہ جلدی کرتا تھا تاکہ اگر اُس سے ہو سکے
تو پنتیکست کے دن کو یروسلم میں کاٹے * (۱۷) اور اُس نے ملیطس
سے افسس میں کہلا بھیجکے کلیسیئے کے بزرگوں کو بلایا (۱۸) اور جب
وے اُس کے پاس آئے تو اُنھیں کہا تم جانتے ہو کہ پہلے دن سے جس
میں میں اسیا میں آیا کس طرح ہر وقت تمہارے ساتھ رہا (۱۹) کہ
کمال فروتنی اور آنسوؤں کے بلاتھ اور اُن آزمایشوں کو سہکے جن میں
یہودیوں کی گھات لگانے سے میں پھنسا تھا خداوند کی خدمت کرتا رہا
(۲۰) کہ کیونکر میں نے کوئی بات جو تمہارے فایدہ کی تھی رکھ نہ چھوڑی
بلکہ تمہیں خبر دی اور تم کو جماعت میں اور گھر گھر سکھائی
(۲۱) اور یہودیوں اور یونانیوں کے سامھنے گواہی دی کہ خدا کے آگے توبہ

کہ ہم کس لیئے اِکٹھے ہوئے ہیں (۳۳) تب اُنہوں نے سکندر کو جسے یہودی دھکیلتے تھے بھیڑ میں سے آگے کر دیا اور سکندر نے ہاتھ سے اشارہ کرکے چاہا کہ لوگوں کے سامھنے عذر کرے (۳۴) پر جب اُنہوں نے جانا کہ وہ یہودی ہی تو سب ہم آواز ہوکے دو گھنٹے کے قریب چلّاتے رہے کہ افسیوں کی ارتمس بڑی ہی (۳۵) اور جب شہر کے محرر نے لوگوں کو ٹھنڈھا کیا تو کہا ای افسیو کون آدمی ہی جو نہیں جانتا کہ افسیوں کا شہر بڑی دیوی ارتمس کی اور اُس مورت کی جو زیوس کی طرف سے گری پوجا کرنیوالا ہی (۳۶) پس جب کوئی اِن باتوں کے خلاف نہیں کہہ سکتا تو واجب ہی کہ تم تھمے رہو اور بےسوچے کچھ نہ کرو (۳۷) کیونکہ یہ مرد جن کو تم یہاں لائے نہ مندر کے چور نہ تمہاری دیوی کی نندا کرنیوالے ہیں (۳۸) پس اگر دمیتریوس اور اُسکے ہمپیشہ کسو پر دعویٰ رکھتے ہوں تو عدالت کھلی ہی اور صوبے بیٹھے ہیں ایک دوسرے پر نالش کریں (۳۹) پر جس صورت میں تم کوئی اور بات تحقیق کرنے چاہتے ہو تو شرعی مجلس میں فیصل ہوگا (۴۰) کیونکہ ہمیں خطرہ ہی کہ آج کے بلوے کے واسطے ہم پر نالش ہو اِس لیئے کہ کوئی سبب نہیں کہ جس سے ہم اِس ہنگامہ کا جواب دے سکیں (۴۱) اور یہہ کہکے مجلس کو برخواست کیا ۔

۲۰ باب

(۱) جب ہلڑ موقوف ہوا پولس نے شاگردوں کو بلاکے اُنہیں سلام کیا تب وہاں سے روانہ ہوا کہ مقدونیہ کو جائے (۲) اور اُن اطراف سے گذرکے اور اُنہیں بہت نصیحت کرکے یونان میں آیا (۳) اور تین مہینوں تک وہاں رہا پھر جس وقت جہاز پر سوریہ میں جانے کو تھا یہودی اُس کی گھات میں لگے تب اُسکی یہہ صلاح ہوئی کہ مقدونیہ کی راہ سے پھرے (۴) اور سوپتروس بریائی اور ارسطرخس اور سکوندس جو تسلونیقی کے تھے اور گیوس دربے کا اور تمطاؤس اور تخکس اور تروفمس جو اسیا کے تھے اسیا تک اُسکے ساتھ گئے (۵) وے آگے جاکے ہمارے لیئے طروآس میں ٹھہرے (۶) اور فطیر کے دنوں کے بعد ہم فلپی سے جہاز پر روانہ ہوکے پانچ

یہہ سوال تمہاري تعلیم اور ناموں اور شریعت کے حق میں ہی تو تم ہي جانو کیونکہ میں نہیں چاہتا کہ ایسي باتوں کا منصف ہوؤں (۱۶) اور اُسنے اُنھیں عدالت‌گاہ سے نکال دیا (۱۷) تب سب یونانیوں نے عبادت خانے کے سردار سوستنیس کو پکڑکے عدالت‌گاہ کے سامہنے مارا پر گالیو نے اِن باتوں کي کچھہ پروا نہ کي ** (۱۸) اور جب پولس اور بھي بہت دن وہاں رہا تھا تب بھائیوں سے رخصت ہوکے اور قنکریا میں سر مُنڈاکے کیونکہ اُسنے منّت ماني تھي جہاز پر سوریہ کو روانہ ہوا اور پرسقلا اور اقلا اُس کے ساتھہ تھے (۱۹) اور افسس میں پہنچکے اُسنے اُنھیں وہیں چھوڑا اور آپ عبادت‌خانے میں جاکے یہودیوں سے باتیں کیں (۲۰) تب اُنہوں نے اُس سے درخواست کي کہ اور کچھہ دن اُن کے ساتھہ رہے پر اُس نے نہ مانا (۲۱) بلکہ اُن سے یہہ کہکے رخصت ہوا کہ ہر حال میں مجھے ضرور ہی کہ یروسلم میں عید آیندہ کو کروں پر اگر خدا چاہے تو تمہارے پاس پھر آؤنگا اور افسس سے جہاز پر سوار ہوکے چلا (۲۲) اور قیصریہ میں اُترکے اُوپر چڑھہ گیا اور جب کلیسیئے سے سلام کہا تھا انطاکیا کو اُتر گیا (۲۳) اور کچھہ دن رہکے وہاں سے روانہ ہوا اور گلتیہ اور فرگیہ کے ملکوں میں برابر گذرتا اور سب شاگردوں کو تقویت دیتا گیا ** (۲۴) اور اپلوس نامے ایک یہودي جسکي پیدایش اِسکندریا کي تھي جو زبان‌آور شخص اور پاک نوشتوں میں بڑا قابل تھا افسس میں پہنچا (۲۵) اِس شخص نے خداوند کي راہ کي تربیت پائي تھي اور دل میں سرگرم ہوکے کلام کرتا اور صحت سے خداوند کي باتیں سکھاتا تھا پر صرف یوحنا کا بپتسمہ جانتا تھا (۲۶) وہ عبادت‌خانے میں بےدھڑک بولنے لگا اور اولا اور پرسقلا نے اُسکي سنکے اُسے اپنے ساتھہ لیا اور اُس کو خدا کي راہ زیادہ درستي سے بتائي (۲۷) جب اُس نے اخیہ میں اُتر جانے کا اِرادہ کیا تو بھائیوں نے شاگردوں کو لکھکے درخواست کي کہ اُس کو قبول کریں اُسنے وہاں پہنچکے اُن کي جو فضل کے سبب اِیمان لائے تھے بڑي مدد کي (۲۸) کیونکہ اُسنے پاک نوشتوں سے ثابت کرکے کہ یہہ یسوع وہ مسیح ہی یہودیوں کو سب کے آگے بڑے زور شور سے قائل کیا *

یسوع اور قیامت کي خوشخبري دیتا تھا (۱۹) تب وے اُسے پکڑکے اریوپگس پرلے گئے اور کہا آیا ہمیں معلوم ہو سکتا ہی کہ یہہ نئي تعلیم جسکا تو چرچا کرتا ہی کیا ہی (۲۰) کیونکہ تو ہمارے کانوں میں انوکھي باتیں پہنچاتا ہی سو ہم جانا چاہتے ہیں کہ اِن سے کیا غرض ہی (۲۱) (اِسواسطے کہ سارے اتینیوالے اور مسافر جو وہاں رہتے تھے اپني فرصت کا وقت سوا نئي بات کہنے اور سننے کے دوسرے کام میں نہیں کاٹتے تھے) * * (۲۲) تب پولس اریوپگس کے بیچ میں کھڑا ہوکے بولا ای اتینیوالو میں دیکھتا ہوں کہ تم ہر صورت سے دیوتوں کے بڑے پوجنیوالے ہو (۲۳) کیونکہ میں نے سیر کرتے اور تمہارے معبودوں پر نظر کرتے ہوئے ایک قربانگاہ پائي جسپر یہہ لکھا تھا کہ نامعلوم خدا کے لیئے پس جسکو تم بے معلوم کیئے پوجتے ہو میں تمکو اُسي کي خبر دیتا ہوں (۲۴) خدا جسنے دنیا اور سب کچھہ جو اُس میں ہیں پیدا کیا جس حال میں کہ وہ آسمان اور زمین کا مالک ہی ہاتھہ کي بنائي ہوئي ہیکلوں میں نہیں رہتا (۲۵) نہ آدمیوں کے ہاتھہ سے خدمت لیتا گویا کہ کسو چیز کا محتاج ہی کیونکہ وہ تو آپ سب کو زندگي اور سانس اور سب کچھہ بخشتا ہی (۲۶) اور ایک ہي لہو سے آدمیوں کي سب قوم تمام زمین کي سطح پر بسنے کے لیئے پیدا کي اور مقرر وقتوں اور اُن کي سکونت کي حدوں کو ٹھہرایا (۲۷) تاکہ خداوند کو ڈھونڈھیں شاید کہ ٹٹولکر اُسے پاویں اگرچہ وہ ہم میں کسي سے دور نہیں (۲۸) کیونکہ اُسي سے ہم جیتے اور چلتے پھرتے اور موجود ہیں جیسا تمہارے شاعروں میں سے بھي بعضوں نے کہا ہی کہ ہم تو اُسي کي نسل ہیں (۲۹) پس خدا کي نسل ہوکے ہمیں مناسب نہیں کہ یہہ خیال کریں کہ خدا سونے روپے یا پتھر کي مانند ہی جو آدمي کے ہنر و تدبیر سے گڑھے (۳۰) غرض کہ خدا جہالت کے وقتوں سے طرح دیکے اب سب آدمیوں کو ہر جگہہ حکم دیتا ہی کہ توبہ کریں (۳۱) کیونکہ اُسنے ایک دن ٹھہرایا ہی جس میں وہ راستي سے دنیا کي عدالت کریگا اُس آدمي کي معرفت جسے اُسنے مقرر کیا اور اُسے مُردوں میں سے اُٹھاکے یہہ بات سب پر ثابت کي * (۳۲) اور جب اُنھوں نے مُردوں کے جي اُٹھنے کي بات سني تو بعضے ٹھٹھا مارنے لگے اور بعضوں نے کہا کہ اِسکي بابت

خدا پرست یونانیوں کی بڑی جماعت اور بہتیری اشراف عورتیں بھی ٭
(۵) پر یہودیوں نے جو ایمان نہ لائے ڈاہ سے بھرکے بازاریوں میں سے
کئی ایک شریروں کو اپنے ساتھ لیا اور بھیڑ لگاکے شہر میں ہنگامہ کیا اور
یاسون کا گھر گھیرکے اُنہیں ڈھونڈھا کہ لوگوں کے سامھنے کھینچ لاویں
(۶) اور جب اُنہیں نہ پایا تو یاسون اور کئی بھائیوں کو شہر کے سرداروں
پاس یوں چلّاتے ہوئے کھینچ لائے کہ یہ شخص جنہوں نے جہان کو اُلٹ
دیا یہاں بھی آئے ہیں (۷) اُن کی مہمانی یاسون نے کی اور وے سب
قیصر کے حکموں کی برخلافی کرکے کہتے ہیں کہ بادشاہ تو دوسرا ہی
یعنے یسوع (۸) سو اُنہوں نے لوگوں اور شہر کے سرداروں کو یہ سنکے گھبرا
دیا (۹) تب اُنہوں نے یاسون اور باقیوں سے ضامن لیکے اُنہیں چھوڑ
دیا ٭ (۱۰) لیکن بھائیوں نے اُسی دم راتوں رات پولس اور سیلاس کو
برنا شہر میں بھیج دیا وے وہاں پہنچکے یہودیوں کے عبادتخانے میں
گئے (۱۱) یہاں کے لوگ تسلونیقیوں سے نیک ذات تھے کہ اُنہوں نے
بڑے شوق سے کلام کو قبول کیا اور روز روز نوشتوں میں ڈھونڈھتے رہے کہ یہ
باتیں یونہیں ہیں یا نہیں (۱۲) اِسواسطے بہتیرے اُن میں سے ایمان
لائے اور یونانی شریف عورتیں اور مرد بھی تھوڑے نہ تھے (۱۳) جب
تسلونیقے کے یہودیوں نے جانا کہ پولس خدا کا کلام برنا میں بھی سناتا
ہی تو وہاں بھی لوگوں کو اُبھارنے اور دق کرنے آئے (۱۴) تب بھائیوں نے
فی الفور پولس کو رخصت کیا کہ سمندر کی طرف جائے لیکن سیلاس
اور تمطاؤس وہیں رہے (۱۵) اور وے جو پولس کی رہبری کرتے تھے
اُسے اتینی تک لائے اور سیلاس اور تمطاؤس کے لیئے حکم لیکے کہ جس
جلدی سے ہو سکے اُس کے پاس آویں روانہ ہوئے ٭ (۱۶) اور جس
وقت پولس اتینی میں اُن کی راہ تکتا تھا جب اُس نے دیکھا کہ شہر
بتوں سے بھرا ہی تو اُس کا جی جل گیا (۱۷) اِس لیئے وہ عبادتخانے
میں یہودیوں اور خدا پرستوں سے اور چوک میں اُن سے جو روز اُسے ملتے
تھے بحث کرتا تھا (۱۸) تب کئی اپقوری اور اِستوئیقی عالم اُس سے
بحثنے لگے اور بعضوں نے کہا کہ یہ بکواسی کیا کہا چاہتا ہی اوروں نے کہا
یہ غیر دیوتوں کی خبر دینیوالا معلوم پڑتا ہی اِس لیئے کہ وہ اُنہیں

چراغ منگواکے بھیتر دوڑا اور کانپتا ہوا پولس اور سیلاس کے پانوؤں پر گرا
(۳۰) اور اُنھیں باہر لاکے کہا ای صاحبو میں کیا کروں کہ نجات پاؤں
(۳۱) اُنھوں نے کہا کہ خداوند یسوع مسیح پر ایمان لا کہ تو اور تیرا گھرانا
نجات پاویگا (۳۲) تب اُنھوں نے اُس کو اور سب کو جو اُس کے گھر
میں تھے خداوند کا کلام سنایا (۳۳) اور اُس نے رات کی اُسی گھڑی
اُنھیں لیکے اُن کے زخم دھوئے اور وونہیں اُس نے اور سب نے جو
اُس کے تھے بپتسمہ پایا (۳۴) اور اُنھیں اپنے گھر لاکے اُن کے سامنے
دسترخوان بچھایا اور اپنے تمام گھر سمیت خدا پر ایمان لاکے خوشی
کی (۳۵) جب دن ہوا فوجداری کے حاکموں نے پیادوں سے کہلا بھیجا
کہ اُن آدمیوں کو چھوڑ دے (۳۶) تب قیدخانے کے داروغہ نے پولس
کو اِس بات کی خبر دی کہ فوجداری کے حاکموں نے کہلا بھیجا کہ
تمھیں چھوڑ دیں پس اب نکلکے سلامت چلے جاؤ (۳۷) پر پولس
نے اُن سے کہا کہ اُنھوں نے ہمیں جو رومی ہیں بےگناہ ثابت
کیئے لوگوں کے سامنے بیت مارکے قید میں ڈالا اور اب ہم کو چپکے نکالتے
ہیں ایسا نہ ہوگا بلکہ وے آپ آکے ہمیں نکال لے چلیں (۳۸) تب
پیادوں نے یے باتیں فوجداری کے حاکموں کو سنائیں جب اُنھوں نے سنا
کہ رومی ہیں تو ڈر گئے (۳۹) اور آکے اُنھیں منایا اور باہر لاکے منت
کی کہ شہر سے چلے جائیں (۴۰) تب وے قیدخانے سے نکلکے لُدیا کے
یہاں گئے اور بھائیوں کو دیکھکے اُنھیں نصیحت کی اور روانہ ہوئے *

۱۷ باب

(۱) تب وے امفپلس اور اپلونیا سے گذرکے تسلونیقے میں جہاں
یہودیوں کا ایک عبادتخانہ تھا آئے (۲) اور پولس اپنے دستور پر اُن
کے پاس اندر گیا اور تین سبتوں میں نوشتوں کی باتوں کا چرچا اُن
کے ساتھ کیا (۳) کہ اُن کا بھید کھولتا اور دلیل لاکے کہتا تھا کہ ضرور تھا
کہ مسیح دکھ اُٹھاوے اور مُردوں میں سے جی اُٹھے اور کہ یہہ یسوع
جس کی میں تمھیں منادی کرتا ہوں وہی مسیح ہی (۴) تب اُن
میں سے بعضوں نے مان لیا اور پولس اور سیلاس کے شریک ہوئے اور

جب اُس نے اپنے گھرانے سمیت بپتسمہ پایا تو منّت کرکے کہا اگر تمہیں یقین ہی کہ میں خداوند کی ایماندار ہوں تو چلکے میرے گھر میں رہو اور ہمیں زبردستی لے گئی ۔ (۱۶) اور ایسا ہوا کہ جب ہم دعا مانگنے کی جگہ جاتے تھے ایک چھوکری جس میں غیب‌دانی کی روح سمائی تھی ہمیں ملی جو غیب‌گوئی سے اپنے مالکوں کے لیئے بہت کچھ پیدا کرتی تھی (۱۷) اُس نے پولس کے اور ہمارے پیچھے آکے چلّاکے کہا کہ یہ آدمی خدا تعالیٰ کے بندے ہیں جو ہم کو نجات کی راہ بتاتے ہیں (۱۸) یہ اُس نے بہت دنوں تک کیا آخر پولس دق ہوا اور پھرکے اُس روح سے کہا کہ میں تجھے یسوع مسیح کے نام پر حکم کرتا ہوں کہ اِس سے نکل جا وہ اُسی دم نکل گئی ۔ (۱۹) جب اُس کے مالکوں نے دیکھا کہ اُن کی کمائی کی اُمید جاتی رہی تو پولس اور سیلاس کو پکڑکے چوک میں سرداروں کے پاس کھینچ لے چلے (۲۰) اور اُنہیں فوجداری کے حاکموں کے آگے لے جاکے کہا کہ یہ آدمی جو یہودی ہیں ہمارے شہر کو بہت بگاڑتے ہیں (۲۱) اور ہم کو ایسی رسمیں بتاتے ہیں جن کا ماننا اور اُن پر عمل کرنا ہمیں نہ روا ہیں یا نہیں (۲۲) تب بھیڑ مِلکے اُن کی مخالفت میں اُٹھی اور فوجداری کے حاکموں نے اُن کے کپڑے پھاڑکے اُن کو بہت مارنے کا حکم دیا (۲۳) اور اُنہیں بہت مارکے قیدخانے میں ڈالا اور قیدخانے کے داروغہ سے تاکید کی کہ بڑی ہوشیاری سے اُن کی نگہبانی کر (۲۴) اُس نے ایسا حکم پاکے اُنہیں اندر کے قیدخانے میں ڈالا اور اُن کے پاؤں کُندے میں ٹھیک دیئے ۔ (۲۵) آدھی رات کو پولس اور سیلاس اپنی دعا میں خدا کی ستایش کے گیت گاتے تھے اور قیدی اُنہیں سنتے تھے (۲۶) تب ایکدم بڑا بھونچال آیا ایسا کہ قیدخانے کی نیو ہی ہل گئی اور بہت سے دروازے کھل گئے اور سب کی بیڑیاں گر گئیں (۲۷) اور قیدخانے کا داروغہ جاگ اُٹھا اور جب قیدخانے کے دروازے کھلے دیکھے تو یہ سمجھکے کہ قیدی بھاگ گئے تلوار کھینچ کے چاہا کہ اپنے تئیں مار ڈالے (۲۸) تب پولس نے بڑی آواز سے پکارکے کہا اپنے تئیں کچھ مت دے کیونکہ ہم سب یہاں موجود ہیں (۲۹) تب وہ

سپرد ہوکے روانہ ہوا (۴۱) اور سوریہ اور قلقیہ میں گذرکے کلیسیاؤں کو تقویت دیتا پھرا *

۱۶ باب

(۱) وہ دربے اور لُسترا میں پہنچا اور دیکھو وہاں تمطاؤس نامے ایک شاگرد تھا جس کی ما یہودن تھی جو اِیمان لائی پر اُس کا باپ یونانی تھا (۲) اور وہ لُسترا اور اِقونیوم میں بھائیوں کے نزدیک نیکنام تھا (۳) پولس نے چاہا کہ اُسے اپنے ساتھ لے چلے تب اُس کو لے جاکے اُن یہودیوں کے سبب جو اُن اطراف میں تھے اُس کا ختنہ کیا کیونکہ وے سب جانتے تھے کہ اِس کا باپ یونانی تھا (۴) اور جب وے شہروں میں گذرتے تھے تو اُن حکموں کو جو رسولوں اور بزرگوں نے یروسلم میں ٹھہرایا تھا اُنھیں پہنچایا کہ اُن کی محافظت کریں (۵) سو کلیسیائیں اِیمان میں مضبوط ہوئیں اور گنتی میں روز بہ روز بڑھتی گئیں (۶) جب وے فرگیہ اور گلتیہ کے ملک سے گذرے تو روح قدس نے اُنھیں منع کیا کہ اسیا میں کلام نہ سناویں (۷) تب وے مسیہ میں آکے بتونیہ میں جانے کی تدبیر میں لگے پر روح نے اُنھیں جانے نہ دیا (۸) سو وے مسیہ سے گذرکر تروآس میں اُتر آئے (۹) پولس نے رات کو رویا دیکھی کہ ایک مقدونی آدمی کھڑا ہوا اور اُس کی مِنّت کرکے کہتا ہی کہ پار اُتر اور مقدونیہ میں ہماری مدد کر (۱۰) جوں اُس نے رویا دیکھی اُسی دم ہم نے مقدونیہ میں جانے کا اِرادہ کیا یہہ یقین کرکے کہ خداوند نے ہمیں بلایا کہ اُنھیں اِنجیل سناویں (۱۱) پس تروآس سے کشتی کھولکے ہم سیدھے سموتراقیہ میں اور دوسرے دن نیاپلس میں آئے (۱۲) اور وہاں سے فلپی میں آئے جو مقدونیہ کی اُس قسمت کا مقدم شہر اور رومیوں کی بستی ہی ہم کچھ دن اُسی شہر میں رہے (۱۳) اور سبت کے دن شہر کے باہر ندی کنارے گئے جہاں دعا مانگنے کا دستور تھا اور بیٹھکے اُن عورتوں سے جو اِکٹھی تھیں کلام کرنے لگے * (۱۴) اور تھواتیرا شہر کی ایک خداپرست عورت لُدیہ نام قرمز بیچنیوالی سنتی تھی اُس کا دل خداوند نے کھولا کہ پولس کی باتوں پر جی لگایا (۱۵) اور

اُن کے ہاتھ یہ لکھ بھیجا کہ اُن بھائیوں کو جو غیرقوموں میں سے ہیں اور انطاکیا اور سوریہ اور قلقیہ میں رہتے رسولوں اور بزرگوں اور بھائیوں کا سلام۔ (۲۴) اِسلئے کہ ہم نے سنا کہ ہم میں سے بعضوں نے جن کو ہم نے حکم نہیں دیا حالے تمہیں اپنی باتوں سے گھبرا دیا اور تمہارے دلوں کو یہ کہکے پریشان کیا کہ ختنہ کرو اور شریعت پر چلو (۲۵) سو ہم نے اتفاق ہوکے بہتر جانا کہ اپنے عزیزوں برنباس اور پولس کے ساتھ (۲۶) جو کہ ایسے آدمی ہیں کہ اُنہوں نے اپنی جان ہمارے خداوند یسوع مسیح کے نام پر خطرہ میں ڈالی تمہیں چنے ہوؤں کو تمہارے پاس بھیجیں (۲۷) چنانچہ ہم نے یہوداہ اور سیلاس کو بھیجا اور وے یہ باتیں زبانی بھی بیان کرینگے (۲۸) کیونکہ روح قدس نے اور ہم نے بہتر جانا کہ اِن ضروری باتوں کے سوا تم پر اور کچھ بوجھ نہ ڈالیں (۲۹) کہ تم بتوں کے چڑھاوے اور لہو اور گلاگھونٹی ہوئی چیزوں اور حرامکاری سے پرہیز کرو اگر تم اِن چیزوں سے آپ کو بچائے رکھیگے تو خوب کروگے سلامت رہو (۳۰) تب وے رخصت ہوکے انطاکیا میں آئے اور جماعت کو اِکٹھا کرکے خط دے دیا (۳۱) وے اُسے پڑھکے اِس تسلی کی بات سے خوش ہوئے (۳۲) اور یہوداہ اور سیلاس نے کہ وے بھی نبی تھے بھائیوں کو بہت سی باتوں سے نصیحت کرکے تقویت دی (۳۳) اور وے کچھ دن رہکے صحیح سلامت بھائیوں سے رخصت پاکے رسولوں کے پاس گئے (۳۴) مگر سیلاس نے وہاں رہنا بہتر جانا (۳۵) اور پولس اور برنباس انطاکیا میں رہکے بہت اور لوگوں کے ساتھ خداوند کا کلام سکھاتے اور اُس کی بشارت دیتے تھے ۔ ۔ (۳۶) اور کئی روز کے بعد پولس نے برنباس سے کہا آؤ ہر ایک شہر میں جہاں ہم نے خدا کا کلام سنایا پھر جاکے اپنے بھائیوں کو دیکھیں کہ کیسے ہیں (۳۷) اور برنباس کی صلاح تھی کہ یوحنا کو جس کا لقب مرقس ہے اپنے ساتھ لے جائے (۳۸) مگر پولس نے مناسب نہ جانا کہ اُس شخص کو جو پمفلیہ میں اُن سے جدا ہوا اور اُس کام کے لیئے اُن کے ساتھ نہ گیا ساتھ لے جائے (۳۹) تب اُن میں ایسی تکرار ہوئی کہ ایک دوسرے سے جدا ہو گیا اور برنباس مرقس کو لیکے جہاز پر قبرس کو روانہ ہوا (۴۰) اور پولس نے سیلاس کو پسند کیا اور بھائیوں سے خدا کے فضل کے

اِس بات کو سوچیں (۷) اور جب بڑی بحث ہوئی پطرس نے کھڑے
ہوکے اُن سے کہا اے بھائیو تم جانتے ہو کہ بہت دن ہوئے کہ خدا نے ہم
میں سے مجھے چنا کہ غیرقومیں میری زبان سے اِنجیل کی بات سنیں
اور اِیمان لاویں (۸) اور خدا نے جو دل کی جانتا ہی اُن پر گواہی دی
کہ اُن کو بھی ہماری طرح روح قدس دی (۹) اور اِیمان سے اُن کا دل
پاک کرکے ہم میں اور اُن میں کچھ فرق نہ رکھا (۱۰) پس اب تم کیوں
خدا کو آزماتے ہو کہ شاگردوں کی گردن پر جوا رکھے جس کو نہ ہمارے
باپ دادے نہ ہم اُٹھا سکتے تھے (۱۱) اور ہم کو یقین ہی کہ ہم خداوند
یسوع مسیح کے فضل سے نجات پاوینگے اور اُسی طرح سے وے بھی پاوینگے *
(۱۲) تب ساری جماعت چپ رہی اور برنباس اور پولس سے یہہ
بیان سننے لگی کہ خدا نے کیسی نشانیاں اور کرامتیں اُن کے وسیلے غیر
قوموں میں ظاہر کیں * (۱۳) جب وے خاموش ہوئے یعقوب کہنے لگا
اے بھائیو میری سنو (۱۴) شمعون نے بیان کیا ہی کہ کس طرح خدا
نے پہلے غیرقوموں پر نگاہ کی کہ اُن میں سے ایک گروہ اپنے نام کے لیئے
چن لے (۱۵) اور اِس سے نبیوں کی باتیں ملتی ہیں چنانچہ لکھا ہی
کہ (۱۶) بعد اِس کے میں پھر آؤنگا اور داؤد کے گرے ہوئے ڈیرے کو
اُٹھاؤنگا اور اُس کے ٹوٹے پھوٹے کو مرمت کرکے اُسے پھر کھڑا کرونگا (۱۷) کہ
لوگ کا بقیہ اور سب غیرقومیں جو میرے نام کی کہلاتی ہیں خداوند
کو ڈھونڈھیں خداوند جو یہہ سب کچھ کرتا ایسا فرماتا ہی (۱۸) خدا
کو شروع سے اپنے سب کام معلوم ہیں (۱۹) سو میری صلاح یہہ ہی
کہ اُن پر جو غیرقوموں میں سے خدا کی طرف پھرے ہیں بوجھ نہ ڈالیں
(۲۰) پر اُن کو لکھ بھیجیں کہ بُتوں کی گندگیوں اور حرام‌کاری اور گلاگھونٹی
ہوئی چیزوں اور لہو سے کنارے رہیں (۲۱) کیونکہ اگلے زمانے سے ہر شہر
میں موسیٰ کی شریعت کے منادی کرنیوالے ہوتے آئے ہیں اور ہر سبت کے
دن وہ عبادت‌خانوں میں پڑھی جاتی (۲۲) تب رسولوں اور بزرگوں نے
ساری کلیسیئے سمیت بہتر جانا کہ اپنے میں سے کئی شخص چنکے
پولس اور برنباس کے ساتھ انطاکیا میں بھیجیں یعنے یہوداہ کو جس کا
لقب برسباس ہی اور سیلاس کو جو بھائیوں میں مقدم تھے (۲۳) اور

لے گئے (۲۰) پر جب شاگرد اُس کی گرد و پیش اِکٹھے ہوئے وہ اُٹھکے
شہر میں آیا اور دوسرے دن برنباس کے ساتھ دربے کو چلا گیا (۲۱) اور
اُس شہر میں اِنجیل سنائے اور بہت سے شاگرد کرکے لُسترا اور اِقونیوم
اور انطاکیا کو پھرے (۲۲) اور شاگردوں کے دلوں کو تقویت دیتے اور
نصیحت کرتے تھے کہ اِیمان پر قائم رہو اور کہا ضرور ہے کہ ہم بہت
مصیبتیں سہکے خدا کی بادشاہت میں داخل ہوں (۲۳) اور اُنہوں نے
ہر ایک کلیسیا میں اُن کے لیئے بزرگوں کو مقرر کرکے اور روزہ کے ساتھ
دعا مانگکے اُنہیں خداوند کو جسپر اِیمان لائے تھے سونپا (۲۴) اور
پسیدیہ سے گذرکے پمفولیہ میں پہنچے (۲۵) اور پرگا میں کلام سنائے
پھر نیچے گئے (۲۶) اور وہاں سے جہاز پر انطاکیا میں آئے جہاں سے
اُس کام کے لیئے جو اُنہوں نے اب پورا کیا خدا کے فضل پر سونپے گئے
تھے۔ (۲۷) اور اُنہوں نے پہنچکے کلیسیا کو اِکٹھے کیا اور سب کچھ
جو خدا نے اُن کے ساتھ کیا اور یہ کہ اُس نے غیرقوموں کے لیئے اِیمان کا
دروازہ کھولا تھا بیان کیا (۲۸) اور وہ شاگردوں کے ساتھ وہاں بہت دن رہے۔

۱۵ باب

تھے وہ اپنے فضل کي بات پر گواهي دیتا اور اُن کے هاتھوں سے نشانیاں
اور اچمبھے دکھاتا رہا (۴) اور شہر کے لوگوں میں پھوٹ پڑي بعضے
یہودیوں کي اور بعضے رسولوں کي طرف هو گئے (۵) پر جب غیرقوموالوں
اور یہودیوں نے اپنے سرداروں سمیت فساد اُٹھایا کہ اُنہیں بےعزت اور
اُن پر پتھراؤ کریں . (۶) وے یہہ معلوم کرکے لقاونیہ کے شہر لُسترا اور دربے
اور اُن کے آس پاس کے ملک میں بھاگے (۷) اور وهاں اِنجیل سناتے رهے *
(۸) اور لُسترا میں ایک شخص جس کے پانو میں طاقت نہ تھي بیٹھا تھا
وہ اپني ما کے پیٹ هي سے لُنجا تھا اور کبھي نہ چلا (۹) اُسنے پولس
کو باتیں کرتے سنا جس نے اُس کي طرف غور سے دیکھکے اور دریافت کرکے
کہ اُس میں ایمان هی کہ چنگا هووے (۱۰) بڑي آواز سے کہا کہ اپنے
پانوں پر سیدھا کھڑا هو وہ اُچھلکے چلنے لگا (۱۱) لوگوں نے یہہ جو پولس
نے کیا تھا دیکھکے آواز بلند کرکے لقاونیہ کي بولي میں کہا دبوتے آدمي کے
بھیس میں هم پر اُترے هیں (۱۲) اور اُنھوں نے برنباس کو زیوس کہا
اور پولس کو هرمیس اِس لیئے کہ وہ کلام میں سبقت کرتا تھا (۱۳) اور
زیوس جو کہ اُن کے شہر کے سامھنے تھا اُس کے پُجاري نے بیل اور پھولوں
کے هار پھاٹکوں پر لاکے لوگوں کے ساتھ چاها کہ قرباني کریں (۱۴) جب
برنباس اور پولس رسولوں نے یہہ سنا تو اپنے کپڑے پھاڑے اور لوگوں کے
بیچ میں کودے اور چلّاکے بولے کہ (۱۵) اي مردو تم یہہ کیا کرتے هو
هم بھي اِنسان هیں اور تمھاري طرح هواس رکھتے اور تمھیں اِنجیل
سناتے هیں تاکہ اِن باطلوں سے کنارہ کرکے زندہ خدا کي طرف پھرو جس
نے آسمان اور زمین اور سمندر اور جو کچھ اُن میں هی پیدا کیا
(۱۶) اُس نے اگلے زمانے میں سب قوموں کو چھوڑ دیا کہ اپني اپني راہ
پر چلیں (۱۷) تس پر بھي اُس نے اِحسان کرنے اور آسمان سے همارے
لیئے پاني برسانے اور میووں کي فصلیں پیدا کرنے اور همارے دلوں کو
خوراک اور خوشي سے بھر دینے سے آپ کو بےگواہ نہ چھوڑا (۱۸) اور
یے باتیں کہکے لوگوں کو بڑي مشکل سے باز رکھا کہ اُنکو قرباني نہ چڑھاویں *
(۱۹) اور یہودیوں نے انطاکیا اور اِقونیوم سے آکے اور لوگوں کو مائل کرکے
پولس کو سنگسار کیا اور یہہ سمجھکے کہ وہ مر گیا اُسے شہر کے باهر گھسیٹ

کیونکہ میں تمہارے بیچ میں ایک کام کرتا ہوں ایسا کام کہ کوئی تم سے کیسا ہی بیان کرے تم کبھی یقین نہ کروگے (۴۲) جب یہودی عبادت خانے کے باہر چلے گئے غیر قومیں نے اُن سے درخواست کی کہ یہ باتیں اگلے سبت کو اُن سے کہی جائیں (۴۳) جب مجلس اُٹھ گئی بہت یہودی اور مرید خدا پرست پولس اور برنباس کے پیچھے چلے اُنہوں نے اُن سے کلام کرکے نصیحت دی کہ خدا کی نعمت پر قائم رہیں ۔ (۴۴) دوسرے سبت کے قریب سارے شہر کے لوگ اِکٹھے ہوئے کہ خدا کا کلام سنیں (۴۵) مگر اِتنی بیڑ دیکھکے یہودی ڈاہ سے بھر گئے اور خلاف کہتے اور کفر بکتے ہوئے پولس کی باتوں سے مخالفت کی (۴۶) تب پولس اور برنباس نڈر ہوکے بولے کہ ضرور تھا کہ خدا کا کلام پہلے تمہیں سنایا جائے لیکن جس حال کہ تم نے اُس کو رد کیا اور آپ کو ہمیشہ کی زندگی کے لائق نہ سمجھا تو دیکھو ہم غیرقوموں کی طرف متوجہ ہوتے ہیں (۴۷) کیونکہ خداوند نے ہمیں ہمیں حکم دیا کہ میں نے تجھ کو غیرقوموں کا نور مقرر کیا تاکہ دنیا کی اِنتہا تک نجات کا باعث ہو (۴۸) تب غیرقومیں اِن باتوں کو سنکے خوش ہوئیں اور خدا کے کلام کی تعریف کرنے لگیں اور جتنے ہمیشہ کی زندگی کے لیئے طیار کیئے گئے تھے اِیمان لائے (۴۹) اور خدا کا کلام اُس تمام ملک میں پھیلا (۵۰) پر یہودیوں نے خدا پرست اور شریف عورتوں اور شہر کے رئیسوں کو اُبھارا اور پولس اور برنباس پر فساد اُٹھیا اور اُنہیں اپنی سرحدیں سے نکال دیا (۵۱) تب وے اپنے پاؤں کی خاک اُن پر جھاڑکے اِقونیوم میں آئے (۵۲) اور شاگرد خوشی اور روح قدس سے بھر گئے ۔

۱۴ باب

(۱) اور اِقونیوم میں یوں ہوا کہ وے ایک ساتھ یہودیوں کے عبادت خانے میں گئے اور ایسے طور پر کلام کیا کہ یہودیوں اور یونانیوں کی ایک بڑی جماعت اِیمان لائی (۲) پر اُن یہودیوں نے جو اِیمان نہ لائے تھے غیرقوموں کو اُبھارا اور اُن کے دل بھائیوں کی طرف بد کر دیئے (۳) اِس لیئے وے بہت دن ٹھہرے رہے اور خداوند کی نسبت بیدھڑک کلام کرتے

مُنادي کي (۲۵) اور جب یوحنا اپنا دورہ پورا کرنے پر تھا اُس نے کہا تم مجھے کون سمجھتے ہو میں وہ نہیں ہوں بلکہ دیکھو وہ میرے بعد آتا ہی جس کي جوتي کا تسمہ میں کھولنے کے لائق نہیں ہوں (۲۶) اے بھائیو ابرہام کے خاندان کے فرزندو اور تم میں سے جتنے خدا سے ڈرتے ہو تُمہارے لیئے اِس نجات کا کلام بھیجا گیا (۲۷) کیونکہ یروسلم کے باشندوں اور اُن کے سرداروں نے اُسے اور نبیوں کي باتیں جو ہر سبت کو پڑھي جاتي ہیں نہ جانکے اُس پر فتویٰ دینے سے اُن کو پورا کیا (۲۸) اگرچہ اُس کے قتل کي کوئي وجہ نہ پائي توبھي پلاطوس سے درخواست کي کہ اُسے مار ڈالے (۲۹) اور جب سب کچھ جو اُس کے حق میں لکھا تھا پورا کر چکے تو اُسے کاٹھ پر سے اُتارکے قبر میں رکھا (۳۰) لیکن خدا نے اُسے مُردوں میں سے اُٹھایا (۳۱) اور وہ بہت دن اُن کو جو اُس کے ساتھ جلیل سے یروسلم میں آئے تھے دکھائي دیا وے في‌الحال لوگوں کے آگے اُس کے گواہ ہیں (۳۲) اور ہم تم کو خوشخبري دیتے ہیں کہ اُس وعدے کو جو ہمارے باپ‌دادوں سے کیا گیا تھا (۳۳) خدا نے ہمارے لیئے جو اُن کي اولاد ہیں بالکل پورا کیا کہ یسوع کو پھر جِلایا چنانچہ دوسرے زبور میں لکھا ہی کہ تو میرا بیٹا ہی آج تو مجھ سے پیدا ہوا (۳۴) اور اِس کي بابت کہ اُس نے اُسے مُردوں میں سے اُٹھایا تاکہ بعد اُس کے نہ سڑے یوں کہا کہ میں داؤد کي سچي نعمتیں تمھیں دونگا (۳۵) اِس لیئے وہ دوسري جگہ بھي کہتا ہی کہ تو اپنے قدوس کو سڑنے کي حالت دیکھنے نہ دیگا (۳۶) کیونکہ داؤد تو اپنے وقت میں خدا کي مرضي بجا لاکے سو گیا اور اپنے باپ‌دادوں سے جا ملا اور سڑنے کي نوبت دیکھي (۳۷) پر یہہ جسے خدا نے اُٹھایا سڑنے کي حالت نہیں دیکھي (۳۸) پس اي بھائیو یہہ تمھیں معلوم ہو جاوے کہ اُسي کے وسیلہ تم کو گناہوں کي معافي کي خبر دي جاتي ہی (۳۹) بلکہ اُسي سے ہر ایک جو ایمان لاتا اُن سب باتوں سے جن سے تم موسیٰ کي شریعت کے رو سے بےگناہ نہیں ٹھہر سکتے تھے بےگناہ ٹھہرتا (۴۰) پس خبردار رہو ایسا نہ ہو کہ جو نبیوں کي کتاب میں لکھا ہی تم پر آوے کہ (۴۱) اي تحقیر کرنیوالو دیکھو اور تعجب کرو اور نیست ہو جاؤ

کو ایمان سے پھیر دے (۹) تب سولس یعنے پولس نے روح قدس سے
بھر جاکے اُسے گھڑکے (۱۰) کہا ای شیطان کے فرزند تو جو تمام مکاری او
عیاری سے بھرا اور سب طرح کی راستی کا دشمن ہی کیا خداوند کی
سیدھی راہوں کو ٹیڑھی کرنا نہ چھوڑیگا (۱۱) اب دیکھ خداوند کا ہاتھ
تجھ پر ہی اور تو اندھا ہو جائیگا اور مدت تک سورج کو نہ دیکھیگا
وونہیں دھندلائیں اور اندھیرا اُس پر چھا گیا اور ڈھونڈھتا پھرا کہ کوئی
اُس کا ہاتھ پکڑکے لے چلے (۱۲) تب صوبہ یہہ ماجرا دیکھکے خداوند
کی تعلیم سے دنگ ہوکر ایمان لایا (۱۳) اب پولس اور اُس کے ساتھی
پافس سے جہاز کھولکے پمفولیہ کے پرگا میں آئے اور یوحنا اُن سے جدا ہوکر
یروشلم کو پھرا (۱۴) اور وے پرگا سے گذرکے پسدیہ کے انطاکیا میں پہنچے
اور سبت کے دن عبادت خانے میں جا بیٹھے (۱۵) اور توریت اور
نبیوں کی کتاب کے پڑھنے کے بعد عبادت خانے کے سردارون نے اُنہیں کہلا
بھیجا کہ ای بھائیو اگر کچھ نصیحت کی بات لوگوں کے لیئے رکھتے ہو
تو بیان کرو (۱۶) تب پولس کھڑا ہوا اور ہاتھ سے اشارہ کرکے کہا ای
اسرائیلیو اور ای خدا ترسو سنو (۱۷) اس قوم اسرائیل کے خدا نے ہمارے
باپ دادوں کو چنا اور اس قوم کو جب مصر کے ملک میں پردیسی تھی
بڑھایا اور زبردست ہاتھ سے اُنہیں وہاں سے نکال لایا (۱۸) اور برس
چالیس ایک وہ بیابان میں اُن کو دائی کی طرح لیئے پھرا (۱۹) اور
کنعان کی سرزمین میں سات قوموں کو ہلاک کیا اور اُن کا ملک قرعہ
سے اُنہیں بانٹ دیا (۲۰) اور بعد اُس کے ساڑھے چار سو برس کے قریب
سموایل نبی تک اُن میں قاضی مقرر کیئے (۲۱) اُس وقت سے اُنہوں
نے بادشاہ چاہا تب خدا نے ایک مرد بنیامین کے گھرانے سے قیس کے
بیٹے ساؤل کو چالیس برس تک اُن پر مقرر کیا (۲۲) پھر اُسے اُتارکے
داؤد کو کھڑا کیا کہ اُن کا بادشاہ ہو اور اُس کی گواہی میں کہا کہ میں
نے ایک مرد یسی کے بیٹے داؤد کو اپنے دل کے موافق پایا وہی میری
سب خواہشیں پوری کریگا (۲۳) اُسی کی نسل سے خدا نے اپنے وعدے
کے موافق اسرائیل کے لیئے نجات دینے والے یسوع کو اُٹھایا (۲۴) جس کے
[illegible] اسرائیل کی تمام قوم کے درمیان توبہ کے بپتسمہ کی

منادي کي (۲۵) اور جب یوحنا اپنا دورہ پورا کرنے پر تھا اُس نے کہا
تم مجھے کون سمجھتے ہو میں وہ نہیں ہوں بلکہ دیکھو وہ میرے بعد
آتا ہی جس کي جوتي کا تسمہ میں کھولنے کے لائق نہیں ہوں (۲۶) ای
بھائیو ابرہام کے خاندان کے فرزندو اور تم میں سے جتنے خدا سے ڈرتے ہو
تمھارے لیئے اِس نجات کا کلام بھیجا گیا (۲۷) کیونکہ یروسلم کے باشندوں
اور اُن کے سرداروں نے اُسے اور نبیوں کي باتیں جو ہر سبت کو پڑھي
جاتي ہیں نہ جانکے اُس پر فتویٰ دینے سے اُن کو پورا کیا (۲۸) اگرچہ
اُس کے قتل کي کوئي وجہہ نہ پائي توبھي پلاطوس سے درخواست کي
کہ اُسے مار ڈالے (۲۹) اور جب سب کچھہ جو اُس کے حق میں لکھا
تھا پورا کر چکے تو اُسے کاٹھہ پر سے اُتارکے قبر میں رکھا (۳۰) لیکن خدا
نے اُسے مُردوں میں سے اُٹھایا (۳۱) اور وہ بہت دن اُن کو جو اُس کے
ساتھہ جلیل سے یروسلم میں آئے تھے دکھائي دیا وے في‌الحال لوگوں کے
آگے اُس کے گواہ ہیں (۳۲) اور ہم تم کو خوشخبري دیتے ہیں کہ اُس
وعدے کو جو ہمارے باپ‌دادوں سے کیا گیا تھا (۳۳) خدا نے ہمارے
لیئے جـ ... کي اولاد ہیں بالکل پورا کیا کہ یسوع کو پھر جِلایا چنانچہ
دو ... لکھا ہی کہ تو میرا بیٹا ہی آج تو مجھہ سے پیدا ہوا
(... بابت کہ اُس نے اُسے مُردوں میں سے اُٹھایا تاکہ بعد
اُس ... ں کہا کہ میر ... کي سچي نعمتیں تمھیں دونگا
(... دوسري ... کہتا ہی کہ تو اپنے قدوس کو
... نہ د ... کیونکہ داؤد تو اپنے وقت میں
لاکے سو ... باپ‌دادوں سے جا ملا اور سڑنے
(۳۷) پر ... خدا نے اُٹھایا سڑنے کي حالت
ب ا ... تمھیں معلوم ہو جاوے کہ اُسي
... خبر دي جاتي ہی (۳۹) بلکہ
باتوں سے جن سے تم موسیٰ کي
تھے بےگناہ ٹھہرتا (۴۰) پس
کتاب میں لکھا ہی تم پر آوے
تعجب کرو اور نیست ہو جاؤ

کو ایمان سے پھیر دے (۸) تب سولس یعنے پولس نے روح قدس سے بھر جائے اُسے گھورکے (۹) کہا ای شیطان کے فرزند تو جو تمام مکاری اور شیطانی سے بھرا اور سب طرح کی راستی کا دشمن ہی کیا خداوند کی سیدھی راہوں کو ٹیڑھی کرنا نہ چھوڑیگا (۱۱) اب دیکھ خداوند کا ہاتھ تجھ پر ہی اور تو اندھا ہو جائیگا اور مدت تک سورج کو نہ دیکھیگا اور یہیں دھندلاہٹ اور اندھیرا اُس پر چھا گیا اور ڈھونڈھتا پھرا کہ کوئی اُس کا ہاتھ پکڑکے لے چلے (۱۲) تب صوبہ یہہ ماجرا دیکھکے خداوند کی تعلیم سے دنگ ہوکر ایمان لایا (۱۳) اب پولس اور اُس کے ساتھی پافس سے جہاز کھولکے پمفولیہ کے پرگا میں آئے اور یوحنا اُن سے جدا ہوکر یروسلم کو پھرا * (۱۴) اور وے پرگا سے گذرکے پسدیہ کے انطاکیا میں پہنچے اور سبت کے دن عبادت‌خانے میں جا بیٹھے (۱۵) اور توریت اور نبیوں کی کتاب کے پڑھنے کے بعد عبادت‌خانے کے سرداروں نے اُنہیں کہلا بھیجا کہ ای بھائیو اگر کچھ نصیحت کی بات لوگوں کے لیئے رکھتے ہو تو بیان کرو (۱۶) تب پولس کھڑا ہوا اور ہاتھ سے اشارہ کرکے کہا ای اسرائیلیو اور ای خدا ترسو سنو (۱۷) اِس قوم اسرائیل کے خدا نے ہمارے باپ‌دادوں کو چنا اور اِس قوم کو جب مصر کے ملک میں پردیسی تھی بڑھایا اور زبردست ہاتھ سے اُنہیں وہاں سے نکال لایا (۱۸) اور قریب چالیس برس وہ بیاباں میں اُن کو داکی کی طرح لیئے پھرا (۱۹) اور کنعان کی سرزمین میں سات قوموں کو ہلاک کیا اور اُن کا ملک قرعہ سے اُنہیں بانٹ دیا (۲۰) اور بعد اُس کے ساڑھے چار سو برس کے قریب سموایل نبی تک اُن میں قاضی مقرر کیئے (۲۱) اُس وقت سے اُنہوں نے بادشاہ چاہا تب خدا نے ایک مرد بنیامین کے گھرانے سے قیس کے بیٹے ساؤل کو چالیس برس تک اُن پر مقرر کیا (۲۲) پھر اُسے اُٹھاکے داؤد کو کھڑا کیا کہ اُن کا بادشاہ ہو اور اُس کی گواہی میں کہا کہ میں نے ایک مرد یسی کے بیٹے داؤد کو اپنے دل کے موافق پایا وہی میری سب خواہشیں پوری کریگا (۲۳) اُسی کی نسل سے خدا نے اپنے وعدے کے موافق اسرائیل کے لیئے نجات دینیوالے یسوع کو اُٹھایا (۲۴) جس کے آنے سے آگے یوحنا نے اسرائیل کی تمام قوم کے درمیان توبہ کے بپتسمہ کی

تو چوکیداروں کي تحقیقات کي اور حکم کیا کہ لے جاکے اُنہیں جان سے مارو اور آپ یہودیہ سے روانہ ہوکے قیصریہ میں جا رہا * (۲۰) اور ہیرودیس صور و صیدا کے لوگوں سے نہایت ناخوش تھا تب وے ایکدل ہوکے اُس کے پاس آئے اور بلستس کو جو بادشاہ کي خواب‌گاہ کا ناظر تھا ملاکے صلح چاہي کیونکہ اُن کے ملک کو بادشاہ کے ملک سے اسباب معاش میسر آتے تھے (۲۱) تب ہیرودیس ایک دن تجہراکے اور بادشاہي پوشاک پہنکے تخت پر بیٹھا اور اُن سے کلام کرنے لگا (۲۲) تب لوگ چلّانے لگے کہ یہہ خدا کي آواز ہی اِنسان کي نہیں (۲۳) اُسي دم خدا کے فرشتے نے اُسے مارا کیونکہ اُس نے خدا کي بزرگي نہ کي اور کیڑے پڑکے مر گیا * (۲۴) پر خدا کا کلام بڑھا اور پھیلا (۲۵) اور برنباس اور سولس اپني خدمت پوري کرکے اور یوحنا کو جس کا لقب مرقس ہی ساتھہ لیکے یروسلم سے پھرے *

۱۳ باب

(۱) اور انطاکیا کي کلیسیئے میں کئي نبي اور معلم تھے یعنے برنباس اور شمعون جو نیگر کہلاتا ہی اور لوقیوس قرینی اور منائین جو چوتھائي کے حاکم ہیرودیس کے ساتھہ پلا تھا اور سولس (۲) جب وے خداوند کي بندگي کرتے اور روزہ رکھتے تھے روح قدس نے کہا میرے لیئے برنباس اور سولس کو الگ کرو اُس کام کے لیئے جس کے واسطے میں نے اُنہیں بلایا (۳) تب اُنہوں نے روزہ رکھکے اور دعا مانگکے اُن پر ہاتھہ رکھے اور اُنہیں رخصت کیا * (۴) پس وے روح قدس کے بھیجے ہوئے سلوکیا کو گئے اور وہاں سے جہاز پر گپرس کو چلے (۵) اور اُنہوں نے جب کہ سلمیس میں تھے یہودیوں کے عبادت‌خانوں میں خدا کا کلام سنایا اور یوحنا اُن کا خادم تھا (۶) اور اُس تمام ٹاپو میں پافس تک سیر کرکے اُنہوں نے ایک یہودي جادوگر اور جھوٹے نبي کو جسکا نام بریسوع تھا پایا (۷) وہ سرجیوس پولس صوبہ کے ساتھہ تھا جو صاحب تمیز تھا اُس نے برنباس اور سولس کو بلاکے چاہا کہ خدا کا کلام سنے (۸) پر اِلیماس جادوگر نے (کہ یہي اُس کے نام کا ترجمہ ہی) اُن کي برخلافي کي اور چاہا کہ صوبہ

کلام نہ سناتے تھے (۲۰) اور اُن میں سے کئی ایک کپرسی اور قرینی تھے جنھوں نے انطاکیا میں آکے یونانی یہودیوں سے بھی باتیں کیں اور خداوند یسوع کی خوشخبری سنائی (۲۱) اور خداوند کا ہاتھ اُن کے ساتھ تھا اور بہت سے لوگ جو ایمان لائے خداوند کی طرف پھرے * (۲۲) تب اُن لوگوں کی خبر یروسلم کی کلیسیئے کے کان میں پہنچی اور اُنھوں نے برنباس کو بھیجا کہ انطاکیا تک جاے (۲۳) وہ پہنچکے اور خدا کا فضل دیکھکے خوش ہوا اور اُن سب کو نصیحت کی کہ دل کی مضبوطی کے ساتھ خداوند سے لگے رہو (۲۴) کیونکہ وہ نیک مرد تھا اور روح قدس اور ایمان سے بھرا اور ایک بڑی گروہ خداوند کی طرف رجوع لائی (۲۵) تب برنباس سولس کی تلاش میں ترسس کو چلا (۲۶) اور اُسے پاکے انطاکیا میں لایا اور ایسا ہوا کہ وے سال بھر کلیسیئے میں شامل ہوا کرتے اور بہت لوگوں کو سکھایا کرتے تھے اور پہلے انطاکیا میں شاگرد کرستیان کہلائے * (۲۷) اُنھیں دنوں کئی ایک نبی یروسلم سے انطاکیا میں آئے (۲۸) اور اُن میں سے ایک نے جس کا نام اگبس تھا کھڑا ہوکے روح کی ہدایت سے ظاہر کیا کہ تمام مملکت میں بڑا کال پڑیگا جو قلودیوس قیصر کے وقت میں واقع ہوا (۲۹) تب شاگردوں میں سے ہر ایک نے ٹھانا کہ اپنے مقدور کے موافق اُن بھائیوں کی خدمت میں جو یہودیہ میں رہتے تھے کچھ بھیجے (۳۰) سو اُنھوں نے یہہ کیا اور برنباس اور سولس کے ہاتھ بزرگوں کے پاس بھیجا *

۱۲ باب

(۱) اور اُن دنوں ہیرودیس بادشاہ نے کلیسیئے میں سے بعضوں پر ہاتھ ڈالے کہ اُنھیں ستاوے (۲) اور یوحنا کے بھائی یعقوب کو تلوار سے مار ڈالا (۳) اور جب دیکھا کہ یہودیوں کو یہہ پسند آیا تو اور بھی زیادتی کی کہ پطرس کو بھی پکڑلیا (یہہ بےخمیری روٹی کے دنوں میں ہوا) (۴) اور اُس کو پکڑکے قیدخانہ میں ڈالا اور چار چار سپاہیوں کے پہرے میں سونپا کہ اُس کی نگہبانی کریں اور چاہا کہ فسح کے بعد اُسے لوگوں کے سامہنے لے جاے (۵) پس قیدخانے میں پطرس کی نگہبانی ہوتی تھی

خوشخبري ديتا تها (۳۷) تم اِس کلام کو جانتے هو جو بعد اُس کے
يوحنا نے بپتسمه کي منادي کي تهي تمام يهوديه ميں جليل سے
ع کرکے اِشتهار کيا گيا (۳۸) که کس طرح خدا نے يسوع ناصري کو روح
اور قدرت سے ممسوح کيا وہ نيکي کرتا اور اُن سب کو جو شيطان
ماتهه سے ظلم اُٹهاتے تهے چنگا کرتا پهرا کيونکه خدا اُس کے ساتهه تها
اور هم اُن سب کاموں کے جو اُس نے يهوديه کے ملک و يروسلم
کيئے گواه هيں اُس کو اُنهوں نے کاٹهه پر لٹکاکے مار ڈالا (۴۰) اُس
ا نے تيسرے دن اُٹهايا اور اُسے ظاهر هونے دیا (۴۱) ساري قوم پر
بلکه اُن گواهوں پر که آگے سے خدا کے چنے هوئے تهے يعنے هم پر
ں نے اُس کے مُردوں ميں سے جي اُٹهنے کے بعد اُس کے ساتهه
اور پيا (۴۲) اور اُس نے همیں حکم ديا که لوگوں ميں منادي کرو
اهي دو که يهه وهي هی جو خدا کي طرف سے مقرر هوا که زندوں
دوں کا اِنصاف کرنيوالا هو (۴۳) سب نبي اُس پر گواهي ديتے
جو کوئي اُس پر اِيمان لاوے اُس کے نام سے اپنے گناهوں کي
پاوے * (۴۴) پطرس يے باتيں کهه رها تها که روح قدس اُن
پر جو کلام سنتے تهے نازل هوئي (۴۵) اور مختون اِيماندار جتنے
کے ساتهه آئے تهے حيران هوئے که غير قوموں پر بهي روح قدس
جاري هوئي (۴۶) کيونکه اُنهيں طرح طرح کي بولي بولتے
ا کي بڑائي کرتے سنا تب پطرس نے پهر کها (۴۷) کيا کوئي پاني
سکتا هی که يے جنهوں نے هماري طرح روح قدس پائي
نه پاويں (۴۸) تب اُس نے حکم ديا که وے خداوند کے نام
پاويں تب اُنهوں نے اُس سے درخواست کي که کچهه دن

*

۱۱ باب

ر رسولوں اور بهائيوں نے جو يهوديه ميں تهے سنا که غيرقوموں نے
کا کلام قبول کيا (۲) اور جب پطرس يروسلم ميں آيا تو مختون
يهه کهکے بحث کرنے لگے که (۳) تو نامختونوں کے پاس گيا اور

[illegible]
(۳۳) اُنہی سے یہ قبیلیوس صوبہ کے حاکم پر حنانیاہ پر
یہودیوں کی سارے قوم میں بیکاسہ ہی پڑ گیا ہے سکتا ہے کہ تمہیں
اپنے گھر شہر سے نکال دیں (۳۴) تب اُس نے کہا میں عادیہ
تھا اُن کی مجھی کی نہ تیسرے دن بیس اُن کے ساتھ چلا اور گئی
پہلی یہ ہے اُس کے ساتھ ہو لیئے (۳۵) نہ تیسرے مقرر کے مطابق
میں دھن ہوئے پر قبیلیوس پہلے رشتہ داروں پر بھی خیرات کو
اِشتے کرنے اُن کی وہ دیکھتا تھا (۳۶) اور یہ ہو کہ جب پیرس دھن
ہیے تھا قبیلیوس اُس سے جدا اور اُس کے ساتھ پر گئے سپاہ کو
(۳۷) لیکن پیرس نے اُسے کہا کہ تو ہی میں بھی تو ایسا ہوں
(۳۸) اور اُس سے دلیل کرتا رہا اور بھتوں کو اِشتے پایا (۳۹) تب
اُس نے اُن سے کہا تم جانتے ہو کہ کیونکر کسی یہودی کو دیگے سے
صحبت رکھنی یا اُس کے یہاں جانا روا نہیں مگر خدا نے مجھ پر ظاہر
کیا کہ میں کسی آدمی کو کہنہ یا ناپاک نہ کہوں (۴۰) اِسلیئے میں
تمہارے بلانے پر بے عذر چلا آیا اب میں پوچھتا ہوں کہ مجھے کس واسطے
لیلے بلایا (۴۱) تب قبیلیوس نے کہا چار روز ہوئے کہ میں نے اِس
گھڑی تک روزہ رکھا اور تیسرے پہر کو اپنے گھر میں دعا مانگتا تھا اور کیا
دیکھتا ہوں کہ ایک مرد سفید لباس پوشاک پہنے میرے سامنے کھڑا ہے
(۴۲) اُس نے کہا اے قبیلیوس تیری دعا سنی گئی اور تیری خیرات
[illegible] کے حضور یاد ہوئی (۴۳) اب کسی کو یافا میں بھیج اور شمعون
[illegible] ہی یہاں ہے وہ شمعون دباغ کے یہاں سمندر کا کنارہ
[illegible] ہے ہی مہمان ہی وہ آگے تجھ سے کلام کریگا (۴۴) اُسی
میرے پاس بھیجا تو نے تو خوب کیا جو آیا اب ہم سب
حضور ہیں تاکہ جو کچھ خدا نے تجھے فرمایا ہی سنیں ۔
پطرس نے دہن کھولکے کہا اب مجھے معلوم ہوا کہ خدا طرفدار
کرتا (۴۵) بلکہ ہر قوم میں جو اُس سے ڈرتا اور راستبازی کرتا
پسند آتا ہی (۴۶) یہ وہی کلام ہی جو اُس نے بنی اسرائیل
[illegible] یسوع کی معرفت (جو سبھوں کا خداوند ہی) صلح

خوشخبري ديتا تها (۳۷) تم اِس کلام کو جانتے هو جو بعد اُس کے
يوحنا نے بپتسمه کي منادي کي تهي تمام يهوديه ميں جليل سے
روع کرکے اِشتهار کيا گيا (۳۸) که کس طرح خدا نے يسوع ناصري کو روح
س اور قدرت سے ممسوح کيا وہ نيکي کرتا اور اُن سب کو جو شيطان
اتهه سے ظلم اُٹهاتے تهے چنگا کرتا پهرا کيونکه خدا اُس کے ساتهه تها
اور هم اُن سب کاموں کے جو اُس نے يهوديه کے ملک و يروسلم
گواه هيں اُس کو اُنهوں نے کاٹهه پر لٹکاکے مار ڈالا (۴۰) اُس
نے تيسرے دن اُٹهايا اور اُسے ظاهر هونے ديا (۴۱) ساري قوم پر
اُن گواهوں پر که آگے سے خدا کے چنے هوئے تهے يعنے هم پر
س کے مُردوں ميں سے جي اُٹهنے کے بعد اُس کے ساتهه
(۴۲) اور اُس نے همیں حکم ديا که لوگوں ميں منادي کرو
که يهه وهي هی جو خدا کي طرف سے مقرر هوا که زندوں
انصاف کرنيوالا هو (۴۳) سب نبي اُس پر گواهي ديتے
اُس پر اِيمان لاوے اُس کے نام سے اپنے گناهوں کي
(۴۴) پطرس يے باتيں کهه رها تها که روح قدس اُن
سنتے تهے نازل هوئي (۴۵) اور مختون اِيماندار جتنے
آئے تهے حيران هوئے که غير قوموں پر بهي روح قدس
هوئي (۴۶) کيونکه اُنهيں طرح طرح کي بولي بولتے
تے سنا تب پطرس نے پهر کها (۴۷) کيا کوئي پاني
که يے جنهوں نے هماري طرح روح قدس پائي
(۴۸) تب اُس نے حکم ديا که وے خداوند کے نام
ب اُنهوں نے اُس سے درخواست کي که کچهه دن

۱۱ باب

اور بهائيوں نے جو يهوديه ميں تهے سنا که غيرقوموں نے
بول کيا (۲) اور جب پطرس يروسلم ميں آيا تو مختون
بحث کرنے لگے که (۳) تو نامختونوں کے پاس گيا اور

تربیت پائے اور آگے بڑھکے روح قدس کی تسلی سے بڑھائی گئیں * (۳۲) اور ایسا ہوا کہ پطرس ہر کہیں پھرتا ہوا اُن مقدسوں کے پاس بھی جو لُدّا میں رہتے تھے پہنچا (۳۳) اور وہاں اینیاس نام ایک شخص کو پایا جو جھولے کا مارا آٹھ برس سے چارپائی پر پڑا تھا (۳۴) پطرس نے اُسے کہا ای اینیاس یسوع مسیح تجھے چنگا کرتا ہے اُٹھ اور اپنا بچھونا سمیٹ وہ اُسی دم اُٹھا (۳۵) تب لُدّا اور سارون کے سب رہنیوالے اُسے دیکھکر خداوند کی طرف پھرے * (۳۶) اور یافا میں ایک شاگرد تابیتھا نام تھی جس کا ترجمہ ہرنی ہی وہ نیک کاموں سے اور خیراتوں سے جو وہ کرتی تھی مالا مال تھی (۳۷) اور ایسا ہوا کہ اُن دنوں وہ بیمار ہوکے مر گئی اور اُنہوں نے اُسے نہلا کر بالاخانے پر رکھا (۳۸) اور اِسلیئے کہ لُدّا یافا کے نزدیک تھا جب شاگردوں نے سنا کہ پطرس وہیں ہے اُس پاس دو مرد بھیجکے درخواست کی کہ ہمارے پاس آنے میں دیر نہ کر (۳۹) تب پطرس اُٹھکے اُن کے ساتھ چلا جب پہنچا اُسے بالاخانے پر لے گئے اور سب بیوائیں روتی ہوئی اُس کے پاس آ کھڑی ہوئیں اور کُرتے اور کپڑے جو ہرنی نے جب اُن کے ساتھ تھی بنائے تھے دکھاتی تھیں (۴۰) پطرس نے سب کو باہر کرکے اور گھٹنے ٹیککے دعا مانگی میت کی طرف متوجہ ہوکے کہا ای تابیتھا اُٹھ تب اُس نے آنکھیں کھول دیں اور پطرس کو دیکھکے اُٹھ بیٹھی (۴۱) تب اُس نے ہاتھ بڑھکے اُسے اُٹھایا اور مقدسوں اور بیواؤں کو بلاکے اُسے زندہ اُن کے سپرد کیا (۴۲) یہ سارے یافا میں مشہور ہو گیا اور بہتیرے خداوند پر ایمان لائے (۴۳) اور یوں ہوا کہ وہ کئی دن تک یافا میں شمعون نام دباغ کے یہاں رہا *

۱۰ باب

(۱) قیصریہ میں کرنیلیس نام ایک مرد تھا جو اُس پلٹن کا کہ اِطالیانی کہلاتی تھی صوبہ‌دار تھا (۲) وہ اپنے سارے گھرانے سمیت دیندار اور خداترس تھا اور لوگوں کو بہت خیرات دیتا اور نت خدا سے دعا مانگتا تھا (۳) اُس نے ایک روز تیسرے پہر کے قریب رویا میں صاف دیکھا کہ خدا کے فرشتے نے اُس کے پاس اندر آکے اُسے کہا ای

قرنیلیوس (۴) اُس نے اُس کو غور سے دیکھا اور ڈرکے کہا کہ ای خداوند کیا ہی اُس نے اُسے کہا تیری دعائیں اور خیرات یادگاری کے لیئے خدا کے حضور پہنچیں (۵) اب یافا میں آدمی بھیج کہ شمعون کو جو پطرس کہلاتا ہی بلا لاویں (۶) وہ شمعون نامے ایک دباغ کے یہاں جس کا گھر سمندر کے کنارے ہی مہمان ہی جو کچھ کرنا تجھے بر واجب ہی وہ تجھے کو بتائیگا (۷) اور جب فرشتہ جس نے قرنیلیوس سے باتیں کیں چلا گیا اُس نے اپنے نوکروں میں سے دو کو اور اُن میں سے جو اُس کے یہاں ہر وقت حاضر رہتے تھے ایک دیندار سپاہی کو بلاکے (۸) اور سب باتیں اُن سے بیان کرکے اُنہیں یافا میں بھیجا * (۹) دوسرے دن جب وے راہ میں چلے جاتے تھے اور شہر کے نزدیک پہنچے پطرس دوپہر کے قریب کوٹھے پر دعا مانگنے گیا (۱۰) اور اُسے بھوک لگی اور چاہا کہ کچھ کھائے پر جب وے طیار کرتے تھے وہ بےخودی میں پڑا (۱۱) اور دیکھا کہ آسمان کھل گیا اور ایک چیز بڑی چادر کی مانند جس کے چاروں کونے بندھے تھے زمین کی طرف لٹکائی ہوئی اُس کے پاس اُتری (۱۲) اُس میں زمین کے سب قسم کے چارپائے اور جنگلی جانور اور کیڑے مکوڑے اور ہوا کے پرندے تھے (۱۳) اور اُسے ایک آواز آئی کہ ای پطرس اُٹھ ذبح کر اور کھا جا (۱۴) پطرس نے کہا ای خداوند ہرگز نہیں کیونکہ میں نے کبھی کوئی حرام یا ناپاک چیز نہیں کھائی (۱۵) دوسری بار پھر اُسے آواز آئی کہ جس کو خدا نے پاک کیا ہی تو حرام مت کہہ (۱۶) یہہ تین بار ہوا پھر وہ چیز آسمان پر کھینچی گئی (۱۷) جب پطرس اپنے دل میں حیران تھا کہ یہہ رویا جو میں نے دیکھی کیا ہی تو دیکھو وے مرد جنہیں قرنیلیوس نے بھیجا تھا شمعون کا گھر دریافت کیا تھا اور دروازہ پر آکے کھڑے ہوئے (۱۸) اور پکارکے پوچھتے تھے کہ شمعون جو پطرس کہلاتا یہیں مہمان ہی * (۱۹) جب پطرس اُس رویا کے خیال میں تھا روح نے اُسے دیکھ تین مرد تجھے ڈھونڈھتے ہیں (۲۰) پس اُٹھکے نیچے جا اور بےکھٹکے اُن کے ساتھ روانہ ہو کیونکہ میں نے اُن کو بھیجا ہی (۲۱) تب پطرس نے اُتر کے اُن مردوں سے جن کو قرنیلیوس نے اُس پاس بھیجا تھا

تربیت پاکے اور آگے بڑھکے روح قدس کی تسلی سے بڑھائی گئیں * *
(۳۲) اور ایسا ہوا کہ پطرس ہر کہیں پھرتا ہوا اُن مقدسوں کے پاس بھی
جو لُدّا میں رہتے تھے پہنچا (۳۳) اور وہاں اینیاس نامے ایک شخص
کو پایا جو جھولے کا مارا آٹھ برس سے چارپائی پر پڑا تھا (۳۴) پطرس نے
اُسے کہا ای اینیاس یسوع مسیح تجھے چنگا کرتا ہی اُٹھ اور اپنا بچھونا
سجا وہ اُسی دم اُٹھا (۳۵) تب لُدّا اور سرون کے سب رہنیوالے اُسے
دیکھکر خداوند کی طرف پھرے * (۳۶) اور یافا میں ایک شاگرد تابیتھا نام
تھی جس کا ترجمہ ہرنی ہی وہ نیک کاموں سے اور خیراتوں سے جو
وہ کرتی تھی مالا مال تھی (۳۷) اور ایسا ہوا کہ اُن دنوں وہ بیمار ہوکے
مر گئی اور اُنہوں نے اُسے نہلا کر بالاخانے پر رکھا (۳۸) اور اِسلیئے کہ لُدّا
یافا کے نزدیک تھا جب شاگردوں نے سنا کہ پطرس وہیں ہی اُس پاس
دو مرد بھیجکے درخواست کی کہ ہمارے پاس آنے میں دیر نہ کر
(۳۹) تب پطرس اُٹھکے اُن کے ساتھ چلا جب پہنچا اُسے بالاخانے پر لے
گئے اور سب بیوائیں روتی ہوئی اُس کے پاس آ کھڑی ہوئیں اور گرتے
اور کپڑے جو ہرنی نے جب اُن کے ساتھ تھی بنائے تھے دکھاتی تھیں
(۴۰) پطرس نے سب کو باہر کرکے اور گھٹنے ٹیککے دعا مانگی پھر لاش کی
طرف متوجہ ہوکے کہا ای تابیتھا اُٹھ تب اُس نے آنکھیں کھول دیں
اور پطرس کو دیکھکے اُٹھ بیٹھی (۴۱) تب اُس نے ہاتھ بڑھاکے اُسے
اُٹھایا اور مقدسوں اور بیوؤں کو بلاکے اُسے زندہ اُن کے سپرد کیا (۴۲) یہہ
سارے یافا میں مشہور ہو گیا اور بہتیرے خداوند پر ایمان لائے (۴۳) اور
یوں ہوا کہ وہ کئی دن تک یافا میں شمعون نام دباغ کے یہاں رہا *

۱۰ باب

(۱) قیصریہ میں قرنیلیوس نامے ایک مرد تھا جو اُس پلٹن کا کہ
اِتالیانی کہلاتی تھی صوبہ‌دار تھا (۲) وہ اپنے سارے گھرانے سمیت
دیندار اور خداترس تھا اور لوگوں کو بہت خیرات دیتا اور بت خدا
سے دعا مانگتا تھا (۳) اُس نے ایک روز تیسرے پہر کے قریب رویا میں
صاف دیکھا کہ خدا کے فرشتے نے اُس کے پاس اندر آکے اُسے کہا ای

بني اِسرائیل کے آگے میرا نام ظاہر کرنے کا ایک چُنا ہوا وسیلہ ہی (۱۶) کہ میں اُسے دکھاؤنگا کہ اُسے میرے نام کے لیئے کیسا دکھ اُٹھانا ضرور ہی (۱۷) تب حنانیاہ گیا اور اُس گھر میں داخل ہوا اور اپنے ہاتھ اُس پر رکھکر کہا اے بھائي سولس خداوند یعنے یسوع نے جو تجھ پر اِس راہ میں جس سے تو آیا ظاہر ہوا مجھے بھیجا ہی کہ تو پھر بینائي پائے اور روح قدس سے بھر جائے (۱۸) اور وونہیں مثل چھلکے کے کچھ اُس کي آنکھوں سے گر پڑا اور وہ اُسي دم دیکھنے لگا اور اُٹھکے بپتسمہ پایا (۱۹) پھر کچھ کھاکے طاقت حاصل کي اور سولس کئي دن دمشق میں شاگردوں کے ساتھ رہا (۲۰) اور فوراً عبادت‌خانوں میں مسیح کي منادي کرنے لگا کہ وہ خُدا کا بیٹا ہی (۲۱) اور سب سُننیوالے دنگ ہو گئے اور بولے کیا یہہ وہ نہیں ہی جو یروسلم میں اِس نام لینیوالوں کو تباہ کرتا تھا اور یہاں بھي اِسي اِرادہ پر آیا کہ اُنکو باندھکے سردار کاھنوں کے پاس لے جائے (۲۲) لیکن سولس نے اور بھي مضبوط ہوکے اور دلیلوں سے ثابت کرکے کہ مسیح یہي ہی یہودیوں کو جو دمشق میں رہتے تھے گھبرا دیا * (۲۳) اور جب بہت دن گذرے یہودیوں نے اُس کے قتل کي صلاح کي (۲۴) اور اُن کي گھات سولس کو معلوم ہو گئي اور وے رات دن پھاٹکوں پر لگے رہے کہ اُسے مار ڈالیں (۲۵) تب شاگردوں نے رات کو اُسے لیکر اور ایک ٹوکري میں بٹھاکر دیوار پر سے تلے لٹکا دیا (۲۶) اور سولس نے یروسلم میں پہنچکے کوشش کي کہ شاگردوں میں مل جائے پر سب اُس سے ڈرتے تھے کیونکہ یقین نہ کیا کہ وہ شاگرد ہی (۲۷) مگر برنباس اُسے اپنے ساتھ رسولوں کے پاس لے گیا اور اُن سے بیان کیا کہ اُس نے کس طرح راہ میں خداوند کو دیکھا اور کہ اُس نے اُس سے باتیں کیں اور کیونکر وہ دمشق میں بیدھڑک یسوع کے نام پر کلام کرتا تھا (۲۸) سو وہ یروسلم میں اُن کے ساتھ آیا جایا کرتا تھا (۲۹) اور یسوع کے نام پر دلیري سے کلام کرتا تھا اور یوناني یہودیوں کے ساتھ بھي بحث کرتا تھا اور وے اُسکے مار ڈالنے کے درپی تھے (۳۰) تب بھائي یہہ معلوم کرکے اُسے قیصریہ میں لے گئے اور ترسوس کي طرف اُس کو روانہ کیا (۳۱) تب سارے یہودیہ اور جلیل اور سامریہ کي کلیسیاؤں نے آرام پایا اور خداوند کے خوف میں

۹ باب

(۱) اور ہنوز سولس خداوند کے شاگردوں کے دھمکانے اور قتل کرنے میں
دم مارتا ہوا سردار کاہن کے پاس گیا (۲) اور اُس سے دمشق کے عبادت
خانوں کے لیئے اِس مضمون کے خط مانگے کہ اگر میں کسی کو اِس طریق
پر پاؤں کیا مرد کیا عورت اُسے باندھکے یروسلم میں لاؤں (۳) اور جاتے
جاتے ایسا ہوا کہ جب دمشق کے نزدیک پہنچا تو ایکبارگی آسمان
سے ایک نور اُس کے چوگرد چمکا (۴) تب وہ زمین پر گر پڑا اور اُس
نے ایک آواز سنی جو اُسے کہتی تھی ای سولس ای سولس تو مجھے
کیوں ستاتا ہی (۵) اُسنے پوچھا کہ ای خداوند تو کون ہی خداوند نے کہا
میں یسوع ہوں جسے تو ستاتا ہی پینے کی کیل پر لات مارنا تیرے
لیئے مشکل ہی (۶) اُس نے کانپکے اور حیران ہوکر کہا ای خداوند تو
کیا چاہتا ہی کہ میں کروں خداوند نے اُسے کہا اُٹھ اور شہر میں جا اور
جو تجھے کرنا ضرور ہی تجھ سے کہا جائیگا (۷) اور وے مرد جو اُسکے
ہمراہ تھے حیران کھڑے رہ گئے کہ آواز تو سنتے پر کسی کو نہ دیکھتے تھے
(۸) اور سولس زمین پر سے اُٹھا اور آنکھ کھولکے کسی کو نہ دیکھا تب وے
اُس کا ہاتھ پکڑکے دمشق میں لے گئے (۹) اور وہ تین دن تک دیکھ
نہ سکا اور نہ کھاتا نہ پیتا تھا ۔ (۱۰) اور دمشق میں حنانیاہ نام ایک
شاگرد تھا اور خداوند نے رویا میں اُس سے کہا ای حنانیاہ وہ بولا ای
خداوند حاضر ہوں (۱۱) تب خداوند نے اُسے کہا اُٹھ اور اُس سڑک پر
جو سیدھی کہلاتی ہی جا اور یہوداہ کے گھر میں سولس نام ترسوسی کو
ڈھونڈھ کہ دیکھ وہ دعا مانگتا ہی (۱۲) اور اُس نے رویا میں حنانیاہ
نام ایک مرد کو دیکھا جس نے اندر آکے اُس پر ہاتھ رکھا تاکہ وہ پھر
دیکھنے لگے (۱۳) پر حنانیاہ نے جواب دیا کہ ای خداوند میں نے بہتوں
سے اِس شخص کے حق میں سنا کہ اُس نے یروسلم میں تیرے مقدسوں
کے ساتھ کیسی بدی کی ہی (۱۴) اور یہاں بھی اُس نے سردار کاہنوں
کی طرف سے اختیار پایا کہ سب کو جو تیرا نام لیتے ہیں باندھے
(۱۵) پر خداوند نے اُسے کہا تو جا کیونکہ وہ قوموں اور بادشاہوں اور

بني اِسرائیل کے آگے میرا نام ظاہر کرنے کا ایک چُنا ہوا وسیلہ ہی (۱۶) کہ میں اُسے دکھاؤنگا کہ اُسے میرے نام کے لیئے کیسا دکھ اُٹھانا ضرور ہی (۱۷) تب حنانیاہ گیا اور اُس گھر میں داخل ہوا اور اپنے ہاتھ اُس پر رکھکر کہا اے بھائي سولس خداوند یعنے یسوع نے جو تجھ پر اِس راہ میں جس سے تو آیا ظاہر ہوا مجھے بھیجا ہی کہ تو پھر بینائي پائے اور روح قدس سے بھر جائے (۱۸) اور وونہیں مثل چھلکے کے کچھ اُس کي آنکھوں سے گر پڑا اور وہ اُسي دم دیکھنے لگا اور اُٹھکے بپتسمہ پایا (۱۹) پھر کچھ کھاکے طاقت حاصل کي اور سولس کئي دن دمشق میں شاگردوں کے ساتھ رہا (۲۰) اور فوراً عبادت‌خانوں میں مسیح کي منادي کرنے لگا کہ وہ خدا کا بیٹا ہی (۲۱) اور سب سننیوالے دنگ ہو گئے اور بولے کیا یہہ وہ نہیں ہی جو یروسلم میں اِس نام لینیوالوں کو تباہ کرتا تہا اور یہاں بھي اِسي اِرادہ پر آیا کہ اُنکو باندھکے سردار کاہنوں کے پاس لے جائے (۲۲) لیکن سولس نے اور بھي مضبوط ہوکے اور دلیلوں سے ثابت کرکے کہ مسیح یہي ہی یہودیوں کو جو دمشق میں رہتے تھے گھبرا دیا * (۲۳) اور جب بہت دن گذرے یہودیوں نے اُس کے قتل کي صلاح کي (۲۴) اور اُن کي گھات سولس کو معلوم ہو گئي اور وے رات دن پھاٹکوں پر لگے رہے کہ اُسے مار ڈالیں (۲۵) تب شاگردوں نے رات کو اُسے لیکر اور ایک ٹوکري میں بٹھاکر دیوار پر سے تلے لٹکا دیا (۲۶) اور سولس نے یروسلم میں پہنچکے کوشش کي کہ شاگردوں میں مل جائے پر سب اُس سے ڈرتے تھے کیونکہ یقین نہ کیا کہ وہ شاگرد ہی (۲۷) مگر برنباس اُسے اپنے ساتھ رسولوں کے پاس لے گیا اور اُن سے بیان کیا کہ اُس نے کس طرح راہ میں خداوند کو دیکھا اور کہ اُس نے اُس سے باتیں کیں اور کیونکر وہ دمشق میں بیدھڑک یسوع کے نام پر کلام کرتا تہا (۲۸) سو وہ یروسلم میں اُن کے ساتھ آیا جایا کرتا تہا (۲۹) اور یسوع کے نام پر دلیري سے کلام کرتا تہا اور یوناني یہودیوں کے ساتھ بھي بحث کرتا تہا اور وے اُسکے مار ڈالنے کے درپی تھے (۳۰) تب بھائي یہہ معلوم کرکے اُسے قیصریہ میں لے گئے اور ترسوس کي طرف اُس کو روانہ کیا (۳۱) تب سارے یہودیہ اور جلیل اور سامریہ کي کلیسیاؤں نے آرام پایا اور خداوند کے خوف میں

(۱) اور ہنوز سولس خداوند کے شاگردوں کے دھمکانے اور قتل کرنے میں دم مارتا ہوا سردار کاہن کے پاس گیا (۲) اور اُس سے دمشق کے عبادت خانوں کے لیئے اِس مضمون کے خط مانگے کہ اگر میں کسی کو اِس طریق پر پاؤں کیا مرد کیا عورت اُسے باندھکے یروسلم میں لاؤں (۳) اور جاتے جاتے ایسا ہوا کہ جب دمشق کے نزدیک پہنچا تو ایکدارگی آسمان سے ایک نور اُس کے چوگرد چمکا (۴) تب وہ زمین پر گر پڑا اور اُس نے ایک آواز سنی جو اُسے کہتی تھی ای سولس ای سولس تو مجھے کیوں ستاتا ہی (۵) اُسنے پوچھا کہ اِی خداوند تو کون ہی خداوند نے کہا میں یسوع ہوں جسے تو ستاتا ہی پینے کی کیل پر لات مارنا تیرے لیئے مشکل ہی (۶) اُس نے کانپکے اور حیران ہوکر کہا ای خداوند تو کیا چاہتا ہی کہ میں کروں خداوند نے اُسے کہا اُٹھ اور شہر میں جا اور جو تجھے کرنا ضرور ہی تجھ سے کہا جائیگا (۷) اور وے مرد جو اُسکے ہمراہ تھے حیران کھڑے رہ گئے کہ آواز تو سنتے پر کسو کو نہ دیکھتے تھے (۸) اور سولس زمین پر سے اُٹھا اور آنکھ کھولکے کسو کو نہ دیکھا تب وے اُس کا ہاتھ پکڑکے دمشق میں لے گئے (۹) اور وہ تین دن تک دیکھ نہ سکا اور نہ کھاتا نہ پیتا تھا * (۱۰) اور دمشق میں حنانیاہ نام ایک شاگرد تھا اور خداوند نے رویا میں اُس سے کہا ای حنانیاہ وہ بولا ای خداوند حاضر ہوں (۱۱) تب خداوند نے اُسے کہا اُٹھ اور اُس سڑک پر جو سیدھی کہلاتی ہی جا اور یہوداہ کے گھر میں سولس نام ترسوسی کو ڈھونڈھ کہ دیکھ وہ دعا مانگتا ہی (۱۲) اور اُس نے رویا میں حنانیاہ نام ایک مرد کو دیکھا جس نے اندر آکے اُس پر ہاتھ رکھا تاکہ وہ پھر دیکھنے لگے (۱۳) پر حنانیاہ نے جواب دیا کہ ای خداوند میں نے بہتوں سے اِس شخص کے حق میں سنا کہ اُس نے یروسلم میں تیرے مقدسوں کے ساتھ کیسی بدی کی ہی (۱۴) اور یہاں بھی اُس نے سردار کاہنوں کی طرف سے اختیار پایا کہ سب کو جو تیرا نام لیتے ہیں باندھے (۱۵) پر خداوند نے اُسے کہا تو جا کیونکہ وہ قوموں اور بادشاہوں اور

بني اِسرائیل کے آگے میرا نام ظاہر کرنے کا ایک چُنا ہوا وسیلہ ہی (۱۶) کہ
میں اُسے دکھاؤنگا کہ اُسے میرے نام کے لیئے کیسا دکھ اُٹھانا ضرور ہی
(۱۷) تب حنانیاہ گیا اور اُس گھر میں داخل ہوا اور اپنے ہاتھ اُس پر
رکھکر کہا اے بھائي سولس خداوند یعنے یسوع نے جو تجھ پر اِس راہ میں
جس سے تو آیا ظاہر ہوا مجھے بھیجا ہی کہ تو پھر بینائي پائے اور روح
قدس سے بھر جائے (۱۸) اور وونہیں مثل چھلکے کے کچھ اُس کي آنکھوں
سے گر پڑا اور وہ اُسي دم دیکھنے لگا اور اُٹھکے بپتسمہ پایا (۱۹) پھر کچھ
کھاکے طاقت حاصل کي اور سولس کئي دن دمشق میں شاگردوں کے
ساتھ رہا (۲۰) اور فوراً عبادت‌خانوں میں مسیح کي منادي کرنے لگا کہ
وہ خدا کا بیٹا ہی (۲۱) اور سب سننیوالے دنگ ہو گئے اور بولے کیا
یہہ وہ نہیں ہی جو یروسلم میں اِس نام لینیوالوں کو تباہ کرتا تھا اور
یہاں بھي اِسي اِرادہ پر آیا کہ اُنکو باندھکے سردار کاھنوں کے پاس لے جائے
(۲۲) لیکن سولس نے اور بھي مضبوط ہوکے اور دلیلوں سے ثابت کرکے کہ
مسیح یہي ہی یہودیوں کو جو دمشق میں رہتے تھے گھبرا دیا *
(۲۳) اور جب بہت دن گذرے یہودیوں نے اُس کے قتل کي صلاح کي
(۲۴) اور اُن کي گھات سولس کو معلوم ہو گئي اور وے رات دن پھاٹکوں
پر لگے رہے کہ اُسے مار ڈالیں (۲۵) تب شاگردوں نے رات کو اُسے لیکر
اور ایک ٹوکري میں بٹھاکر دیوار پر سے تلے لٹکا دیا (۲۶) اور سولس نے
یروسلم میں پہنچکے کوشش کي کہ شاگردوں میں مل جائے پر سب اُس
سے ڈرتے تھے کیونکہ یقین نہ کیا کہ وہ شاگرد ہی (۲۷) مگر برنباس اُسے
اپنے ساتھ رسولوں کے پاس لے گیا اور اُن سے بیان کیا کہ اُس نے کس طرح
راہ میں خداوند کو دیکھا اور کہ اُس نے اُس سے باتیں کیں اور کیونکر
وہ دمشق میں بیدھڑک یسوع کے نام پر کلام کرتا تھا (۲۸) سو وہ یروسلم
میں اُن کے ساتھ آیا جایا کرتا تھا (۲۹) اور یسوع کے نام پر دلیري سے کلام
کرتا تھا اور یوناني یہودیوں کے ساتھ بھي بحث کرتا تھا اور وے اُسکے مار ڈالنے
کے درپی تھے (۳۰) تب بھائي یہہ معلوم کرکے اُسے قیصریہ میں لے گئے
اور ترسوس کي طرف اُس کو روانہ کیا (۳۱) تب سارے یہودیہ اور
جلیل اور سامریہ کي کلیسیاؤں نے آرام پایا اور خداوند کے خوف میں

میں خوشخبري دیتے گئے (۲۶) تب خداوند کے فرشتے نے فیلبوس سے کلام کیا اور کہا کہ اُٹھ اور دکھن طرف اُس راہ پر جا جو یروسلم سے غزّہ کو جو بیابان میں ھی جاتي (۲۷) وہ اُٹھکے روانہ ھوا اور دیکھو ایک حبشي خوجہ حبشیوں کي ملکہ قنداقي کا وزیر جو اُس کے سارے خزانے کا مختار تھا اور یروسلم میں بندگي کرنے کو آیا تھا (۲۸) پھرا جاتا تھا اور اپني رتھ پر بیٹھا یسعیاہ نبي کي کتاب کو پڑھ رھا تھا (۲۹) روح نے فیلبوس سے کہا نزدیک جا اور اُس رتھ کے ساتھ ھو لے (۳۰) تب فیلبوس نے اُس طرف دوڑکے اُسے یسعیاہ نبي کي کتاب پڑھتے سنا اور کہا آیا جو کچھ تو پڑھتا ھی سمجھتا ھی (۳۱) اُس نے کہا یہہ کس طرح ھو سکے جب تک کوئي میري ھدایت نہ کرے تب اُس نے فیلبوس سے درخواست کي کہ میرے ساتھ سوار ھو بیٹھیئے (۳۲) اُس کتاب کي عبارت جو وہ پڑھتا تھا یہہ تھي کہ وہ جیسے بھیڑ جسے ذبح کرنے کو لے جاتے ھیں اور جیسے برّہ جو اپنے بال کترنیوالے کے سامھنے بےزبان ھي اُسي طرح وہ اپنا منھہ نہیں کھولتا (۳۳) اُس کي عاجزي میں اُنھوں نے اُس سے اِنصاف اُٹھا لیا اور کون اُس کي پشت کا بیان کریگا کیونکہ زمین پر سے اُس کي جان اُٹھائي جاتي ھی (۳۴) خوجہ نے فیلبوس کے جواب میں کہا کہ میں تیري مِنّت کرتا ھوں کہ نبي کسکے حق میں یہہ کہتا ھی کیا اپنے یا کسي دوسرے کے حق میں (۳۵) تب فیلبوس نے اپني زبان کھولکے اُسي نوشتہ سے شروع کیا اور یسوع کي خوشخبري اُسے دي (۳۶) اور جاتے جاتے راہ کے درمیان ایک پاني پر پہنچے تب خوجہ نے کہا کہ دیکھہ پاني اب مجھے بپتسمہ پانے سے کون چیز روکتي ھی (۳۷) فیلبوس نے کہا اگر تو اپنے تمام دل سے اِیمان لاتا ھي تو روا ھی اُس نے جواب میں کہا میں اِیمان لاتا ھوں کہ یسوع مسیح خدا کا بیٹا ھی (۳۸) تب اُس نے حکم کیا کہ رتھ کھڑي کریں اور فیلبوس اور خوجہ دونوں پاني میں اُترے اور اُس نے اُس کو بپتسمہ دیا (۳۹) جب وے پاني سے نکل کے اُوپر آئے خداوند کي روح فیلبوس کو لے گئي اور خوجہ نے اُسکو پھر نہ دیکھا اور خوشي سے اپني راہ لي (۴۰) اور فیلبوس ازوتس میں ملا اور گذرتے ھوئے سب شہروں میں جب تک قیصریہ میں نہ آیا خوشخبري دیتا رھا *

شہر میں بڑی خوشی ہوئی (۹) اُس کے پہلے اُس شہر میں شمعون
نام ایک شخص جادوگری کرتا اور سامریہ کے لوگوں کو دنگ رکھتا اور یہ
کہتا تھا کہ میں کچھ ہوں (۱۰) اور چھوٹے سے بڑے تک سب اُس کی
طرف رجوع لاکے کہتے تھے کہ یہ خدا کی بڑی قدرت ہے۔ (۱۱) سو
اِس سبب اُس کی طرف رجوع لائے کہ اُس نے ایک مدت سے اپنی
جادوگری کے وسیلے سے اُنہیں دنگ کر رکھا تھا (۱۲) پر جب اُنہوں نے
فیلبوس کی باتوں کا جو خدا کی بادشاہت اور یسوع مسیح کے نام کی
خوش‌خبری دیتا تھا یقین کیا تو کیا عورت کیا مرد بپتسمہ لیا
(۱۳) تب شمعون خود ایمان لایا اور بپتسمہ پاکے فیلبوس کے ساتھ رہا
اور معجزے اور بڑی بڑی نشانیاں جو ظاہر ہوتی تھیں دیکھکے دنگ ہوا
(۱۴) جب رسولوں نے جو یروشلم میں تھے سنا کہ سامریوں نے خدا کا
کلام قبول کیا ہے تب اُنہوں نے پطرس اور یوحنا کو اُن کے پاس بھیجا
(۱۵) اُنہوں نے جاکے اُن کے لیئے دعا مانگی کہ روح قدس پاویں
(۱۶) (کیونکہ اب تک وہ اُن میں سے کسو پر نازل نہ ہوئی تھی اُنہوں نے
صرف خداوند یسوع کے نام پر بپتسمہ پایا تھا) (۱۷) تب اُنہوں نے اُن پر
ہاتھ رکھے اور اُنہوں نے روح قدس پائی (۱۸) جب شمعون نے دیکھا
کہ رسولوں کے ہاتھ رکھنے سے روح قدس دی جاتی ہے تو اُن کے پاس
نقدی لائے (۱۹) کہا کہ یہ اختیار مجھے بھی دو کہ جس پر میں ہاتھ
رکھوں وہ روح قدس پاوے (۲۰) پطرس نے اُسے کہا تیرے روپے تیرے
ساتھ برباد ہوں اِس لیئے کہ تو نے خیال کیا کہ خدا کی بخشش
روپیوں سے حاصل ہوتی ہے (۲۱) تیرا اِس بات میں نہ حصہ ہے
نہ حصہ کیونکہ تیرا دل خدا کے آگے سیدھا نہیں (۲۲) پس اپنی
اِس شرارت سے توبہ کر اور خدا سے منّت کر کہ شاید تیرے دل کا یہ
خیال تجھے معاف ہو (۲۳) اِس لیئے کہ میں دیکھتا ہوں کہ تو پت
کی کڑواہٹ اور بدی کے بند میں گرفتار ہے (۲۴) شمعون نے جواب
میں کہا تم میرے لیئے خداوند سے دعا مانگو کہ جو باتیں تم نے کہیں
اُن میں سے کوئی مجھ پر نہ آوے (۲۵) پھر وے گواہی دیکے اور
خداوند کا کلام سنکے یروشلم کو پھرے اور سامریوں کی بہت سی بستیوں

کرتے ہو جیسے تمہارے باپ دادے تھے ویسے ہی تم بھی ہو (۵۲) نبیوں میں سے کس کو تمہارے باپ دادوں نے نہ ستایا ہاں اُنہوں نے اُس راستباز کے آنے کے خبر دینیوالوں کو قتل کیا جس کے اب تم پکڑنیوالے اور خونی ہوئے (۵۳) تم نے فرشتوں کے وسیلے سے شریعت پائی پر عمل میں نہ لائے * (۵۴) وے یے باتیں سنتے ہی اپنے جی میں کٹ گئے اور اُس پر دانت پیسنے لگے (۵۵) پر وہ روح قدس سے معمور ہوکے آسمان کی طرف دیکھہ رہا تھا اور خدا کا جلال اور یسوع کو خدا کے دہنے ہاتھہ کھڑا ہوا دیکھا (۵۶) اور کہا دیکھو میں آسمان کو کھلا اور اِبن آدم کو خدا کے دہنے ہاتھ کھڑے دیکھتا ہوں (۵۷) تب اُنہوں نے بڑے زور سے چِلّاکے اپنے کان بند کیئے اور ایک دل ہوکے اُس پر لپکے (۵۸) اور شہر کے باہر نکالکے اُس پر پتھراؤ کیا اور گواہوں نے اپنے کپڑے سولس نامے ایک جوان کے پاؤں پاس رکھہ دیئے (۵۹) سو اُنہوں نے اِستفنس پر پتھراؤ کیا جو یہہ کہکے دعا مانگتا تھا کہ ای خداوند یسوع میری روح کو قبول کر (۶۰) پھر وہ گھٹنے ٹیککر زور سے پکارا کہ ای خداوند یہہ گناہ اُن کے حساب میں مت رکھہ اور یہہ کہکے سو گیا *

۸ باب

(۱) اور سولس اُس کے قتل پر متفق ہوا اور اُس وقت کلیسیئے پر جو یروسلم میں تھی بڑا ظلم ہوا اور رسولوں کو چھوڑکر باقی سب یہودیہ اور سامریہ کی ہر جگہہ میں تتر بتر ہو گئے (۲) اور دیندار مردوں نے اِستفنس کا دفن کیا اور اُس پر بڑا ماتم کیا (۳) اور سولس کلیسیئے کو تباہ کرتا تھا کہ گھر گھر گھُسکے اور مردوں اور عورتوں کو گھسیٹکر قید میں ڈالتا (۴) پس وے جو چھتر بتر ہوئے تھے ہر جگہہ جاکے کلام کی خوشخبری دیتے تھے (۵) اور فیلبوس سامریہ کے ایک شہر میں جاکے اُن کے آگے مسیح کی منادی کرتا تھا (۶) اور لوگوں نے اُن معجزوں کو جو فیلبوس کرتا تھا سنکے اور دیکھکے ایک دل ہوکر اُس کی باتوں پر جی لگایا (۷) کیونکہ ناپاک روحیں بہتوں سے جن پر چڑھی تھیں بڑی آواز سے چِلّاکے اُتر گئیں اور بہت مفلوج اور لنگڑے چنگے کیئے گئے (۸) اور اُس

ھی جس نے بنی اِسرائیل سے کہا کہ خداوند جو تمہارا خدا ھی تمہارے
بھائیوں میں سے تمہارے لیئے مجھ سا ایک نبی ظاہر کریگا اُس کی سنو
(۳۸) یہ وہی ھی جو بیابان میں مجلس کے درمیان اُس فرشتہ کے جو
اُس سے سینا کے پہاڑ پر بولا اور ھمارے باپ‌دادوں کے ساتھ تھا اُسی کو
زندگی کا کلام ملا کہ ھم کو پہنچا دے (۳۹) پر ھمارے باپ‌دادوں نے اُس
کا تابعدار ھونا نہ چاھا بلکہ اُس کو رد کیا اور اُن کے دل مصر کی طرف
پھرے (۴۰) اور ھارون سے کہا کہ ھمارے لیئے ایسے معبود بنا جو ھمارے
آگے آگے چلیں کیونکہ یہ موسیٰ جو ھمیں مصر کے ملک سے نکال لایا ھم
نہیں جانتے کہ اُسے کیا ھوا (۴۱) اور اُن دنوں اُنہوں نے ایک بچھڑا بنایا
اور اُس بُت کو قربانی چڑھائی بلکہ اپنے ھاتھوں کے کام پر خوشی منائی
(۴۲) تب خدا نے پھرکے اُنہیں چھوڑ دیا کہ آسمان کی فوج کو پوجیں
جیسا کہ نبیوں کی کتاب میں لکھا ھی کہ اے اِسرائیل کے گھرانے کیا تم نے
مجھ کو بیابان میں چالیس برس قربانیاں اور نذریں چڑھائیں (۴۳) تم
نے ملک کے حیفے اور اپنے معبود رمفان کے تارے کو یعنے اُن صورتوں کو
جنہیں تم نے سجدہ کرنے کو بنایا اُٹھا لیا پس میں تمہیں بابل کے
پرے بسواؤنگا (۴۴) شہادت کا خیمہ جیسا موسیٰ سے باتیں کرنیوالے
نے فرمایا تھا کہ اُس نمونہ کے موافق جو تو نے دیکھا تھا بنا بیابان میں
ھمارے باپ‌دادوں کے درمیان تھا (۴۵) اُسے ھمارے باپ‌دادے اگلوں سے
پائے یشوع کے ساتھ اُن قوموں کی میراث لیتے وقت جن کو خدا نے
ھمارے باپ‌دادوں کے سامھنے سے نکال دیا لائے اور یہ حال داؤد کے
دنوں تک رھا (۴۶) جس پر خدا کے حضور سے فضل ھوا اور اُس نے
اِلتجا کی کہ یعقوب کے خدا کے واسطے مسکن کا ٹھکانا ڈھونڈھے (۴۷) پر
سلیمان نے اُس کے لیئے مکان بنایا (۴۸) لیکن خدا تعالیٰ اُن ھیکلوں
میں جو ھاتھ سے بنے ھیں نہیں رھتا جیسا نبی کہتا ھی کہ
(۴۹) خداوند فرماتا ھی آسمان میرا تخت اور زمین میرے پاؤں کی چوکی
ھے تم میرے لیئے کیسا گھر بناؤ گے یا کونسی جگہ میرے آرام کی ھی
کیا میرے ھاتھ نے یہ سب چیزیں نہیں بنائیں؟ (۵۱) اے
سخت گردن اور نامختون دل اور گوش تم ھمیشہ روح‌القدس کا سامھنا

بیٹي نے اُسے اُٹھا لیا اور اُس کو اپنا بیٹا کرکے پالا (۲۲) اور موسیٰ نے مصریوں کي تمام حکمت میں تربیت پائي اور کلام و کام میں صاحب اِقتدار تھا (۲۳) اور جب وہ پورے چالیس برس کا ہوا اُس کے جي میں آیا کہ جاکے اپنے بھائي بني اِسرائیل کي خبر لے (۲۴) تب ایک کو ظلم اُٹھاتے دیکھکر اُس کي حمایت کي اور مصري کو جان سے مارکے اُس کا جس پر ظلم ہوا تھا بدلہ لیا (۲۵) کیونکہ اُس نے خیال کیا کہ میرے بھائي سمجھینگے کہ خدا میرے ہاتھوں سے اُنھیں چھٹکارا دیگا پر وے نہ سمجھے (۲۶) پھر دوسرے دن جب وے لڑتے تھے اُنھیں دکھائي دیا اور اُن کو یوں کہکے ملا دینے چاہا کہ ای مردو تم تو بھائي ہو کیوں ایک دوسرے پر ظلم کرتے ہو (۲۷) لیکن اُس نے جو اپنے پڑوسي پر ظلم کرتا تھا اُسے یہہ کہکے ہٹایا کہ کس نے تجھے ہم پر حاکم اور قاضي ٹھہرایا ہی (۲۸) کیا جس طرح کل اُس مصري کو قتل کیا تو مجھے قتل کیا چاہتا ہی (۲۹) موسیٰ اِس بات پر بھاگا اور مدیان کے ملک میں جا رہا وہاں اُس کے دو بیٹے پیدا ہوئے (۳۰) اور جب چالیس برس پورے ہوئے تب خداوند کا فرشتہ سینا کے پہاڑ کے بیابان میں آگ کي لَو میں جھاڑي کے بیچ دکھائي دیا (۳۱) موسیٰ نے یہہ رویت دیکھکے تعجب کیا اور جب دریافت کرنے کو نزدیک چلا خداوند کي آواز اُسے پہنچي (۳۲) کہ میں تیرے باپ‌دادوں کا خدا ابرہام کا خدا اور اِضحاق کا خدا اور یعقوب کا خدا ہوں تب موسیٰ کانپ گیا اور اُسے دریافت کرنے کي جرأت نہ ہوئي (۳۳) تب خداوند نے اُسے کہا کہ جوتي اپنے پانو سے اُتار کیونکہ یہہ جگہہ جہاں تو کھڑا ہی پاک زمین ہی (۳۴) میں نگاہ کرکے اپنے لوگوں کي جو مصر میں ہیں مصیبت دیکھہ رہا ہوں اور میں نے اُن کي آہ مارني سني اور اُنھیں چھڑانے اُترا ہوں اور اب آ میں تجھے مصر میں بھیجونگا (۳۵) اُسي موسیٰ کو جس سے اُنھوں نے اِنکار کرکے کہا کہ کس نے تجھے حاکم اور قاضي بنایا اُسي کو خدا نے اُس فرشتہ کي معرفت جو اُسے جھاڑي میں نظر آیا بھیجا کہ حاکم اور چھٹکارا دینیوالا ہو (۳۶) وہي اُنھیں نکال لایا اور مصر کے ملک اور لال سمندر اور چالیس برس بیابان میں معجزے اور نشانیاں دکھاتا رہا * (۳۷) یہہ وہي موسیٰ

اُس ملک کو دی پر وعدہ کیا کہ میں یہ زمین تجھے اور تیرے بعد تیری نسل کو دونگا کہ تیری ملکیت ہو جائے اگرچہ اُس کے کوئی لڑکا نہ تھا (۶) اور خدا نے یوں فرمایا کہ تیری نسل بیگانہ ملک میں جا رہیگی اور وے اُن کو غلامی میں رکھینگے اور چار سو برس تک بدسلوکی کرینگے (۷) پھر خدا نے کہا کہ میں اُس قوم کی جس کی غلامی میں وہ رہینگے عدالت کرونگا اور بعد اُس کے وے باہر آوینگے اور اِسی جگہہ میری بندگی کرینگے (۸) اور اُس نے اُس سے ختنہ کا عہد کیا سو اُس سے اِضحاق پیدا ہوا اور آٹھویں دن اُس کا ختنہ کیا اور اِضحاق سے یعقوب اور یعقوب سے بارہ گھرانوں کے سردار پیدا ہوئے (۹) اور سرداروں نے حسد سے یوسف کو بیچا کہ مصر میں لے جائیں پر خدا اُس کے ساتھ تھا (۱۰) اور اُسے اُس کی سب مصیبتوں سے نکالا اور اُسے مصر کے بادشاہ فرعون کے حضور مقبولیت اور حکمت بخشی اور اُس نے اُسے مصر اور اپنے سارے گھر کا مختار کیا (۱۱) اور مصر کے سارے ملک اور کنعان میں کال پڑا اور بڑی مصیبت آئی اور ہمارے باپ‌دادوں کو کھانا میسر نہیں آتا تھا (۱۲) جب یعقوب نے سنا کہ مصر میں اناج ہی تو ہمارے باپ‌دادوں کو پہلی بار بھیجا (۱۳) اور دوسری بار یوسف اپنے بھائیوں پر ظاہر ہو گیا اور یوسف کا گھرانا فرعون کو معلوم ہوا (۱۴) تب یوسف نے اپنے باپ یعقوب اور اُس کے سارے کنبے کو جو پچہتر شخص تھے بلا بھیجا (۱۵) اور یعقوب مصر میں گیا وہاں وہ اور ہمارے باپ‌دادے مر گئے (۱۶) اور وے اُن کو سکم میں لے گئے اور اُس مقبرہ میں جس کو ابرہام نے بنی حمور سکم کے باپ سے روپیہ دیکے مول لیا تھا گاڑا (۱۷) پس جب اُس وعدہ کا وقت جس کی خدا نے ابرہام سے قسم کھائی تھی نزدیک آیا لوگ مصر میں بڑھے اور بہت ہوتے گئے (۱۸) اُس وقت تک کہ دوسرا بادشاہ اُٹھا جو یوسف کو نہ جانتا تھا (۱۹) اُس نے ہماری قوم سے حیلہ کرکے ہمارے باپ‌دادوں سے بدسلوکی کی یہاں تک کہ اُس نے اُن کے لڑکوں کو پھینکوا دیا تاکہ وے جیتے نہ رہیں (۲۰) اُس وقت موسیٰ پیدا ہوا جو نہایت خوبصورت تھا اُس نے تین مہینے تک اپنے باپ کے گھر میں پرورش پائی (۲۱) جب وہ پھینکا گیا فرعون کی

تیمون اور پارمناس اور نقلاس انطاکی کو ایک یہودی مُرید چُنا (۶) اِنہیں رسولوں کے آگے کھڑا کیا اور اُنہوں نے دعا مانگ کے اپنے ہاتھ اُن پر رکھے (۷) اور خدا کا کلام پھیل گیا اور یروسلم میں شاگردوں کا شمار بہت ہی بڑھ گیا اور کاہنوں کی بڑی گروہ اِیمان کے تابع ہوئی (۸) اور اِستفنس اِیمان اور قوت سے معمور ہوکے بڑے بڑے معجزے اور نشانیاں لوگوں کے بیچ ظاہر کرتا رہا ** (۹) تب اُس عبادت‌خانے سے جو لبرتینوں کا عبادت‌خانہ کہلاتا ہی اور قرینیوں اور اِسکندریوں اور اُن میں سے جو قلقیا اور اسیا سے آئے بعضے اُٹھکے اِستفنس سے بحث کرنے لگے (۱۰) پر وے اُس دانائی اور روح کا جس سے وہ کلام کرتا تھا سامھنا نہ کر سکے (۱۱) تب اُنہوں نے بعضے مردوں کو گانٹھا کہ کہیں کہ ہم نے اُس کو موسیٰ اور خدا کی نسبت کفر بکتے سنا (۱۲) تب اُنہوں نے لوگوں اور بزرگوں اور فقیہوں کو اُبھارا اور اُس پر چڑھ آئے اور پکڑکے صدر مجلس میں لے گئے (۱۳) اور جھوٹھے گواہوں کو کھڑا کیا اُنہوں نے کہا کہ یہہ شخص اِس پاک مکان اور شریعت کی نسبت کفر بکنے سے باز نہیں آتا (۱۴) کیونکہ ہم نے اُسے یہہ کہتے سنا کہ وہی یسوع ناصری اِس مکان کو ڈھائیگا اور اُن رسموں کو جو موسیٰ کی معرفت ہمیں پہنچیں بدل ڈالیگا (۱۵) تب سبھوں نے جو مجلس میں بیٹھے تھے اُس پر غور سے نظر کی اُنہیں اُس کا چہرہ فرشتہ کا سا چہرہ نظر آیا *

۷ باب

(۱) تب سردار کاہن نے کہا کیا یے باتیں یونہیں ہیں (۲) وہ بولا اَی بھائیو اور ای آبا سنو کہ خدائے ذوالجلال ہمارے باپ ابرہام پر جس وقت وہ مسوپوتامیہ میں تھا پیشتر اُس کے کہ وہ حاران میں جا بسا ظاہر ہوا (۳) اور اُسے کہا کہ اپنے ملک اور اپنے خاندان میں سے نکل جا اور اُس ملک میں جسے میں تجھے دکھاؤنگا چلا آ (۴) تب کہلدیوں کے ملک سے باہر جاکے حاران میں جا رہا اور وہاں سے اُس کے باپ کے مرنے کے بعد خدا نے اُس کو اِس ملک میں جس میں تم اب رہتے ہو پہنچایا (۵) اور اُس کو کچھ میراث بلکہ قدم رکھنے کی جگہہ

نامے ایک فریسی نے جو شریعت کا معلم اور سب لوگوں میں عزت‌دار
تھا مجلس میں اُٹھکے حکم دیا کہ رسولوں کو ذرا باہر لے جاؤ (۳۵) اور
اُنہیں کہا کہ ای اِسرائیلی مردو آپ سے خبردار ہو کہ تم اِن آدمیوں کے
ساتھ کیا کیا چاہتے ہو (۳۶) کیونکہ اِن دنوں کے آگے تھیوداس نے اُٹھکے
کہا کہ میں کچھ ہوں اور تخمیناً چار سو مرد اُس سے مل گئے وہ مارا
گیا اور سب جتنے اُس کے تابع تھے پریشان و تباہ ہوئے (۳۷) بعد اُسکے
یہوداہ جلیلی اِسم‌نویسی کے دنوں میں اُٹھا اور بہت سے لوگوں کو اپنے
پیچھے کھینچا وہ بھی ہلاک ہوا اور سب جتنے اُس کے تابع تھے چھتر
بتھر ہو گئے (۳۸) اور اب میں تمہیں کہتا ہوں کہ اِن آدمیوں سے کنارہ
کرو اور اُن کو جانے دو کیونکہ اگر یہہ تدبیر یا کام اِنسان سے ہی تو ضایع
ہوگی (۳۹) پر اگر خدا سے ہی تو تم اُسے ضایع نہیں کر سکتے ایسا نہ
ہو کہ تم خدا سے بھی لڑنیوالے ٹھہرو (۴۰) اُنہوں نے اُس کی مانی اور
رسولوں کو پاس بلاکے کوڑے مارے اور حکم کیا کہ یسوع کے نام پر بات نہ
کرو تب اُنہیں چھوڑ دیا * (۴۱) پس وے مجلس کے حضور سے چلے
گئے اور خوش ہوئے کہ ہم اِس لائق تو ٹھہرے کہ اُس کے نام کے لیئے بے
حرمت ہوویں (۴۲) اور وے ہر روز ہیکل میں اور گھر گھر سکھلاتے اور
یسوع مسیح کی خوشخبری دینے سے باز نہ رہے *

۶ باب

(۱) اُن دنوں میں جب شاگرد بہت ہوتے تھے یونانی یہودی
[illegible] کیونکہ اُن کی بیواؤں کے روز کی خبرگیری میں
[illegible] (۲) تب اُن بارہوں نے شاگردوں کے غول کو باہم بلاکے
[illegible] کو چھوڑکے میزوں کی خدمت کریں
[illegible] کو جو روح قدس
[illegible] (۴) اور
[illegible] (۵) یہہ بات
[illegible] ایک مرد کو جو
[illegible]

کے ستائے تھے لاکے یروسلم میں جمع ہوئے سو سب چنگے ہوئے * (۱۷) تب سردار کاہن اور اُس کے سب ساتھي (جو صدوقي کے فرقہ کے تھے) ڈاہ سے بھرکے اُٹھے (۱۸) اور رسولوں پر ہاتھ ڈالے اور قیدخانہ عام میں بند کیا (۱۹) پر خداوند کے ایک فرشتہ نے رات کو قیدخانہ کے دروازے کھولے اور اُنھیں باھر لے آکے کہا (۲۰) جاؤ اور ہیکل میں کھڑے ہوکے اِس زندگي کي سب باتیں لوگوں سے کہو (۲۱) وے یہہ سنکے تڑکے ہیکل میں گئے اور سکھلانے لگے پر سردار کاہن اور اُس کے ساتھیوں نے آکے صدر مجلس کو اور بني اِسراایل کے بزرگوں کي جماعت کو اِکٹھے کیا اور قیدخانہ میں کہلا بھیجا کہ اُنھیں لاویں (۲۲) مگر پیادوں نے پہنچکے اُنھیں قیدخانہ میں نہ پایا اور پھر آکے خبر دي اور کہا کہ (۲۳) ہم نے تو قیدخانہ کو بڑي خبرداري سے بند اور چوکیداروں کو باھر دروازوں پر کھڑا پایا پر جب کھولا تو کسو کو اندر نہ پایا (۲۴) جونہیں سردار کاہن اور ہیکل کے سردار اور سردار کاہنوں نے یہہ بات سني اُن کي بابت گھبرا گئے کہ کیا ہوگا (۲۵) تب کسي نے آکے اُنھیں خبر دي کہ دیکھو وے مرد جنھیں تم نے قیدخانہ میں ڈالا تھا ہیکل میں کھڑے لوگوں کو سکھلاتے ہیں (۲۶) تب ہیکل کا سردار پیادوں کے ساتھہ جاکے اُنھیں لایا لیکن زبردستي سے نہیں کیونکہ لوگوں سے ڈرتے تھے کہ ایسا نہ ہو کہ ہم پر پتھراو کریں (۲۷) اور اُنھیں لاکے مجلس کے بیچ میں کھڑا کیا تب سردار کاہن نے اُن سے یہہ کہکے پوچھا (۲۸) کیا ہم نے تم سے بڑي تاکید نہ کي کہ اِس نام پر تعلیم نہ دینا پر دیکھو تم نے یروسلم کو اپني تعلیم سے بھر دیا اور اِس شخص کا خون ہم پر لایا چاہتے ہو * (۲۹) تب پطرس اور رسولوں نے جواب میں کہا ہم کو خدا کا حکم آدمیوں کے حکم سے زیادہ ماننا فرض ہی (۳۰) ہمارے باپدادوں کے خدا نے یسوع کو اُٹھایا جسے تم نے کاٹھہ پر لٹکاکے مار ڈالا (۳۱) اُسي کو خدا نے مالک اور نجات دینیوالا ٹھہراکے اپنے دھنے ہاتھہ پر بلند کیا تاکہ اِسراایل کو توبہ اور گناہوں کي معافي بخشے (۳۲) اور ہم اِن باتوں پر اُس کے گواہ ہیں اور روح قدس بھي جسے خدا نے اُنھیں جو اُسکي تابعداري کرتے ہیں بخشا ہی * (۳۳) وے یہہ سنکے کٹ گئے اور صلاح کي کہ اُنھیں قتل کریں (۳۴) تب گملئیل

۵ باب

جس کے چنگا کرنے سے یہہ معجزہ ظاہر ہوا چالیس برس کے اُوپر تھا *
(۲۳) تب وے چھوٹکے اپنے لوگوں کے پاس گئے اور جو کچھہ سردار کاہنوں
اور بزرگوں نے اُن سے کہا تھا بیان کیا (۲۴) جب اُنہوں نے یہہ سنا تو
ایک دل ہوکے خدا کی طرف آواز بلند کی اور کہا کہ ای رب تو وہ خدا
ہی جس نے آسمان اور زمین اور سمندر اور سب کچھہ جو اُن میں ہی
پیدا کیا (۲۵) تو نے اپنے بندے داؤد کی زبانی کہا کہ غیرقوموں نے
کیوں دھوم مچائی اور لوگوں نے باطل خیال کیئے (۲۶) خداوند اور اُسکے
مسیح کے برخلاف ہوکے زمین کے بادشاہ اُٹھے اور سردار باہم جمع ہوئے
(۲۷) سچ اِس شہر میں تیرے قدوس بیٹے یسوع کے جسے تو نے مسیح
کیا برخلاف ہوکے ہیرودیس اور پنطوس پلاطوس غیرقوموں اور اِسرائیلیوں
کے ساتھہ جمع ہوئے (۲۸) تاکہ جس کا ہونا تیرے ہاتھہ اور اِرادے نے آگے
سے ٹھہرا رکھا عمل میں لاویں (۲۹) اب ای خداوند اُن کی دھمکیوں
کو دیکھہ اور اپنے بندوں کو یہہ بخش کہ وے کمال دلیری سے تیرا کلام
سناویں (۳۰) جب کہ تو اپنا ہاتھہ چنگا کرنے کو پھیلا دے اور تیرے قدوس
بیٹے یسوع کے نام سے نشانیاں اور اچمبھے ظاہر ہوں * (۳۱) اور جب
وے دعا مانگ چکے وہ مکان جہاں وے جمع تھے ہلایا گیا اور سب روح
قدس سے بھر گئے اور خدا کا کلام دلیری سے سنانے لگے (۳۲) اور ایمانداروں
کی جماعت ایک دل اور ایک جان ہوئی اور کسی نے اپنے مال کو اپنا
نہ کہا بلکہ ساری چیزوں میں شریک تھے (۳۳) اور رسولوں نے بڑے
اِقتدار سے خداوند یسوع کے جی اُٹھنے پر گواہی دی اور اُن سب پر بڑا
فضل تھا (۳۴) کیونکہ کوئی اُن میں محتاج نہ تھا اِس لیئے کہ جو
لوگ زمین و مکان کے مالک تھے اُن کو بیچ کے اُن کی قیمت لاتے
(۳۵) اور رسولوں کے پانوں پر رکھتے تھے اور ہر ایک کو اُس کی ضرورت کے
موافق بانٹ دیا جاتا تھا (۳۶) اور یوسیس جس کا رسولوں نے برنباس
(یعنے نصیحت کا بیٹا) نام رکھا جو قوم کا لاوی اور پیدایش سے کپرسی تھا
(۳۷) ایک کھیت رکھتا تھا اُسے بیچ کے اور اُس کی قیمت لاکے رسولوں
کے پانوں پر رکھی *

اسوال

یوں ہوا کہ اُن کے سردار اور بزرگ اور فقیہہ (۶) اور سردار کاہن اناس
قیافا اور یوحنا اور اِسکندر اور جتنے سردار کاہن کے گھرانے کے تھے یروس
میں جمع ہوئے (۷) اور اُن کو بیچ میں کھڑا کرکے پوچھا کہ تم نے کس
اِقتدار اور کس نام سے یہہ کیا (۸) تب پطرس نے روح قدس سے معمو
ہوکے اُن سے کہا ای قوم کے سردارو اور ای اِسرائیل کے بزرگو (۹) اگر آج
ہم سے اِس اِحسان کی بابت جو اِس ضعیف آدمی پر ہوا پوچھا جاتا
ہی کہ وہ کیونکر چنگا ہوا (۱۰) تو تم سب اور اِسرائیل کی ساری قوم
کو معلوم ہو کہ یسوع مسیح ناصری کے نام سے جس کو تم نے صلیب دی
اور جسے خدا نے مُردوں میں سے بر اُٹھایا اُسی سے یہہ مرد تمہارے سامہنے
بھلا چنگا کھڑا ہی (۱۱) یہہ وہی پتھر ہی جسے تم معماروں نے ناچیز
جانا جو کونے کا سرا ہو گیا (۱۲) اور کسی دوسرے سے نجات نہیں کیونکہ
آسمان کے تلے آدمیوں کو کوئی دوسرا نام نہیں بخشا گیا جس سے ہم
نجات پا سکیں • (۱۳) جب اُنہوں نے پطرس اور یوحنا کی دلیری
دیکھی اور دریافت کیا کہ وے بے علم اور عوام میں سے ہیں تو تعجب کیا
پھر معلوم کیا کہ وے یسوع کے ساتھ تھے (۱۴) اور اُس شخص کو جو
چنگا ہوا تھا اُن کے ساتھ کھڑے دیکھکے کچھ خلاف نہ کہہ سکے (۱۵) پر
اُنہیں حکم کرکے کہ مجلس سے باہر جاؤ آپس میں یہہ کہکے صلاح کرنے
لگے کہ (۱۶) ہم اِن آدمیوں سے کیا کریں کیونکہ ایک صریح معجزہ اُنہوں
نے دکھلایا جو یروشلم کے سب رہنیوالوں پر ظاہر ہی اور ہم اِسکا اِنکار نہیں
کر سکتے (۱۷) لیکن تاکہ یہہ لوگوں میں زیادہ مشہور نہ ہو ہم اُنہیں
خوب دھمکاویں کہ پھر اِس نام سے کسو آدمی کو نہ بولیں (۱۸) تب
اُنہیں بلاکے تاکید کی کہ یسوع کے نام پر ہرگز نہ بولیں اور تعلیم نہ دیں
(۱۹) پطرس اور یوحنا نے جواب میں اُنہیں کہا تم ہی اِنصاف کرو کہ
خدا کے نزدیک یہہ درست ہی کہ ہم خدا کی بات سے تمہاری بات
سنیں (۲۰) کیونکہ ممکن نہیں کہ جو ہم نے دیکھا اور سنا ہی سو
نہیں (۲۱) تب اُنہوں نے اُن کو اور دھمکاکے چھوڑ دیا کیونکہ لوگوں
کے سبب اُن کی سزا دینے کی کوئی راہ نہ پائی اِس لیئے کہ سب
اِس ماجرے کے باعث خدا کی تعریف کرتے تھے (۲۲) کہ وہ

اُس کے نام پر ہی اِس شخص کو جسے تم دیکھتے اور جانتے ہو مضبوط کیا ہاں اُسی اِیمان نے جو اُس کی طرف سے ہی یہہ کامل تندرستی تم سب کے سامھنے اُسے دی (۱۷) اب ای بھائیو میں جانتا ہوں کہ تم نے یہہ نادانی سے کیا جیسے تمہارے سرداروں نے بھی (۱۸) پر جن باتوں کی خدا نے اپنے سب نبیوں کی زبانی آگے سے خبر دی تھی کہ مسیح دکھ اُٹھاویگا سو پوری کیں * (۱۹) پس توبہ کرو اور متوجہ ہو کہ تمہارے گناہ مٹائے جائیں تاکہ خداوند کے حضور سے تازگی بخش ایام آویں (۲۰) اور یسوع مسیح کو پھر بھیجے جس کی منادی تم لوگوں کے درمیان آگے سے ہوئی (۲۱) ضرور ہی کہ آسمان اُسے لیئے رہے اُس وقت تک کہ سب چیزیں جن کا ذکر خدا نے اپنے سب پاک نبیوں کی زبانی شروع سے کیا اپنی حالت پر آویں (۲۲) کیونکہ موسیٰ نے باپ‌دادوں سے کہا کہ خداوند جو تمہارا خدا ہی تمہارے بھائیوں میں سے تمہارے لیئے ایک نبی میری مانند اُٹھاویگا جو کچھ وہ تمہیں کہے اُسکی سب سنو (۲۳) اور ایسا ہوگا کہ ہر نفس جو اُس نبی کی نہ سنے وہ قوم میں سے نیست کیا جائیگا (۲۴) بلکہ سب نبیوں نے سموایل سے لیکے پچھلوں تک جتنوں نے کلام کیا اِن دنوں کی خبر دی ہی (۲۵) تم نبیوں کی اولاد اور اُس عہد کے ہو جو خدا نے باپ‌دادوں سے باندھا ہی جب ابرہام سے کہا کہ تیری اولاد سے دنیا کے سارے گھرانے برکت پاوینگے (۲۶) تمہارے پاس خدا نے اپنے بیٹے یسوع کو اُٹھاکے پہلے بھیجا کہ تم میں سے ہر ایک کو اُس کی بدیوں سے پھیرکے برکت دے *

۴ باب

(۱) جب وے لوگوں سے یہہ کہہ رہے تھے کاہن اور ہیکل کا سرداز اور صدوقی اُن پر چڑھ آئے (۲) کیونکہ ناراض ہوئے کہ وے لوگوں کو سکھاتے تھے اور یسوع کے سبب مُردوں کے جی اُٹھنے کی خبر دیتے تھے (۳) اور اُنھوں نے اُن پر ہاتھ ڈالے اور دوسرے دن تک پہرے میں رکھا کیونکہ شام ہو گئی تھی (۴) پر بہتیرے اُن میں سے جنھوں نے کلام سنا اِیمان لائے اور اُن لوگوں کی گنتی پانچ ہزار کے قریب تھی * (۵) اور دوسرے دن

۳ باب

(۱) پس پطرس اور یوحنا ایک ساتھ دعا کے وقت تیسرے پہر ہیکل
کو چلے (۲) اور لوگ حلم کا ایک لنگڑا لیئے جاتے تھے جسے ہر روز
لاکے ہیکل کے اُس دروازے پر جو خوبصورت کہلاتا ہی بٹھاتے تھے کہ ہیکل
کے جانیوالوں سے بھیک مانگے (۳) جب اُس نے پطرس اور یوحنا کو
ہیکل میں جاتے دیکھا اُن سے بھیک مانگی (۴) پطرس نے یوحنا کے
ساتھ اُس پر نظر کرکے کہا کہ ہماری طرف دیکھ (۵) وہ اِس اُمید پر کہ
اُن سے کچھ پاوے اُن کو تک رہا (۶) تب پطرس نے کہا روپا اور سونا
میرے پاس نہیں پر جو میرے پاس ہی تجھے دیتا ہوں کہ یسوع مسیح
ناصری کے نام سے اُٹھ اور چل (۷) اور اُس کا دہنا ہاتھ پکڑکے اُٹھایا
اُسی دم اُس کے پاؤں اور ٹخنے مضبوط ہو گئے (۸) اور وہ کودکے کھڑا ہوا
اور چلنے لگا اور کودتا پھاندتا خدا کی تعریف کرتا اُن کے ساتھ ہیکل میں
گیا (۹) اور سب لوگوں نے اُسے چلتے پھرتے اور خدا کی تعریف کرتے
دیکھا (۱۰) اور اُس کو پہچانا کہ یہ وہی ہی جو ہیکل کے خوبصورت
دروازے پر بھیک مانگنے بیٹھتا تھا اور اُس ماجرے سے جو اُس پر گذرا تھا
دنگ اور حیران ہوئے (۱۱) اور جس وقت وہ لنگڑا جو چنگا ہوا تھا
پطرس اور یوحنا کو لپٹا جاتا تھا سب لوگ نہایت حیران ہوکے اُس
برآمدہ کی طرف جو سلیمان کا کہلاتا ہی اُنکے پاس دوڑے آئے ۔ (۱۲) پھر
پطرس نے یہہ دیکھکر لوگوں سے کہا کہ ای اِسرائیلی مردو اِس پر تم کیوں
تعجب کرتے اور کیوں ہمیں ایسا دیکھ رہے ہو کہ گویا ہم نے اپنی قدرت
یا دینداری سے اُس شخص کو چلنے کی طاقت دی (۱۳) ابرہام اور
اِضحاق اور یعقوب کے خدا نے ہمارے باپ‌دادوں کے خدا نے اپنے بیٹے
یسوع کو جلال دیا جسے تم نے حوالہ کیا اور پلاطوس کے حضور جب اُس
نے چھوڑ دینا اِنصاف جانا اِنکار کیا (۱۴) ہاں تم نے اُس قدوس اور
راستباز کا اِنکار کیا اور چاہا کہ ایک خونی تمہارے لیئے چھوڑا جاوے
(۱۵) پر زندگی کے مالک کو قتل کیا جسے خدا نے مُردوں میں سے اُٹھایا
اور ہم اُس کے گواہ ہیں (۱۶) اُسی کے نام نے اُس ایمان کے وسیلہ جو

کرونگا کہ تیرے تخت پر بیٹھے (۳۱) اُس نے یہہ پہلے سے جانکر مسیح کے جی اُٹھنے کا ذکر کیا کہ اُس کی جان عالم غیب میں چھوڑی نہ گئی نہ اُس کا بدن سڑنے پایا (۳۲) اُسی یسوع کو خدا نے اُٹھایا اُس کے ہم سب گواہ ہیں (۳۳) پس خدا کے دہنے ہاتھہ بلند ہوکے اور باپ سے روح قدس کا وعدہ پاکے اُس نے یہہ جو تم اب دیکھتے اور سنتے ہو ڈھالا (۳۴) کیونکہ داؤد آسمان پر نہ گیا لیکن وہ خود کہتا ہی کہ خداوند نے میرے خداوند سے کہا کہ میرے دہنے بیٹھہ (۳۵) جب تک کہ میں تیرے دشمنوں کو تیرے پانوں کی چوکی نہ کروں (۳۶) پس اِسرائیل کا سارا گھرانا یقیناً جانے کہ خدا نے اُسی یسوع کو جسے تم نے صلیب دی خداوند اور مسیح بھی کیا ** (۳۷) جب اُنہوں نے یہہ سنا تو اُن کے دل چبھ گئے اور پطرس اور باقی رسولوں سے کہا کہ ای بھائیو ہم کیا کریں (۳۸) تب پطرس نے اُن سے کہا توبہ کرو اور تم میں سے ہر ایک گناہوں کی معافی کے لیئے یسوع مسیح کے نام پر بپتسمہ لے تو روح قدس کا اِنعام پاؤگے (۳۹) اِس لیئے کہ یہہ وعدہ تم سے اور تمہارے لڑکوں سے ہی اور اُن سب سے جو دور ہیں جتنوں کو ہمارا خداوند خدا بلاوے (۴۰) اور وہ بہت اور باتوں کی گواہیاں لیا اور نصیحت کی کہ اپنے کو اِس ٹیڑھی قوم سے بچاؤ* (۴۱) سو جنہوں نے اُسکی بات خوشی سے قبول کی بپتسمہ پایا اور اُسی روز تین ہزار آدمی کے قریب شامل ہوئے (۴۲) اور رسولوں سے تعلیم پانے اور صحبت رکھنے اور روٹی توڑنے اور دعا مانگنے میں لگے رہے (۴۳) اور ہر ایک جان کو خوف آیا اور بہت سے اچنبھے اور نشانیاں رسولوں سے ظاہر ہوئیں (۴۴) اور سب جو اِیمان لائے تھے اِکٹھے رہے اور ساری چیزوں میں شریک تھے (۴۵) اور اپنی ملکیت اور اسباب بیچکے ہر ایک کی ضرورت کے موافق سب کو بانٹ دیتے تھے (۴۶) اور ہر روز ایک دل ہوکے ہیکل میں رہے اور گھر گھر روٹیاں توڑکے خوشی اور سیدھے دل سے کھانا کھاتے تھے (۴۷) اور خدا کی تعریف کرتے تھے اور سب لوگوں کے نزدیک عزیز تھے اور خداوند ہر روز اُن کو جنہوں نے نجات پائی کلیسیئے میں ملاتا تھا *

سے حیسہ تم سمجھتے ہو نشے میں نہیں کیونکہ نیسرا پہر دن آیا ہی
(۱۶) بلکہ یہ وہ ہی جو یوایل نبی کی معرفت فرمایا گیا کہ (۱۷) خدا
فرماتا ہی کہ آخری دنوں میں ایسا ہوگا کہ میں اپنی روح سب
سب آدمیوں پر ڈالونگا اور تمہارے بیٹے اور تمہاری بیٹیاں نبوت
کرینگی اور تمہارے جوان رویا دیکھینگے اور تمہارے بوڑھے خواب (۱۸) اور
میں اُن دنوں میں اپنے بندوں اور بندیوں پر اپنی روح میں سے
ڈالونگا اور وے نبوت کرینگے (۱۹) اور میں اوپر آسمان میں اچنبھے
اور نیچے زمین پر نشانیاں لہو اور آگ اور دھوئیں کا بادل دکھاؤنگا
(۲۰) سورج اندھیرا اور چاند لہو ہو جائیگا پیشتر اُس کے کہ خداوند
کا بزرگ اور ظاہر دن آوے (۲۱) اور یوں ہوگا کہ ہر ایک جو خداوند
کا نام لیگا نجات پاویگا (۲۲) اے اسرائیلی مردو یہ باتیں سنو کہ
یسوع ناصری ایک مرد تھا جس کا خدا کی طرف سے ہونا تم پر ثابت
ہوا اُن معجزوں اور اچنبھوں اور نشانیوں سے جو خدا نے اُس کی
معرفت تمہارے بیچ میں دکھائیں جیسا تم آپ جانتے ہو (۲۳) اُسی
کو جسے خدا کے ٹھہرائے ہوئے ارادے اور علم ازلی سے سونپا گیا تم نے
پکڑا اور بیدینوں کے ہاتھ سے کیلیں گڑوا کے قتل کیا (۲۴) اُسی کو خدا
نے موت کے بند کھولکے اُٹھایا کیونکہ ممکن نہ تھا کہ وہ اُس کے قبضے میں
رہے (۲۵) اِس لیئے کہ داؤد اُس کے حق میں کہتا ہی کہ میں نے
خداوند پر جو سدا میرے سامہنے ہی آگے سے نظر کی کہ وہ میری
دہنی طرف ہی تاکہ میں نہ ہلوں (۲۶) اِسی سبب میرا دل خوش
ہی اور میری زبان نہال ہی بلکہ میرا بدن بھی اُمید میں جان کریگا
(۲۷) اِس لیئے کہ تو میری جان کو عالم تیسا میں نہ چھوڑیگا نہ
اپنے قدوس کو سڑنے دیگا (۲۸) تو نے مجھے زندگی کی راہیں بتائیں
تو نے مجھے اپنے دیدار کے باعث خوشی سے بھر دیا (۲۹) ای بھائیو
مجھے تم کے رئیس داؤد کے حق میں بےدھڑک کہنے دو کہ وہ موا اور
گاڑا بھی گیا اور آج تک اُس کی قبر ہمارے درمیان موجود ہی
(۳۰) سو اِس سبب سے کہ نبی تھا اور جانتا تھا کہ خدا نے اُس سے
قسم کھائی ہی کہ میں اوس کی نسل سے مسیح کو جسم کے رو سے طاہر

میں سے تو نے کس کو چُنا ہی کہ (۲۵) وہ اِس خدمت و رسالت
میں حصہ لے جس سے یہوداہ خارج ہوکے اپنی خاص جگہہ کو گیا
(۲۶) اور اُنہوں نے اُن پر چٹھیاں ڈالیں اور چٹھی متھیاس کے نام پر نکلی
تب وہ گیارہ رسولوں میں شمار کیا گیا *

۲ باب

(۱) اور جب پنتیکست کا دن آیا تھا وے سب ایک دل ہوکے
اِکٹھے ہوئے (۲) اور ایکبارگی آسمان سے ایک آواز آئی جیسی بڑی
آندھی چلے اور اُس سے سارا گھر جہاں وے بیٹھے تھے بھر گیا (۳) اور
اُنہیں جدی جدی آگ کی سی زبانیں دکھائی دیں اور اُن میں سے
ہر ایک پر بیٹھیں (۴) تب وے سب روح قدس سے بھر گئے اور غیر
زبانیں جیسے روح نے اُنہیں بولنے کی قدرت بخشی بولنے لگے (۵) اور
خدا ترس یہودی ہر ایک قوم میں سے جو آسمان کے تلے ہی یروسلم
میں آ رہے تھے (۶) سو جب یہہ آواز آئی تو بھیڑ لگ گئی اور
سب دنگ ہوئے کیونکہ ہر ایک نے اُنہیں اپنی اپنی بولی بولتے سنا
(۷) اور سب حیران ہوکے اور تعجب کرکے آپس میں کہنے لگے دیکھو
کیا یہہ سب جو بولتے ہیں جلیلی نہیں (۸) پس کیونکر ہر ایک ہم
میں سے اپنے اپنے وطن کی بولی سنتا ہی (۹) ہم پارتھی اور میدی
اور عیلامی اور رہنیوالے مسوپوتامیہ یہودیہ اور قپدوقیہ پنطس اور آسیہ
کے (۱۰) فرگیہ اور پمفولیہ مصر اور لیبیہ کے اُس حصہ کے جو قرینی کے
علاقے میں ہی اور رومی مسافر یہودی اور یہودی مُرید (۱۱) کریتی
اور عرب ہوکے ہم اپنی اپنی زبانوں میں اُنہیں خدا کی بڑی باتیں
بولتے سنتے ہیں (۱۲) اور سب حیران ہوئے اور گھبراکے ایک دوسرے
سے کہنے لگا کہ یہہ کیا ہوا چاہتا ہی (۱۳) اوروں نے ٹھٹھے سے کہا کہ
یے نئی مے کے نشے میں ہیں * * (۱۴) تب پطرس نے اُن گیارھوں کے
ساتھہ کھڑے ہوکے اپنی آواز بلند کی اور اُن سے کہا ای یہودی مردو اور
یروسلم کے سب رہنیوالو یہہ جانو اور کان لگاکے میری باتیں سنو (۱۵) کہ

تک رہے تھے دیکھو دو مرد سفید پوشاک پہنے اُن کے پاس کھڑے تھے
(۱۱) اور کہنے لگے ای جلیلی مردو تم کیوں کھڑے آسمان کی طرف
دیکھتے ہو یہی یسوع جو تمہارے پاس سے آسمان پر اُٹھایا گیا ہے اُسی
طرح جس طرح تم نے اُسے آسمان کو جاتے دیکھا پھر آویگا (۱۲) تب
وے اُس پہاڑ سے جو زیتون کا کہلاتا ہے یروسلم سے نزدیک بلکہ فقط ایک
سبت کی مدرل دور ہی یروسلم کو پھرے (۱۳) اور جب داخل ہوکے
تو ایک بالاخانہ پر گئے وہاں پطرس اور یعقوب اور یوحنا اور اندریاس
فیلبوس اور توما برتولما اور متی حلفا کا بیٹا یعقوب اور شمعون
زیلوتس اور یعقوب کا بھائی یہوداہ رہتے تھے (۱۴) یہ سب عورتوں
اور یسوع کی ماں مریم اور اُس کے بھائیوں کے ساتھ ایکدل ہوکے دعا اور
منت کر رہے تھے** (۱۵) انہیں دنوں پطرس شاگردوں کے درمیان
(اُن سب کے نام ملکے ایک سو بیس کے قریب تھے) کھڑا ہوکے کہنے لگا
(۱۶) ای بھائیو ضرور تھا کہ وہ نوشتہ جو روح قدس نے داؤد کی زبانی
یہوداہ کے حق میں جو یسوع کے پکڑنیوالوں کا رہنما تھا آگے سے فرمایا
پورا ہووے (۱۷) کیونکہ وہ ہم میں گنا گیا اور اُس نے اپنی بدی کی مزدوری سے ایک
میں حصہ پایا تھا (۱۸) سو اُس نے اپنی بدی کی مزدوری سے ایک
کھیت مول لیا اور اوندھے منہ گرا اور اُس کا پیٹ پھٹ گیا اور اُس کی
کی تمام انتڑیاں نکل پڑیں (۱۹) اور یہ یروسلم کے سب رہنیوالوں کو
معلوم ہوا یہاں تک کہ اُس کھیت کا نام اُنہیں کی زبان میں حقل داما
ہوا یعنے خون کی زمین (۲۰) کیونکہ زبور کی کتاب میں لکھا ہے کہ
اُس کا مکان اُجڑ جائے اور اُس میں کوئی بسنیوالا نہ رہے اور اُس کی
نگہبانی کا عہدہ دوسرا لے (۲۱) پس چاہیئے کہ اُن مردوں میں سے
جو ہر وقت ہمارے ساتھ رہے جب خداوند یسوع ہم میں آیا جایا
کرتا تھا (۲۲) یوحنا کے بپتسمہ سے لیکے اُس دن تک کہ وہ ہمارے پاس
سے اوپر اُٹھایا گیا اُن میں سے ایک ہمارے ساتھ اُس کے جی اُٹھنے کا
گواہ ہووے (۲۳) تب اُنہوں نے دو کو کھڑا کیا ایک یوسف جو برسباس
کہلاتا جس کا لقب یوستس تھا اور دوسرا متیاس (۲۴) اور یہ کہکے
دعا کی کہ ای خداوند سب کے دلوں کے جاننیوالے دکھا کہ اُن دونوں

رسولوں کے اعمال

۱ باب

ای تھیوفلس وہ پہلي کیفیت میں نے تصنیف کي اُن سب باتوں
کي جو کہ یسوع شروع سے کرتا اور سکھاتا رہا (۲) اُس دن تک کہ وہ اپنے
رسولوں کو جنھیں اُس نے چُنا تھا روح قدس سے حکم دیکر اُوپر اُٹھایا
گیا (۳) اُن پر اُس نے اپنے مرنے کے پیچھے آپ کو بہت سي قوي
دلیلوں سے زندہ ثابت کیا کہ وہ چالیس دن تک اُنھیں نظر آتا اور
خدا کي بادشاہت کي باتیں کہتا رہا (۴) اور اُن کے ساتھ ایک جا
ہوکے حکم دیا کہ یروسلم سے باہر نہ جاؤ بلکہ باپ کے اُس وعدہ کي
جس کا ذکر تم مجھ سے سن چکے ہو راہ دیکھو (۵) کیونکہ یوحنا نے تو
پاني سے بپتسمہ دیا پر تم تھوڑے دنوں کے بعد روح قدس سے بپتسمہ
پاؤگے (۶) تب اُنھوں نے جو اِکٹھے تھے اُس سے پوچھا کہ ای خداوند
کیا تو اِسي وقت اِسرایل کي بادشاہت کو پھر بحال کیا چاہتا ھی
(۷) پر اُس نے اُنھیں کہا تمھارا کام نہیں کہ اُن وقتوں اور موسموں کو
جنھیں باپ نے اپنے ھي اِختیار میں رکھا ھی جانو (۸) لیکن جب
روح قدس تم پر آویگي تم قوت پاؤگے اور یروسلم اور سارے یہودیہ و
سامریہ میں بلکہ زمین کي حد تک میرے گواہ ھوگے (۹) اور وہ یہہ
کہکے اُن کے دیکھتے ھوئے اُوپر اُٹھایا گیا اور بدلي نے اُسے اُن کي نظروں
سے چھپا لیا (۱۰) اور اُس کے جاتے ھوئے جب وے آسمان کي طرف

کہکے اُسے پھر کہا کہ میرے پیچھے ہولے (۲۰) تب پطرس نے پھرکے اُس شاگرد کو جسے یسوع پیار کرتا تھا اور جس نے رات کو اُس کے سینہ پر سہکے پوچھا کہ ای خداوند وہ جو تجھے پکڑواتا ہی کون ہی پیچھے آتے دیکھا (۲۱) پطرس نے اُسے دیکھکے یسوع کو کہا ای خداوند اِس شخص کا کیا ہوگا (۲۲) یسوع نے اُسے کہا اگر میں چاہوں کہ جب تک میں آؤں وہ یہیں ٹھہرے تو تجھ کو کیا تو میرے پیچھے ہولے (۲۳) تب بھائیوں میں یہہ بات مشہور ہوئی کہ وہ شاگرد نہ مریگا لیکن یسوع نے اُسے نہیں کہا کہ وہ نہ مریگا مگر یہہ کہا کہ اگر میں چاہوں کہ میرے آنے تک ٹھہرے تو تجھ کو کیا (۲۴) یہہ وہ شاگرد ہی جس نے اِن باتوں کی گواہی دی اور اِن باتوں کو لکھا اور ہم کو یقین ہی کہ اُس کی گواہی سچ ہی (۲۵) پر اور بھی بہت سے کام ہیں جو یسوع نے کیلے اور اگر وے جدا جدا لکھے جاتے تو میں گمان کرتا ہوں کہ کتابیں جو لکھی جاتیں دنیا میں نہ سما سکتیں * آمین *

هی سو شمعون پطرس نے سنکے کہ وہ خداوند هی کُرتا کمر سے باندھا کیونکہ
ویہ ننگا تہا اور اپنے تئیں دریا میں ڈال دیا (۸) اور باقي شاگرد مچہلیوں
کا جال کہینچتے هوئے کشتي پر آئے کیونکہ وے کنارے سے دور نہ تہے مگر
دو سو هاتہہ کے اتکل (۹) جوں کنارے پر آئے وهاں اُنہوں نے کویلوں کي
آگ اور اُس پر مچہلي رکہي هوئي اور روٹي دیکہي (۱۰) یسوع نے
اُنہیں کہا اُن مچہلیوں میں سے جو تم نے پکڑیں لاؤ (۱۱) شمعون پطرس
نے چڑهکے جال کو ایک سو ترپن بڑي مچہلیوں سے بهرے هوئے کہینچا اور
اگرچہ مچہلیاں اُس بہتایت سے تہیں پر جال نہ پہٹا (۱۲) یسوع نے
اُنہیں کہا آؤ کہانا کہاؤ اور شاگردوں میں سے کسي کو جرأت نہ هوئي کہ
اُس سے پوچہے کہ تو کون هی کیونکہ وے جانتے تہے کہ وہ خداوند هی
(۱۳) تب یسوع نے آکے روٹي لي اور اُنہیں دي اور اُسي طرح سے مچہلي
دي (۱۴) یہہ تیسرا مرتبہ تہا کہ یسوع نے مُردوں میں سے جي اُٹہنے
کے بعد اپنے تئیں شاگردوں کو دکہلایا * (۱۵) اور جب وے کہانا کہا چکے
تو یسوع نے شمعون پطرس کو کہا ای شمعون یونس کے بیٹے کیا تو مجہے
اِن سے زیادہ پیار کرتا هی اُس نے اُسے کہا هاں ای خداوند تو خود جانتا
هی کہ میں تجہے پیار کرتا هوں اُس نے اُسے کہا کہ میرے برّے چرا
(۱۶) اُس نے دوبارہ اُسے پهر کہا کہ ای شمعون یونس کے بیٹے آیا تو مجہے
پیار کرتا هی وہ بولا کہ هاں ای خداوند تو تو جانتا هی کہ میں تجہہ کو
پیار کرتا هوں اُس نے اُسے کہا کہ میري بهیڑوں چرا (۱۷) اُس نے اُسے
تیسرے مرتبہ کہا کہ ای شمعون یونس کے بیٹے آیا تو مجہے پیار کرتا هی
تب پطرس اِس لیئے کہ اُس نے تیسري بار اُس سے کہا کہ آیا تو مجہے
پیار کرتا هی دلگیر هوا اور اُسے کہا ای خداوند تو تو سب کچہہ جانتا هی
بلکہ تجہے معلوم هی کہ میں تجہے پیار کرتا هوں یسوع نے اُسے کہا تو
میري بهیڑیں چرا (۱۸) میں تجہہ سے سچ سچ کہتا هوں کہ جب تک
کہ تو جوان تہا تو آپ اپني کمر باندهتا تہا اور جہاں کہیں چاهتا تہا جاتا
تہا پر جب تو بوڑها هوگا تو اپنے هاتهوں کو پهیلائیگا اور دوسرا تیري کمر
باندهیگا اور وهاں جہاں تو نہ چاهے تجہے لے جائیگا (۱۹) اُس نے اِن
باتوں سے پتا دیا کہ وہ کون سي موت سے خدا کا جلال ظاهر کریگا اور یہہ

کو اُس کے پہلو میں بھی نہ ڈالوں کبھو یقین نہ کرونگا * (۲۶) آٹھ روز کے بعد جب اُس کے شاگرد پھر اندر تھے اور تھوما اُن کے ساتھ تھا تو دروازہ بند ہوتے ہوئے یسوع آیا اور بیچ میں کھڑا ہوکے بولا تم پر سلام (۲۷) پھر اُس نے تھوما کو کہا کہ اپنی اُنگلی پاس لا اور میرے ہاتھوں کو دیکھ اور اپنا ہاتھ پاس لا اور اُسے میرے پہلو میں ڈال اور بے ایمان مت ہو بلکہ ایمان لا (۲۸) تھوما نے جواب میں اُسے کہا ای میرے خداوند اور ای میرے خدا (۲۹) یسوع نے اُسے کہا ای تھوما اِس لیئے کہ تو نے مجھے دیکھا تو ایمان لایا ہی مبارک وے ہیں جنہوں نے نہیں دیکھا تو بھی ایمان لائے * (۳۰) اور بہت سے اور معجزے جو اِس کتاب میں لکھے نہیں گئے یسوع نے اپنے شاگردوں کے سامنے دکھائے (۳۱) لیکن یہ لکھے گئے تاکہ تم ایمان لاؤ کہ یسوع مسیح خدا کا بیٹا ہی اور تاکہ تم ایمان لاکے اُس کے نام سے زندگی پاؤ *

۲۱ باب

(۱) اور بعد اُس کے یسوع نے پھر اپنے تئیں دریائے تبریاس کے کنارے پر شاگردوں کو دکھایا اور اِس طرح پر ظاہر ہوا کہ (۲) شمعون پطرس اور تھوما جو دیدموس کہلاتا ہی اور نتھنی ایل جو قانا جلیل کا ہی اور زبدی کے بیٹے اور اُسکے شاگردوں میں سے اور دو اِکٹھے تھے (۳) شمعون پطرس نے اُنہیں کہا کہ میں مچھلی کے شکار کو جاتا ہوں اُنہوں نے اُس سے کہا ہم بھی تیرے ساتھ چلینگے اور نکلکے فی الفور کشتی پر چڑھ پر اُس رات کو کچھ نہ پکڑا (۴) اور جب صبح ہولی تو یسوع کنارے پر کھڑا تھا لیکن شاگردوں نے نہ جانا کہ وہ یسوع ہی ہے (۵) تب یسوع نے اُنہیں کہا ای لڑکو تمہارے پاس کچھ کھانے کو ہی اُنہوں نے جواب دیا کہ نہیں (۶) اُس نے اُن سے کہا کشتی کی دہنی طرف جال ڈالو تو تم پاؤگے پس اُنہوں نے ڈالا تب مچھلیوں کی بہتایت سے اُسے کھینچ نہ سکے (۷) اِس لیئے اُس شاگرد نے جسے یسوع پیار کرتا تھا پطرس سے کہا کہ یہ خداوند

یسوع کي لاش رکھي تھي بیٹھے دیکھے (۱۳) جنھوں نے اُسے کہا
ای عورت تو کیوں روتي ھی اُس نے اُنھیں کہا اِس لیئے کہ وے
میرے خداوند کو لے گئے اور میں نہیں جانتي کہ اُنھوں نے اُسے
کہاں رکھا (۱۴) جب وہ یوں کہہ چکي تو پیچھے پھري اور یسوع
کو کھڑے دیکھا اور نہ پہچانا کہ وہ یسوع ھی (۱۵) یسوع نے اُسے
کہا کہ ای عورت تو کیوں روتي ھي کس کو ڈھونڈھتي ھی اُس
نے اُسے باغبان جانکے کہا کہ ای صاحب اگر اُس کو یہاں سے اُٹھایا
ھو تو مجھہ سے کہہ کہ اُسے کہاں رکھا ھی کہ میں اُسے لے جاؤنگي
(۱۶) یسوع نے اُسے کہا ای مریم وہ متوجہ ھوئي اور اُسے کہا ربوني
یعنے ای اُستاد (۱۷) یسوع نے کہا مجھہ کو مت چھو کیونکہ میں
ھنوز اُوپر اپنے باپ کے پاس نہیں گیا پر میرے بھائیوں پاس جا اور
اُنھیں کہہ کہ میں اُوپر اپنے باپ اور تمھارے باپ پاس اور اپنے
خدا اور تمھارے خدا پاس جاتا ھوں (۱۸) مریم مگدلیني آئي اور
شاگردوں سے کہا کہ میں نے خداوند کو دیکھا اور اُس نے مجھہ سے
یہہ باتین کہیں * (۱۹) پھر اُسي دن جو ھفتہ کا پہلا دن تھا شام
کے وقت جب اُس جگہہ کے دروازہ جہاں سب شاگرد جمع ھوئے
تھے یہودیوں کے ڈر سے بند تھے یسوع آیا اور بیچ میں کھڑا ھوا اور
اُنھیں کہا تم پر سلام (۲۰) اور یوں کہکے اپنے ھاتھوں اور پسلي کو
اُنھیں دکھایا تب شاگرد خداوند کو دیکھکے خوش ھوئے (۲۱) اور
یسوع نے پھر اُنھیں کہا تم پر سلام جس طرح باپ نے مجھے بھیجا
ھی میں بھي اُسي طرح تمھیں بھیجتا ھوں (۲۲) اُس نے یہہ کہکے
اُن پر پھونکا اور کہا کہ تم روح قدس لیو (۲۳) جن کے گناھوں کو
تم بخشو اُن کے گناہ بخشے جاتے ھیں جنھیں تم نہ بخشوگے نہ بخشے
جائینگے * (۲۴) اور تھوما اُن بارھوں میں سے ایک جس کا لقب
دیدموس تھا یسوع کے آتے وقت اُن کے ساتھہ نہ تھا (۲۵) تب اور
شاگردوں نے اُسے کہا کہ ھم نے خداوند کو دیکھا ھی پر اُس نے اُنھیں
کہا جب تک کہ میں اُس کے ھاتھوں میں کیلوں کے نشان نہ
دیکھوں اور کیلوں کے نشانوں میں اپني اُنگلي نہ ڈالوں اور اپنے ھاتھہ

نقودیمس بھی جو پہلے یسوع پاس رات کو گیا تھا آیا اور پچاس سیر کی اندل مُر اور عود ملاکے لایا (۴۰) پھر اُنہوں نے یسوع کی لاش لیکے سوتی کپڑے میں خوشبوئیں کے ساتھ جس طرح یہودیوں کے دفن کرنے میں یہودیوں کا دستور ہی کفنایا (۴۱) اور وہاں جس جگہہ کہ اُسے صلیب دی گئی تھی ایک باغ تھا اور اُس باغ میں ایک نئی قبر تھی جس میں کبھو کوئی نہ دھرا گیا تھا (۴۲) سو اُنہوں نے یسوع کو یہودیوں کی تیاری کے دن کے باعث وہیں رکھا کیونکہ یہہ قبر نزدیک تھی ۔

۲۰ باب

(۱) ہفتہ کے پہلے دن مریم مگدلینی تڑکے ایسا کہ ہنوز اندھیرا تھا قبر پر آئی اور پتھر کو قبر سے ٹلا ہوا دیکھا (۲) تب وہ شمعون پطرس اور اُس دوسرے شاگرد پاس جسے یسوع پیار کرتا تھا دوڑی آئی اور اُنہیں کہا کہ خداوند کو قبر سے نکال لے گئے اور ہم نہیں جانتے کہ اُنہوں نے اُسے کہاں رکھا (۳) پھر پطرس اور وہ دوسرا شاگرد نکلے اور قبر کی طرف گئے (۴) چنانچہ وے دونوں اِکٹھے دوڑے پر دوسرا شاگرد پطرس سے تڑھ گیا اور قبر پر پہلے پہنچا (۵) اُس نے جھککے سوتی کپڑے پڑے دیکھے پر وہ اندر نہ گیا (۶) تب شمعون پطرس اُس کے پیچھے پہنچا اور قبر کے اندر گیا اور سوتی کپڑے پڑے ہوئے دیکھے (۷) اور وہ رومال جس سے اُس کا سر بندھا تھا اُن سوتی کپڑوں کے ساتھ نہیں پر جدا لپیٹا ہوا ایک جگہہ پڑا دیکھا (۸) تب دوسرا شاگرد بھی جو قبر پر پہلے آیا تھا اندر گیا اور دیکھکے یقین کیا (۹) کیونکہ وے ہنوز اُس نوشتہ کو نہ جانتے تھے کہ مُردوں میں سے اُس کا جی اُٹھنا ضرور ہی (۱۰) تب وے شاگرد اپنے اپنے گھر میں پھر گئے ۔ (۱۱) لیکن مریم باہر قبر پر روتی کھڑی رہی اور روتے ہوئے جب کہ قبر میں جھککے نظر کی (۱۲) تو دو فرشتے سفید پوشاک میں ایک کو سرہانے اور دوسرے کو پائنتے جہاں

نے میري پوشاک بانٹ لي اور میرے کُرتے کے لیئے چِٹّیاں ڈالیں
پورا ہووے سو سپاہیوں نے ایسے ہي کیا * (۲۵) تب یسوع کي
صلیب پاس اُس کي ما اور اُس کي ما کي بہن مریم کلیوپس کي
جورو اور مریم مگدلینی کھڑي تھیں (۲۶) یسوع نے اپني ما کو اور
اُس شاگرد کو جسے وہ پیار کرتا تھا پاس کھڑے ہوئے دیکھکر اپني
ما کو کہا کہ ای عورت دیکھ یہہ تیرا بیٹا (۲۷) پھر اُس نے اُس
شاگرد کو کہا دیکھ یہہ تیري ما اور اُسي گھڑي وہ شاگرد اُسے اپنے
گھر لے گیا * (۲۸) بعد اُس کے یسوع نے جانکے کہ اب سب
باتیں پوري ہو چکیں یہہ کہا تاکہ نوشتہ پورا ہووے کہ میں پیاسا ہوں
(۲۹) وہاں ایک برتن سرکے سے بھرا ہوا دھرا تھا اُنہوں نے اِسفنج کو
سرکے میں تر کرکے اور زوفا کي ڈالھي پر رکھکے اُس کے منہہ میں
دیا (۳۰) پھر یسوع نے جب سرکا چکھا تو کہا پورا ہوا اور سر جھکاکے
جان دي (۳۱) پھر یہودیوں نے اِس لحاظ سے کہ لاشیں سبت کے
دن صلیبوں پر نہ رہ جاویں کیونکہ وہ دن طیاري کا تھا بلکہ بڑا
ہي سبت تھا پلاطوس سے عرض کي کہ اُن کي ٹانگیں توڑي اور
لاشیں اُتاري جائیں (۳۲) تب سپاہیوں نے آکے پہلے اور دوسرے کي
ٹانگیں جو اُس کے ساتھہ صلیب پر کھینچے گئے تھے توڑیں (۳۳) لیکن
جب اُنہوں نے یسوع کي طرف آکے دیکھا کہ وہ مر چکا ہی تو اُس
کي ٹانگیں نہ توڑیں (۳۴) پر سپاہیوں میں سے ایک نے بھالے سے
اُس کي پسلي چھیدي اور في‌الفور اُس سے لہو اور پاني نکلا (۳۵) اور
جس نے یہہ دیکھا گواہي دي اور اُس کي گواہي سچي ہی اور وہ
جانتا ہي کہ سچ کہتا ہی تاکہ تم ایمان لاؤ (۳۶) کیونکہ یہہ باتیں
ہوئیں کہ نوشتہ پورا ہووے کہ اُس کي کوئي ہڈي توڑي نہ جائیگي
(۳۷) اور پھر دوسرا نوشتہ اِس مضمون کا ہی کہ وے اُس پر جسے
اُنہوں نے چھیدا نظر کرینگے * (۳۸) اور بعد اُس کے یوسف ارمتیا نے
جو یسوع کا شاگرد تھا لیکن یہودیوں کے ڈر سے پوشیدہ میں پلاطوس
سے اِجازت چاہي کہ یسوع کي لاش کو لے جاوے اور پلاطوس
نے اِجازت دي سو وہ آکے یسوع کي لاش لے گیا (۳۹) اور

اختیار نہ ہوتا سو جس نے مجھے تیرے حوالہ کیا اُس کا گناہ زیادہ ہی
(۱۲) اُس وقت پلاطوس نے چاہا کہ اُسے چھوڑ دے پر یہودیوں نے چلّاکے
کہا کہ اگر تو اِس مرد کو چھوڑ دیتا ہی تو تو قیصر کا خیرخواہ نہیں
جو کوئی اپنے تئیں بادشاہ ٹھہراتا ہی وہ قیصر کا مخالف ہوکے بولتا
ہی۔ (۱۳) پلاطوس یہہ بات سنکر یسوع کو باہر لیا اور اُس مقام
میں جو چبوترہ اور عبرانی میں گبّاتا کہلاتا ہی مسند پر بیٹھا (۱۴) اور
فسح کی تیاری کا دن تھا اور چھٹے گھنٹے کے قریب تھا پھر اُس
نے یہودیوں کو کہا کہ دیکھو اپنا بادشاہ (۱۵) تب وے چلّائے کہ لے جا
لے جا اُسے صلیب دے پلاطوس نے اُنہیں کہا کیا میں تمہارے بادشاہ
کو صلیب دوں سردار کاہنوں نے جواب دیا کہ قیصر کے سوا ہمارا
کوئی بادشاہ نہیں ہی (۱۶) تب اُس نے اُسے اُن کے حوالہ کیا
کہ اُسے صلیب دی جاوے اور وے یسوع کو پکڑکے لے گئے (۱۷) سو
وہ اپنی صلیب اُٹھائے ہوئے اُس جگہہ کو جو کھوپڑی کا مقام کہلاتا
ہی جس کا ترجمہ عبرانی میں گلگتا ہی نکل گیا (۱۸) وہاں
اُنہوں نے اُسے اور اُس کے ساتھ دو اور کو صلیب پر کھینچا طرفوں
میں ایک ایک اور یسوع کو بیچ میں۔ (۱۹) اور پلاطوس نے ایک
کتبہ لکھا اور صلیب پر لگا دیا وہ لکھا یہہ تھا کہ یسوع ناصری
یہودیوں کا بادشاہ (۲۰) اُس کتبہ کو بہت سے یہودیوں نے پڑھا
اِس لیئے کہ وہ مقام جہاں یسوع صلیب پر کھینچا گیا تھا شہر کے
نزدیک تھا اور وہ عبرانی اور یونانی اور لاطینی میں لکھا تھا (۲۱) تب
یہودیوں کے سردار کاہنوں نے پلاطوس کو کہا کہ یہودیوں کا بادشاہ
مت لکھ بلکہ یہہ لکھہ کہ اُس نے کہا کہ میں یہودیوں کا بادشاہ ہوں
(۲۲) پلاطوس نے جواب دیا کہ میں نے جو لکھا سو لکھا۔ (۲۳) پھر
سپاہیوں نے جب یسوع کو صلیب پر کھینچ چکے تو اُس کے کپڑوں
کو لیا اور چار حصے کیئے ہر سپاہی کے لیئے ایک حصہ اور اُس کے
کُرتے کو بھی لیا اور کُرتا بن سیا سراسر بُنا ہوا تھا (۲۴) اِس لیئے
اُنہوں نے آپس میں کہا کہ ہم اُسے نہ پھاڑیں بلکہ اُس پر چٹھی ڈالیں
کہ یہہ کس کا ہوگا یہہ اِس لیئے ہوا کہ نوشتہ جو کہتا ہی کہ اُنہوں

کہ حق پر گواہی دوں سو جو کوئی کہ حق سے ہی میری آواز سنتا ہی
(۳۸) پلاطوس نے اُسے کہا کہ حق کیا ہی یہہ کہکے پھر یہودیوں پاس
باہر گیا اور اُنہیں کہا میں اُس کا کچھ قصور نہیں پاتا (۳۹) سو تمہارا
دستور ہی کہ میں فسح میں تمہارے لیئے ایک کو چھوڑ دوں کیا تم
چاہتے ہو کہ میں تمہارے لیئے یہودیوں کے بادشاہ کو چھوڑ دوں (۴۰) تب
اُن سبھوں نے پھر چلّاکے کہا کہ اِس کو نہیں بلکہ برابّاس کو پر برابّاس
بٹمار تھا *

۱۹ باب

(۱) تب پلاطوس نے یسوع کو پکڑکے کوڑے مارے (۲) اور سپاہیوں
نے کانٹوں کا تاج سجکے اُس کے سر پر رکھا اور اُسے ارغوانی پوشاک
پہناکے کہا (۳) ای یہودیوں کے بادشاہ سلام اور اُنہوں نے اُسے طمانچے
مارے (۴) تب پلاطوس نے پھر باہر جاکے اُنہیں کہا کہ دیکھو میں
اُسے تم پاس باہر لے آیا ہوں تاکہ تم جانو کہ میں اُس کا کچھ
قصور نہیں پاتا (۵) تب یسوع کانٹوں کا تاج رکھے اور ارغوانی پوشاک
پہنے ہوئے باہر آیا اور پلاطوس نے اُن سے کہا دیکھو اِس شخص
کو (۶) سو جب سردار کاہن اور پیادوں نے اُسے دیکھا تو چلّاکے کہا
کہ صلیب دے صلیب دے پلاطوس نے اُنہیں کہا تم ہی اُسے لو اور
صلیب دو کیونکہ میں اُس میں کچھ قصور نہیں پاتا (۷) یہودیوں
نے اُسے جواب دیا کہ ہم شریعت والے ہیں اور ہماری شریعت کے
مطابق وہ قتل کے لائق ہی اِس لیئے کہ اُس نے اپنے تئیں خدا کا
بیٹا ٹھہرایا * (۸) جب پلاطوس نے یہہ بات سنی تو زیادہ ڈرا
(۹) اور دیوان‌خانہ میں پھر اندر آکے یسوع سے کہا تو کہاں کا ہی ہر
یسوع نے اُسے کچھ جواب نہ دیا (۱۰) تب پلاطوس نے اُسے کہا
کہ تو مجھہ سے نہیں بولتا کیا تو نہیں جانتا کہ مجھے اِختیار ہی
چاہوں تو تجھے صلیب دوں اور چاہوں تو تجھے چھوڑ دوں (۱۱) یسوع
نے جواب دیا کہ اگر یہہ تجھے اُوپر سے دیا نہ جاتا تو مجھپر تیرا کچھ

(۲۳) یسوع نے اُسے جواب دیا اگر میں نے بُرا کہا تو برائی کی گواہی دے پر اگر اچھا کہا تو تو مجھے کیوں مارتا ہی (۲۴) اور حنا نے اُسے بندھا ہوا قیافا سردار کاہن کے پاس بھیجا تھا (۲۵) اور شمعون پطرس کھڑا ہوا تاپ رہا تھا سو اُنہوں نے اُسے کہا کیا تو اُس کے شاگردوں میں سے نہیں ہی اُس نے انکار کیا اور کہا کہ میں نہیں ہوں (۲۶) پھر سردار کاہن کے نوکروں میں سے ایک نے جو اُس شخص کا کہ جس کا کان پطرس نے کاٹ ڈالا تھا رشتہدار تھا کہا کیا میں نے تجھے اُس کے ساتھ باغیچہ میں نہیں دیکھا (۲۷) تب پطرس نے پھر انکار کیا اور وہیں مُرغ نے بانگ دی * (۲۸) تب یسوع کو قیافا پاس سے دیوان خانہ میں لائے اور یہ صبح کا وقت تھا اور وے خود دیوان خانہ میں نہ گئے تاکہ ناپاک نہ ہوویں بلکہ فسح کھاویں (۲۹) تب پیلاطوس اُن پاس نکل آیا اور کہا تم اِس مرد پر کیا فریاد کرتے ہو (۳۰) اُنہوں نے جواب میں اُس سے کہا کہ اگر یہ بدکردار نہ ہوتا تو ہم اُسے تیرے حوالہ نہ کرتے (۳۱) پیلاطوس نے اُنہیں کہا تم اُسے لے جاؤ اور اپنی شریعت کے مطابق اُس کی عدالت کرو یہودیوں نے اُسے کہا ہم کو روا نہیں کہ کسی کو جان سے مارویں (۳۲) یہ اِس لیئے ہوا تاکہ یسوع کی بات جو اُس نے اپنی موت کی طرح سے اِشارہ کرکے کہی تھی پوری ہووے (۳۳) تب پیلاطوس پھر دیوان‌خانہ میں داخل ہوا اور یسوع کو بُلا کہا کیا تو یہودیوں کا بادشاہ ہی (۳۴) یسوع نے اُسے جواب دیا تو یہ بات آپ سے کہتا ہی یا کہ اَوروں نے میرے حق میں تجھ سے کہا ہی (۳۵) پیلاطوس نے جواب دیا کیا میں یہودی ہوں تیری ہی قوم نے اور سردار کاہنوں نے تجھکو میرے حوالہ کیا تو نے کیا کیا ہی (۳۶) یسوع نے جواب دیا کہ میری بادشاہت اِس جہان کی نہیں اگر میری بادشاہت اِس جہان کی ہوتی تو میرے نوکر ٹرکی کرتے تاکہ میں یہودیوں کے حوالہ نہ ہوتا پر میری بادشاہت یہاں کی نہیں ہی (۳۷) تب پیلاطوس نے اُسے کہا تو بادشاہ ہی یسوع نے جواب دیا کہ جیسا آپ فرماتے ہیں بادشاہ ہوں میں اِس لیئے پیدا ہوا اور اِس واسطے دنیا میں آیا

لیئے ہوا تاکہ وہ کلام جو اُس نے کہا پورا ہو کہ جنہیں تو نے مجھے دیا میں نے اُن میں سے ایک کو بھی گم نہ کیا (۱۰) تب شمعون پطرس نے تلوار جو اُس پاس تھی کھینچی اور سردار کاہن کے نوکر پر چلائی اور اُس کا دہنا کان اُڑا دیا اُس نوکر کا نام ملکھوس تھا (۱۱) تب یسوع نے پطرس سے کہا اپنی تلوار میان میں کر کیا وہ پیالہ جو میرے باپ نے مجھ کو دیا میں نہ پیؤں (۱۲) تب سپاہی اور صوبہ‌دار اور یہودیوں کے پیادوں نے ملکے یسوع کو پکڑا اور باندھا (۱۳) اور پہلے اُسے اُناس پاس لے گئے کیونکہ وہ قیافا نام اُس برس کے سردار کاہن کا سسر تھا (۱۴) یہ وہی قیافا تھا جس نے یہودیوں کو صلاح دی کہ اُمت کے بدلے ایک کا مرنا بہتر ہی * (۱۵) پر شمعون پطرس اور دوسرا شاگرد یسوع کے پیچھے ہو لیئے کیونکہ اُس شاگرد اور سردار کاہن میں کچھ جان پہچان تھی اور وہ یسوع کے ساتھ سردار کاہن کے دالان میں گیا (۱۶) لیکن پطرس دروازے پر باہر کھڑا رہا تب وہ دوسرا شاگرد جو سردار کاہن سے کچھ جان پہچان رکھتا تھا باہر نکلا اور اُس سے جو دربانی کرتی تھی کہکے پطرس کو اندر لے آیا (۱۷) تب اُس چھوکری نے جو دربان تھی پطرس سے کہا کیا تو بھی اِس شخص کے شاگردوں میں سے نہیں وہ بولا کہ میں نہیں ہوں (۱۸) پر نوکر اور پیادہ کوئلوں کی آگ سُلگاکر جاڑے کے سبب سے کھڑے ہوئے تاپتے تھے اور پطرس اُن کے ساتھ کھڑا تاپ رہا تھا * (۱۹) تب سردار کاہن نے یسوع سے اُس کے شاگردوں اور اُس کی تعلیم کی بابت سوال کیا (۲۰) یسوع نے اُسے جواب دیا کہ میں نے آشکارا عالم سے باتیں کیں میں نے ہمیشہ عبادت‌خانوں اور ہیکل میں جہاں سب یہودی جمع ہوتے ہیں تعلیم دی اور پوشیدہ کچھ نہیں کہا (۲۱) تو مجھ سے کیوں پوچھتا ہی اُن سے پوچھ جنہوں نے مجھ سے سنا کہ میں نے اُنہیں کیا کہا دیکھ کہ وے جانتے ہیں جو میں نے کہا (۲۲) جب اُس نے یہ باتیں کہیں تب پیادوں میں سے ایک نے جو پاس کھڑا تھا یسوع کو طمانچہ مارکے کہا کیوں تو سردار کاہن کو ایسا جواب دیتا ہی

جس طرح سے کہ ہم ایک ہیں (۲۳) میں اُن میں اور تو مجھ میں تاکہ وے ایک ہوکے کامل ہوویں اور کہ دنیا جانے کہ تو نے مجھے بھیجا ہی اور جس طرح کہ تو نے مجھے پیار کیا تو نے اُنہیں بھی پیار کیا ہی (۲۴) ای باپ میں چاہتا ہوں کہ وے بھی جنہیں تو نے مجھے بخشا ہی جہاں میں ہوں میرے ساتھ ہوویں تاکہ وے میرے جلال کو جو تو نے مجھے بخشا ہی دیکھیں کیونکہ تو نے مجھے دنیا کی پیدایش سے آگے پیار کیا ہی (۲۵) ای عادل باپ دنیا نے تجھے نہیں جانا مگر میں نے تجھے جانا ہی اور اِنہوں نے جانا ہی کہ تو نے مجھے بھیجا (۲۶) اور میں نے تیرا نام اُن پر ظاہر کیا اور ظاہر کرونگا تاکہ وہ پیار جس سے تو نے مجھے پیار کیا ہی اُن میں ہو اور میں اُن میں ہوؤں *

۱۸ باب

(۱) یسوع یہہ باتیں کہکے اپنے شاگردوں کے ساتھ قدرون کے نالے کے پار گیا جہاں ایک باغیچہ تھا اُس میں وہ اور اُس کے شاگرد داخل ہوئے (۲) اور یہوداہ بھی جس نے اُسے پکڑوا دیا وہ جگہہ جانتا تھا کہ یسوع اکثر اپنے شاگردوں کے ساتھ وہاں جایا کرتا تھا (۳) تب یہوداہ سپاہیوں کا ایک دل اور سردار کاہنوں اور فریسیوں سے پیادہ ہوکے مشعلوں اور چراغوں اور ہتھیاروں کے ساتھ وہاں آیا (۴) اور یسوع نے سب کچھہ جو اُس پر ہونیوالا تھا جانکے آگے بڑھا اور اُن سے کہا کہ تم کسے ڈھونڈھتے ہو (۵) اُنہوں نے اُسے جواب دیا یسوع ناصری کو یسوع نے اُنہیں کہا کہ میں ہوں اُس وقت یہوداہ بھی جس نے اُسے پکڑوایا اُن کے ساتھ کھڑا تھا (۶) اور جونہیں اُس نے اُنہیں کہا کہ میں ہوں وے پیچھے ہٹے اور زمین پر گر پڑے (۷) تب اُس نے اُن سے پھر پوچھا کہ تم کسے ڈھونڈھتے ہو وے بولے یسوع ناصری کو (۸) یسوع نے جواب دیا میں نے تمہیں کہا کہ میں ہوں پس اگر تم مجھے ڈھونڈھتے ہو تو اِنہیں جانے دو (۹) یہہ اِس

نے وے حکم جو تو نے مجھے دیئے اُنہیں دیئے ہیں اور اُنہوں نے
اُنہیں قبول کیا اور یقین جانا کہ میں تجھ سے نکلا ہوں اور وے ایمان
لائے ہیں کہ تو نے مجھے بھیجا ہی (۹) میں اُن کے لیئے عرض
کرتا ہوں میں دنیا کے لیئے نہیں مگر اُن کے لیئے جنہیں تو نے
مجھے دیا ہی عرض کرتا ہوں کہ وے تیرے ہیں (۱۰) اور سب
میرے تیرے ہیں اور تیرے میرے ہیں اور میں اُن سے بزرگی پاتا ہوں
(۱۱) میں دنیا میں آگے نہ رہونگا پر وے دنیا میں ہیں اور میں
تجھ پاس آتا ہوں ای قدوس باپ اپنے ہی نام سے اُنہیں جنہیں تو
نے مجھے بخشا حفاظت سے رکھ تاکہ وے ہماری طرح ایک ہو
جاویں (۱۲) جب تک کہ میں اُن کے ساتھ دنیا میں تھا تب تک
میں نے تیرے نام سے اُن کی حفاظت کی بلکہ جنہیں مجھے دیا ہی
میں نے اُن کی نگہبانی کی اور کوئی اُن میں سے سوا ہلاکت کے
فرزند کے ہلاک نہیں ہوا تاکہ نوشتہ پورا ہو (۱۳) اور اب میں
تجھ پاس آتا ہوں اور میں یہہ باتیں دنیا میں کہتا ہوں تاکہ میری
خوشی اُن میں کامل ہو رہے (۱۴) میں نے تیرا کلام اُنہیں دیا
اور دنیا نے اُن سے دشمنی کی اِس لیئے کہ جیسا میں دنیا کا نہیں
ہوں وے بھی دنیا کے نہیں ہیں (۱۵) میں یہہ عرض نہیں کرتا کہ تو
اُنہیں دنیا میں سے اُٹھا لے پر یہہ کہ تو اُنہیں اُس شریر سے بچائے
(۱۶) جیسا کہ میں دنیا کا نہیں ہوں وے بھی دنیا کے نہیں ہیں
(۱۷) اُنہیں اپنی سچائی سے پاک کر تیرا کلام سچائی ہی (۱۸) جس
طرح تو نے مجھے دنیا میں بھیجا میں نے بھی اُنہیں دنیا میں
بھیجا ہی (۱۹) اور اُن کے واسطے میں اپنی تقدیس کرتا ہوں تاکہ
وے بھی سچائی سے مقدس ہوں (۲۰) میں صرف اُنہیں کے لیئے
نہیں بلکہ اُن کے لیئے بھی جو اُن کے کلام سے مجھپر ایمان لاوینگے
عرض کرتا ہوں (۲۱) تاکہ وے سب ایک ہوویں جیسا کہ تو ای
باپ مجھ میں اور میں تجھ میں کہ وے بھی ہم میں ایک ہوں
تاکہ دنیا ایمان لاوے کہ تو نے مجھے بھیجا ہی (۲۲) اور وہ جلال
جو تو نے مجھے دیا ہی میں نے اُنہیں دیا ہی تاکہ وے ایک ہوں

خدا سے نکلا ہوں (۲۸) میں باپ سے نکلا اور دنیا میں آیا ہوں۔ پھر دنیا سے رخصت ہوتا اور باپ پاس جاتا ہوں (۲۹) اُس کے شاگردوں نے اُسے کہا دیکھ اب تو صاف کہتا ہی اور تمثیل میں نہیں کہتا! (۳۰) اب ہم جانتے ہیں کہ تو سب کچھ جانتا ہی اور محتاج نہیں کہ کوئی تجھسے سوال کرے اِس سے ہم ایمان لائے کہ تو خدا سے نکلا ہی (۳۱) یسوع نے اُنہیں جواب دیا کیا اب تم ایمان لائے ہو (۳۲) دیکھو گھڑی آتی ہی بلکہ آ چکی کہ تم میں سے ہر ایک پراگندہ ہوکے اپنی راہ لیگا اور تم مجھے اکیلا چھوڑ دوگے تو بھی میں اکیلا نہیں کیونکہ باپ میرے ساتھ ہی (۳۳) میں نے تمہیں یہ باتیں کہیں تاکہ تم مجھ میں اطمینان پاؤ تم دنیا میں مصیبت اُٹھاؤگے لیکن خاطرجمع رکھو کہ میں نے دنیا کو جیتا ہی ۔

۱۷ باب

(۱) یسوع نے یہ باتیں فرمائیں اور اپنی آنکھیں آسمان کی طرف اُٹھائیں اور کہا ای باپ گھڑی آ پہنچی ہی اپنے بیٹے کو جلال بخش تاکہ تیرا بیٹا بھی تجھے جلال بخشے (۲) چنانچہ تو نے اُسے سب جسموں پر اختیار دیا ہی تاکہ وہ اُن سب کو جنہیں تو نے اُسے بخشا ہمیشہ کی زندگی دیوے (۳) اور ہمیشہ کی زندگی یہ ہی کہ وے تجھ کو اکیلا سچا خدا اور یسوع مسیح کو جسے تو نے بھیجا ہی جانیں (۴) میں نے زمین پر تیرا جلال ظاہر کیا ہی میں اُس کام کو جو تو نے مجھے کرنے کو دیا ہی تمام کر چکا (۵) اور ای باپ اب تو مجھے اپنے ساتھ اُس جلال سے جو میں دنیا کی پیدایش سے پیشتر تیرے ساتھ رکھتا تھا سرفراز کر (۶) میں نے تیرے نام کو اُن آدمیوں پر جنہیں تو نے دنیا میں سے مجھے دیا ظاہر کیا ہی وے تیرے تھے اور تو نے اُنہیں مجھے دیا ہی اور اُنہوں نے تیرے کلام پر عمل کیا ہی (۷) اب اُنہیں یہ جانتا ہی کہ سب چیزیں جو تو نے مجھے دی تیری طرف سے ہیں (۸) اِس لیئے کہ میں

گی گی اِس لیئے کہ وہ میری چیزوں سے پاویگی اور تمہیں دکھاویگی
(۱۵) سب چیزیں جو باپ کی ہیں میری ہیں اِس لیئے میں نے
کہا کہ وہ میری چیزوں سے لیگی اور تمہیں دکھاویگی (۱۶) تھوڑی دیر
اور مجھے نہ دیکھوگے اور پھر تھوڑی دیر اور مجھے دیکھوگے کیونکہ
میں باپ کے پاس جاتا ہوں (۱۷) تب اُس کے بعض شاگردوں نے آپس
میں کہا یہ کیا ہی جو وہ ہمیں کہتا ہی کہ تھوڑی دیر اور تم مجھے
نہ دیکھوگے اور پھر تھوڑی دیر اور تم مجھے دیکھوگے اور یہ اِس لیئے کہ
میں باپ پاس جاتا ہوں (۱۸) پھر اُنہوں نے کہا یہ کیا ہی جو وہ کہتا
ہی کہ تھوڑی دیر ہم نہیں جانتے کہ وہ کیا کہتا ہی (۱۹) سو یسوع نے جانا
کہ وے چاہتے ہیں کہ مجھسے سوال کریں تب اُنہیں کہا تم آپس میں
اُس کی بابت پوچھتے ہو جو میں نے کہا کہ تھوڑی دیر اور تم
مجھے نہ دیکھوگے اور پھر تھوڑی دیر اور تم مجھے دیکھوگے (۲۰) میں
تم سے سچ سچ کہتا ہوں کہ تم روؤگے اور نالہ کروگے پر دنیا خوش
ہوگی اور تم غمگین ہوگے لیکن تمہارا غم خوشی ہو جائیگا (۲۱) جب
عورت جننے لگتی ہی تو غمگین ہوتی ہی اِس لیئے کہ اُس
کی گھڑی آ پہنچی لیکن جب لڑکا جنی تو اِس خوشی سے کہ دنیا
میں ایک آدمی پیدا ہوا اُس درد کو پھر یاد نہیں کرتی (۲۲) پس
تم اب غمگین ہو پر میں تمہیں پھر دیکھونگا اور تمہارا دل خوش
ہوگا اور تمہاری خوشی کوئی تم سے چھین نہ لیگا (۲۳) اور تم اُس
دن مجھ سے کچھ سوال نہ کروگے میں تم سے سچ سچ کہتا ہوں جو
کچھ تم میرا نام لیکے باپ سے مانگوگے وہ تم کو دیگا (۲۴) اب
تک تم نے میرے نام سے کچھ نہیں مانگا مانگو کہ تم پاؤگے تاکہ
تمہاری خوشی کامل ہو (۲۵) میں نے یے باتیں تمثیلوں میں
تمہیں کہیں پر وہ وقت آتا ہی کہ میں تمہیں تمثیلوں میں پھر نہ
کہونگا بلکہ باپ کی صاف خبر تمہیں دونگا (۲۶) اُس دن تم میرے
نام سے مانگوگے اور میں تمہیں نہیں کہتا کہ میں باپ سے تمہارے
لیئے درخواست کرونگا (۲۷) اِس لیئے کہ باپ تو آپ ہی تمہیں
پیار کرتا ہی کیونکہ تم نے مجھے پیار کیا اور ایمان لائے ہو کہ میں

بلائیگا یعنے روح حق جو باپ سے نکلتی ہی آوے تو وہ میرے
لیئے گواہی دیگا (۲۷) اور تم بھی گواہی دوگے کیونکہ تم شروع سے میرے
ساتھ ہو ۔

۱۶ باب

(۱) میں نے یہ باتیں تمہیں کہیں تاکہ تم ٹھوکر نہ کھاؤ (۲) وے
تم کو عبادت خانوں سے نکال دینگے بلکہ وہ گھڑی آتی ہی کہ جو کوئی
تمہیں قتل کرے گمان کریگا کہ میں خدا کی بندگی بجا لاتا ہوں (۳) اور
تم سے ایسا سلوک اس لیئے کرینگے کہ انہوں نے نہ باپ کو جانا
اور نہ مجھے (۴) اور میں نے یہ باتیں تم سے کہیں تاکہ جب وہ
وقت آوے تو تم یاد کرو کہ میں نے تم سے کہیں اور میں نے شروع
میں یہ باتیں تمہیں نہ کہیں کیونکہ میں تمہارے ساتھ تھا (۵) لیکن
اب میں اُس پاس جس نے مجھے بھیجا جاتا ہوں اور تم میں
سے کوئی مجھ سے نہیں پوچھتا کہ تو کہاں جاتا ہی (۶) بلکہ اس
لیئے کہ میں نے یہ باتیں تم سے کہیں تمہارا دل غم سے بھر گیا
(۷) لیکن میں تمہیں سچ کہتا ہوں کہ تمہارے لیئے میرا جانا ہی
فائدہ ہی کیونکہ اگر میں نہ جاؤں تو تسلی دینیوالا تم پاس نہ آویگا
پر اگر میں جاؤں تو میں اُسے تم پاس بھیج دونگا (۸) اور وہ آکر
دنیا کو گناہ سے اور راستی سے اور عدالت سے تقصیروار ٹھہرائیگا (۹) گناہ
سے اس لیئے کہ وے مجھ پر ایمان نہیں لائے (۱۰) راستی سے
اس لیئے کہ میں اپنے باپ پاس جاتا ہوں اور تم مجھے پھر نہ
دیکھوگے (۱۱) عدالت سے اس لیئے کہ اس جہان کے سردار پر
حکم دیا گیا ہی (۱۲) میری اور بہت سی باتیں ہیں کہ میں
تمہیں کہوں پر اب تم اُن کی برداشت نہیں کر سکتے (۱۳) لیکن
جب وہ یعنے روح حق آوے تو وہ تمہیں ساری سچائی کی راہ
بتائیگی اس لیئے کہ وہ اپنی نہ کہیگی لیکن جو کچھ وہ سنیگی سو
بتائیگی اور تمہیں آیندہ کی خبریں دیگی (۱۴) وہ میری بزرگی

خوشي کامل ہو (۱۲) میرا حکم یہہ ہی کہ جیسے میں نے تمھیں پیار کیا ہی تم بھي ایک دوسرے کو پیار کرو (۱۳) کوئي شخص اُس سے زیادہ محبت نہیں کرتا کہ اپني جان اپنے دوستوں کے لیئے دے (۱۴) جو کچھہ کہ میں نے تمھیں فرمایا اگر تم کرو تو میرے دوست ہو (۱۵) بعد اِس کے میں تمھیں خادم نہ کہونگا کیونکہ خادم نہیں جانتا کہ اُس کا خداوند کیا کرتا ہی بلکہ میں نے تمھیں دوست کہا ہی کہ سب باتیں جو میں نے اپنے باپ سے سني ہیں میں نے تمھیں بتلائیں (۱۶) تم نے مجھے نہیں چُنا ہی بلکہ میں نے تمھیں چُنا ہی اور تمھیں مقرر کیا ہی کہ تم جاؤ اور میوہ لاؤ اور تمھارا میوہ باقي رہے تاکہ تم میرا نام لیکے جو کچھہ باپ سے مانگو وہ تمھیں دیوے (۱۷) میں تمھیں یہہ باتیں فرماتا ہوں کہ تم ایک دوسرے کو پیار کرو (۱۸) اگر دنیا تم سے دشمني کرتي ہی تو تم جانتے ہو کہ اُس نے تم سے آگے مجھہ سے دشمني کي (۱۹) اگر تم دنیا کے ہوتے تو دنیا اپنوں کو پیار کرتي لیکن اِس لیئے کہ تم دنیا کے نہیں بلکہ میں نے تمھیں دنیا سے چُنکے جدا کیا ہي اِس واسطے دنیا تم سے دشمني کرتي ہی (۲۰) اُس بات کو جو میں نے تم سے کہي یاد کرو کہ کوئي نوکر اپنے خاوند سے بڑا نہیں جب اُنھوں نے مجھے ستایا تو وے تمھیں بھي ستاوینگے اگر اُنھوں نے میرے کلام کو مانا ہی تو وے تمھارا بھي مانینگے (۲۱) لیکن یہہ سب کچھہ میرے نام کے سبب تم سے کرینگے کیونکہ وے اُسے جس نے مجھے بھیجا ہی نہیں جانتے (۲۲) اگر میں نہ آیا ہوتا اور اُنھیں نہ کہتا تو اُن کا گناہ نہ ہوتا لیکن اب اُن پاس اُن کے گناہ کا عذر نہیں (۲۳) وہ جو مجھہ سے عداوت کرتا ہي میرے باپ سے بھي عداوت کرتا ہی (۲۴) اگر میں اُن کے بیچ میں یے کام جو کسي دوسرے نے نہیں کیئے نہ کیئے ہوتا تو اُن کا گناہ نہ ہوتا پر اب تو اُنھوں نے دیکھا اور مجھہ سے اور میرے باپ سے دشمني کي (۲۵) لیکن یہہ ہوا تاکہ وہ کلام جو اُن کي شریعت میں لکھا ہی کہ اُنھوں نے مجھہ سے بےسبب دشمني کي پورا ہو (۲۶) پر جب کہ وہ تسلي دینیوالا جسے میں تمھارے لیئے باپ کي طرف سے

آوے تو تم ایمان لاؤ (۳۰) بعد اِس کے میں تمسے بہت کلام نہ کرونگا اِس لیئے کہ اِس جہان کا سردار آتا ہی اور مجھ میں اُس کی کوئی چیز نہیں (۳۱) لیکن اِس لئے ہوا ہے کہ دنیا جانے کہ میں باپ سے محبت رکھتا ہوں جس طرح باپ نے مجھے حکم دیا میں ویسا ہی کرتا ہوں اُٹھو یہاں سے چلیں *

۱۵ باب

(۱) میں سچا انگور کا درخت ہوں اور میرا باپ باغبان ہے (۲) ہر ڈالی مجھ میں میوہ نہیں لاتی وہ اُسے چھانٹ ڈالتا ہے اور ہر ایک جو میوہ لاتی ہے اُسے صاف کرتا ہے تاکہ وہ زیادہ میوہ لاوے (۳) اب تم اُس کلام کے سبب جو میں نے تمہیں کہا پاک ہو (۴) مجھ میں قائم رہو اور میں تم میں جس طرح کہ ڈالی آپ سے میوہ نہیں لا سکتی مگر جب کہ وہ انگور کے درخت میں قائم ہو اُسی طرح تم بھی نہیں مگر جب کہ مجھ میں قائم ہو (۵) انگور کا درخت میں ہوں تم ڈالیاں ہو وہ جو مجھ میں قائم رہتا ہے اور میں اُس میں وہی بہت میوہ لاتا ہے کیونکہ مجھ سے جدا تم کچھ نہیں کر سکتے (۶) اگر کوئی مجھ میں قائم نہ رہے تو وہ ڈالی کی طرح پھینک دیا جاتا اور سوکھ جاتا ہے اور لوگ اُنہیں بٹورتے ہیں اور آگ میں جھونکتے ہیں اور وے جل جاتی ہیں (۷) اگر تم مجھ میں قائم اور میری باتیں تم میں قائم رہیں تو جو چاہوگے مانگوگے اور تمہارے لیئے وہی ہوگا (۸) میرے باپ کا جلال اِسی سے ہے کہ تم بہت میوہ لاؤ سو تم میرے شاگرد ہوگے (۹) جیسا باپ نے مجھے پیار کیا ویسا ہی میں نے تمہیں پیار کیا تم میری محبت میں ثابت رہو (۱۰) اگر تم میرے حکموں پر عمل کرو تو تم میری محبت میں قائم رہوگے جیسے کہ میں نے اپنے باپ کے حکموں پر عمل کیا اور اُس کی محبت میں قائم ہوں (۱۱) میں نے یہ باتیں تمہیں کہیں تاکہ میری خوشی تم میں بھی رہے اور تمہاری

اور وہ تمہیں دوسرا تسلی دینیوالا بخشیگا کہ ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے
(۱۷) یعنے روح حق جسے دنیا حاصل نہیں کر سکتی کیونکہ اُسے نہ
دیکھتی ہی اور نہ اُسے جانتی ہی لیکن تم اُسے جانتے ہو کیونکہ وہ
تمہارے ساتھ رہتی ہی اور تم میں ہوویگی (۱۸) میں تمہیں یتیم
نہ چھوڑونگا میں تمہارے پاس آؤنگا (۱۹) اب تھوڑی دیر ہی کہ
دنیا مجھے پھر نہ دیکھیگی پر تم مجھے دیکھتے ہو اور اِس لیئے کہ
میں جیتا ہوں تم بھی جیؤگے (۲۰) اُس روز تم جانوگے کہ میں باپ
میں اور تم مجھ میں اور میں تم میں ہوں (۲۱) جس پاس
میرے احکام ہیں اور وہ اُن پر عمل کرتا ہی وہی مجھ سے محبت
رکھتا ہی اور وہ جو مجھ سے محبت رکھتا ہی میرے باپ کا پیارا
ہوگا اور میں اُسے پیار کرونگا اور اپنے تئیں اُس پر ظاہر کرونگا
(۲۲) یہوداہ نے نہ وہ جو اِسکریوتی تھا اُسے کہا ای خداوند یہہ کیونکر
ہی کہ تو آپ کو ہم پر ظاہر کیا چاہتا اور دنیا پر نہیں (۲۳) یسوع
نے جواب میں اُسے کہا اگر کوئی مجھے پیار کرتا ہی وہ میرے کلام پر
عمل کریگا اور میرا باپ اُسے پیار کریگا اور ہم اُس پاس آوینگے
اور اُس کے ساتھ رہینگے (۲۴) جو مجھے پیار نہیں کرتا میرے کلام پر
عمل نہیں کرتا اور یہہ کلام جو تم سنتے ہو میرا نہیں بلکہ باپ کا
ہی جس نے مجھے بھیجا ہی (۲۵) میں نے یہہ باتیں تمہارے ساتھ
ہوتے ہوئے تم سے کہیں (۲۶) لیکن وہ تسلی دینیوالا جو روح قدس
ہی جسے باپ میرے نام سے بھیجیگا وہی تمہیں سب چیزیں
سکھلاویگا اور سب باتیں جو کچھ کہ میں نے تمہیں کہی ہیں تمہیں
یاد دلاویگا (۲۷) سلام تم لوگوں کے لیئے چھوڑے جاتا ہوں اپنی سلامتی
میں تمہیں دیتا ہوں نہ جس طرح سے کہ دنیا دیتی ہی میں
تمہیں دیتا ہوں تمہارا دل نہ گھبراے اور نہ ڈرے (۲۸) تم سن چکے ہو
کہ میں نے تمکو کہا کہ میں جاتا ہوں اور تم پاس پھر آتا ہوں اگر تم
مجھے پیار کرتے تو تم میرے اِس کہنے سے کہ میں باپ پاس جاتا
ہوں خوش ہوتے کیونکہ میرا باپ مجھ سے بڑا ہی (۲۹) اور اب میں
نے تمہیں اُس کے واقع ہونے سے پیشتر کہا تاکہ جب وہ وقوع میں

۱۴ باب

(۱) تمہارا دل نہ گھبراوے تم خدا پر ایمان لاتے ہو مجھ پر بھی ایمان لاؤ (۲) میرے باپ کے گھر میں بہت مکان ہیں نہیں تو میں تمہیں کہتا میں جاتا ہوں تاکہ تمہارے لیئے جگہ طیار کروں (۳) اور جس حال کہ میں جاتا اور تمہارے لیئے جگہ طیار کرتا تو پھر آؤنگا اور تمہیں اپنے ساتھ لونگا تاکہ جہاں میں ہوں تم بھی ہو (۴) اور جہاں میں جاتا ہوں تم جانتے ہو اور راہ بھی جانتے ہو (۵) تھوما نے اُسے کہا ای خداوند ہم نہیں جانتے کہ تو کہاں جاتا ہی اور ہم کیونکر اُس راہ کو جان سکیں (۶) یسوع نے اُسے کہا راہ اور حق اور زندگی میں ہوں کوئی بغیر میرے وسیلے باپ کے پاس آ نہیں سکتا ہی (۷) اگر تم مجھے جانتے تو میرے باپ کو بھی جانتے اور اب تم اُسے جانتے ہو اور اُسے دیکھا ہی (۸) فیلبوس نے اُسے کہا ای خداوند باپ کو ہمیں دکھا کہ ہمیں کافی ہی (۹) یسوع نے اُسے کہا ای فیلبوس میں اِتنی مدت سے تمہارے ساتھ ہوں اور تو نے مجھے نہ جانا جس نے مجھے دیکھا ہی اُس نے باپ کو دیکھا ہی اور تو کیونکر کہتا ہی کہ باپ کو ہمیں دکھا (۱۰) کیا تو یقین نہیں کرتا کہ میں باپ میں ہوں اور باپ مجھ میں ہی یہ باتیں جو میں تمہیں کہتا ہوں میں آپ سے نہیں کہتا لیکن باپ جو مجھ میں رہتا ہی وہ یہ کام کرتا ہی (۱۱) میری بات یقین کرو کہ میں باپ میں ہوں اور باپ مجھ میں ہی اور نہیں تو اِن کاموں کے سبب مجھ پر ایمان لاؤ (۱۲) میں تم سے سچ سچ کہتا ہوں کہ جو مجھ پر ایمان لاتا ہی یہ کام جو میں کرتا ہوں وہ بھی کریگا اور اُن سے بھی بڑے کام کریگا کیونکہ میں اپنے باپ پاس جاتا ہوں (۱۳) اور جو کچھ تم میرے نام سے مانگوگے میں وہی کرونگا تاکہ باپ بیٹے میں جلال پاوے (۱۴) اگر تم میرے نام سے کچھ مانگوگے تو میں وہی کرونگا ۔ (۱۵) اگر تم مجھے پیار کرتے ہو تو میرے حکموں پر عمل کرو (۱۶) اور میں اپنے باپ سے درخواست کرونگا

بابت اُس نے کہا کون ھی (۲۵) تب اُس نے یسوع کے سینہ کی طرف زیادہ جھککے کہا ای خداوند وہ کون ھی (۲۶) یسوع نے جواب دیا جسکے میں نوالہ کو تر کرکے دیتا ھوں وھی ھی پھر اُس نے نوالہ تر کرکے شمعون کے بیٹے یہوداہ اِسکریوتی کو دیا (۲۷) اور بعد اُس نوالہ کے شیطان اُس میں سمایا تب یسوع نے اُسے کہا جو کچھ کہ تو کرتا ھی جلد کر (۲۸) پر اُن میں سے جو کھانے بیٹھے تھے کسی نے نہ جانا کہ یہہ اُس نے اُسے کس لیئے کہا (۲۹) کیونکہ بعضوں نے گمان کیا کہ اِس لیئے کہ یہوداہ کے پاس تھیلی تھی کہ یسوع اُسے یہہ کہتا تھا کہ جو ھم کو عید کے لیئے درکار ھی مول لے یا یہہ کہ محتاجوں کو کچھ دے (۳۰) پس وہ نوالہ لیکر فی‌الفور نکلا اور رات تھی * (۳۱) جب وہ چلا گیا یسوع نے کہا کہ اب اِبن آدم نے جلال پایا اوز خدا نے اُس کے باعث جلال پایا (۳۲) اگر خدا نے اُس سے جلال پایا ھو تو خدا اُسے بھی اپنے سے جلال دیگا اور اُسے فی‌الفور جلال دیگا (۳۳) ای بچو میں تھوڑی دیر تک تمھارے ساتھ ھوں تم مجھے ڈھونڈھوگے اور جیسا کہ میں نے یہودیوں سے کہا کہ جہاں میں جاتا ھوں تم نہیں آ سکتے ویسا اب میں تمھیں بھی کہتا ھوں (۳۴) میں تمھیں ایک نیا حکم دیتا ھوں کہ تم ایک دوسرے سے محبت رکھو جیسا میں نے تم سے محبت رکھی ایسے ھی تم بھی ایک دوسرے سے محبت رکھو (۳۵) اِس سے سب جانینگے کہ تم میرے شاگرد ھو اگر تم آپس میں محبت رکھو * (۳۶) شمعون پطرس نے اُس سے کہا ای خداوند تو کہاں جاتا ھی یسوع نے اُسے جواب دیا جہاں میں جاتا ھوں تو اب میرے پیچھے آ نہیں سکتا پر آگے کو میرے پیچھے آویگا (۳۷) پطرس نے اُسے کہا ای خداوند میں تیرے پیچھے کیوں اب نہیں آ سکتا میں تیرے لیئے اپنی جان دونگا (۳۸) یسوع نے اُسے جواب دیا کیا تو میرے لیئے اپنی جان دیگا میں تم سے سچ سچ کہتا ھوں کہ مُرغ بانگ نہ دیگا جب تک کہ تو تین مرتبہ میرا اِنکار نہ کرے *

اگر میں تجھے نہ دھوؤں تو میرے ساتھ تیرا حصہ نہ ہوگا (۹) شمعون پطرس نے اُس سے کہا کہ ای خداوند صرف میرے پاؤں نہیں بلکہ میرے ہاتھ اور سر بھی (۱۰) یسوع نے اُس سے کہا وہ جو نہایا گیا ہی سوا پاؤں دھونے کے محتاج نہیں بلکہ سراسر پاک ہی اور تم پاک ہو لیکن سب نہیں (۱۱) کیونکہ وہ تو اپنے پکڑوانیوالے کو جانتا تھا اِس لیئے اُس نے کہا تم سب پاک نہیں ہو (۱۲) جب وہ اُن کے پاؤں دھو چکا تھا اور اپنے کپڑے لیئے تھے پھر بیٹھکر اُنہیں کہا آیا تم جانتے ہو کہ میں نے تم سے کیا کیا (۱۳) تم مجھے اُستاد اور خداوند کہا کرتے ہو تم جو کہتے ہو کیونکہ میں ہوں (۱۴) پس جب کہ مجھ خداوند اور اُستاد نے تمہارے پاؤں دھوئے تو تمہیں بھی لازم ہی کہ ایک دوسرے کے پاؤں دھوؤ (۱۵) اِس لیئے میں نے تمہیں ایک نمونہ دیا ہی تاکہ جیسا میں نے تم سے کیا تم بھی کرو (۱۶) میں تم سے سچ سچ کہتا ہوں کہ نوکر اپنے آقا سے بڑا نہیں اور نہ وہ جو بھیجا گیا ہی اپنے بھیجنیوالے سے (۱۷) اگر تم یہ باتیں سمجھتے اور اُن پر عمل کرتے ہو تو مبارک ہو (۱۸) میں تم سب کی بابت نہیں کہتا میں جانتا ہوں جنہیں میں نے چنا ہی لیکن یہ ہوا تاکہ نوشتہ پورا ہووے اُس نے جو میرے ساتھ روٹی کھاتا ہی مجھ پر لات اٹھائی ہی (۱۹) اب میں تم سے اِس کے واقع ہونے سے پہلے کہتا ہوں کہ جب وہ واقع میں آوے تو تم ایمان لاؤ کہ میں ہی ہوں (۲۰) میں تم سے سچ سچ کہتا ہوں وہ جو اُس کو جسے میں بھیجتا ہوں قبول کرتا ہی مجھے قبول کرتا ہی اور وہ جو مجھے قبول کرتا ہی اُسے جس نے مجھے بھیجا قبول کرتا ہی (۲۱) یسوع یہ کہکے دل میں گھبرایا اور گواہی دیکے بولا میں تم سے سچ سچ کہتا ہوں کہ ایک تم میں سے مجھے پکڑوائیگا (۲۲) تب شاگرد ایک دوسرے کو دیکھنے لگے کہ اُس نے کس کی بابت کہا (۲۳) اور اُس کے شاگردوں میں سے ایک جسے یسوع پیار کرتا تھا یسوع کی چھاتی کی طرف جھکا ہوا کھانے میں شامل تھا (۲۴) تب شمعون پطرس نے اُسے اِشارہ کیا کہ دریافت کرے کہ وہ جس کی

بابت اُس نے کہا کون ہی (۲۵) تب اُس نے یسوع کے سینہ کی طرف زیادہ جھکے کہا ای خداوند وہ کون ہی (۲۶) یسوع نے جواب دیا جسے میں نوالہ کو تر کرکے دیتا ہوں وہی ہی پھر اُس نے نوالہ تر کرکے شمعون کے بیٹے یہوداہ اِسکریوتی کو دیا (۲۷) اور بعد اُس نوالہ کے شیطان اُس میں سمایا تب یسوع نے اُسے کہا جو کچھ کہ تو کرتا ہی جلد کر (۲۸) پر اُن میں سے جو کھانے بیٹھے تھے کسی نے نہ جانا کہ یہہ اُس نے اُسے کس لیئے کہا (۲۹) کیونکہ بعضوں نے گمان کیا کہ اِس لیئے کہ یہوداہ کے پاس تھیلی تھی کہ یسوع اُسے یہہ کہتا تھا کہ جو ہم کو عید کے لیئے درکار ہی مول لے یا یہہ کہ محتاجوں کو کچھ دے (۳۰) پس وہ نوالہ لیکر فی‌الفور نکلا اور رات تھی * (۳۱) جب وہ چلا گیا یسوع نے کہا کہ اب اِبن آدم نے جلال پایا اور خدا نے اُس کے باعث جلال پایا (۳۲) اگر خدا نے اُس سے جلال پایا ہو تو خدا اُسے بھی اپنے سے جلال دیگا اور اُسے فی‌الفور جلال دیگا (۳۳) ای بچو میں تھوڑی دیر تک تمہارے ساتھ ہوں تم مجھے ڈھونڈھوگے اور جیسا کہ میں نے یہودیوں سے کہا کہ جہاں میں جاتا ہوں تم نہیں آ سکتے ویسا اب میں تمہیں بھی کہتا ہوں (۳۴) میں تمہیں ایک نیا حکم دیتا ہوں کہ تم ایک دوسرے سے محبت رکھو جیسا میں نے تم سے محبت رکھی ایسے ہی تم بھی ایک دوسرے سے محبت رکھو (۳۵) اِس سے سب جانینگے کہ تم میرے شاگرد ہو اگر تم آپس میں محبت رکھو * (۳۶) شمعون پطرس نے اُس سے کہا ای خداوند تو کہاں جاتا ہی یسوع نے اُسے جواب دیا جہاں میں جاتا ہوں تو اب میرے پیچھے آ نہیں سکتا پر آگے کو میرے پیچھے آویگا (۳۷) پطرس نے اُسے کہا ای خداوند میں تیرے پیچھے کیوں اب نہیں آ سکتا میں تیرے لیئے اپنی جان دونگا (۳۸) یسوع نے اُسے جواب دیا کیا تو میرے لیئے اپنی جان دیگا میں تم سے سچ سچ کہتا ہوں کہ مُرغ بانگ نہ دیگا جب تک کہ تو تین مرتبہ میرا اِنکار نہ کرے *

اگر میں تجھے نہ دھوؤں تو میرے ساتھ تیرا حصہ نہ ہوگا (۹) شمعون پطرس نے اُس سے کہا کہ ای خداوند صرف میرے پاؤں نہیں بلکہ میرے ہاتھ اور سر بھی (۱۰) یسوع نے اُس سے کہا وہ جو نہایا گیا ہی سوا پاؤں دھونے کے محتاج نہیں بلکہ سراسر پاک ہی اور تم پاک ہو لیکن سب نہیں (۱۱) کیونکہ وہ تو اپنے پکڑوانیوالے کو جانتا تھا اِس لیئے اُس نے کہا تم سب پاک نہیں ہو (۱۲) جب وہ اُن کے پاؤں دھو چکا تھا اور اپنے کپڑے لیئے تھے پھر بیٹھکر اُنہیں کہا آیا تم جانتے ہو کہ میں نے تم سے کیا کیا (۱۳) تم مجھے اُستاد اور خداوند کہا کرتے ہو تم جو کہتے ہو کیونکہ میں ہوں (۱۴) پس جب کہ مجھ خداوند اور اُستاد نے تمہارے پاؤں دھوئے تو تمہیں بھی لازم ہی کہ ایک دوسرے کے پاؤں دھوؤ (۱۵) اِس لیئے میں نے تمہیں ایک نمونہ دیا ہی تاکہ جیسا میں نے تم سے کیا تم بھی کرو (۱۶) میں تم سے سچ سچ کہتا ہوں کہ نوکر اپنے آقا سے بڑا نہیں اور نہ وہ جو بھیجا گیا ہی اپنے بھیجنیوالے سے (۱۷) اگر تم یہ باتیں سمجھتے اور اُن پر عمل کرتے ہو تو مبارک ہو* (۱۸) میں تم سب کی بابت نہیں کہتا میں جانتا ہوں جنہیں میں نے چنا ہی لیکن یہ ہوتا تاکہ نوشتہ پورا ہووے اُس نے جو میرے ساتھ روٹی کھاتا ہی مجھ پر لات اُٹھائی ہی (۱۹) اب میں تم سے اِس کے واقع ہونے سے پہلے کہتا ہوں کہ جب وہ واقع میں آوے تو تم ایمان لاؤ کہ میں ہی ہوں (۲۰) میں تم سے سچ سچ کہتا ہوں وہ جو اُس کو جسے میں بھیجتا ہوں قبول کرتا ہی مجھے قبول کرتا ہی اور وہ جو مجھے قبول کرتا ہی اُسے جس نے مجھے بھیجا قبول کرتا ہی (۲۱) یسوع یوں کہکے دل میں گھبرایا اور گواہی دیکے بولا میں تم سے سچ سچ کہتا ہوں کہ ایک تم میں سے مجھے پکڑوائیگا (۲۲) تب شاگرد شک میں ہوکے کہ اُس نے کس کی بابت کہا ایک دوسرے کو دیکھنے لگے (۲۳) اور اُس کے شاگردوں میں سے ایک جسے یسوع پیار کرتا تھا یسوع کی چھاتی کی طرف جھکا ہوا کھانے میں شامل تھا (۲۴) تب شمعون پطرس نے اُسے اِشارہ کیا کہ دریافت کرے کہ وہ جس کی

(۴۶) میں جہان میں نور ہوکے آیا ہوں تاکہ جو کوئی مجھپر ایمان لاوے اندھیرے میں نہ رہے (۴۷) اور اگر کوئی شخص میری باتیں سنے اور ایمان نہ لاوے تو میں اُس پر حکم نہیں کرتا کیونکہ میں اِس لیئے نہیں آیا کہ جہان پر حکم کروں بلکہ اِس لیئے کہ جہان کو بچاؤں (۴۸) وہ جو مجھے رد کر دیتا اور میری باتوں کو قبول نہیں کرتا اُس کے لیئے ایک حکم کرنیوالا ہی کلام جو میں نے کہا ہی وہی اُس کو پچھلے دن گنہگار ٹھہرائیگا (۴۹) کیونکہ میں نے تو آپ سے نہیں کہا بلکہ باپ نے جس نے مجھے بھیجا مجھے فرمان دیا کہ میں کیا بولوں اور میں کیا کہوں (۵۰) اور میں جانتا ہوں کہ اُس کا فرمان ہمیشہ کی زندگی ہی پس جو کچھ کہ میں کہتا ہوں جس طرح باپ نے مجھے کہا اُسی طرح کہتا ہوں *

۱۳ باب

(۱) عید فسح سے پہلے جب کہ یسوع نے جانا کہ میرا وقت آ پہنچا ہی کہ اِس جہان سے باپ پاس جاؤں سو جیسا وہ آگے اپنوں کو جو دنیا میں تھے پیار کرتا تھا ویسا ہی آخر تک پیار کرتا رہا (۲) اور جب شام کا کھانا چنا گیا تھا شیطان نے شمعون کے بیٹے یہوداہ اِسکریوتی کے دل میں ڈالا کہ اُسے پکڑوائے (۳) یسوع یہہ جانکر کہ باپ نے سب چیزیں میرے ہاتھوں میں دیں اور میں خدا کے پاس سے آیا اور خدا کے پاس جاتا ہوں (۴) کھانے سے اُٹھا اور اپنے کپڑے اُتار رکھے اور رومال لیکر اپنی کمر میں باندھا (۵) بعد اُس کے ایک باسن میں پانی ڈھالا اور شاگردوں کے پانو دھونے اور اُس رومال سے جو کمر میں بندھا تھا پونچھنے لگا (۶) پھر وہ شمعون پطرس تک آیا تب اُس نے اُس سے کہا ای خداوند تو میرے پانو دھوتا ہی (۷) یسوع نے جواب میں اُس سے کہا جو کہ میں کرتا ہوں اب تو نہیں جانتا پر بعد اُس کے جانیگا (۸) پطرس نے اُس سے کہا کہ آپ میرے پانو کبھی نہ دھوویں یسوع نے اُسے جواب دیا

دادل گرجا اوروں نے کہا کہ فرشتہ اُس سے بولا (۳۰) یسوع نے جواب دیا اور کہا کہ یہہ آواز میرے واسطے نہیں بلکہ تمہارے لیئے آئی (۳۱) اب اِس دنیا پر حکم ہوتا ہی اب اِس دنیا کا سردار نکال دیا جائیگا (۳۲) اور میں جو میں اگر زمین سے اُوپر اُٹھایا جاؤں تو سب کو اپنے پاس کھینچونگا (۳۳) اُس نے یہہ کہکے پتا دیا کہ وہ کس موت سے مرنے پر ہی (۳۴) لوگوں نے جواب میں کہا ہم نے شریعت سے سنا ہی کہ مسیح ابد تک رہیگا پھر تو کیونکر کہتا ہی کہ ضرور ہی کہ اِبن آدم اُٹھایا جاے یہہ اِبن آدم کون ہی (۳۵) یسوع نے اُنہیں کہا کہ نور تھوڑی اور دیر تک تمہارے درمیان ہی جب تک کہ نور تمہارے پاس ہی چلو تہ ہو کہ تاریکی تمہیں جا پکڑے اور وہ جو اندھیرے میں چلتا ہی نہیں جانتا کہ کدھر جاتا ہی (۳۶) جب تک نور تمہارے پاس ہی نور پر ایمان لاؤ تاکہ تم نور کے فرزند ہو یسوع نے یہہ باتیں کہیں اور جاکے اپنے تئیں اُن سے چھپایا * (۳۷) اور اگرچہ اُس نے اُن کے روبرو اِتنے معجزے دکھائے پر وے اُس پر ایمان نہ لائے (۳۸) تاکہ یسعیاہ نبی کا کلام جو اُس نے کہا پورا ہووے کہ اے خداوند ہمارے پیغام کو کس نے یقین کیا ہی اور خداوند کا بازو کس پر ظاہر ہوا ہی (۳۹) اِس لیئے وے ایمان نہ لا سکے کہ یسعیاہ نے پھر کہا (۴۰) اُس نے اُن کی آنکھیں اندھی کیں اور اُن کے دل سخت کیئے ہیں تا نہ ہو کہ وے آنکھوں سے دیکھیں اور دل سے سمجھیں اور رجوع لائیں اور میں اُنہیں چنگا کروں (۴۱) یسعیاہ نے یہہ فرمایا تھا جب اُس کے جلال کو دیکھا اور اُس کی بابت باتیں کیں * (۴۲) باوجود اُس کے سرداروں میں سے بھی بہت اُس پر ایمان لائے مگر فریسیوں کے باعث اُنہوں نے اِقرار نہ کیا تہ ہو کہ عبادتخانے سے خارج کیئے جائیں (۴۳) کیونکہ وے اُس بزرگی کو جو اِنسان سے ہوتی اُس بزرگی سے جو خدا کی طرف سے ہوتی زیادہ عزیز رکھتے تھے * (۴۴) یسوع نے پکارکے کہا وہ جو مجھ پر ایمان لاتا ہی مجھ پر نہیں بلکہ اُس پر جس نے مجھے بھیجا ایمان لاتا ہی (۴۵) اور وہ جو مجھے دیکھتا ہی میرے بھیجنے والے کو دیکھتا ہی

یسوع ایک گدھي کا بچہ پاکر اُس پر سوار ہوا جیسا کہ لکھا ہی
(۱۵) ای صیہون کي بیٹي مت ڈر دیکھ تیرا بادشاہ گدھي کے بچے
پر سوار ہوکے آتا ہی (۱۶) اُس کے شاگرد پہلے یے باتیں نہ
سمجھے لیکن جب یسوع اپنے جلال کو پہنچا تب اُنہوں نے یاد کیا
کہ یے باتیں اُس کے حق میں لکھي تھیں اور یہہ کہ اُنہوں نے اُسي
سے یہہ سلوک کیا (۱۷) تب اُن لوگوں نے جو اُس کے ساتھ تھے
جس وقت اُس نے لعزر کو قبر سے باہر بلایا اور مُردوں میں سے اُٹھایا
تھا گواہي دي (۱۸) اِس باعث وہ بھیڑ اُس کے اِستقبال کو نکلي
کیونکہ اُنھوں نے سنا کہ اُس نے یہہ معجزہ دکھلایا (۱۹) تب فریسیوں
نے آپس میں کہا تم دیکھتے ہو کہ تم سے کچھ بن نہیں پڑتا دیکھو
کہ ایک عالم اُس کا پیرو ہو چلا * (۲۰) اور اُن کے درمیان جو عید
میں پرستش کرنے آئے تھے بعضے یونانی تھے (۲۱) وے فیلبوس
کے پاس جو بیتصیدائے جلیل کا تھا آئے اور اُس سے عرض کي
اور کہا کہ ای صاحب ہم چاہتے ہیں کہ یسوع کو دیکھیں (۲۲) فیلبوس
نے آکے اندریاس سے کہا اور پھر اندریاس اور فیلبوس نے یسوع کو
خبر دي * (۲۳) یسوع نے اُنھیں یہہ جواب دیا اور کہا کہ وقت آیا
کہ اِبن آدم جلال پاوے (۲۴) میں تم سے سچ سچ کہتا ہوں کہ گیہوں
کا دانہ اگر زمین میں گرکے مر نہ جاوے تو اکیلا رہتا ہی پر اگر وہ
مرے تو بہت سا پھل لاتا ہی (۲۵) جو اپني جان کو عزیز رکھتا ہی
اُسے کھوئیگا اور وہ جو اِس جہان میں اپني جان سے عداوت رکھتا
ہی اُسے ہمیشہ کي زندگي کے لیئے محفوظ رکھیگا (۲۶) اگر کوئي
میري خدمت کرے تو چاہیئے کہ وہ میري پیروي کرے اور جس
جگہہ میں ہوں میرا خادم بھي وہیں ہوگا اگر کوئي میري خدمت
کرے تو باپ اُس کي عزت کریگا (۲۷) اب میري جان گھبراتي ہی
اور میں کیا کہوں کہ ای باپ مجھے اِس گھڑي سے بچا لیکن میں
تو اِسي گھڑي کے لیئے آیا ہوں (۲۸) ای باپ اپنے نام کو جلال
بخش وونہیں آسمان سے آواز آئي کہ میں نے جلال بخشا ہی اور پھر
جلال بخشونگا (۲۹) تب لوگوں نے جو حاضر تھے یہہ سنکے کہا کہ

میں گیا اور اپنے شاگردوں کے ساتھ وہاں گذران کرنے لگا * (۵۵) اور یہودیوں
کی عید فسح نزدیک تھی اور بہتیرے عید کے پہلے اُس نواحی سے یروشلم
کو گئے تاکہ اپنے تئیں پاک کریں (۵۶) تب اُنہوں نے یسوع کی تلاش
کی اور ہیکل میں ٹھہرے ہوئے آپس میں کہا کہ تم کیا گمان کرتے ہو کہ
وہ عید میں نہ آوے گا (۵۷) اور سردار کاہنوں اور فریسیوں نے یہ حکم
دیا تھا کہ اگر کوئی جانتا ہو کہ وہ کہاں ہے تو دکھلاوے تاکہ اُسے پکڑ لیں *

۱۲ باب

(۱) پھر یسوع فسح سے چھ روز آگے بیت عنیا میں جہاں لعزر تھا جو
مُوا تھا اور جسے اُس نے مُردوں میں سے اُٹھایا تھا آیا (۲) وہاں اُنہوں
نے اُس کے لیئے ضیافت کی اور مرتھا خدمت کرتی تھی پر لعزر ایک اُن
میں سے تھا جو اُس کے ساتھ کھانے بیٹھے تھے (۳) تب مریم نے آدھ سیر
سچے جٹامانسی کا عطر لیکر یسوع کے پاؤں پر ملے اور اپنے
بالوں سے اُس کے پاؤں پونچھے اور گھر عطر کی بو سے بھر گیا تھا (۴) تب
یہوداہ اسکریوتی نے جو شمعون کا بیٹا اور اُس کے شاگردوں میں سے ایک
تھا جو اُسے پکڑوانا چاہتا تھا کہا کہ (۵) یہ عطر تین سو دینار کو کیوں نہ
بیچا گیا اور محتاجوں کو نہ دیا گیا (۶) اُس نے یہ نہ اِس لیئے
کہا کہ محتاجوں کی کچھ فکر کرتا تھا پر اِس لیئے کہ وہ چور تھا اور توبڑا
ساتھ رکھتا تھا اور جو کچھ اُس میں پڑتا تھا اُٹھا لیتا تھا (۷) تب یسوع
نے کہا کہ اُسے چھوڑ دے کہ اُسنے یہ میرے کفن دفن کے دن کے لیئے رکھا تھا
(۸) کیونکہ محتاج ہمیشہ تمہارے ساتھ رہتے ہو پر میں ہمیشہ تمہارے ساتھ
نہیں (۹) اور یہودیوں کے بہت لوگ جان گئے کہ وہ وہاں ہے اور وہ
آئے نہ صرف یسوع کے سبب سے بلکہ اِس لیئے بھی کہ لعزر کو جسے اُس نے
جلایا تھا دیکھیں * (۱۰) تب سردار کاہنوں نے مشورت کی کہ لعزر کو
بھی جان سے مارڈالیں (۱۱) کیونکہ اُس کے سبب سے بہت یہودی جاتے
رہتے اور یسوع پر ایمان لاتے تھے * (۱۲) دوسرے روز بہت لوگ جو
عید میں آئے تھے یہ سنکے کہ یسوع یروشلم میں آتا ہے (۱۳) کھجور کے
درختوں کی ڈالیاں لیں اور اُس کے استقبال کو نکلے اور پکارے ہوشعنا
مبارک وہ جو خداوند کے نام سے آتا ہے اِسرائیل کا بادشاہ (۱۴) اور

یسوع اپنے دل سے پھر آہ کرتا ہوا قبر پر آیا وہ ایک غار تھا اور اُسپر ایک پتّیا دھری تھی (۳۹) یسوع کہتا ہی کہ پتھر اُٹھاؤ اُس مُردے کی بہن مرتھا اُس سے کہتی ہی ای خداوند اُس سے تو اب بدبو آتی ہی کیونکہ اُسے چار دن ہوئے (۴۰) یسوع اُس سے کہتا ہی کیا میں نے تجھے نہیں کہا کہ اگر تو اِیمان لاوے تو خدا کا جلال دیکھیگی (۴۱) تب اُنہوں نے پتّیئے کو وہاں سے جہاں وہ مُردہ گڑا تھا اُٹھایا پھر یسوع نے اپنی آنکھیں اُٹھائیں اور کہا ای باپ میں تیرا شکر کرتا ہوں کہ تو نے میری سنی ہی (۴۲) اور میں نے جانا کہ تو میری نت سنتا ہی پر اِن لوگوں کے باعث جو آسپاس کھڑے ہیں میں نے یہہ کہا تاکہ وے اِیمان لاویں کہ تو نے مُجھے بھیجا ہی (۴۳) اور یہہ کہکے بلند آواز سے چِلّایا کہ ای لعزر باہر نکل آ (۴۴) تب وہ جو مر گیا تھا کفن سے ہاتھ و پانو بندھے ہوئے نکل آیا اور اُس کا چہرہ گرداگرد رومال سے لپیٹا ہوا تھا یسوع نے اُنہیں کہا اُسے کھول دو اور جانے دو (۴۵) تب یہودیوں میں سے بہتیرے جو مریم کنے آئے تھے اور یے کام جو یسوع نے کیئے دیکھے تھے اُس پر اِیمان لائے (۴۶) پر اُن میں سے بعضوں نے فریسیوں کے پاس جاکے وے کام جو یسوع نے کیئے تھے بیان کیئے ** (۴۷) تب سردار کاہنوں اور فریسیوں نے صدر مجلس جمع کی اور کہا کہ ہم کیا کرتے ہیں کہ یہہ مرد بہت معجزہ دکھاتا ہی (۴۸) اگر ہم اُسے یونہیں چھوڑیں تو سب اُس پر اِیمان لاوینگے اور رومی آکے ہمارے ملک اور قومیت کو بھی لے لینگے (۴۹) اور اُن میں سے ایک نے قیافا نام جو اُس سال سردار کاہن تھا اُن سے کہا تم کچھ نہیں جانتے (۵۰) اور نہ اندیشہ کرتے ہو کہ ہمارے لیئے یہہ بہتر ہی کہ ایک آدمی قوم کے بدلے مرے اور نہ کہ ساری قوم ہلاک ہووے (۵۱) اُس نے یہہ اپنی طرف سے نہ کہا لیکن اُس سبب سے کہ اُس برس سردار کاہن تھا پیش‌خبری کی کہ یسوع اُس قوم کے واسطے مریگا (۵۲) اور نہ صرف اُس قوم کے واسطے بلکہ اِس واسطے بھی کہ وہ خدا کے فرزندوں کو جو پراگندہ ہوئے باہم جمع کرے (۵۳) سو وے اُسی روز سے آپس میں مشورت کرنے لگے کہ اُس کو جان سے ماریں (۵۴) اِس لیئے یسوع یہودیوں میں آگے کو ظاہرا نہ پھرا بلکہ وہاں سے بیابان کی نواحی کے اِفرائیم نام ایک شہر

ہم بھی چلیں تاکہ اُس کے ساتھ مریں (۱۷) پس یسوع نے آکے دریافت
کیا کہ چار دن ہوئے کہ اُسے قبر میں رکھا (۱۸) اور بیت عنیا یروسلم سے
نزدیک تخمیناً ایک پکے کوس کے قریب تھا (۱۹) اور بہت سے یہودی
مرتھا اور مریم کے پاس آئے تھے کہ اُن کے بھائی کی بابت اُن سے ماتم پرسی
کریں (۲۰) سو مرتھا نے جوں سنا کہ یسوع آتا ہی اُس کا اِستقبال کیا
پر مریم گھر میں بیٹھی رہی (۲۱) تب مرتھا نے یسوع کو کہا ای خداوند
اگر تو یہاں ہوتا تو میرا بھائی نہ مرتا (۲۲) لیکن میں جانتی ہوں کہ
اب بھی جو کچھ تو خدا سے مانگے خدا تجھے دیگا (۲۳) یسوع نے اُس
سے کہا تیرا بھائی پھر جی اُٹھیگا (۲۴) مرتھا نے کہا میں جانتی ہوں کہ
قیامت میں پچھلے دن پھر جی اُٹھیگا (۲۵) یسوع نے اُس سے کہا
قیامت اور زندگی میں ہی ہوں جو مجھپر ایمان لاوے۔اگرچہ وہ مر گیا ہو
تو بھی جیلیگا (۲۶) اور جو کوئی جیتا ہی اور مجھپر ایمان لاتا ہی کبھی
نہ مریگا کیا تو یہ یقین رکھتی ہی (۲۷) اُس نے اُس سے کہا ہاں ای
خداوند مجھے یقین ہی کہ خدا کا بیٹا مسیح جو دنیا میں آنیوالا تھا
تو ہی ہی (۲۸) وہ یہہ کہکے چلی گئی اور چپکے اپنی بہن مریم کو بلا کے
کہا کہ اُستاد آیا ہی اور تجھے بلاتا ہی (۲۹) وہ یہہ بات سنتے ہی جلد
اُٹھی اور اُس پاس آئی (۳۰) اور یسوع ہنوز بستی میں نہ پہنچا تھا بلکہ
اُسی جگہہ تھا جہاں مرتھا اُسے ملی تھی (۳۱) تب یہودی جو اُس کے
ساتھہ گھر میں تھے اور اُسے تسلی دیتے تھے یہہ دیکھکے کہ مریم جلد
اُٹھی اور باہر گئی اُس کے پیچھے ہو لیئے کہ وہ قبر پر
روئے جاتی ہی (۳۲) اور جب مریم وہاں جہاں یسوع تھا آئی اور اُسے
دیکھا تو اُس کے قدموں پر گرکے اُس سے کہا ای خداوند اگر تو یہاں ہوتا
تو میرا بھائی مر نہ جاتا (۳۳) جب یسوع نے اُس کو دیکھا کہ روتی ہی
اور یہودیوں کو بھی جو اُس کے ساتھہ آئے تھے کہ روتے ہیں تو دل سے آہ
ماری اور ماتم کیا (۳۴) اور کہا تم نے اُسے کہاں رکھا اُنہوں نے کہا ای
خداوند آ اور دیکھہ (۳۵) یسوع رویا (۳۶) تب یہودی بولے کہ دیکھو اُسے
کتنا پیار کرتا تھا (۳۷) پر اُن میں سے کہا کیا یہہ جس نے
اندھے کی آنکھیں کھولیں یہ نہ کر سکتا کہ یہہ شخص بھی نہ مرتا (۳۸) تب

یسوع اپنے دل سے پھر آہ کرتا ہوا قبر پر آیا وہ ایک غار تھا اور اُسپر ایک پتّیا دھری تھی (۳۹) یسوع کہتا ہی کہ پتھر اُٹھاؤ اُس مُردے کی بہن مرتھا اُس سے کہتی ہی ای خداوند اُس سے تو اب بدبو آتی ہی کیونکہ اُسے چار دن ہوئے (۴۰) یسوع اُس سے کہتا ہی کیا میں نے تجھے نہیں کہا کہ اگر تو اِیمان لاوے تو خدا کا جلال دیکھیگی (۴۱) تب اُنہوں نے پتّیئے کو وہاں سے جہاں وہ مُردہ گڑا تھا اُٹھایا پھر یسوع نے اپنی آنکھیں اُٹھائیں اور کہا ای باپ میں تیرا شکر کرتا ہوں کہ تو نے میری سنی ہی (۴۲) اور میں نے جانا کہ تو میری نت سنتا ہی پر اِن لوگوں کے باعث جو آسپاس کھڑے ہیں میں نے یہہ کہا تاکہ وے اِیمان لاویں کہ تو نے مجھے بھیجا ہی (۴۳) اور یہہ کہکے بلند آواز سے چِلّایا کہ ای لعزر باہر نکل آ (۴۴) تب وہ جو مر گیا تھا کفن سے ہاتھ و پانو بندھے ہوئے نکل آیا اور اُس کا چہرہ گرداگرد رومال سے لپیٹا ہوا تھا یسوع نے اُنہیں کہا اُسے کھول دو اور جانے دو (۴۵) تب یہودیوں میں سے بہتیرے جو مریم کنے آئے تھے اور یے کام جو یسوع نے کیئے دیکھے تھے اُس پر اِیمان لائے (۴۶) پر اُن میں سے بعضوں نے فریسیوں کے پاس جاکے وے کام جو یسوع نے کیئے تھے بیان کیئے ** (۴۷) تب سردار کاہنوں اور فریسیوں نے صدر مجلس جمع کی اور کہا کہ ہم کیا کرتے ہیں کہ یہہ مرد بہت معجزہ دکھاتا ہی (۴۸) اگر ہم اُسے یونہیں چھوڑیں تو سب اُس پر اِیمان لاوینگے اور رومی آکے ہمارے ملک اور قومیت کو بھی لے لینگے (۴۹) اور اُن میں سے ایک نے قیافا نام جو اُس سال سردار کاہن تھا اُن سے کہا تم کچھہ نہیں جانتے (۵۰) اور نہ اندیشہ کرتے ہو کہ ہمارے لیئے یہہ بہتر ہی کہ ایک آدمی قوم کے بدلے مرے اور نہ کہ ساری قوم ہلاک ہووے (۵۱) اُس نے یہہ اپنی طرف سے نہ کہا لیکن اُس سبب سے کہ اُس برس سردار کاہن تھا پیش‌خبری کی کہ یسوع اُس قوم کے واسطے مریگا (۵۲) اور نہ صرف اُس قوم کے واسطے بلکہ اِس واسطے بھی کہ وہ خدا کے فرزندوں کو جو پراگندہ ہوئے باہم جمع کرے (۵۳) سو وے اُسی روز سے آپس میں مشورت کرنے لگے کہ اُس کو جان سے ماریں (۵۴) اِس لیئے یسوع یہودیوں میں آگے کو ظاہرا نہ پھرا بلکہ وہاں سے بیابان کی نواحی کے اِفرائیم نام ایک شہر

ہم بھی چلیں تاکہ اُس کے ساتھ مریں (۱۷) پس یسوع نے آکے دریافت کیا کہ چار دن ہوئے کہ اُسے قبر میں رکھا (۱۸) اور بیت عنیا یروسلم سے نزدیک تخمیناً ایک پکے کوس کے قریب تھا (۱۹) اور بہت سے یہودی مرتھا اور مریم کے پاس آئے تھے کہ اُن کے بھائی کی بابت اُن سے ماتم برسبیل کریں (۲۰) سو مرتھا نے جوں سنا کہ یسوع آتا ہی اُس کا اِستقبال کیا پر مریم گھر میں بیٹھی رہی (۲۱) تب مرتھا نے یسوع کو کہا ای خداوند اگر تو یہاں ہوتا تو میرا بھائی نہ مرتا (۲۲) لیکن میں جانتی ہوں کہ اب بھی جو کچھ تو خدا سے مانگے خدا تجھے دیگا (۲۳) یسوع نے اُس سے کہا تیرا بھائی پھر جی اُٹھیگا (۲۴) مرتھا نے کہا میں جانتی ہوں کہ قیامت میں پچھلے دن پھر جی اُٹھیگا (۲۵) یسوع نے اُس سے کہا قیامت اور زندگی میں ہی ہوں جو مجھپر ایمان لاوے اگرچہ وہ مر گیا ہو تو بھی جیلیگا (۲۶) اور جو کوئی جیتا ہی اور مجھپر ایمان لاتا ہی کبھی نہ مریگا کیا تو یہ یقین رکھتی ہی (۲۷) اُس نے اُس سے کہا ہاں ای خداوند مجھے یقین ہی کہ خدا کا بیٹا مسیح جو دنیا میں آنیوالا تھا تو ہی ہی (۲۸) وہ یہ کہکے چلی گئی اور چپکے اپنی بہن مریم کو بلا کے کہا کہ اُستاد آیا ہی اور تجھے بلاتا ہی (۲۹) وہ یہ بات سنتے ہی جلد اُٹھی اور اُس پاس آئی (۳۰) اور یسوع ہنوز بستی میں نہ پہنچا تھا بلکہ اُسی جگہ تھا جہاں مرتھا اُسے ملی تھی (۳۱) تب یہودی جو اُس کے ساتھ گھر میں تھے اور اُسے تسلی دیتے تھے یہ دیکھکے کہ مریم جلد اُٹھی اور باہر گئی اُس کے پیچھے ہو لیئے کہ وہ قبر پر روئے جائی ہی (۳۲) اور جب مریم وہاں جہاں یسوع تھا آئی اور اُسے دیکھا تو اُس کے قدموں پر گرکے اُس سے کہا ای خداوند اگر تو یہاں ہوتا تو میرا بھائی مر نہ جاتا (۳۳) جب یسوع نے اُس کو دیکھا کہ روتی ہی اور یہودیوں کو بھی جو اُس کے ساتھ آئے تھے کہ روتے ہیں تو دل سے آہ ماری اور مضطرب ہوا (۳۴) اور کہا تم نے اُسے کہاں رکھا اُنہوں نے کہا ای خداوند آ اور دیکھ (۳۵) یسوع رویا (۳۶) تب یہودی بولے کہ دیکھو اُسے کیسا پیار کرتا تھا (۳۷) اُنمیں سے کئی نے کہا کیا یہ مرد جس نے اندھے کی آنکھیں کھولیں نہ کر سکا کہ یہ شخص بھی نہ مرتا (۳۸) تب

یردن کے پار اُس جگہہ جہاں یوحنا پہلے بپتسمہ دیا کرتا تہا پہر گیا اور وہاں رہا (۴۱) اور بہتوں نے اُس پاس جاکے کہا کہ یوحنا نے تو کوئی معجزہ نہیں دکہایا پر سب باتیں جو یوحنا نے اِس کے حق میں کہیں سچی تہیں (۴۲) اور وہاں بہت سے اُس پر اِیمان لائے *

۱۱ باب

(۱) اور لعزر نام ایک شخص بیت عنیا کا رہنیوالا جو مریم اور اُسکی بہن مرتہا کے گانو کا تہا بیمار تہا (۲) (وہی مریم جسنے خداوند کو عطر ملا اور اپنے بالوں سے اُس کے پانوں کو پونچہا تہا اُسی کا بہائی لعزر بیمار تہا) (۳) سو اُس کی بہنوں نے اُس کو یہہ کہلا بہیجا کہ ای خداوند دیکہہ جسے تو پیار کرتا ہی بیمار ہی (۴) یسوع نے سنکے کہا کہ یہہ موت کی بیماری نہیں لیکن خدا کی بزرگی کے لیئے ہی تاکہ اُس کے سبب سے خدا کے بیٹے کی بزرگی کی جاوے (۵) اور یسوع مرتہا کو اور اُس کی بہن اور لعزر کو پیار کرتا تہا (۶) سو جب اُس نے سنا کہ وہ بیمار ہی دو اور روز اُس جگہہ جہاں وہ تہا رہا (۷) پہر بعد اُس کے شاگردوں سے کہا آؤ ہم پہر یہودیہ میں جائیں (۸) شاگردوں نے اُس سے کہا ای ربی ابہی یہودیوں نے چاہا تہا کہ تجہے پتہراو کریں اور تو وہاں پہر جاتا ہی (۹) یسوع نے جواب دیا کہ کیا دن کے بارہ گہنٹے نہیں اگر کوئی دن کے وقت چلے تو وہ ٹہوکر نہیں کہاتا کیونکہ وہ اِس جہان کی روشنی دیکہتا ہی (۱۰) پر اگر کوئی رات کے وقت چلے تو وہ ٹہوکر کہاتا ہی کیونکہ اُس میں روشنی نہیں (۱۱) اُسنے یے باتیں کہیں اور بعد اُسکے اُن سے کہا کہ ہمارا دوست لعزر سو گیا ہی پر میں جاتا ہوں کہ اُسے جگاؤں (۱۲) تب اُس کے شاگردوں نے کہا ای خداوند اگر وہ سوتا ہی تو چنگا ہو جائیگا (۱۳) یسوع نے تو اُس کی موت کی بابت کہا پر اُنہوں نے خیال کیا کہ وہ نیند کے آرام کی بابت فرماتا تہا (۱۴) تب یسوع نے اُنہیں صاف کہا کہ لعزر مر گیا (۱۵) اور میں تمہارے لیئے اِسپر خوش ہوں کہ میں وہاں نہ تہا تاکہ تم اِیمان لاؤ پر آؤ اور اُس پاس جائیں (۱۶) تب تہوما نے جسے دیدمس کہتے ہیں اپنے ہمپیروؤں سے کہا آؤ

دانیں اُس کی نہیں جس میں دیو ہی کیا دیو اندھے کی آنکھیں کھول
سکتا ہی ** (۲۲) یروسلم میں تجدید کی عید ہوئی اور جاڑے کا موسم
تھا . (۲۳) اور یسوع ہیکل کے اندر سلیمانی اُسارے میں پھرتا تھا (۲۴) تب
یہودیوں نے اُسے آ گھیرا اور اُس سے کہا کہ تو کب تک ہمارے دل کو
اندھر میں رکھیگا اگر تو مسیح ہی تو ہم کو صاف کہہ دے (۲۵) یسوع
نے اُنہیں جواب دیا کہ میں نے تو تمہیں کہا اور تم نے یقین نہ کیا جو
کام میں اپنے باپ کے نام سے کرتا ہوں یہ میرے گواہ ہیں (۲۶) لیکن
تم ایمان نہیں لاتے کیونکہ جیسا میں نے تمہیں کہا تم میری بھیڑوں میں
سے نہیں (۲۷) میری بھیڑیں میری آواز سنتی ہیں اور میں اُنہیں
جانتا ہوں اور وے میرے پیچھے چلتی ہیں (۲۸) اور میں اُنہیں
ہمیشہ کی زندگی بخشتا ہوں اور وے کبھی ہلاک نہ ہونگی اور کوئی اُنہیں
میرے ہاتھ سے چھین نہ لیگا (۲۹) میرا باپ جس نے اُنہیں مجھے دیا
ہی سب سے بڑا ہی اور کوئی اُنہیں میرے باپ کے ہاتھ سے چھین نہیں
لے سکتا (۳۰) میں اور باپ ایک ہیں (۳۱) تب یہودیوں نے پھر پتھر
اٹھائے کہ اُس پر پتھراؤ کریں (۳۲) یسوع نے اُنہیں جواب دیا کہ میں
نے اپنے باپ کے بہت سے اچھے کام تمہیں دکھائے ہیں اُن میں سے کس
کام کے لیئے تم مجھے پتھراؤ کرتے ہو (۳۳) یہودیوں نے اُسے جواب دیا
اور کہا کہ ہم تجھے اچھے کام کے لیئے نہیں بلکہ اِس لیئے تجھے پتھراؤ
کرتے ہیں کہ تو کُفر کہتا ہی اور اِنسان ہوکے اپنے تئیں خدا بناتا ہی
(۳۴) یسوع نے اُنہیں جواب دیا کیا تمہاری شریعت میں یہ نہیں لکھا
ہی کہ میں نے کہا تم خدا ہو (۳۵) جب کہ اُس نے اُنہیں جن کے
پاس خدا کا کلام آیا خدا کہا اور ممکن نہیں کہ کتاب باطل ہو (۳۶) تم
اُسے جسے خدا نے مخصوص کیا اور جہان میں بھیجا کہتے ہو کہ تو کُفر
بکتا ہی کہ میں نے کہا میں خدا کا بیٹا ہوں (۳۷) اگر میں اپنے باپ
کے کرتا تو مجھ پر ایمان مت لاؤ (۳۸) لیکن اگر میں کرتا ہوں
اگر مجھ پر ایمان نہ لاؤ تو بھی کاموں پر ایمان لاؤ تاکہ تم جانو اور
سمجھو کہ باپ مجھ میں ہی اور میں اُس میں ہوں (۳۹) تب
پھر چاہا کہ اُسے پکڑ لیں پر وہ اُن کے ہاتھوں سے نکل گیا (۴۰) اور

بھیڑوں کو نام لیکے بلاتا ھی اور اُنھیں باھر لے جاتا ھی (۴) اور جب وہ اپنی بھیڑوں کو باھر نکالتا ھی تو اُن کے آگے آگے چلتا ھی اور بھیڑیں اُسکے پیچھے ھو لیتی ھیں کیونکہ وے اُس کی آواز پہچانتی ھیں (۵) اور وے بیگانہ کے پیچھے نہیں جاتیں بلکہ اُس سے بھاگتی ھیں اِس لیئے کہ بیگانوں کی آواز نہیں پہچانتیں (۶) یسوع نے یہہ تمثیل اُنھیں کہی لیکن وے نہ سمجھے کہ یہہ کیا باتیں تھیں جو وہ اُن سے کہتا تھا (۷) تب یسوع نے اُنھیں پھر کہا میں تم سے سچ سچ کہتا ھوں کہ بھیڑوں کا دروازہ میں ھوں (۸) سب جتنے مُجھ سے آگے آئے چور اور بٹمار ھیں پر بھیڑوں نے اُن کی نہ سنی (۹) دروازہ میں ھوں اگر کوئی شخص مجھ سے داخل ھو تو نجات پاویگا اور اندر باھر آئے جائیگا اور چراگاہ پائیگا (۱۰) چور نہیں آتا مگر چُرانے اور قتل کرنے اور ھلاک کرنے کو میں آیا ھوں تاکہ وے زندگی پاویں اور زیادہ حاصل کریں (۱۱) اچھا گڈریا میں ھوں اچھا گڈریا بھیڑوں کے لیئے اپنی جان دیتا ھی (۱۲) پر مزدور اور وہ جو گڈریا نہیں اور بھیڑوں کا مالک نہیں بھیڑیا آتے دیکھکر بھیڑوں کو چھوڑ دیتا ھی اور بھاگ جاتا ھی اور بھیڑیا اُنھیں پھاڑتا ھی اور بھیڑوں کو پراگندہ کرتا ھی (۱۳) مزدور بھاگتا ھی کیونکہ وہ مزدور ھی اور بھیڑوں کے لیئے فکر نہیں کرتا (۱۴) اچھا گڈریا میں ھوں اور اپنیوں کو پہچانتا ھوں اور میری مجھے جانتی ھیں (۱۵) جس طرح سے باپ مجھے جانتا ھی اُس طرح میں باپ کو جانتا ھوں اور میں بھیڑوں کے لیئے اپنی جان دیتا ھوں (۱۶) اور میری اور بھی بھیڑیں ھیں جو اِس بھیڑخانے کی نہیں ضرور ھی کہ میں اُنھیں بھی لاؤں اور وے میری آواز سنینگی اور ایک ھی گلّہ اور ایک ھی گڈریا ھوگا (۱۷) باپ مجھے اِس لیئے پیار کرتا ھی کہ میں اپنی جان دیتا ھوں تاکہ میں اُسے پھر لوں (۱۸) کوئی شخص اُسے مجھ سے نہیں لیتا پر میں اُسے آپ سے دیتا ھوں میرا اِختیار ھی کہ اُسے دوں اور میرا اِختیار ھی کہ اُسے پھر لوں یہہ حکم میں نے اپنے باپ سے پایا * (۱۹) تب یہودیوں کے بیچ اِن باتوں کے سبب پھر اِختلاف ھوا (۲۰) اور بہتوں نے اُن میں سے کہا کہ اُس کے ساتھ ایک دیو ھی اور وہ سڑی ھی تم اُس کی کیوں سنتے ھو (۲۱) اوروں نے کہا یہہ

کیا تم پھر سنا چاہتے ہو کیا تم بھی اُس کے شاگرد ہوگے (۲۸) تب اُنہوں نے اُسے ملامت کی اور کہا تو اُس کا شاگرد ہی ہم موسیٰ کے شاگرد ہیں (۲۹) ہم جانتے ہیں کہ خدا نے موسیٰ کے ساتھ کلام کیا پر ہم نہیں جانتے کہ یہ کہاں کا ہی (۳۰) اُس شخص نے جواب میں اُنہیں کہا اِس میں تعجب ہی کہ تم نہیں جانتے کہ یہ کہاں کا ہی اور اُس نے میری آنکھیں کھولی ہیں (۳۱) ہم جانتے ہیں کہ خدا گنہگاروں کی نہیں سنتا پر اگر کوئی خداپرست ہو اور اُس کی مرضی پر چلے تو اُس کی وہ سنتا ہی (۳۲) دنیا کے شروع سے سننے میں نہیں آیا کہ کسی نے جنم کے اندھے کی آنکھیں کھولی ہوں (۳۳) اگر یہ مرد خدا کی طرف سے نہ ہوتا تو کچھ نہ کر سکتا (۳۴) اُنہوں نے جواب میں اُس سے کہا تو تو بالکل گناہوں میں پیدا ہوا اور کیا ہم کو سکھاتا ہی تب اُنہوں نے اُسے خارج کر دیا (۳۵) یسوع نے سنا کہ اُنہوں نے اُسے خارج کر دیا تب اُسنے اُسے پاکر کہا کیا تو خدا کے بیٹے پر ایمان لاتا ہی (۳۶) اُس نے جواب میں کہا اے خداوند وہ کون ہی کہ میں اُس پر ایمان لاؤں (۳۷) یسوع نے اُس سے کہا تو نے تو اُسے دیکھا ہی اور جو تجھ سے بولتا ہی وہی ہی (۳۸) اُس نے کہا اے خداوند میں ایمان لاتا ہوں اور اُس نے اُسے سجدہ کیا ۔ (۳۹) تب یسوع نے کہا کہ میں عدالت کے لیئے اِس دنیا میں آیا ہوں تاکہ وے جو نہیں دیکھتے ہیں دیکھیں اور جو دیکھتے ہیں اندھے ہو جاویں (۴۰) اور فریسیوں نے جو اُس کے ساتھ تھے یہ باتیں سنکے اُس سے کہا کیا ہم بھی اندھے ہیں (۴۱) یسوع نے اُنہیں کہا اگر تم اندھے ہوتے تو گنہگار نہ ہوتے پر اب تم تو کہتے ہو کہ ہم دیکھتے ہیں اِس لیئے تمہارا گناہ رہتا ہی ۔

۱۰ باب

(۱) میں تم سے سچ سچ کہتا ہوں جو کہ دروازہ سے بھیڑوں میں داخل نہیں ہوتا بلکہ اور طرف سے اُوپر چڑھتا ہی وہ چور اور بٹمار ہی (۲) لیکن وہ جو دروازہ سے داخل ہوتا ہی بھیڑوں کا گڈریا ہی (۳) اُس کیلئے دربان کھولتا ہی اور بھیڑیں اُس کی آواز سنتی ہیں اور وہ اپنی

کہا کہ سلوآم کے حوض میں جا اور نہا سو میں جاکے نہایا اور بینا ہوا (۱۲) تب اُنہوں نے اُس سے کہا کہ وہ کہاں ہی اُس نے کہا میں نہیں جانتا * (۱۳) وے اُسے جو پہلے اندھا تھا فریسیوں پاس لے گئے (۱۴) اور جب کہ یسوع نے مٹی گوندھکے اُس کی آنکھیں کھولی تھیں سبت کا دن تھا (۱۵) پھر فریسیوں نے بھی اُس سے پوچھا کہ تو نے اپنی آنکھیں کیونکر پائیں اُس نے اُنہیں کہا کہ اُس نے میری آنکھوں پر گیلی مٹی لگائی اور میں نہایا اور بینا ہوا (۱۶) تب فریسیوں میں سے بعضوں نے کہا یہہ مرد خدا کی طرف سے نہیں کیونکہ سبت کے دن کو نہیں مانتا اوروں نے کہا کیونکر ہو سکتا ہی کہ گنہگار اِنسان ایسے معجزہ دکھائے سو اُن میں اِختلاف تھا (۱۷) اُنہوں نے اُس اندھے شخص کو پھر کہا تو اُس کے حق میں جس نے تیری آنکھیں کھولیں کیا کہتا ہی وہ بولا کہ وہ ایک نبی ہی (۱۸) پر یہودیوں نے یہہ بات یقین نہ کی کہ وہ اندھا تھا اور بینا ہوا جب تک کہ اُنہوں نے اُس شخص کے ما باپ کو جو بینا ہوا تھا بلایا (۱۹) اور اُن سے پوچھا کہ کیا یہہ تمہارا بیٹا ہی جسے تم کہتے ہو اندھا پیدا ہوا پھر وہ اب کیونکر دیکھتا ہی (۲۰) اُس کے ما باپ نے جواب میں اُنہیں کہا ہم جانتے ہیں کہ یہہ ہمارا بیٹا ہی اور یہہ کہ وہ اندھا پیدا ہوا (۲۱) لیکن یہہ ہم نہیں جانتے کہ وہ اب کیونکر دیکھتا ہی یا کس نے اُس کی آنکھیں کھولی ہیں ہم نہیں جانتے وہ بالغ ہی اُس سے پوچھو تو وہ اپنی آپ کہیگا (۲۲) اُس کے ما باپ یہودیوں سے ڈرتے تھے اور اِس لیئے اُنہوں نے یہہ کہا کیونکہ یہودیوں نے ایکا کیا تھا کہ اگر کوئی اِقرار کرے کہ وہ مسیح ہی تو عبادت‌خانہ سے خارج کیا جاوے (۲۳) اِس واسطے اُس کے ما باپ نے کہا کہ وہ بالغ ہی اُس سے پوچھو (۲۴) تب اُنہوں نے اُس شخص کو جو اندھا تھا پھر بلاکر کہا کہ خدا کی بزرگی کر ہم جانتے ہیں کہ یہہ مرد گنہگار ہی (۲۵) اُس نے جواب دیا اور کہا کہ میں نہیں جانتا کہ وہ گنہگار ہی کہ نہیں میں ایک بات جانتا ہوں کہ میں اندھا تھا اب بینا ہوں (۲۶) تب اُنہوں نے اُس سے پھر پوچھا کہ اُس نے تجھہ سے کیا کیا کیونکر اُس نے تیری آنکھیں کھولیں (۲۷) اُس نے اُنہیں جواب دیا میں نے تو تمھیں ابھی کہا اور تم نے نہ سنا

میرا باپ ہی جسے تم کہتے ہو کہ ہمارا خدا ہی وہ میری بزرگی کرتا ہی (۵۵) تم نے اُسے نہیں جانا لیکن میں اُسے جانتا ہوں اور اگر میں کہوں کہ میں اُسے نہیں جانتا تو میں تمہاری طرح جھوٹھا ہونگا پر میں اُسے جانتا ہوں اور اُس کے کلام پر عمل کرتا ہوں (۵۶) تمہارا باپ ابرہام بہت مشتاق تھا کہ میرے دن دیکھے چنانچہ اُس نے دیکھا اور خوش ہوا (۵۷) تب یہودیوں نے اُس سے کہا تیری عمر تو پچاس برس کی نہیں اور کیا تو نے ابرہام کو دیکھا ہی (۵۸) یسوع نے اُنہیں کہا میں تم سے سچ سچ کہتا ہوں پیشتر اُس سے کہ ابرہام ہو میں ہوں (۵۹) تب اُنہوں نے پتھر اُٹھائے کہ اُسے ماریں پر یسوع نے اپنے تئیں پوشیدہ کیا اور اُن کے بیچ سے گذرکر ہیکل سے نکلا اور یوں چلا گیا ٭

۹ باب

(۱) پھر اُس نے جاتے ہوئے ایک شخص کو جو جنم کا اندھا تھا دیکھا (۲) اور اُس کے شاگردوں نے اُس سے پوچھا کہ ای ربی گناہ کس نے کیا اِس شخص نے یا اُس کے ما باپ نے کہ یہہ اندھا پیدا ہوا (۳) یسوع نے جواب دیا نہ تو اِس شخص نے گناہ کیا نہ اُس کے ما باپ نے لیکن یوں ہوا تاکہ خدا کے کام اُس میں ظاہر ہوویں (۴) ضرور ہی کہ جس نے مجھے بھیجا میں اُس کے کاموں کو جب تک کہ دن ہی کروں رات آتی ہی اور کوئی اُس وقت کام نہیں کر سکتا (۵) جب تک میں جہاں میں ہوں جہاں کا نور ہوں (۶) یہہ کہکے اُس نے زمین پر تھوکا اور تھوک سے مٹی گوندھی اور وہ مٹی اُس اندھے کی آنکھوں پر لیپ کی (۷) اور اُس سے کہا جا اور سلوآم کے حوض میں (جس کا ترجمہ بھیجا ہوا ہی) نہا تب وہ جاکے نہایا اور بینا ہوکے آیا ٭ (۸) تب ہمسایوں نے [illegible] اُسے اندھا دیکھا تھا کہا کیا یہہ وہ نہیں جو بیٹھا ہوا بھیک [illegible] (۹) [illegible] نے کہا یہہ وہی ہی اوروں نے کہا یہہ اُس کی مانند [illegible] میں وہی ہوں (۱۰) پھر اُنہوں نے اُس سے کہا تیری [illegible] اُس نے جواب دیا اور کہا کہ ایک مرد نے [illegible] مٹی گوندھی اور میری آنکھوں پر لگائی اور مجھے

ب
ھا ھی کرتے ھو (۳۹) اُنھوں نے جواب میں اُس سے کہا ھمارا باپ
ھام ھی یسوع نے اُنھیں کہا اگر تم ابرھام کے فرزند ھوتے تو تم ابرھام کے
کام کرتے (۴۰) پر تم مجھے قتل کیا چاھتے ھو جو ایسا شخص ھی
حق بات جو میں نے خدا سے سنی تمھیں کہی یہہ ابرھام نے نہیں
یا (۴۱) تم اپنے باپ کے کام کرتے ھو تب اُنھوں نے اُس سے کہا ھم
حرام سے پیدا نہیں ھوئے ھمارا باپ ایک ھی یعنے خدا (۴۲) یسوع نے
اُنھیں کہا اگر خدا تمھارا باپ ھوتا تو تم مجھے عزیز جانتے کیونکہ میں
خدا سے نکلا اور آیا ھوں کیونکہ میں آپ سے نہیں آیا پر اُس نے مجھے
بھیجا (۴۳) تم میری عبارت کیوں نہیں سمجھتے اِس لیئے کہ میرا کلام
سن نہیں سکتے (۴۴) تم اپنے باپ شیطان سے ھو اور چاھتے ھو کہ اپنے
باپ کی خواھش کے موافق کرو وہ تو شروع سے قاتل تھا اور سچائی پر
ثابت نہ رھا کیونکہ اُس میں سچائی نہیں جب وہ جھوٹھ کہتا ھی تو
اپنے ھی سے کہتا ھی کیونکہ وہ جھوٹھا ھی اور جھوٹھ کا بانی ھی
(۴۵) پر تم اِس سبب سے کہ میں سچ کہتا ھوں مجھ پر ایمان نہیں لاتے
(۴۶) کون تم میں سے مجھ پر گناہ ثابت کرتا ھی اگر میں سچ کہتا ھوں
تم مجھ پر ایمان کیوں نہیں لاتے (۴۷) جو خدا کا ھی خدا کی باتیں
سنتا ھی تم اِس لیئے نہیں سنتے ھو کہ تم خدا کے نہیں ھو (۴۸) تب
یہودیوں نے جواب میں اُس سے کہا کیا ھم اچھا نہیں کہتے کہ تو سامری
ھی اور تیرے ساتھ ایک دیو ھی (۴۹) یسوع نے جواب دیا میرے ساتھ
دیو نہیں پر میں اپنے باپ کی عزت کرتا ھوں اور تم میری بےعزتی
کرتے ھو (۵۰) اور میں اپنی بزرگی نہیں ڈھونڈھتا ایک ھی جو ڈھونڈھتا
ھی اور حکم کرتا ھی (۵۱) میں تم سے سچ سچ کہتا ھوں اگر کوئی شخص
میرے کلام پر عمل کرے تو وہ ابد تک موت کو ھرگز نہ دیکھیگا (۵۲) تب
یہودیوں نے اُس سے کہا اب ھم نے جانا کہ تجھ پر ایک دیو ھی ابرھام مر
گیا اور انبیا بھی اور تو کہتا ھی کوئی شخص میرے کلام پر عمل کرے تو ابد
تک موت کا مزہ نہ چکھیگا (۵۳) کیا تو ھمارے باپ ابرھام سے بزرگتر
ھی اور وہ مر گیا انبیا بھی مر گئے تو اپنے تئیں کیا ٹھہراتا ھی (۵۴) یسوع
نے جواب دیا اگر میں اپنی بزرگی کرتا ھوں تو میری بزرگی کچھ نہیں پ

جاتا ہوں اور تم مجھے ڈھونڈھوگے اور اپنے گناہ میں مروگے جہاں میں جاتا
جاتا ہوں تم آ نہیں سکتے ہو (۲۲) تب یہودیوں نے کہا کیا وہ اپنے
تئیں مار ڈالیگا جو کہتا ہے جہاں میں جاتا ہوں تم آ نہیں سکتے ہو
(۲۳) اُس نے اُنہیں کہا تم نیچے سے ہو میں اوپر سے ہوں تم اِس جہان
کے ہو میں اِس جہان کا نہیں ہوں (۲۴) اِس لیئے میں نے تمہیں کہا
کہ تم اپنے گناہوں میں مروگے کیونکہ اگر تم ایمان نہیں لاؤ کہ میں ہی
ہوں تو تم اپنے گناہوں میں مروگے (۲۵) تب اُنہوں نے اُس سے کہا
تو کون ہے یسوع نے اُنہیں کہا وہی جو میں نے تمہیں شروع ہی سے کہا
(۲۶) مجھ پاس بہت باتیں ہیں کہ تمہارے حق میں کہوں اور حکم
کروں پر جسنے مجھے بھیجا ہے سچا ہے اور میں نے جو وہ باتیں جو میں
نے اُس سے سنی ہیں جہان کو کہتا ہوں (۲۷) وے نہ سمجھے کہ وہ اُن
سے باپ کی بابت کہتا تھا (۲۸) پھر یسوع نے اُنہیں کہا جب تم ابن
آدم کو اونچے پر چڑھاؤگے تب تم جانوگے کہ میں ہوں اور میں آپ سے
کچھ نہیں کرتا مگر جو میرے باپ نے مجھے سکھایا میں وہ باتیں کہتا
ہوں (۲۹) اور جسنے مجھے بھیجا ہے میرے ساتھ ہے باپ نے مجھے
اکیلا نہیں چھوڑا کیونکہ میں ہمیشہ ایسے کام کرتا ہوں جو اُسے خوش
آتے ہیں (۳۰) جب وہ یہ باتیں کہتا تھا تو بہتیرے اُس پر ایمان لائے
(۳۱) تب یسوع نے اُن یہودیوں کو جو اُس پر ایمان لائے تھے کہا اگر تم
میری بات پر ثابت رہوگے تو تم تحقیق میرے شاگرد ہوگے (۳۲) اور
سچائی کو جانوگے اور سچائی تم کو آزاد کریگی ۔ (۳۳) اُنہوں نے اُسے
جواب دیا ہم ابرہام کی نسل ہیں اور کسی کے غلام کبھو نہ تھے تو کیونکر
کہتا ہے تم آزاد کیئے جاؤگے (۳۴) یسوع نے اُنہیں جواب دیا میں
تم سے سچ سچ کہتا ہوں کہ جو کوئی گناہ کرتا ہے گناہ کا غلام ہے
(۳۵) اور غلام ہمیشہ گھر میں نہیں رہتا بیٹا ابد تک رہتا ہے (۳۶) پس
اگر بیٹا تم کو آزاد کرے تحقیق آزاد ہوگے (۳۷) میں جانتا ہوں
کہ تم ابرہام کی نسل ہو تم میرے قتل کرنے کی فکر میں ہو کیونکہ تم
میں میری بات جگہ نہیں پاتی (۳۸) میں نے جو کچھ اپنے باپ کے
پاس دیکھا ہے وہی کہتا ہوں تم نے جو اپنے باپ کے پاس

تو توریت میں ہم کو حکم دیا ہی کہ ایسیوں کو سنگسار کریں پر تو کیا
کہتا ہی (۶) اُنہوں نے آزمایش کے لیئے یہہ کہا تاکہ اُس پر نالش کی
وجہ پاویں پر یسوع جھکے اُنگلی سے زمین پر لکھنے لگا (۷) اور جب
وے اُس سے سوال کرتے گئے تو اُس نے سیدھا ہوکر اُنہیں کہا جو کہ تم
میں بیگناہ ہی پہلے وہی اُسے پتھر مارے (۸) اور پھر جھکے زمین پر
لکھا (۹) اور وے یہہ سنکر دل ہی دل میں آپ کو گنہگار سمجھکے بڑوں
سے لیکے چھوٹوں تک ایک ایک کرکے چلے گئے اور یسوع اکیلا رہ گیا اور
عورت بیچ میں کھڑی رہی (۱۰) تب یسوع نے سیدھا ہوکر عورت کے
سوا کسی کو نہ دیکھا اور اُس سے کہا ای عورت وے تیرے نالش کرنیوالے
کہاں ہیں کیا کسنے تجھپر حکم نہ کیا (۱۱) وہ بولی ای خداوند کسی
نے نہیں یسوع نے اُس سے کہا میں بھی تجھپر حکم نہیں کرتا جا اور پھر
گناہ نہ کر** (۱۲) تب یسوع نے پھر اُنہیں کہا جہان کا نور میں ہوں
جو میری پیروی کرتا ہی اندھیرے میں نہ چلیگا بلکہ زندگی کا نور
پاویگا (۱۳) تب فریسیوں نے اُس سے کہا تو اپنے حق میں گواہی دیتا
ہی تیری گواہی سچ نہیں (۱۴) یسوع نے جواب دیا اور اُنہیں کہا اگرچہ
میں اپنی بابت گواہی دیتا ہوں تو بھی میری گواہی سچ ہی کیونکہ
میں جانتا ہوں کہ میں کہاں سے آیا ہوں اور میں کہاں کو جاتا ہوں پر
تم نہیں جانتے کہ میں کہاں سے آیا ہوں اور کہاں کو جاتا ہوں (۱۵) تم
جسم کے مطابق حکم کرتے ہو میں کسی پر حکم نہیں کرتا (۱۶) اور اگر
میں حکم کروں تو میرا حکم حق ہی کیونکہ میں اکیلا نہیں پر میں اور
باپ جسنے مجھے بھیجا (۱۷) تمہاری شریعت میں یہہ بھی لکھا ہی
کہ دو آدمیوں کی گواہی سچ ہی (۱۸) ایک تو میں ہوں جو اپنی بابت
گواہی دیتا ہوں اور ایک باپ جسنے مجھے بھیجا ہی میرے لیئے گواہی
دیتا ہی (۱۹) تب اُنہوں نے اُس سے کہا تیرا باپ کہاں ہی یسوع نے
جواب دیا تم نہ مجھے جانتے اور نہ میرے باپ کو اگر تم مجھے جانتے
تو میرے باپ کو بھی جانتے (۲۰) یسوع نے یہہ باتیں ہیکل کے اندر
بیت المال میں تعلیم دیتے ہوئے کہیں اور کسی نے اُس پر ہاتھ نہ ڈالا
کہ اُس کا وقت ہنوز نہ آیا تھا (۲۱) تب یسوع نے پھر اُنہیں کہا میں

اگر کوئی پیاسا ہو مجھ پاس آوے اور پیئے (۳۸) جو مجھپر ایمان لاتا ہی
اُس کے بدن سے جیسا کتاب کہتی ہی جیتے پانی کی ندیاں جاری
ہونگی (۳۹) اُس نے یہہ روح کی بابت کہا جسے وے جو اُس پر
ایمان لاے پانے پر تھے کیونکہ روح قدس اب تک نہ اُتری تھی اِس لیئے
کہ یسوع ہنوز اپنے جلال کو نہ پہنچا تھا ۔ (۴۰) تب اُن لوگوں میں سے
بہتیروں نے یہہ سنکر کہا فی الحقیقت یہی وہ نبی ہی ۔ (۴۱) اوروں نے
کہا یہہ مسیح ہی پر بعضوں نے کہا کیا مسیح جلیل سے آتا ہی (۴۲) کیا
کتابوں میں یہہ بات نہیں کہ مسیح داؤد کی نسل سے اور بیت لحم
کی بستی سے جہاں داؤد تھا آتا ہی (۴۳) سو لوگوں میں اُس کی بابت
اختلاف ہوا (۴۴) اور بعضوں نے چاہا تھا کہ اُسے پکڑلیں پر کسی نے اُس
پر ہاتھہ نہ ڈالے ۔ (۴۵) تب پیادے سردار کاہنوں اور فریسیوں کے پاس
آئے اور اُنہوں نے اُن سے کہا تم اُسے کیوں نہ لائے (۴۶) پیادوں نے جواب
دیا کہ ہرگز کسی شخص نے اِس آدمی کی مانند کلام نہیں کیا (۴۷) تب
فریسیوں نے اُنہیں جواب دیا کیا تم بھی گمراہ کیئے گئے ہو (۴۸) کیا
کوئی سردار یا فریسیوں میں سے اُس پر ایمان لایا (۴۹) پر یہہ لوگ
جو شریعت سے واقف نہیں لعنتی ہیں (۵۰) نقدیموس نے جو رات کو
یسوع پاس آیا تھا اور اُن میں سے ایک تھا اُنہوں کہا (۵۱) کیا ہماری
شریعت کسی کو پیشتر اُس سے کہ اُس کی سنے اور جانے کہ وہ کیا کرتا ہی
گنہگار ٹھہراتی ہی (۵۲) اُنہوں نے اُس کے جواب میں کہا کیا تو بھی
جلیل سے ہی ڈھونڈھ اور دیکھہ کہ جلیل سے کوئی نبی ظاہر نہیں ہوا
(۵۳) پھر ہر ایک اپنے گھر کو گیا ۔

۸ باب

(۱) پر یسوع کوہ زیتون کو گیا (۲) اور صبح سویرے ہیکل میں پھر
آیا ہوا اور سب لوگ اُسکے پاس آئے اور اُس نے بیٹھکر اُنہیں تعلیم
(۳) تب فقیہہ اور فریسی ایک عورت کو جو زنا میں پکڑی گئی
اُس پاس لائے اور اُسے بیچ میں کھڑا کرکے اُس سے کہا کہ (۴) اے
یہہ عورت زنا میں تیں فعل کے وقت پکڑی گئی (۵) موسیٰ نے

اور تم سب اُس کے باعث تعجب کرتے ہو (۲۲) موسیٰ نے تمہیں
ختنہ کا حکم دیا حالانکہ وہ موسیٰ سے نہیں بلکہ باپ دادوں سے ہی سو
تم سبت کے دن آدمی کا ختنہ کرتے ہو (۲۳) پس اگر سبت کے روز
آدمی کا ختنہ کیا جاتا ہی تاکہ موسیٰ کے شرع سے عدول نہ ہو تو کیا تم
اِسلیئے مجھپر غصہ ہو کہ میں نے سبت کے دن ایک مرد کو بالکل چنگا
کیا (۲۴) ظاہر کے موافق عدالت نہ کرو بلکہ واجبی عدالت کرو (۲۵) تب
بعضے یروسلمیوں نے کہا کیا یہہ وہ نہیں کہ جسے قتل کیا چاہتے ہیں
(۲۶) لیکن دیکھو وہ تو بےدھڑک بولتا ہی اور وے اُسے کچھ نہیں کہتے پس
کیا سرداروں نے بھی یقین کیا کہ فی الحقیقت یہی مسیح ہی (۲۷) لیکن
ہمیں معلوم ہی کہ یہہ کہاں کا ہی پر مسیح جب آویگا تو کوئی نہ
جانیگا کہ وہ کہاں کا ہی (۲۸) تب یسوع ہیکل میں تعلیم دیتے
ہوئے یوں پکارا کہ تم مجھے پہچانتے اور جانتے ہو کہ میں کہاں کا ہوں
اور میں آپ سے نہیں آیا ہوں مگر میرا بھیجنیوالا سچا ہی جس سے
تم واقف نہیں ہو (۲۹) میں اُسے جانتا ہوں اِس لیئے کہ میں اُس
کی طرف سے ہوں اور اُس نے مجھے بھیجا ہی (۳۰) تب اُنہوں نے
چاہا کہ اُسے پکڑ لیں پر اِس لیئے کہ اُس کا وقت ہنوز نہ پہنچا تھا کسی
نے اُس پر ہاتھ نہ ڈالا (۳۱) اور اُن لوگوں میں سے بہتیرے اُس پر ایمان
لائے اور بولے کہ جب مسیح آویگا تو کیا اِن سے جو اِس نے دکھائے ہیں
زیادہ معجزہ دکھاویگا * (۳۲) فریسیوں نے جماعت کی تکرار جو اُس کی
بابت ہو رہی تھی سنی تب فریسیوں اور سردار کاہنوں نے پیادہ بھیجے
کہ اُسے پکڑ لیں (۳۳) اُس وقت یسوع نے اُنہیں کہا ابھی تھوڑی دیر تک
میں تمہارے ساتھ ہوں اور اُس پاس جس نے مجھے بھیجا جاتا ہوں
(۳۴) تم مجھے ڈھونڈھوگے اور نہ پاؤگے اور جہاں میں ہوں تم آ نہ
سکوگے (۳۵) اُس وقت یہودیوں نے آپس میں کہا کہ وہ کہاں جائیگا جو
اُسے ہم نہ پاوینگے کیا وہ اُن لوگوں کے پاس جو یونانیوں میں پراگندہ ہوئے
جائیگا اور یونانیوں کو تعلیم دیگا (۳۶) یہہ کیا بات ہی جو اُس نے
کہی کہ تم مجھے ڈھونڈھوگے اور نہ پاؤگے اور جہاں میں ہوں تم نہ آ سکوگے
(۳۷) پھر عید کے پچھلے دن جو بڑا دن ہی یسوع کھڑا ہوا اور پکار کے کہا

کرنا نہ چاہا اِس لیئے کہ یہودی اُس کے قتل کی فکر میں تھے
(۲) اور یہودیوں کی عید خیمہ نزدیک آئی (۳) تب اُس کے بھائیوں
نے اُس سے کہا یہاں سے روانہ ہو اور یہودیہ میں جا تاکہ اُن کاموں کو جو
تو کرتا ہے تیرے شاگرد بھی دیکھیں (۴) کیونکہ ایسا کوئی نہیں جو کچھ
کام چھپکے کرے اور چاہے کہ آپ مشہور ہو اگر تو یہ کام کرتا ہے تو اپنے
تئیں جہان کو دکھا (۵) کیونکہ اُس کے بھائی بھی اُس پر ایمان نہ
لائے (۶) تب یسوع نے اُنہیں فرمایا کہ میرا وقت ہنوز نہیں آیا پر
تمہارا وقت ہر دم تیار ہے (۷) دنیا تم سے عداوت نہیں رکھ سکتی پر
مجھ سے عداوت رکھتی کیونکہ میں اُس پر گواہی دیتا ہوں کہ اُس کے
کام بُرے ہیں (۸) تم عید میں جاؤ میں ابھی عید میں نہیں جاتا کہ
میرا وقت ہنوز پورا نہیں ہوا (۹) سو وہ یہ باتیں اُنہیں کہکے
گلیل میں رہا (۱۰) لیکن جب اُس کے بھائی روانہ ہوگئے تھے وہ بھی عید
میں گیا ظاہرا نہیں بلکہ چھپکے (۱۱) تب یہودی عید میں اُسے
ڈھونڈھنے لگے اور کہا کہ وہ کہاں ہے (۱۲) اور لوگوں میں اُس کی نسبت
بڑی تکرار تھی بعضے کہتے تھے کہ وہ نیک آدمی ہے اور کتنے کہتے تھے
کہ نہیں بلکہ وہ لوگوں کو گمراہ کرتا (۱۳) لیکن یہودیوں کے ڈر سے کوئی
شخص ظاہرا اُس کی نسبت نہ کہتا تھا (۱۴) اور جب عید آدھی
گذر گئی یسوع نے ہیکل میں جاکے تعلیم دی (۱۵) تب یہودی تعجب
سے بولے کہ اِس مرد کو بغیر پڑھے کیونکر کتابوں کا علم ہے (۱۶) یسوع
نے اُنہیں جواب میں کہا کہ میری تعلیم میری نہیں بلکہ اُس کی ہے
جس نے مجھے بھیجا (۱۷) وہ شخص جو اُس کی مرضی پر چلنا چاہے
جانیگا کہ یہ تعلیم خدا کی ہے یا کہ میں آپ سے دیتا ہوں (۱۸) وہ
جو اپنی طرف سے کچھ کہتا ہے اپنی بزرگی چاہتا ہے لیکن وہ جو اُس
کی بزرگی چاہتا ہے جس نے اُسے بھیجا سو وہی سچا ہے اور اُس میں
ناراستی نہیں (۱۹) کیا موسیٰ نے تمہیں شریعت نہ دی لیکن کوئی تم
میں سے شریعت پر عمل نہیں کرتا تم کیوں میرے قتل کے فکر میں ہو
(۲۰) لوگوں نے جواب دیا اور کہا تجھ پر ایک دیو ہے کس تجھے قتل کیا
چاہتا ہے (۲۱) یسوع نے جواب میں اُنہیں کہا میں نے ایک کام کیا

گوشت في الحقیقت کھانے اور میرا لہو في الحقیقت پینے کي چیز ھی
(۵۶) وہ جو میرا گوشت کھاتا اور میرا لہو پیتا ھی مجھ میں رھتا ھی
اور مَیں اُس میں (۵۷) جس طرح سے کہ زندہ باپ نے مجھے بھیجا
اور مَیں باپ سے زندہ ھوں اِسي طرح وہ بھي جو مجھے کھاتا ھی مجھ
سے زندہ ھوگا (۵۸) وہ روٹي جو آسمان سے اُتري یہہ ھی نہ جیسا کہ
تمھارے باپ دادے من کھاکے مر گئے وہ جو یہہ روٹي کھاتا ھی ابد تک
جیتا رھیگا (۵۹) اُس نے کفرناحم میں تعلیم دیتے ھوئے عبادت خانے
میں یہہ باتیں کہیں (۶۰) تب اُس کے شاگردوں میں سے بہتوں نے
سنکے کہا کہ یہہ سخت کلام ھی اُسے کون سن سکتا ھي (۶۱) یسوع نے
اپنے جانکر کہ اُس کے شاگرد آپس میں اِس بات پر کُڑکُڑاتے ھیں اُنھیں
کہا کیا یہہ تم کو ٹھوکر کا باعث ھی (۶۲) پس اگر تم اِبن آدم کو اُوپر
جاتے جہاں وہ آگے تھا دیکھوگے تو کیا ھوگا (۶۳) روح ھی وہ جو جلاتي
ھی جسم سے کچھ فائدہ نہیں یہہ باتیں جو میں تمھیں کہتا ھوں روح ھیں
اور زندگي ھیں (۶۴) پر تم میں بعضے ھیں جو اِیمان نہیں لاتے کیونکہ
یسوع اِبتدا سے جانتا تھا کہ وے جو اِیمان نہیں لاتے کون ھیں اور کون اُسے
پکڑوائیگا (۶۵) پھر اُس نے کہا اِس لیئے میں نے تمھیں کہا کہ کوئي
شخص سوا اُس کے جسے میرے باپ کي طرف سے عنایت ھوا مجھ پاس
نہیں آ سکتا * (۶۶) اُس وقت سے اُس کے شاگردوں میں سے بہتیرے
اُلٹے پھر گئے اور بعد اُس کے اُس کے ساتھ نہ چلے (۶۷) تب یسوع نے
بارھوں کو کہا کیا تم بھي چاھتے ھو کہ چلے جاؤ (۶۸) شمعون پطرس
نے اُسے جواب دیا کہ ای خداوند ھم کسکے پاس جائیں ھمیشہ کي زندگي
کي باتیں تو تیرے پاس ھیں (۶۹) اور ھم تو اِیمان لائے ھیں اور جان
گئے ھیں کہ تو زندہ خدا کا بیٹا مسیح ھی (۷۰) یسوع نے اُنھیں جواب
دیا کیا مَیں نے تم بارھوں کو نہیں چُنا اور ایک تم میں سے شیطان ھی
(۷۱) اُس نے شمعون کے بیٹے یہوداہ اِسکریوتي کي بابت کہا کیونکہ وھي
اُس کو پکڑوانے چاھتا اور اُن بارھوں میں سے تھا *

۷ باب

(۱) بعد اُس کے یسوع جلیل میں سیر کرتا رھا کہ یہودیہ میں نہیں

آیا کہ اپنی مرضی پر بلکہ اُس کی مرضی پر جِس نے مجھے بھیجا
ہے (۳۹) اور باپ جس نے مجھے بھیجا ہے یہہ چاہتا ہے کہ میں
اُن میں سے جو اُس نے مجھے دیئے ہیں کسی کو نہ کھوؤں بلکہ اُسے
آخری دن پھر اُٹھاؤں (۴۰) اور جس نے مجھے بھیجا ہے اُس کی
مرضی یہہ ہے کہ ہر ایک جو بیٹے کو دیکھے اور اُس پر ایمان لاوے ہمیشہ
کی زندگی پاوے اور کہ میں اُسے آخری دن میں اُٹھاؤں (۴۱) تب
یہودی اُس پر کُرکُرائے اِس لیئے کہ اُس نے کہا تھا روٹی جو آسمان سے
اُتری میں ہوں (۴۲) اور اُنہوں نے کہا کیا یہہ یسوع یوسف کا بیٹا نہیں
جس کے باپ ماں کو ہم جانتے ہیں پھر وہ کیونکر کہتا ہے کہ میں
آسمان سے اُترا ہوں (۴۳) تب یسوع نے جواب میں اُن کو کہا کہ
آپس میں مت کُرکُراؤ (۴۴) کوئی شخص مجھ پاس آ نہیں سکتا مگر
جس حال کہ باپ جس نے مجھے بھیجا ہے اُسے کھینچے لاوے اور میں
اُسے آخری دن میں اُٹھاؤنگا (۴۵) نبیوں نے یہہ لکھا ہے کہ وے سب
خدا کے سکھلائے ہوئے ہونگے اِس لیئے ہر ایک شخص جس نے باپ سے
سنا اور سیکھا ہے مجھ پاس آتا ہے (۴۶) یہہ نہیں ہے کہ کسی شخص
نے باپ کو دیکھا ہے مگر وہ جو خدا کی طرف سے ہے اُسی نے باپ کو
دیکھا ہے (۴۷) میں تم سے سچ سچ کہتا ہوں جو مجھ پر ایمان لاتا
ہے ہمیشہ کی زندگی اُسی کی ہے (۴۸) زندگی کی روٹی میں ہی
ہوں (۴۹) تمہارے باپ دادوں نے بیابان میں من کھایا اور مر گئے
(۵۰) روٹی جو آسمان سے اُترتی ہے وہ ہے کہ کوئی آدمی اُسے کھائے نہ
مرے (۵۱) میں ہوں وہ جیتی روٹی جو آسمان سے اُتری اگر کوئی
شخص اِس روٹی کو کھائے تو ابد تک جیتا رہیگا اور روٹی جو میں دونگا
میرا گوشت ہے جو میں جہان کی زندگی کے لیئے دونگا (۵۲) تب
یہودی آپس میں بحث کرنے لگے کہ یہہ مرد اپنا گوشت کیونکر ہمیں
دے سکتا ہے کہ کھائیں (۵۳) تب یسوع نے اُنہیں کہا میں تم سے سچ سچ
کہتا ہوں اگر تم اِبن آدم کا گوشت نہ کھاؤ اور اُسکا لہو نہ پیو تو تم میں زندگی
نہیں (۵۴) جو کوئی میرا گوشت کھاتا ہے اور میرا لہو پیتا ہے ہمیشہ کی
زندگی اُسی کی ہے اور میں اُسے آخری دن اُٹھاؤنگا (۵۵) کیونکہ میرا

اُس کے شاگرد چڑھ بیٹھے تھے کوئی دوسری کشتی نہ تھی اور یہہ کہ یسوع اپنے شاگردوں کے ساتھ اُس کشتی پر نہ گیا تھا بلکہ صرف اُس کے شاگرد گئے تھے (۲۳) (پر اور کشتیاں طبریاس سے اُس جگہہ کے نزدیک جہاں اُنہوں نے خداوند کے شکر کے بعد روٹی کھائی تھی آئیں) (۲۴) پس جب اُس بھیڑ نے یہہ دیکھا ہی کہ وہاں نہ یسوع اور نہ اُس کے شاگرد ہیں تو وے کشتیوں پر چڑھے اور یسوع کی تلاش میں کفرناحم کو آئے (۲۵) اور اُنہوں نے اُسے دریا پار پاکے اُس سے کہا کہ ای ربی تو یہاں کب آیا (۲۶) یسوع نے اُنہیں جواب دیا کہ میں تم سے سچ سچ کہتا ہوں کہ تم مجھے ڈھونڈھتے ہو اِس لیئے نہیں کہ تم نے معجزے دیکھے سو نہیں بلکہ اِس لیئے کہ تم روٹیاں کھاکے سیر ہوئے (۲۷) فانی خوراک کے لیئے نہیں بلکہ اُس کھانے کے لیئے محنت کرو جو ہمیشہ کی زندگی تک ٹھہرتا ہی کہ اِبن آدم وہ تمہیں دیگا کیونکہ باپ نے جو خدا ہی اُس پر مہر کر دی ہی (۲۸) تب اُنہوں نے اُس سے کہا کہ ہم کیا کریں تاکہ خدا کے کام بجا لاویں (۲۹) یسوع نے جواب میں اُنہیں کہا خدا کا کام یہہ ہی کہ تم اُس پر جسے اُس نے بھیجا اِیمان لاؤ (۳۰) تب اُنہوں نے اُس سے کہا پس تو کون سا نشان دکھاتا ہی تاکہ ہم دیکھکے تجھ پر اِیمان لاویں تو کیا کرتا ہی (۳۱) ہمارے باپ دادوں نے بیابان میں من کھایا چنانچہ لکھا ہی کہ اُس نے اُنہیں آسمان سے روٹی کھانے کو دی (۳۲) تب یسوع نے اُنہیں کہا میں تم سے سچ سچ کہتا ہوں کہ موسیٰ نے تمہیں آسمانی روٹی نہیں دی بلکہ میرا باپ تمہیں سچی آسمانی روٹی دیتا ہی (۳۳) اِس لیئے کہ خدا کی روٹی وہ ہی جو آسمان سے اُترتی اور جہان کو زندگی بخشتی ہی (۳۴) تب اُنہوں نے اُس سے کہا ای خداوند ہم کو ہمیشہ یہہ روٹی دیا کر* (۳۵) یسوع نے اُنہیں کہا میں زندگی کی روٹی ہوں جو مجھ پاس آتا ہی ہرگز بھوکھا نہ ہوگا اور جو مجھ پر اِیمان لاتا ہی کبھی پیاسا نہ ہوگا (۳۶) لیکن میں نے تمہیں کہا ہی کہ تم نے تو مجھے دیکھا پر اِیمان نہیں لائے (۳۷) ہر ایک جسے باپ نے مجھے دیا ہی مجھ پاس آویگا اور اُسے جو مجھ پاس آتا ہی میں ہرگز نکال نہ دونگا (۳۸) کیونکہ میں آسمان پر سے اِس لیئے نہیں

فسح نزدیک تھی ۔ (۵) پس جب یسوع نے آنکھیں اُٹھائیں اور دیکھا
کہ بڑی بھیڑ میرے پاس آتی ہے تو فیلبوس سے کہا کہ ہم کہاں سے
اِن کے کھانے کے لیئے روٹیاں خریدیں (۶) پر اُس نے یہ اِمتحان کی راہ
سے کہا تھا کیونکہ وہ آپ جانتا تھا جو کیا چاہتا تھا (۷) فیلبوس نے اُسے
جواب دیا کہ دو سو دینار کی روٹیاں اُن کے لیئے بس نہ ہونگی اُن میں
سے ہر ایک تھوڑا سا پاوے (۸) ایک نے اُس کے شاگردوں میں سے جو
شمعون پطرس کا بھائی اندریاس تھا اُس سے کہا (۹) یہاں ایک چھوکرا
ہی جسکے پاس جَو کی پانچ روٹیاں اور دو چھوٹی مچھلیاں ہیں پر یہ اِتنے
لوگوں میں کیا ہیں (۱۰) تب یسوع نے کہا کہ لوگوں کو بٹھاؤ اور اُس
جگہ بہت گھاس تھی سو گنتی میں تخمیناً پانچ ہزار مرد بیٹھے
(۱۱) اور یسوع نے روٹیاں اُٹھا لیں اور شکر کرکے شاگردوں کو دیں اور شاگردوں
نے اُنہیں جو بیٹھے تھے بانٹیں اور اِسی طرح مچھلیوں میں سے جس قدر
کہ وہ چاہتے تھے (۱۲) اور جب وہ سیر ہو چکے تو اُس نے اپنے
شاگردوں سے کہا کہ اُن ٹکڑوں کو جو بچ رہے ہیں جمع کرو تاکہ کچھ
خراب نہ ہووے (۱۳) چنانچہ اُنہوں نے جمع کیئے اور جَو کی پانچ روٹیوں
کے ٹکڑوں سے جو اُن کھانیوالوں سے بچ رہے تھے بارہ ٹوکرے بھرے (۱۴) تب
اُن لوگوں نے یہ معجزہ جو یسوع نے دکھایا دیکھکر کہا فی الحقیقت وہ
نبی جو جہان میں آنیوالا تھا یہی ہے ۔ (۱۵) پس یسوع نے معلوم کرکے
کہ وہ جاتے ہیں کہ آویں اور اُسے زبردستی پکڑکے بادشاہ کریں آپ اکیلا
پہاڑ کو پھر گیا (۱۶) اور جب شام ہوئی تو اُس کے شاگرد دریا کے کنارے
گئے (۱۷) اور کشتی پر چڑھے دریا پار کفرناحم کو چلے اُس وقت اندھیرا
ہو چلا تھا اور یسوع اُن پاس نہ آیا تھا (۱۸) اور آندھی کے سبب دریا
لہرانے لگا (۱۹) اور جب وہ قریب پچیس یا تیس تیر بوتاب کے کھیو
چکے تھے اُنہوں نے یسوع کو دریا پر چلتے اور کشتی کے قریب آتے دیکھا اور
ڈر گئے (۲۰) تب اُس نے اُنہیں کہا کہ میں ہوں ڈرو مت (۲۱) پھر
اُنہوں نے خوشی سے اُسے کشتی پر لے لیا اور کشتی فی الفور اُس جگہ
پہنچ گئی جہاں وہ جاتے تھے ۔ (۲۲) دوسرے دن جب بھیڑ جو
پار کھڑی تھی یہ دیکھا کہ وہاں سوا اُس ایک کے جس پر

ھوں تاکہ تم نجات پاؤ (۳۵) وہ جلتا اور چمکتا چراغ تھا اور تم چاھتے تھے کہ تھوڑی دیر تک اُس کی روشنی سے خوش رھو * (۳۶) لیکن مجھ پاس یوحنا کی گواھی سے ایک بڑی گواھی ھی اِس لیئے کہ یے کام جو باپ نے مجھے سونپے ھیں تاکہ پورے کروں یعنے یے کام جو میں کرتا ھوں مجھپر گواھی دیتے ھیں کہ باپ نے مجھے بھیجا ھی (۳۷) اور باپ جس نے مجھے بھیجا ھی اُس نے آپ مجھپر گواھی دی ھی تم نے کبھی اُس کی آواز نہیں سنی اور نہ اُس کی صورت دیکھی (۳۸) اور تم اُس کا کلام اپنے دِلوں میں نہیں رکھتے کیونکہ تم اُس پر جسے اُس نے بھیجا اِیمان نہیں لاتے * (۳۹) تم نوشتوں میں ڈھونڈھتے ھو کیونکہ تم گمان کرتے ھو کہ اُن میں تمہارے لیئے ھمیشہ کی زندگی ھی اور یہہ وے ھی ھیں جو مجھ پر گواھی دیتے ھیں (۴۰) اور تم نہیں چاھتے کہ مجھ پاس آؤ تاکہ زندگی پاؤ (۴۱) میں اُس عزت کو جو اِنسان کی طرف سے ھوتی منظور نہیں کرتا (۴۲) میں تمہیں جانتا ھوں کہ تم میں خدا کی محبت نہیں (۴۳) میں اپنے باپ کے نام سے آیا ھوں اور تم مجھے قبول نہیں کرتے اگر کوئی دوسرا اپنے نام سے آوے تو تم اُسے قبول کروگے (۴۴) تم جو آپس میں ایک دوسرے کی عزت چاھتے ھو اور وہ عزت جو اکیلے خدا سے ھی نہیں ڈھونڈھتے کیونکر اِیمان لا سکتے ھو (۴۵) گمان مت کرو کہ میں باپ کے پاس تمہاری فریاد کرونگا ایک تو ھی تمہاری فریاد کرنیوالا یعنے موسیٰ جس پر تمہارا بھروسا ھی (۴۶) کیونکہ اگر تم موسیٰ پر اِیمان لاتے تو مجھپر بھی اِیمان لاتے اِس لیئے کہ اُس نے میرے حق میں لکھا ھی (۴۷) لیکن جس حال کہ تم اُس کے نوشتوں کو یقین نہ کروگے تو میری باتوں کو کیونکر یقین کروگے *

۶ باب

(۱) یسوع اُن باتوں کے بعد جلیل کے دریا کے پار جو دریاے طبریاس ھی گیا (۲) اور ایک بڑی بھیڑ اُس کے پیچھے ھو لی کیونکہ اُنھوں نے اُس کے معجزے جو اُس نے بیماروں پر دکھائے دیکھے تھے (۳) پھر یسوع پہاڑ پر گیا اور وھاں اپنے شاگردوں کے ساتھ بیٹھا (۴) اور یہودیوں کی عید

اور کہا میں تم سے سچ سچ کہتا ہوں کہ بیٹا آپ سے کچھ نہیں کر سکتا مگر وہ جو باپ کو کرتے دیکھے کیونکہ جو کچھ کہ وہ کرتا ہی بیٹا بھی اُسی طرح سے کرتا ہی (۲۰) اِس لیئے کہ باپ بیٹے کو پیار کرتا ہی اور سب کچھ کہ خود کرتا ہی اُسے دکھاتا ہی اور وہ اُن سے بڑے کام اُسے دکھائیگا کہ تم تعجب کروگے (۲۱) اِس لیئے کہ جس طرح باپ مُردوں کو اُٹھاتا ہی اور جلاتا ہی بیٹا بھی جنہیں چاہتا ہی جلاتا ہی (۲۲) کیونکہ باپ کسی شخص کی عدالت نہیں کرتا بلکہ اُس نے ساری عدالت بیٹے کو سونپ دی ہی (۲۳) تاکہ سب بیٹے کی عزت کریں جس طرح سے کہ باپ کی عزت کرتے ہیں جو بیٹے کی عزت نہیں کرتا باپ کی جسنے اُسے بھیجا ہی عزت نہیں کرتا (۲۴) میں تم سے سچ سچ کہتا ہوں وہ جو میرا کلام سنتا ہی اور اُس پر جس نے مجھے بھیجا ہی ایمان لاتا ہی ہمیشہ کی زندگی اُس کی ہی اور اُس پر سزا کا حکم نہیں بلکہ موت سے گذر کے وہ زندگی میں پہنچا ہی (۲۵) میں تم سے سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ گھڑی آتی ہی اور اب ہی کہ جس میں مُردے خدا کے بیٹے کی آواز سنینگے اور وے سن کے جیئینگے (۲۶) کیونکہ جس طرح باپ آپ میں زندگی رکھتا ہی اُسی طرح اُس نے بیٹے کو بھی دیا ہی کہ اپنے میں زندگی رکھے (۲۷) بلکہ اُسے اختیار دیا ہی کہ عدالت کرے اِس لیئے کہ وہ اِبن آدم ہی (۲۸) اِس سے تعجب نہ کرو کیونکہ وہ گھڑی آتی ہی کہ جس میں وہ سب جو قبروں میں ہیں اُس کی آواز سنینگے (۲۹) اور نکلینگے جنہوں نے بھلی کی ہی زندگی کی قیامت کے واسطے اور جنہوں نے بدی کی ہی سزا کی قیامت کے لیئے (۳۰) میں آپ سے کچھ کر نہیں سکتا جیسا میں سنتا ہوں حکم کرتا ہوں اور میری عدالت درست ہی کیونکہ اپنی مرضی کو نہیں پر باپ کی مرضی کو جس نے مجھے بھیجا چاہتا ہوں (۳۱) اگر میں اپنے پر گواہی دوں تو میری گواہی حق نہیں ہے (۳۲) دوسرا ہی جو مجھپر گواہی دیتا ہی اور میں جانتا ہوں کہ وہ گواہی جو مجھ پر دیتا ہی حق ہی (۳۳) تم نے یوحنا کے پاس پیام بھیجا اور اُس نے حق پر گواہی دی (۳۴) میں اِنسان کی گواہی نہیں چاہتا پر میں یہ باتیں کہتا

بیت حسدا کہلاتا ہی اُس کے پانچ اُسارے ہیں (۳) اُن میں ناتوانوں اور اندھوں اور لنگڑوں اور پژمردوں کی ایک بڑی بھیڑ پڑی تھی جو پانی کے ہلنے کی منتظر تھی (۴) کیونکہ ایک فرشتہ بعضے وقت اُس حوض میں اُتر کے پانی کو ہلاتا تھا اور پانی کے ہلنے کے بعد جو کوئی کہ پہلے اُس میں اُترتا کیسی ہی بیماری میں گرفتار ہوا ہو اُس سے چنگا ہو جاتا تھا (۵) اور وہاں ایک شخص تھا جو اٹھتیس برس سے بیمار تھا (۶) یسوع نے جب اُسے پڑے ہوئے دیکھا اور جانا کہ وہ بڑی مدت سے اُس حالت میں ہی تو اُس سے کہا کہ کیا تو چاہتا ہی کہ چنگا ہو جاے (۷) بیمار نے اُسے جواب دیا کہ اے خداوند مجھ پاس آدمی نہیں کہ جب یہہ پانی ہلایا جائے تو مجھے حوض میں ڈال دے اور جب تک میں آپ سے آؤں دوسرا مجھ سے پہلے اُتر پڑتا ہی (۸) یسوع نے اُسے کہا اُٹھ اور اپنا کھٹولا اُٹھاکر چلا جا (۹) وونہیں وہ شخص چنگا ہو گیا اور اپنا کھٹولا اُٹھا لیا اور چلا گیا اور وہ سبت کا دن تھا * (۱۰) اِس لیئے یہودیوں نے اُسے جو چنگا ہوا تھا کہا کہ یہہ سبت کا روز ہی تجھے روا نہیں کہ کھٹولے کو اُٹھا لے جاوے (۱۱) اُس نے اُنہیں جواب دیا کہ جس نے مجھے چنگا کیا اُسی نے مجھے فرمایا کہ اپنا کھٹولا اُٹھاکے چلا جا (۱۲) تب اُنہوں نے اُس سے پوچھا کہ وہ کون شخص ہی جس نے تجھے کہا اپنا کھٹولا اُٹھاکے چلا جا (۱۳) اُس نے جو چنگا ہوا تھا نہ جانا کہ وہ کون ہی اِس لیئے کہ یسوع وہاں سے ٹل گیا تھا کیونکہ اُس جگہہ میں بھیڑ تھی (۱۴) بعد اُس کے یسوع نے اُسے ہیکل میں پایا اور اُس سے کہا کہ دیکھہ تو چنگا ہو گیا پھر گناہ نہ کرنا نہ ہووے کہ تو اُس سے بدتر بلا میں پڑے (۱۵) وہ شخص روانہ ہوا اور یہودیوں کو اِطلاع دی کہ جس نے مجھے چنگا کیا یسوع ہی (۱۶) اِس لیئے یہودیوں نے یسوع کو ستایا اور اُس کے قتل کی گھات میں لگے کیونکہ اُس نے یہہ کام سبت کے روز کیا تھا * (۱۷) لیکن یسوع نے اُنہیں جواب دیا کہ میرا باپ اب تک کام کیا کرتا ہی اور میں بھی کام کیا کرتا ہوں (۱۸) تب یہودیوں نے اور بھی زیادہ اُس کو قتل کرنے چاہا کیونکہ اُس نے نہ فقط سبت ہی کو نہ مانا بلکہ خدا کو اپنا باپ کہکے اپنے تئیں خدا کے برابر کیا (۱۹) تب یسوع نے جواب دیا

کچھ جو میں نے کیا ہی مجھے کہا اُس پر ایمان لائے (۴۰) اور اُن سامریوں نے اُس پاس آکے اُس کی منّت کی کہ ہمارے ساتھ رہ۔ چنانچہ وہ دو روز وہاں رہا (۴۱) اور اُن کے سوا اور بہتیرے اُسی کے کلام کے سبب ایمان لائے (۴۲) اور اُس عورت کو کہا اب ہم فقط تیرے کہنے سے ایمان نہیں لاتے کیونکہ ہم نے خود سنا اور جانتے ہیں کہ یہ فی الحقیقت جہان کا نجات دہندہ مسیح ہی ہے (۴۳) اور وہ دو روز کے بعد وہاں سے روانہ ہوکے جلیل کو گیا (۴۴) کیونکہ یسوع نے خود گواہی دی کہ نبی اپنے وطن میں عزت نہیں پاتا (۴۵) اور جب وہ جلیل میں آیا تو جلیلیوں نے اُس کی خاطرداری کی کہ سب کاموں کو جو اُس نے یروسلم کے بیچ عید میں کیے تھے دیکھا تھا کیونکہ وے بھی عید میں گئے تھے (۴۶) اور یسوع پھر قانے جلیل میں جہاں اُس نے پانی کو مے بنایا تھا آیا اور بادشاہ کا ایک ملازم تھا جس کا بیٹا کفرناحم میں بیمار تھا (۴۷) جب سنا کہ یسوع یہودیہ سے جلیل میں آیا اُس پاس گیا اور اُس کی منّت کی کہ آوے اور اُس کے بیٹے کو چنگا کرے کیونکہ وہ مرنے پر تھا (۴۸) تب یسوع نے اُسے کہا اگر تم نشانیاں اور کرامتیں نہ دیکھوگے تو ایمان نہ لاؤگے (۴۹) بادشاہ کے ملازم نے اُس سے کہا ای خداوند پیشتر اُس سے کہ میرا بیٹا مر جاوے اُتر آ (۵۰) یسوع نے اُسے کہا جا تیرا بیٹا جیتا ہی اور اُس مرد نے اُس بات کا جو یسوع نے اُسے کہی اعتقاد کیا اور چلا گیا. (۵۱) وہ راہ ہی میں تھا کہ اُس کے نوکر اُسے ملے اور خبر پہنچائی کہ تیرا بیٹا جیتا ہی (۵۲) تب اُس نے اُن سے پوچھا کہ اُسے کس وقت سے آرام ہونے لگا اُنہوں نے کہا کہ کل ساتویں گھڑی اُس کی تپ جاتی رہی (۵۳) تب باپ نے جانا کہ وہی گھڑی تھی جب یسوع نے اُس سے کہا تھا کہ تیرا بیٹا جیتا ہی اور وہ خود اور اُس کا سارا گھر ایمان لایا (۵۴) یہ دوسرا معجزہ ہی جو یسوع نے یہودیہ سے جلیل میں آکے دکھایا ۔

۵ باب

(۱) بعد اُس کے یہودیوں کی ایک عید تھی اور یسوع یروسلم کو گیا (۲) اور یروسلم میں بھیڑ دروازہ کے پاس ایک حوض ہی جو عبرانی میں

تم اُسکي جسے نہیں جانتے ہو پرستش کرتے ہو ہم اُسکي جسے جانتے
پرستش کرتے ہیں کیونکہ نجات یہودیوں میں سے ہی (۲۳) پر وہ
ي آتي ہی بلکہ ابھي ہی کہ جس میں سچے پرستار روح اور راستي
باپ کي پرستش کرینگے کیونکہ باپ بھي اپنے پرستاروں کو چاہتا ہی
ایسے ہووبں (۲۴) خدا روح ہی اور اُس کے پرستاروں کو فرض ہی کہ
ح اور راستي سے پرستش کریں (۲۵) عورت نے اُس سے کہا میں
انتي ہوں کہ مسیح (جس کا ترجمہ کرستس ہی) آتا ہی جب وہ
ویگا تو ہمیں سب باتوں کي خبر دیگا (۲۶) یسوع نے اُس سے کہا
میں جو تجھسے بولتا ہوں وہي ہوں * (۲۷) اِتنے میں اُس کے شاگرد آئے
ور تعجب کیا کہ وہ عورت سے باتیں کرتا تھا پر کسي نے نہ کہا کہ تو کیا
چاہتا ہی یا اُس سے کس لیئے باتیں کرتا ہی (۲۸) تب عورت نے
اپنا گھڑا چھوڑا اور شہر میں جاکے لوگوں سے کہا (۲۹) آؤ ایک مرد کو
دیکھو جس نے سب کام جو میں نے کیئے مجھے کہے کیا یہہ مسیح
نہیں (۳۰) وے شہر سے نکلے اور اُس پاس آئے * (۳۱) اِس عرصے میں
اُس کے شاگردوں نے اُس سے درخواست کرکے کہا کہ ای ربي کچھ کھائیئے
(۳۲) لیکن اُس نے اُنھیں کہا میرے پاس کھانے کے لیئے خوراک ہی جسے
تم نہیں جانتے (۳۳) اِس لیئے شاگردوں نے آپس میں کہا کہ کیا کوئي
اُس کے لیئے کھانا لایا ہی (۳۴) یسوع نے اُنھیں کہا میرا کھانا یہہ
ہی کہ اپنے بھیجنیوالے کي مرضي بجا لاؤں اور اُس کا کام پورا کروں
(۳۵) کیا تم نہیں کہتے کہ ابھي چار مہینہ باقي ہی تب فصل آویگي
دیکھو میں تم سے کہتا ہوں اپني آنکھیں اُٹھاؤ اور کھیتوں کو دیکھو کہ وے
کاٹنے کے لیئے پک چکے ہیں (۳۶) اور کاٹنیوالا مزدوري پاتا ہی اور ہمیشہ
کي زندگي کے لیئے میوہ جمع کرتا ہی تاکہ وہ جو بوتا ہی اور وہ جو کاٹتا
ہی دونوں باہم خوش ہووبں (۳۷) اور اُس پر یہہ مثل ٹھیک آتي ہی
کہ ایک بوتا ہی اور دوسرا کاٹتا ہی (۳۸) میں نے تمھیں بھیجا ہی تاکہ
اُسے جس میں تم نے محنت نہیں کي کاٹو غیر لوگوں نے محنت کي اور
تم اُن کي محنت میں شامل ہوئے * (۳۹) اور اُس شہر کے بہت سے
سامری اُس عورت کے کہنے سے جس نے گواہي دي کہ اُس نے سب

جو یعقوب نے اپنے بیٹے یوسف کو دی تھی آیا (۶) اور یعقوب کا کوا
وہیں تھا چنانچہ یسوع سفر سے ماندہ ہوکے اُس کوئے پر یوں ہی بیٹھا۔ یہ
چھٹی گھڑی کے قریب تھا (۷) تب سامریہ کی ایک عورت پانی بھر نے
آئی یسوع نے اُس سے کہا مجھے پینے کو دے (۸) کیونکہ اُس کے شاگرد
شہر میں گئے تھے کہ کچھ کھانے کو مول لیں (۹) سامریہ کی اُس عورت
نے اُسے کہا کہ کیونکر تو جو یہودی ہی مجھ سے جو سامریہ کی عورت
ہوں پانی پینے کو مانگتا ہی کیونکہ یہودی سامریوں سے صحبت نہیں
رکھتے تھے (۱۰) یسوع نے جواب میں اُس سے کہا اگر تو خدا کی
بخشش کو اور اُس کو جو تجھ سے کہتا ہی مجھے پینے کو دے پہچانتی
کہ وہ کون ہی تو تو اُس سے مانگتی اور وہ تجھے جیتا پانی دیتا
(۱۱) عورت نے اُس سے کہا ای خداوند تجھ پاس پانی کھینچنے کو کچھ
نہیں اور کوا گہرا ہی پھر تو نے وہ جیتا پانی کہاں سے پایا (۱۲) کیا تو ہمارے
باپ یعقوب سے جس نے ہم کو یہہ کوا دیا اور خود اُس نے اور اُس کے
بیٹوں نے اور اُس کے چارپایوں نے اُس سے پیا بڑا ہی (۱۳) یسوع نے
جواب دیا اور اُس سے کہا جو کوئی یہہ پانی پیئے پھر پیاسا ہوگا (۱۴) پر
جو پانی میں اُسے دونگا پیئے وہ ابد تک پیاسا نہ ہوگا بلکہ
اُسے دیتا ہوں اُس میں پانی کا سوتا ہو جائیگا جو ہمیشہ کی
جاری رہیگا (۱۵) عورت نے اُس سے کہا ای خداوند یہہ پانی
دے کہ میں پیاسی نہ ہوں اور نہ یہاں کو یہاں آؤں (۱۶) یسوع
نے کہا جا کے اپنے شوہر کو بلا اور یہاں آ (۱۷) عورت نے جواب
میں کہا کہ میں بے شوہر ہوں یسوع نے اُس سے کہا کہ تو نے درست
کہا کہ میں بے شوہر ہوں (۱۸) کیونکہ تو پانچ خصم کر چکی ہی اور وہ
جو اب تو رکھتی ہی تیرا خصم نہیں تو نے یہہ سچ کہا (۱۹) عورت نے
اُس سے کہا ای خداوند مجھے معلوم ہوتا ہی کہ آپ نبی ہیں
(۲۰) ہمارے باپ دادوں نے اِس پہاڑ پر پرستش کی اور تم کہتے ہو کہ یہ
وہ جہاں پرستش کرنی چاہیئے یروشلم میں ہی (۲۱) یسوع نے اُس
کہا کہ ای عورت میری بات کو یقین رکھ کہ وہ گھڑی آتی ہی کہ جس
میں نہ تو اِس پہاڑ پر اور نہ یروشلم میں باپ کی پرستش کروگے

تھا اور لوگ آئے اور بپتسمہ پایا (۲۴) کہ یوحنا ہنوز قیدخانے میں ڈالا نہ گیا تھا۔ (۲۵) تب یوحنا کے شاگردوں اور یہودیوں کے درمیان طہارت کی بابت بحث ہوئی (۲۶) اور وے یوحنا پاس آئے اور اُس سے کہا کہ ای ربی وہ جو یردن کے پار تیرے ساتھ تھا جس پر تو نے گواہی دی دیکھ کہ وہ بپتسمہ دیتا ہی اور سب اُس کے پاس آتے ہیں (۲۷) یوحنا نے جواب دیا اور کہا کہ کوئی اِنسان کسی چیز کو مگر جس حال کہ وہ اُسے آسمان سے دی جاوے پا نہیں سکتا (۲۸) تم خود میرے گواہ ہو کہ میں نے کہا کہ میں مسیح نہیں مگر اُس سے آگے بھیجا گیا ہوں (۲۹) جس کی دُلہن ہی وہ دُلہا ہی پر دُلہا کا دوست جو کھڑا ہی اور اُس کی سنتا ہی دُلہا کی آواز سے بہت خوش ہوتا ہی پس میری یہہ خوشی پوری ہوئی (۳۰) ضرور ہی کہ وہ بڑھے پر میں گھٹوں (۳۱) وہ جو اُوپر سے آتا ہی سب کے اُوپر ہی وہ جو زمین سے ہی زمینی ہی اور زمین کی کہتا ہی وہ جو آسمان سے آتا ہی سب کے اُوپر ہی (۳۲) اور جو کچھ اُس نے دیکھا اور سنا ہی اُس کی گواہی دیتا ہی اور کوئی شخص اُس کی گواہی قبول نہیں کرتا (۳۳) جس نے اُس کی گواہی قبول کی ہی مُہر کی ہی کہ خدا سچا ہی (۳۴) کیونکہ جسے خدا نے بھیجا ہی وہ خدا کی باتیں کہتا ہی کیونکہ خدا پیمائش کرکے روح نہیں دیتا (۳۵) باپ بیٹے کو پیار کرتا ہی اور سب چیزیں اُس کے ہاتھ میں دی ہیں (۳۶) جو کہ بیٹے پر ایمان لاتا ہی ہمیشہ کی زندگی اُس کی ہی اور جو بیٹے پر ایمان نہیں لاتا حیات کو نہ دیکھیگا بلکہ خدا کا قہر اُس پر رہتا ہی *

۴ باب

(۱) اور جب خداوند نے جانا کہ فریسیوں نے سنا کہ یسوع یوحنا سے زیادہ شاگرد کرتا ہی اور بپتسمہ دیتا ہی (۲) حالانکہ یسوع آپ نہیں بلکہ اُس کے شاگرد بپتسمہ دیتے تھے (۳) تب وہ یہودیہ کو چھوڑکے جلیل کو پھر گیا (۴) اور ضرور تھا کہ وہ سامریہ سے ہوکے جاوے (۵) تب سامریہ کے ایک شہر میں جو سوکار کہلاتا ہی اُس ملکیت کے نزدیک

اور تو اُس کی آواز سنتا ہی پر نہیں جانتا کہ وہ کہاں سے آتی اور کہاں
کو جاتی ہی ہر ایک جو روح سے پیدا ہوا ایسا ہی ہی (۹) نقودیموس نے
جواب میں اُس سے کہا یہ باتیں کیونکر ہو سکتی ہیں (۱۰) یسوع نے
جواب دیا اور اُس سے کہا کیا تو بنی اسرائیل کا اُستاد ہی اور یہ باتیں
نہیں جانتا (۱۱) میں تجھے سچ سچ کہتا ہوں کہ جو ہم جانتے ہیں
کہتے ہیں اور جسے ہم نے دیکھا ہی اُس پر گواہی دیتے ہیں اور تم
ہماری گواہی قبول نہیں کرتے (۱۲) جب میں نے تمہیں زمین کی باتیں
کہیں اور تم یقین نہیں کرتے پھر اگر میں تمہیں آسمان کی باتیں کہوں تو
تم کیونکر یقین کروگے (۱۳) اور کوئی آسمان پر نہیں گیا سوا اُس شخص
کے جو آسمان پر سے اُترا یعنے ابن آدم جو آسمان پر ہی * (۱۴) اور
جس طرح موسیٰ نے سانپ کو بیابان میں بلندی پر رکھا اُسی طرح سے
ضرور ہی کہ ابن آدم بھی اُٹھایا جائے (۱۵) تاکہ جو کوئی اُس پر ایمان
لاوے ہلاک نہ ہووے بلکہ ہمیشہ کی زندگی پاوے * (۱۶) کیونکہ خدا نے
جہان کو ایسا پیار کیا ہی کہ اُس نے اپنا اکلوتا بیٹا بخشا تاکہ جو کوئی
اُس پر ایمان لاوے ہلاک نہ ہووے بلکہ ہمیشہ کی زندگی پاوے (۱۷) کیونکہ
خدا نے اپنے بیٹے کو جہان میں اِس لیئے نہیں بھیجا کہ جہان پر سزا
کا حکم کرے بلکہ اِس لیئے کہ جہان اُس کے سبب نجات پاوے *
(۱۸) جو اُس پر ایمان لاتا ہی اُس کے لیئے سزا کا حکم نہیں لیکن جو
اُس پر ایمان نہیں لاتا ہی اُس کے واسطے سزا کا حکم ہو چکا کیونکہ وہ
خدا کے اکلوتے بیٹے کے نام پر ایمان نہ لایا (۱۹) اور سزا کے حکم کا
سبب یہ ہی کہ نور جہان میں آیا اور انسان نے تاریکی کو نور سے
زیادہ پیار کیا کیونکہ اُن کے کام برے تھے (۲۰) کیونکہ جو کوئی برائی
کرتا ہی وہ نور سے دشمنی رکھتا ہی اور نور کے پاس نہیں آتا تا ایسا نہ ہو
کہ اُس کے کام فاش ہو جاویں (۲۱) پر وہ جو حق کرتا ہی نور کے پاس
آتا ہی تاکہ اُس کے کام ظاہر ہووین کہ وے خدا کی مرضی سے ہیں *
(۲۲) بعد اُن باتوں کے یسوع اور اُس کے شاگرد یہودیہ کی سرزمین میں
آئے اور وہ وہاں اُن کے ساتھ رہا کرتا اور بپتسمہ دیتا تھا * (۲۳) اور یوحنا
بھی سالم کے قریب عینون میں بپتسمہ دیتا تھا کیونکہ وہاں پانی بہت

گھر مت بناؤ (۱۷) اور اُس کے شاگردوں کو یاد آیا کہ یوں لکھا ہی کہ تیرے گھر کی غیرت مجھے کھا گئی * (۱۸) تب یہودیوں نے جواب میں اُسے کہا کیا نشان تو ہمیں دکھلاتا ہی جو یہہ کام کرتا ہی (۱۹) یسوع نے جواب دیکر اُنہیں کہا کہ اِس ہیکل کو ڈھا دو اور میں اُسے تین دن میں کھڑا کرونگا (۲۰) یہودیوں نے کہا چھیالیس برس سے یہہ ہیکل بن رہی ہی اور تو اُسے تین دن میں کھڑا کریگا (۲۱) پر اُس نے اپنے بدن کی ہیکل کی بابت کہا تھا (۲۲) اِس لیئے جب وہ مُردوں میں سے جی اُٹھا تو اُس کے شاگردوں کو یاد آیا کہ اُس نے یہہ کہا تھا اور وے کتاب اور یسوع کے کلام پر اِیمان لائے * (۲۳) اور جب کہ وہ یروسلم کے بیچ عید فسح میں تھا تو بہتیرے اُن معجزوں کو جو اُس نے دکھائے دیکھکے اُس کے نام پر اِیمان لائے (۲۴) لیکن یسوع نے اپنے تئیں اُن پر نہ چھوڑا اِس لیئے کہ وہ سب کو جانتا تھا (۲۵) اور محتاج نہ تھا کہ کوئی اِنسان کے حق میں گواہی دے کیونکہ وہ آپ جو کچھہ کہ اِنسان میں تھا جانتا تھا *

۳ باب

(۱) فریسیوں میں سے ایک شخص نقودیموس نام یہودیوں کا ایک سردار تھا (۲) اُس نے رات کو یسوع پاس آکر کہا کہ ای ربی ہم جانتے ہیں کہ تو خدا کی طرف سے اُستاد ہوکے آیا کیونکہ کوئی یے معجزے جو تو دکھاتا ہی جب تک کہ خدا اُس کے ساتھہ نہ ہو نہیں دکھا سکتا (۳) یسوع نے جواب دیکر اُس سے کہا میں تجھہ سے سچ سچ کہتا ہوں اگر کوئی سر نو پیدا نہ ہو تو وہ خدا کی بادشاہت کو دیکھہ نہیں سکتا (۴) نقودیموس نے اُس سے کہا آدمی جب بوڑھا ہو گیا تو کیونکر پیدا ہو سکتا ہی کیا اُس میں یہہ طاقت ہی کہ دو بارہ اپنی ما کے پیٹ میں در آئے اور پیدا ہووے (۵) یسوع نے جواب دیا کہ میں تجھے سچ سچ کہتا ہوں اگر آدمی پانی اور روح سے پیدا نہ ہووے تو وہ خدا کی بادشاہت میں داخل ہو نہیں سکتا (۶) جو جسم سے پیدا ہوا ہی جسم ہی اور جو روح سے پیدا ہوا ہی روح ہی (۷) تعجب نہ کر کہ میں نے تجھے کہا کہ تمھیں سر نو پیدا ہونا ضرور ہی (۸) ہوا جدھر چاہتی ہی چلتی ہی

ماجرے دیکھیگا (۵۱) پھر اُس نے کہا میں تم سے سچ سچ کہتا ہوں کہ اب سے تم آسمان کو کُھلا اور خدا کے فرشتوں کو اُوپر جاتے اور اِبن آدم پر اُترتے دیکھو گے ۔

۲ باب

(۱) اور تیسرے دن قانائے جلیل میں کسی کا بیاہ ہوا اور یسوع کی ما وہاں تھی (۲) اور یسوع اور اُس کے شاگردوں کی بھی۔ اُس بیاہ میں دعوت تھی (۳) اور جب مے گھٹ گئی یسوع کی ما نے اُس سے کہا کہ اُن کے پاس مے نہ رہی (۴) یسوع نے اُس سے کہا کہ اے عورت مجھے تجھ سے کیا کام میرا وقت ہنوز نہیں آیا (۵) اُس کی ما نے خادموں کو کہا جو کچھ وہ تمہیں کہے سو کرو (۶) اور وہاں پتھر کے چھ مٹکے طہارت کے لیئے یہودیوں کے دستور کے موافق دھرے تھے اور ہر ایک میں دو یا تین من کی سمگی تھی (۷) یسوع نے اُنہیں کہا مٹکوں میں پانی بھرو سو اُنہوں نے اُن کو لبالب بھرا (۸) پھر اُس نے اُنہیں کہا کہ اب نکالو اور مجلس کے سردار پاس لے جاؤ اور وے لے گئے (۹) جب میر مجلس نے وہ پانی جو مے بن گیا تھا چکھا اور نہیں جانتا کہ یہ کہاں سے تھا مگر جانکر کہ خادموں نے وہ پانی نکالا تھا جانتے تھے تو میر مجلس نے دُلہا کو بلایا اور اُسے کہا کہ (۱۰) ہر شخص پہلے اچھی مے خرچ کرتا ہے اور جس اُس وقت کہ خوب پیکے چھک گئے پر تو نے اچھی مے اب تک رکھ چھوڑی ہے (۱۱) یہ پہلا معجزہ یسوع نے قانائے جلیل میں دکھایا اور اپنا جلال ظاہر کیا اور اُسکے شاگرد اُس پر ایمان لائے ۔ (۱۲) بعد اُس کے وہ اور اُس کی ما اور اُس کے بھائی اور شاگرد کفرناحم میں گئے پر اُنہوں نے وہاں بہت دنوں تک مقام نہ کیا ۔ (۱۳) تب یہودیوں کی عید فسح نزدیک تھی اور یسوع یروشلم کو گیا (۱۴) اور ہیکل میں بیل اور بھیڑ اور کبوتر فروشوں کو اور صرافوں کو بیٹھے ہوئے پایا (۱۵) تب اُس نے رسی کا کوڑا بنکے اُن سب کو بھیڑوں اور بیلوں سمیت ہیکل سے نکال دیا اور صرافوں کے قطعے بکھیر دیئے اور تختے اُلٹ دیئے (۱۶) اور کبوتر فروشوں سے کہا اِن چیزوں کو یہاں سے لے جاؤ میرے باپ کے گھر کو بیوپار کا

ے وہی ہی جو روح قدس سے بپتسمہ دیتا ہی (۳۴) سو میں نے
اور گواہی دی کہ یہی خدا کا بیٹا ہی ۔ (۳۵) پھر دوسرے دن یوحنا
و اُس کے شاگردوں میں سے کھڑے تھے (۳۶) تب یوحنا نے یسوع کو
دیکھکر کہا دیکھو خدا کا برہ (۳۷) اور اُن دو شاگردوں نے اُس کو
کرتے سنا اور یسوع کے پیچھے ہو لیئے (۳۸) تب یسوع نے منہ
کے اور اُنہیں پیچھے آتے دیکھکر اُن کو کہا تم کیا ڈھونڈھتے ہو اُنہوں
س سے کہا ای ربی (جسکا ترجمہ یہہ ہی ای اُستاد) تو کہاں رہتا ہی
) اُس نے اُنہیں کہا چلو دیکھو پس وے آئے اور جہاں وہ رہتا تھا دیکھا
اُس روز اُس کے ساتھ رہے اور یہہ دسویں ساعت کے قریب تھا
۴۰) ایک اُن دونوں میں سے جنہوں نے یوحنا کی سنی اور اُس کے پیچھے
لیئے شمعون پطرس کا بھائی اندریاس تھا (۴۱) اُس نے پہلے اپنے
ائی شمعون کو پایا اور اُس سے کہا کہ ہم نے مسیح کو جس کا ترجمہ
ستس ہی پایا (۴۲) تب وہ اُسے یسوع پاس لایا اور یسوع نے اُس پر
ماہ کرکے کہا کہ تو یونس کا بیٹا شمعون ہی تو کیفاس کہلاویگا جس کا
رجمہ پطرس ہی ۔ (۴۳) دوسرے دن یسوع نے چاہا کہ جلیل میں جاوے
پر فیلبوس کو پاکے کہا میرے پیچھے چل (۴۴) اور فیلبوس بیت صیدا
کا جو اندریاس اور پطرس کا شہر ہی باشندہ تھا (۴۵) فیلبوس نے
نتھنی ایل کو پایا اور اُسے کہا کہ جس کا ذکر موسیٰ نے توریت میں اور
نبیوں نے کیا ہی ہم نے اُسے پایا وہ یوسف کا بیٹا یسوع ناصری ہی
(۴۶) نتھنی ایل نے اُس سے کہا کیا ناصرت سے کوئی اچھی چیز نکل سکتی
ہی فیلبوس نے کہا آ اور دیکھ (۴۷) یسوع نے نتھنی ایل کو اپنی طرف
آتے دیکھکر اُس کے حق میں کہا دیکھو ایک سچا اسرائیلی جس میں
مکر نہیں ہی (۴۸) نتھنی ایل نے اُس سے کہا تو مجھے کہاں سے جانتا
ہی یسوع نے جواب دیا اور اُسے کہا اُس سے پہلے کہ فیلبوس نے تجھے
بلایا جب تو انجیر کے درخت تلے تھا میں نے تجھے دیکھا (۴۹) نتھنی ایل
نے جا [illegible] اُس [illegible] تو خدا کا بیٹا تو اسرائیل کا بادشاہ
نے
اِس لیئے ایمان لاتا ہی کہ میں
درخت تلے دیکھا تو اُن سے [illegible]

مجھ سے پہلے تھا (۱۶) اور اُس کی بھرپوری سے ہم سب نے پایا بلکہ
فضل پر فضل (۱۷) کیونکہ شریعت موسیٰ کی معرفت سے دی گئی مگر
فضل اور سچائی یسوع مسیح سے پہنچی (۱۸) خدا کو کسی نے کبھی نہ
دیکھا اِکلوتا بیٹا جو باپ کی گود میں ہی اُسی نے بتلا دیا ۔ (۱۹) اور
یوحنا کی گواہی یہہ تھی جب کہ یہودیوں نے یروشلم سے کاہنوں اور لاویوں
کو بھیجا کہ اُس سے پوچھیں کہ تو کون ہی (۲۰) اور اُس نے اقرار کیا
اور انکار نہ کیا بلکہ اقرار کیا کہ میں مسیح نہیں ہوں (۲۱) تب اُنہوں
نے اُس سے پوچھا تو اور کون کیا تو اِلیاس ہی اُس نے کہا میں نہیں
ہوں پس آیا تو وہ نبی ہی اُس نے جواب دیا نہیں (۲۲) تب اُنہوں
نے اُس سے کہا کہ تو کون ہی تاکہ ہم اُنہیں جنہوں نے ہم کو بھیجا کوئی
جواب دیں تو اپنے حق میں کیا کہتا ہی (۲۳) اُس نے کہا کہ میں
جیسا یسعیاہ نبی نے کہا بیابان میں ایک پکارنیوالے کی آواز ہوں کہ تم
خداوند کی راہ کو درست کرو (۲۴) مگر یہ فریسیوں کی طرف سے
بھیجے گئے تھے (۲۵) اور اُنہوں نے اُس سے سوال کیا اور کہا کہ اگر تو نہ
مسیح ہی نہ اِلیاس اور نہ وہ نبی پس کیوں بپتسمہ دیتا ہی (۲۶) یوحنا
[illegible] میں اُنہیں کہا کہ میں پانی سے بپتسمہ دیتا ہوں پر تمہارے
[illegible] کھڑا ہی جسے تم نہیں جانتے (۲۷) یہہ وہی ہی جو میرے
[illegible] تھا اور مجھ سے مقدم تھا جس کی جوتی کا تسمہ میں
[illegible] ہوں (۲۸) یہہ باتیں بیت عبارہ میں یردن کے پار
[illegible] تھا واقع ہوئیں ۔ (۲۹) دوسرے دن یوحنا نے یسوع
[illegible] اور کہا دیکھو خدا کا برہ جو جہان کا گناہ اُٹھا لے
[illegible] جس کے حق میں میں نے کہا کہ ایک مرد
[illegible] مقدم تھا کیونکہ وہ مجھ سے پہلے تھا
[illegible] اِسلئے میں پانی سے بپتسمہ دیتا آیا
[illegible] یوحنا نے یہہ کہکے گواہی دی کہ
[illegible] دیکھا اور وہ اُس پر ٹھہر
[illegible] بھیجا کہ پانی
[illegible] کو اُترتے اور ٹھ

یوحنا کی انجیل

۱ باب

۱ اِبتدا میں کلام تھا اور کلام خدا کے ساتھ تھا اور کلام خدا تھا
(۲) یہی اِبتدا میں خدا کے ساتھ تھا (۳) سب چیزیں اُس سے موجود
ہوئیں اور کوئی چیز موجود نہ تھی جو بغیر اُس کے ہوئی (۴) زندگی
اُس میں تھی اور وہ زندگی اِنسان کا نور تھی (۵) اور نور تاریکی میں
چمکتا ہی اور تاریکی نے اُسے دریافت نہ کیا * (۶) ایک شخص خدا
کی طرف سے بھیجا گیا تھا جس کا نام یوحنا تھا (۷) یہہ گواہی کے لیئے
آیا کہ نور پر گواہی دے تاکہ سب اُس کے باعث سے اِیمان لاویں (۸) وہ
نور نہ تھا پر نور پر گواہی دینے کو آیا تھا (۹) حقیقی نور وہ تھا جو
دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہی (۱۰) وہ جہان میں تھا
اور جہان اُسی سے موجود ہوا اور جہان نے اُسے نہ جانا (۱۱) وہ اپنوں
پاس آیا اور اپنوں نے اُسے قبول نہ کیا (۱۲) لیکن جتنوں نے اُسے قبول
کیا اُس نے اُنھیں اِقتدار بخشا کہ خدا کے فرزند ہوں یعنے اُنھیں جو اُس
کے نام پر اِیمان لاتے ہیں (۱۳) وے نہ لہو سے نہ جسم کی خواہش سے
نہ مرد کی خواہش سے مگر خدا سے پیدا ہوئے ہیں (۱۴) اور کلام مجسم
ہوا اور وہ فضل اور راستی سے بھرپور ہوکے ہمارے درمیان رہا اور ہم نے
اُس کا ایسا جلال دیکھا جیسا باپ کے اِکلوتے کا جلال * (۱۵) یوحنا نے
اُس کی بابت گواہی دی اور پکار کے کہا یہہ وہی ہی جس کا ذکر میں
نے کیا تھا کہ وہ جو میرے پیچھے آنیوالا ہی مجھ سے مقدم ہی کیونکہ وہ

میں اسے پہچانا ۔ (۳۲) اور وے یہہ باتیں کہہ رہے تھے کہ یسوع آپ
اُن کے بیچ میں کھڑا ہوا اور اُن سے کہا تمہیں سلام (۳۷) پر اُنہوں نے
گھبراکے اور ڈر کے خیال کیا کہ کسی روح کو دیکھتے ہیں (۳۸) مگر
اُس نے اُن سے کہا کہ تم کیوں گھبراہٹ میں ہو اور کاہے کو تمہارے دلوں
میں اندیشہ پیدا ہوتے (۳۹) میرے ہاتھ پاؤں کو دیکھو کہ میں ہی
ہوں اور مجھے چھوؤ اور دیکھو کیونکہ روح کو جسم اور ہڈی نہیں جیسا
مجھ میں دیکھتے ہو (۴۰) اور یہہ کہکے اُنہیں اپنے ہاتھ اور پاؤں دکھائے
(۴۱) اور جب وے مارے خوشی کے اعتبار نہ کرتے اور متعجب تھے
اُس نے اُن سے کہا کہ کیا یہاں تمہارے پاس کچھ کھانے کو ہے (۴۲) تب
اُنہوں نے بھونی ہوئی مچھلی کا ایک ٹکڑا اور شہد کا ایک چھتا اُس کو
دیا (۴۳) اُس نے لیکے اُن کے سامہنے کھایا (۴۴) اور اُسنے کہا کہ یہہ
وے ہی باتیں ہیں جنہیں میں نے جب کہ تمہارے ساتھ تھا تم سے کہا کہ
ضرور ہے کہ سب کچھ جو موسیٰ کی توریت اور نبیوں کے نوشتوں اور
زبوروں میں میری بابت لکھا ہے پورا ہو (۴۵) تب اُن کے ذہنوں
کو کھولا کہ کتابوں کو سمجھیں (۴۶) اور اُن سے کہا کہ یوں لکھا ہے اور
یوں ہی ضرور تھا کہ مسیح دکھ اُٹھاوے اور تیسرے دن مُردوں میں سے
جی اُٹھے (۴۷) اور یروشلم سے لیکے ساری قوموں میں توبہ اور گناہوں
کی معافی کی منادی اُس کے نام سے کی جاوے (۴۸) اور تم اِن باتوں
کے گواہ ہو (۴۹) اور دیکھو میں اپنے باپ کے اُس موعود کو تم پر
بھیجتا ہوں لیکن تم جب تک عالم بالا کی قوت سے ملبس نہ ہو یروشلم
شہر میں تھہرو (۵۰) تب وہ اُنہیں وہاں سے باہر بیتعنیا تک لے
گیا اور اپنے ہاتھ اُٹھاکے اُنہیں برکت دی (۵۱) اور ایسا ہوا کہ
جب وہ اُنہیں برکت دے رہا تھا اُن سے جدا ہوا اور آسمان پر اُٹھایا
گیا (۵۲) اور اُنہوں نے اُس کو سجدہ کیا اور بڑی خوشی سے یروشلم
کو پھرے ۔ (۵۳) اور ہمیشہ ہیکل میں خدا کی تعریف اور شکر کرتے رہے ۔
آمین ۔

نے جس کا نام قلیوپس تھا جواب میں اُسے کہا کہ کیا اکیلا تو ہی
یروسلم میں پردیسی ہی کہ جو کچھ اِن دنوں اُس میں ہوا ہی نہیں
جانتا (۱۹) اُس نے اُن سے کہا کیا اُنہوں نے اُسے کہا یسوع ناصری کے
ماجرے جو نبی تھا اور خدا اور ساری قوم کے سامھنے کام اور کلام میں
قدرتوالا (۲۰) اور کیونکر سردار کاھن اور ھمارے سرداروں نے اُس کو قتل
کے حکم کے لیئے حوالہ کیا اور صلیب دی (۲۱) پر ھم اُمید رکھتے
تھے کہ یہی اِسراایل کو مخلصی دینے کو تھا اور اِن سب کے سوا آج
تیسرا روز ھی کہ یہہ واقعات ہوئیں (۲۲) اور ھم میں سے کئی عورتوں
نے بھی ھم کو گھبرا رکھا ھی کہ تڑکے اُس کی قبر پر گئیں (۲۳) اور اُس
کی لاش کو نہ پاکر آئیں اور بولیں کہ ھم نے فرشتوں کی روبت دیکھی
جنھوں نے کہا کہ وہ زندہ ھی (۲۴) اور بعضوں نے ھمارے ساتھیوں میں سے
قبر پر جاکے جیسا کہ اُن عورتوں نے کہا پایا پر اُسکو نہ دیکھا (۲۵) تب
اُس نے اُن سے کہا کہ ای نادانو اور نبیوں کی ساری باتوں کے ماننے میں
سست مزاجو (۲۶) کیا ضرور نہ تھا کہ مسیح یہہ دکھ اُٹھاوے اور اپنے
جلال میں داخل ہو (۲۷) اور موسیٰ اور سب نبیوں سے شروع کرکے وہ
باتیں جو سب کتابوں میں اُس کے حق میں ھیں اُن کے لیئے تفسیر
کیں (۲۸) اور وے اُس بستی کے جہاں جاتے تھے نزدیک پہنچے اور
ایسا معلوم ہوا کہ وہ آگے بڑھا چاھتا ھی (۲۹) تب اُنھوں نے اُسے یہہ کہکے
روکا کہ ھمارے ساتھہ رہ کیونکہ شام ہوا چاھتی ھی اور دن ڈھلا تب
وہ بھیتر جاکے اُن کے ساتھہ رہا (۳۰) اور ایسا ہوا کہ جب وہ اُن کے
ساتھہ کھانے بیٹھا تھا روٹی لیکر اُسے متبرک کیا اور توڑکے اُن کو دی
(۳۱) تب اُن کی آنکھیں کُھل گئیں اور اُس کو پہچانا اور وہ اُن کے
پاس سے غائب ہو گیا (۳۲) تب اُنھوں نے آپس میں کہا جب راہ
میں ھم سے باتیں کرتا اور ھمارے لیئے کتابوں کا بھید کھولتا تھا تو کیا ھم
لوگوں کے دل میں جوش نہ ہوا (۳۳) اور اُسی گھڑی اُٹھکر وے یروسلم کو
پھرے اور گیارھوں اور اُن کے ساتھیوں کو اِکٹھے پایا (۳۴) جو کہتے تھے
کہ خداوند سچ مچ اُٹھا اور شمعون کو دکھائی دیا ھی (۳۵) تد اُنھوں
نے راہ کا حال بیان کیا اور یہہ کہ کیونکر اُنھوں نے اُس کے روٹی توڑنے

پڑ پہٹنے لگی (۵۵) اور وے عورتیں بھی جو اُسکے ساتھ جلیل سے آئی تھیں پیچھے پیچھے چلیں اور قبر کو اور اُسکی لاش کو کہ کس طرح رکھی گئی دیکھتی تھیں (۵۶) اور پھرکے خوشبوئیاں اور مُر طیار کیا لیکن شرع کے موافق سبت کے دن آرام کیا *

۲۴ باب

(۱) اور وے اِتوار کے دن بڑے ترکے اُن خوشبوئیوں کو جو طیار کی تھیں لیکے قبر پر آئیں اور اُنکے ساتھ کئی اور بھی تھیں (۲) اور اُنہوں نے پتھر کو قبر پر سے ڈھلکایا ہوا پایا (۳) اور اندر جاکے خداوند یسوع کی لاش نہ پائی (۴) اور ایسا ہوا کہ جب وے اُس بات سے حیران تھیں دیکھو دو شخص چمچماتی پوشاک پہنے اُنکے پاس کھڑے تھے (۵) جب وے ڈرتی اور اپنے سر زمین پر جھکاتی تھیں اُنہوں نے اُنسے کہا تم کیوں زندہ کو مُردوں میں ڈھونڈھتیاں ہو (۶) وہ یہاں نہیں ہی بلکہ اُٹھا ہی یاد کرو کہ ہنوز جب جلیل میں تھا تم سے کیا کہا تھا کہ (۷) ضرور ہی کہ اِبن آدم گنہگاروں کے ہاتھ میں حوالہ کیا جائے اور صلیب دیا جائے اور تیسرے دن اُٹھے (۸) تب اُسکی باتیں اُنہیں یاد آئیں (۹) اور قبر پر سے پھرکے اُن گیارھوں اور سب باقی لوگونکو اِن سب باتوں کی خبر دی (۱۰) اور مریم مگدلینی اور یوحنا اور مریم یعقوب کی ما اور دوسری عورتیں جو ساتھ تھیں اِنہوں نے رسولوں سے یہ باتیں کہیں (۱۱) پر اِنکی باتیں اُنہیں کہانی سی سمجھ پڑیں اور اُنکا اِعتبار نہ کیا (۱۲) تب پطرس اُٹھکے قبر کی طرف دوڑا اور جھککر دیکھا کہ صرف کفن پڑا ہی اور اِس ماجرے سے تعجب کرتا ہوا اپنے گھر چلا گیا * (۱۳) اور دیکھو اُسی دن اُنمیں سے دو آدمی اُس بستی کی طرف جسکا نام اماوس اور یروسلم سے پڑنے چار کوس کے فاصلہ پر ہی جاتے تھے (۱۴) اور اُن سب باتوں کی بابت جو واقع ہوئی تھیں آپس میں بات چیت کرتے تھے (۱۵) اور ایسا ہوا کہ جب وے بات چیت اور پوچھ پاچھ کر رہے تھے یسوع آپ نزدیک آکے اُنکے ساتھ چلا (۱۶) لیکن اُنکی آنکھیں بند ہو گئی تھیں کہ اُسکو نہ پہچانا (۱۷) اُسنے اُنسے کہا یہ کیا باتیں ہیں جو تم راہ میں آپس میں کرتے جاتے ہو اور اُداس ہوتے (۱۸) تب ایک

نے جس کا نام قلیوپس تھا جواب میں اُسے کہا کہ کیا اکیلا تو ہی یروسلم میں پردیسی ہی کہ جو کچھ اِن دنوں اُس میں ہوا ہی نہیں جانتا (۱۹) اُس نے اُن سے کہا کیا اُنہوں نے اُسے کہا یسوع ناصری کے ماجرے جو نبی تھا اور خدا اور ساری قوم کے سامنے کام اور کلام میں قدرتوالا (۲۰) اور کیونکر سردار کاہن اور ہمارے سرداروں نے اُس کو قتل کے حکم کے لیئے حوالہ کیا اور صلیب دی (۲۱) پر ہم اُمید رکھتے تھے کہ یہی اِسرائیل کو مخلصی دینے کو تھا اور اِن سب کے سوا آج تیسرا روز ہی کہ یہہ واقعات ہوئیں (۲۲) اور ہم میں سے کئی عورتوں نے بھی ہم کو گھبرا رکھا ہی کہ تڑکے اُس کی قبر پر گئیں (۲۳) اور اُس کی لاش کو نہ پاکر آئیں اور بولیں کہ ہم نے فرشتوں کی رویت دیکھی جنہوں نے کہا کہ وہ زندہ ہی (۲۴) اور بعضوں نے ہمارے ساتھیوں میں سے قبر پر جاکے جیسا کہ اُن عورتوں نے کہا پایا پر اُسکو نہ دیکھا (۲۵) تب اُس نے اُن سے کہا کہ ای نادانو اور نبیوں کی ساری باتوں کے ماننے میں سست مزاجو (۲۶) کیا ضرور نہ تھا کہ مسیح یہہ دکھ اُٹھاوے اور اپنے جلال میں داخل ہو (۲۷) اور موسیٰ اور سب نبیوں سے شروع کرکے وہ باتیں جو سب کتابوں میں اُس کے حق میں ہیں اُن کے لیئے تفسیر کیں (۲۸) اور وے اُس بستی کے جہاں جاتے تھے نزدیک پہنچے اور ایسا معلوم ہوا کہ وہ آگے بڑھا چاہتا ہی (۲۹) تب اُنہوں نے اُسے بہہ کہہ روکا کہ ہمارے ساتھہ رہ کیونکہ شام ہوا چاہتی ہی اور دن ڈھلا تب وہ بھیتر جاکے اُن کے ساتھہ رہا (۳۰) اور ایسا ہوا کہ جب وہ اُن ساتھہ کھانے بیٹھا تھا روٹی لیکر اُسے متبرک کیا اور توڑکے اُن کو د (۳۱) تب اُن کی آنکھیں کُھل گئیں اور اُس کو پہچانا اور وہ اُن پاس سے غائب ہو گیا (۳۲) تب اُنہوں نے آپس میں کہا جب میں ہم سے باتیں کرتا اور ہمارے لیئے کتابوں کا بھید کھولتا تھا تو کیا لوگوں کے دل میں جوش نہ ہوا (۳۳) اور اُسی گھڑی اُٹھکر وے یروسلم پھرے اور گیارھوں اور اُن کے ساتھیوں کو اِکٹھے پایا (۳۴) جو کہتے تھ کہ خداوند سچ مچ اُٹھا اور شمعون کو دکھائی دیا ہی (۳۵) تد اُنہ نے راہ کا حال بیان کیا اور یہہ کہ کیونکر اُنہوں نے اُس کے روٹی توڑ

پڑ پہنچے لگی (۲۴) اور وے عورتیں بھی جو اُسکے ساتھ جلیل سے آئی تھیں پیچھے پیچھے چلیں اور قبر کو اور اُسکی لش کو کہ کس طرح رکھی گئی دیکھتی ہیں (۲۵) اور پھر کے خوشبوئیاں اور مُر طیار کیا لیکن شرع کے موافق سبت کے دن آرام کیا *

۲۴ باب

(۱) اور وے اتوار کے دن تڑکے اُن خوشبوئیوں کو جو طیار کی تھیں لیکے قبر پر آئیں اور اُنکے ساتھ کئی اور بی تھیں (۲) اور اُنوں نے پتھر کو قبر پر سے ڈھلکایا ہوا پایا (۳) اور اندر جاکے خداوند یسوع کی لش نہ پائی (۴) اور ایسا ہوا کہ حد وے اُس بات سے حیران تھیں دیکھو دو شخص چمچماتی پوشاک پہنے اُنکے پاس کھڑے تھے (۵) جب وے ڈرتی اور اپنے سر زمین پر جھکائی تھیں اُنوں نے اُنسے کہا تم کیوں زندہ کو مُردوں میں ڈھونڈھتیاں ہو (۶) وہ یہاں نہیں ہی بلکہ اُٹھا ہی یاد کرو کہ جب وہ جلیل میں تھا تم سے کیا کہا تھا کہ (۷) ضرور ہی کہ اِبن آدم گنہگاروں کے ہاتھ میں حوالہ کیا جاے اور صلیب دیا جاے اور تیسرے دن اُٹھے (۸) تب اُسکی باتیں اُنہیں یاد آئیں (۹) اور قبر پر سے پھرکے اُن گیارھوں اور سب باقی لوگونکو اِن سب باتوں کی خبر دی (۱۰) اور مریم مگدلینی اور یوحنا اور مریم یعقوب کی ما اور دوسری عورتیں جو ساتھ تھیں اُنہوں نے رسولوں سے یہ باتیں کہیں (۱۱) پر اُنکی باتیں اُنہیں کہانی سی معلوم پڑیں اور اُنکا اِعتبار نہ کیا (۱۲) تب پطرس اُٹھکے قبر کی طرف دوڑا اور جھککر دیکھا کہ صرف کپڑے پڑے ہی اور اِس ماجرے سے تعجب کرتا ہوا اپنے گھر چلا گیا * (۱۳) اور دیکھو اُسی دن اُنمیں سے دو آدمی اُس بستی کی طرف جسکا نام اماؤس اور یروسلم سے پونے چار کوس کے فاصلہ پر ہی جاتے تھے (۱۴) اور اُن سب باتوں کی بابت جو واقع ہوئی تھیں آپس میں بات چیت کرتے تھے (۱۵) اور ایسا ہوا کہ جب وے بات چیت اور پوچھ پاچھ کر رہے تھے یسوع آپ نزدیک آکے اُنکے ساتھ چلا (۱۶) لیکن اُنکی آنکھیں بند ہو گئی تھیں کہ اُسکو نہ پہچانا (۱۷) اُسنے اُنسے کہا یہ کیا باتیں ہیں جو تم راہ میں آپس میں کرتے جاتے ہو اور اُداس ہوتے (۱۸) تب ایک

دیکھ رہے تھے اور سردار اُن کے ساتھ ٹھٹھا کرکے کہتے تھے کہ اوروں کو
بچایا اگر یہ مسیح خدا کا برگزیدہ ہی تو آپ کو بچاوے (۳۶) اور
سپاہیوں نے بھی اُس پر ہنسی کی اور پاس جاکر اور اُسے سرکہ دیکر
کہا (۳۷) اگر تو یہودیوں کا بادشاہ ہی تو اپنے تئیں بچا (۳۸) اور
اُس کے اُوپر یونانی رومی اور عبرانی میں یہہ نوشتہ لکھا تھا کہ
یہہ یہودیوں کا بادشاہ ہی * (۳۹) اور ایک اُن بدکاروں میں سے
جو صلیب پر لٹکائے گئے تھے اُسے طعنہ مارکے کہتا تھا کہ اگر تو مسیح
ہی تو آپ کو اور ہم کو بچا (۴۰) دوسرے نے اُسے ملامت کرکے جواب
دیا کیا تو بھی خدا سے نہیں ڈرتا جس حال کہ اِسی سزا میں گرفتار
ہی۔ (۴۱) اور ہم تو واجبی کیونکہ اپنے کاموں کا بدلا پاتے ہیں پر اُس
نے تو کوئی بیجا کام نہیں کیا (۴۲) اور اُس نے یسوع سے کہا ای خداوند
جب تو اپنی بادشاہت میں آوے مجھے یاد کیجیو (۴۳) یسوع
نے اُسے کہا میں تجھسے سچ کہتا ہوں کہ آج تو میرے ساتھ بہشت
میں ہوگا (۴۴) اور چھٹویں گھنٹے کے قریب تھا کہ ساری زمین پر
اندھیرا چھا گیا اور نویں گھنٹے تک رہا (۴۵) اور سورج تاریک ہو گیا
اور ہیکل کا پردہ بیچ سے پھٹ گیا * (۴۶) اور یسوع نے بڑی آواز سے
پکارکے کہا کہ ای باپ میں اپنی روح تیرے ہاتھوں میں سونپتا ہوں
یہہ کہکے دم چھوڑ دیا (۴۷) اور صوبہدار نے یہہ حال دیکھکے خدا کی
تعریف کی اور کہا بیشک یہہ آدمی راستباز تھا (۴۸) اور سب لوگ
جو یہہ تماشا دیکھنے آئے تھے جب یہہ واقعات دیکھیں چھاتی پیٹتے
پھرے (۴۹) اور اُس کے سب جان پہچان اور وے عورتیں جو جلیل
سے اُس کے ساتھ آئی تھیں دور کھڑی ہوکے یہہ حال دیکھ رہی تھیں *
(۵۰) اور دیکھو ایک شخص یوسف نامے مشیر جو نیک اور راستباز تھا
(۵۱) اور وہ اُن کی صلاح اور کام میں شریک نہ ہوا یہہ یہودیوں کے
شہر ارمتیا کا تھا اور وہ خود خدا کی بادشاہت کا اِنتظار کرتا تھا (۵۲) اُس
نے پلاطوس کے پاس جاکے یسوع کی لاش مانگی (۵۳) اور اُس کو اُتارکے
کتان میں لپیٹا اور ایک قبر میں جو پتھر میں کھدی تھی جہاں کوئی
کبھو رکھا نہ گیا تھا رکھا (۵۴) اور وہ تیاری کا دن تھا اور سبت کے دن کی

ہر عید میں ضرور تھا کہ کسو کو اُن کے واسطے چھوڑ دے) (۱۸) تب سب ملکے چلّائے کہ اُسے لیجا اور براباس کو ہمارے لیئے چھوڑ (۱۹) (وہ کسو فساد جو شہر میں ہوا تھا اور خون کے سبب قید تھا) (۲۰) پلاطوس نے پھر چاہکے کہ یسوع کو چھوڑ دے پھر اُنہیں سمجھایا (۲۱) پر اُنہوں نے چلّاکے کہا کہ اُس کو صلیب دے صلیب دے (۲۲) تیسری بار اُس نے اُن سے کہا کیوں اُس نے کیا بدی کی ہی میں نے اُس میں قتل کے لائق کوئی قصور نہ پایا اِس لیئے میں اُسے تنبیہ کرکے چھوڑ دونگا (۲۳) پر اُنہوں نے شور مچاکے اُسے تنگ کیا اور چاہا کہ اُسے صلیب دی جاے اور اُن کی اور سردار کاہنوں کی آوازیں غالب ہوئیں (۲۴) تب پلاطوس نے حکم کیا کہ اُن کی خواہش کے موافق ہو (۲۵) اور اُن کے واسطے اُس شخص کو جو فساد اور خون کے سبب حبس تھا جسے اُنہوں نے چاہا تھا چھوڑ دیا اور یسوع کو اُن کی مرضی پر سونپ دیا (۲۶) اور جب اُس کو لے جاتے تھے شمعون نام قوریانی کو جو شہر کے باہر سے آتا تھا پکڑکے صلیب اُس پر رکھ دی کہ یسوع کے پیچھے پیچھے لے چلے * (۲۷) اور لوگوں کی بڑی بھیڑ اور عورتیں جو اُس کے واسطے چھاتی پیٹتی اور رو رہی تھیں اُس کے پیچھے پیچھے چلیں (۲۸) یسوع نے پھرکے اُن سے کہا کہ ای یروسلم کی بیٹیو مجھپر نہ روؤ بلکہ آپ پر اور اپنے لڑکوں پر روؤ (۲۹) کیونکہ دیکھو وے دن آتے ہیں جن میں کہینگے مبارک ہیں بانجھیں اور وہ پیٹ جو نہ جنے اور وے چھاتیاں جنھوں نے دودھ نہ پلایا (۳۰) تب پہاڑوں سے کہنا شروع کرینگے کہ ہم پر گر پڑو اور پہاڑیوں سے کہ ہمیں چھپاؤ (۳۱) کیونکہ جب ہرے درخت کے ساتھ ایسا کرتے ہیں تو سوکھے کے ساتھ کیا نہ کیا جائیگا (۳۲) اور وے دو اور آدمیوں کو جو بدکار تھے لے چلے کہ اُس کے ساتھ مارے جائیں (۳۳) اور جب وے اُس جگہہ پر جسے کھوپری نام رکھتے پہنچے تو وہاں اُسے صلیب دی اور بدکاروں کو بھی ایک دہنے اور دوسرا بائیں * (۳۴) اور یسوع نے کہا کہ ای باپ اُن کو معاف کر کیونکہ وے نہیں جانتے کہ کیا کرتے ہیں اور اُنہوں نے چٹھی ڈالکے اُس کی پوشاک بانٹ لی (۳۵) اور لوگ کھڑے

(۱) اور ساري جماعت اُٹھکے اُسے پلاطوس پاس لے گئي (۲) اور اُس پر نالش کرني شروع کي کہ اِسے هم نے قوم کو بہکاتے اور قیصر کو محصول دینے سے منع کرتے اور اپنے تئیں مسیح بادشاہ کہتے پایا (۳) تب پلاطوس نے اُس سے پوچھا کیا تو یہودیوں کا بادشاہ هی اُس نے اُس کے جواب میں کہا وهي هی جو تو کہتا (۴) تب پلاطوس نے سردار کاهنوں اور لوگوں سے کہا کہ میں اِس شخص کا کچھ قصور نہیں پاتا (۵) پر اُنھوں نے اور بھي تُندي سے کہا کہ یہ جلیل سے لیکر سارے یہودیہ میں یہاں تک تعلیم دے دے لوگوں کو اُبھارتا هی (۶) پلاطوس نے جلیل کا نام سنکر پوچھا کہ کیا یہ آدمي جلیلي هی (۷) جب جانا کہ هیرودیس کے عمل کا هی اُسے هیرودیس پاس جو اُن دنوں یروسلم میں تھا بھیجا* (۸) اور هیرودیس یسوع کو دیکھکے بہت خوش هوا کیونکہ مدت سے چاهتا تھا کہ اُسے دیکھے اِس لیئے کہ اُس کي بابت بہت کچھ سنا تھا اور اُس کي کوئي کرامات دیکھنے کي اُمید تھي (۹) اور اُس نے اُس سے بہتیري باتیں پوچھیں پر اُس نے اُسے کچھ جواب نہ دیا (۱۰) اور سردار کاهنوں اور فقیہوں نے کھڑے هوکے اُس پر شدت سے نالش کي (۱۱) تب هیرودیس نے اپني فوج سمیت اُسے ناچیز ٹھہرایا اور اُسے چمچماتي پوشاک پہناکے اُس کا تمسخر کیا اور پھر پلاطوس کے بھیجا* (۱۲) اور اُسي دن پلاطوس اور هیرودیس آپس میں دوست هو گئے کیونکہ آگے اُن میں دشمني تھي* (۱۳) اور پلاطوس نے سردار کاهنوں اور سرداروں اور لوگوں کو پاس بلاکے اُن سے کہا کہ (۱۴) تم اِس شخص کو میرے پاس یہ کہتے لائے کہ یہ لوگوں کو بہکاتا هی دیکھو میں نے تمہارے آگے تحقیق کي پر اُن قصوروں میں سے جن کو تم اُس پر ٹھہراتے هو میں نے اِس شخص میں کچھ نہ پایا (۱۵) اور نہ هیرودیس نے کیونکہ میں نے تمھیں اُس کے پاس بھیجا اور دیکھو اُس کا کوئي ایسا کام نہ ٹھہرا جو قتل کے لائق هو (۱۶) اِس لیئے اُس کو تنبیہ کرکے چھوڑ دونگا (۱۷) (اُسے

سردار کاہنوں اور ہیکل کے سرداروں اور بزرگوں سے جو اُس پر چڑھ آئے تھے کہا کہ تم جیسے چور پکڑنے کو تلواریں اور لاٹھیاں لیکر نکلے ہو (۵۳) میں ہر روز ہیکل میں تمہارے ساتھ تھا اور تم نے مجھپر ہاتھ نہ ڈالا لیکن یہہ تمہاری گھڑی اور ظلمت کا اختیار ہی ہے (۵۴) تب وے اُسے پکڑکے لے چلے اور سردار کاہن کے گھر میں لے گئے اور پطرس دور دور اُسکے پیچھے چلا جاتا تھا (۵۵) اور جب اُنہوں نے دالان کے بیچ میں آگ جلائی اور ملکر بیٹھے تھے پطرس اُنکے بیچ میں بیٹھا (۵۶) ایک لونڈی نے اُسے آگ کے پاس بیٹھا دیکھکر اُسپر چوکس نگاہ کرکے کہا یہہ بھی اُسکے ساتھ تھا (۵۷) پر اُسنے اُسکا اِنکار کرکے کہا ای عورت میں اُسے نہیں جانتا (۵۸) تھوڑی دیر بعد ایک اور کسی نے اُسے دیکھکر کہا کہ تو بھی اُنمیں سے ہی پطرس نے کہا کہ ای آدمی میں نہیں ہوں (۵۹) کوئی ایک گھنٹے بعد اور کسی نے تاکید سے کہا کہ یہہ آدمی بیشک اُسکے ساتھ تھا کیونکہ جلیلی ہی (۶۰) پطرس نے کہا ای شخص میں نہیں سمجھتا کہ تو کیا کہتا ہی یہہ کہہ ہی رہا تھا کہ جھٹ مُرغ نے بانگ دی (۶۱) تب خداوند نے پھرکے پطرس پر نگاہ کی اور پطرس کو خداوند کی بات جو اُسنے کہی کہ مُرغ کی بانگ دینے کے آگے تو میرا تین بار اِنکار کریگا یاد آئی (۶۲) اور پطرس باہر جاکے زار زار رویا * (۶۳) اور وے مرد جنکے حوالے یسوع تھا اُسکو ٹھٹھے میں اُڑانے اور مارنے لگے (۶۴) اور اُسکی آنکھ موندکے اُسکے مُنہ پر طمانچے مارے اور اُس سے یہہ کہکے پوچھا کہ نبوت سے کہہ کہ تجھکو مارا (۶۵) اور اُس کے حق میں اور بھی بہت کُفر بکے * (۶۶) اور جب دن ہوا لوگوں کے بزرگوں اور سردار کاہنوں اور عالموں کی جماعت لگی اور وے اُسے اپنی عدالتگاہ میں لائے اور کہا (۶۷) اگر تو مسیح ہی تو ہم سے کہہ اُس نے اُن سے کہا اگر میں تم سے کہوں تو تم نہیں ہی کروگے (۶۸) اور اگر پوچھوں بھی تو مجھے جواب نہ دوگے اور نہ چھوڑوگے (۶۹) اب سے اِبن آدم خدا کی قدرت کے دہنے ہاتھ بیٹھا رہیگا (۷۰) سب نے کہا پس کیا تو خدا کا بیٹا ہی اُس نے اُن سے کہا جو تم کہتے ہو وہی میں ہوں (۷۱) تب اُنہوں نے کہا اب ہمیں اور گواہی کیا درکار کیونکہ ہم نے آپ ہی اُسکے مُنہ سے سنا *

میرا اِنکار نہ کرے کہ میں اُسے نہیں جانتا (۳۵) اور اُس نے اُن سے کہا کہ جب میں نے تمہیں بےبٹوے اور بےجھولی اور بےجوتیوں کے بھیجا کیا تم کو کسو چیز کی حاجت ہوئی اُنہوں نے کہا کسو کی نہیں (۳۶) اُس نے اُنہیں کہا پر اب جس کے پاس بٹوا ہو لیوے اور اِسی طرح جھولی بھی اور جس پاس نہیں اپنے کپڑے بیچ کے تلوار خریدے (۳۷) کیونکہ میں تم سے کہتا ہوں کہ یہہ نوشتہ کہ وہ بدوں میں گنا گیا ضرور ہی کہ میرے حق میں پورا ہو اِس لیئے کہ یہہ باتیں جو میری بابت ہیں انجام تک پہنچتی (۳۸) اُنہوں نے کہا دیکھہ ای خداوند یہاں دو تلوار ہیں اُس نے اُن سے کہا بہت ہی* (۳۹) اور وہ نکلکے اپنے دستور پر زیتون کے پہاڑ کی طرف چلا اور اُس کے شاگرد اُس کے پیچھے ہو لیئے (۴۰) اور اُس جگہہ پہنچکے اُس نے اُن سے کہا دعا مانگو تاکہ آزمایش میں نہ پڑو (۴۱) اور اُس نے اُن سے تیر کے ایک ڈھیلے پر بڑھکے گھٹنے ٹیککر دعا مانگی اور کہا کہ (۴۲) ای باپ اگر تو چاہے تو یہہ پیالہ مجھہ سے دور کرے لیکن میری مرضی نہیں بلکہ تیری مرضی کے موافق ہو (۴۳) اور آسمان سے ایک فرشتہ اُس کو دکھائی دیا جو اُسے قوت دیتا تھا (۴۴) اور وہ جانکنی میں پہنسکے بہت گڑگڑاکے دعا مانگتا تھا اور اُس کا پسینا لہو کی بوند کے مانند ہوکر زمین پر گرتا تھا (۴۵) اور دعا سے اُٹھکر اپنے شاگردوں کے پاس آیا اور اُنہیں غم سے سوتے پایا (۴۶) اور اُن سے کہا کہ تم کیوں سوتے ہو اُٹھکر دعا مانگو تاکہ آزمایش میں نہ پڑو* (۴۷) وہ یہہ کہہ رہا تھا کہ دیکھو ایک بھیڑ دکھائی دی اور ایک اُن بارھوں میں سے جو یہوداہ کہلاتا تھا اُن کے آگے ہوکر یسوع پاس آیا کہ اُس کو چومے (۴۸) تب یسوع نے اُسے کہا کہ ای یہوداہ کیا تو اِبن آدم کو بوسہ سے پکڑواتا ہی (۴۹) جب اُنہوں نے جو اُس کے اِرد گرد تھے وہ حال جو ہونیوالا تھا دیکھا تو اُسے کہا ای خداوند کیا ہم تلوار چلاویں* (۵۰) اُن میں سے ایک نے سردار کاہن کے نوکر کو لگائی اور اُس کا دہنا کان اُڑا دیا (۵۱) تب یسوع نے جواب میں کہا اِتنے ہی پر رہنے دو اور اُس کے کان کو چھوکر اُس کو چنگا کیا (۵۲) پھر یسوع نے

اُن سے کہا مجھے تڑی خواہش تھی کہ دکھ سہنے کے آگے یہہ فسح تمہارے ساتھ کھاؤں (۱۶) کیونکہ میں تم سے کہتا ہوں کہ اُسے پھر کبھو نہ کھاؤنگا جب تک خدا کی بادشاہت میں پورا نہ ہو (۱۷) اور پیالہ کو لیکے شکر کیا اور کہا کہ اِسکو لیکے آپس میں بانٹ لو (۱۸) کیونکہ میں تم سے کہتا ہوں کہ انگور کا رس پھر نہ پیونگا جب تک خدا کی بادشاہت نہ آوے * (۱۹) پھر روٹی لی اور شکر کرکے توڑی اور یہہ کہکے اُن کو دی کہ یہہ میرا بدن ہی جو تمہارے واسطے دیا جاتا ہی یہہ میری یادگاری کے واسطے کیا کرو (۲۰) اور اِسی طرح کھانے کے بعد اُس پیالہ کو لیکر کہا کہ یہہ پیالہ میرے لہو سے جو تمہارے واسطے بہایا جاتا ہی ایک نیا عہد ہی * (۲۱) پر دیکھو اُس کا ہاتھ جو مجھے گرفتار کرواتا ہی میرے ساتھ میز پر ہی (۲۲) سو اِس آدم تو جیسا اُسکے واسطے مقرر ہی جاتا ہی مگر اُس شخص پر افسوس جو اُسے گرفتار کرواتا ہی (۲۳) تب وے آپس میں پوچھنے لگے کہ ہم میں سے وہ کون ہی جو یہہ کریگا * (۲۴) اور اُن میں تکرار تھی کہ ہم میں سے کون سب سے بڑا ٹھہرے (۲۵) اُسنے اُن سے کہا کہ قوموں کے بادشاہ اُن پر حکومت کرتے ہیں اور جو لوگ اُنپر اِختیار رکھتے ہیں خداوند نعمت کہلاتے (۲۶) پر تم ایسے نہ ہو بلکہ جو تم میں بڑا ہی چھوٹے کی اور خاوند خدمت کرنیوالے کی مانند ہو (۲۷) کیونکہ کون بڑا ہی وہ جو کھانے بیٹھا یا وہ جو خدمت کرتا ہی کیا وہ نہیں جو کھانے بیٹھا ہی لیکن میں تمہارے درمیان خدمت کرنیوالے کی مانند ہوں (۲۸) تم وے ہی ہو جو میری آزمایشوں میں سدا میرے ساتھ رہے (۲۹) اور جیسا میرے باپ نے میرے لیئے ایک بادشاہت مقرر کی میں بھی تمہارے لیئے مقرر کرتا ہوں (۳۰) تاکہ میری بادشاہت میں میری میز پر کھاؤ پیو اور تختوں پر بیٹھکر اِسرائیل کے بارہ گھرانوں کی عدالت کرو * (۳۱) پھر خداوند نے کہا شمعون اے شمعون دیکھ شیطان نے چاہا کہ تمہیں گیہوں کی طرح پھٹکے (۳۲) لیکن میں نے تیرے لیئے دعا مانگی کہ تیرا اِیمان جاتا نہ رہے اور جب تو پھرے تو اپنے بھائیوں کو مضبوط کر (۳۳) تب اُسنے اُسے کہا کہ اے خداوند میں تیرے ساتھ قید ہونے بلکہ مرنے کو طیار ہوں (۳۴) تد اُسنے کہا اے پطرس میں تجھ سے کہتا ہوں کہ آج مُرغ بانگ نہ دیگا جب تک تو تین مرتبہ

طرح تم بھي جب اِن چيزوں کو ہوتے ديکھو تو جانو کہ خدا کي بادشاہت نزديک آئي (۳۲) ميں تم سے سچ کہتا ہوں کہ جب تک يہہ سب نہ ہو نہ ليوے يہہ پشت کبھي نہ گذريگي (۳۳) آسمان و زمين ٹل جائينگے پر ميري باتيں کبھي نہ ٹلينگي * (۳۴) اپنے سے خبردار رہو ايسا نہ ہووے کہ تمہارا دل بہت کھانے اور متوالا ہونے اور زندگي کي فکروں سے بھاري ہو اور وہ دن تم پر اچانک آ پڑے - (۳۵) اِسليئے کہ وہ جال کي طرح زمين کے سب رہنيوالوں کو گھير ليگا (۳۶) پس جاگتے رہو اور ہر وقت دعا مانگو تاکہ تم اِن سب چيزوں سے جو ہونيوالي ہيں بچ جانے کے اور اِبن آدم کے سامھنے کھڑے ہونے کے لائق ٹھہرو (۳۷) اور وہ دن کو ہيکل ميں تعليم ديتا اور رات کو باہر جاکے زيتوني نامے پہاڑ پر رہتا تھا (۳۸) اور صبح کو سب لوگ اُسکي باتيں سننے کو ہيکل ميں آتے تھے *

۲۲ باب

(۱) اب عيد فطير جس کو عيد فسح کہتے ہيں نزديک آئي (۲) اور سردار کاہن اور فقيہہ تدبير ميں تھے کہ اُس کو کس طرح مار ڈاليں کيونکہ لوگوں سے ڈرتے تھے * (۳) تب شيطان يہوداہ ميں جو اِسکريوتي کہلاتا اور بارھوں کي گنتي ميں تھا سمايا (۴) اُسنے جاکے سردار کاہنوں اور سپاہيوں کے سردار سے صلاح کي کہ اُسکو کس طرح اُن کے حوالہ کرے (۵) وے خوش ہوئے اور اُسے روپيہ دينے کا اِقرار کيا (۶) اُسنے مان ليا اور قابو ڈھونڈھتا تھا کہ بغير ہنگامہ کے اُسے اُن کے حوالہ کرے * (۷) تب فطير کا دن جس ميں فسح ذبح کرنا فرض تھا آيا (۸) يسوع نے پطرس اور يوحنا کو بھيجا کہ تم جاؤ ہمارے ليئے فسح طيار کرو تاکہ کھائيں (۹) اُنھوں نے اُسے کہا تو کہاں چاہتا ہی کہ ہم طيار کريں (۱۰) اُسنے اُن سے کہا ديکھو جب شہر ميں داخل ہوگے ايک آدمي پاني کا گھڑا ليئے تمھيں مليگا جس گھر ميں وہ جاے اُسکے پيچھے چلے جاؤ (۱۱) اور گھر کے مالک سے کہو کہ اُستاد کہتا ہی کہ وہ مہمان‌خانہ کہاں ہی جس ميں ميں اپنے شاگردوں کے ساتھہ فسح کھاؤں (۱۲) وہ تمھيں ايک بڑا بالاخانہ فرش بچھا دکھاويگا وہيں طيار کرو (۱۳) اُنھوں نے جاکے جيسا اُسنے اُن سے کہا تھا پايا اور فسح طيار کيا (۱۴) اور جب وقت آيا وہ اپنے بارہ رسولوں کے ساتھہ کھانے بيٹھا (۱۵) اور

اور کال پڑیگا اور بھیانک چیزیں اور ترے ترے نشان آسمان سے ظاہر ہونگے (۱۲) لیکن اِن سب باتوں سے پہلے وے میرے نام کے سبب تم پر ہاتھ ڈالینگے اور ستاوینگے اور عبادتخانوں اور قیدخانوں میں لوگونکے حوالہ کرینگے اور بادشاہوں اور حاکموں کے پاس کھینچینگے (۱۳) اور یہہ تمہارے لیئے گواہی ٹھہریگی (۱۴) پس اپنے دل میں ٹھہرا رکھو کہ ہم پہلے سے فکر نہ کریں کہ کیا جواب دینگے (۱۵) اِسلیئے کہ میں تمہیں ایسی زبان اور حکمت دونگا کہ تمہارے سب دشمن حلف کھاے اور سامھنا کرنے کا مقدور نہ رکھینگے (۱۶) اور تم ما باپ اور بھائیوں اور رشتہداروں اور دوستوں سے بھی گرفتار کیئے جاوگے بلکہ وے تم میں سے بعضونکو قتل کرینگے (۱۷) اور میرے نام کے سبب سب لوگ تم سے کینہ رکھینگے (۱۸) لیکن تمہارے سر کا ایک بال بھی گرایا نہ جائیگا (۱۹) تم صبر سے اپنی جان بچائے رکھو (۲۰) اور جب تم یروسلم کو فوجوں سے گھرا دیکھو تو جان لو کہ اُسکا اُجاڑ ہونا نزدیک ہی (۲۱) تب وے جو یہودیہ میں ہوں پہاڑوں پر بھاگ جائیں اور وے جو شہر میں ہوں باہر نکل جائیں اور وے جو اُسکے باہر ہوں پھیتر نہ آویں (۲۲) کیونکہ وے ہی اِنتقام کے ہیں کہ سب جو لکھا ہی پورا ہوگا (۲۳) پر اُن دنوں میں پیٹ والیوں اور دودھ پلانیوالیوں پر افسوس کیونکہ زمین پر بڑی تنگی اور اِس قوم پر غضب ہوگا (۲۴) اور وے تلوار کی دھار سے گر جائینگے اور اسیر ہوکے سب قوموں کے درمیان پہنچائے جائینگے اور جب تک غیر قوموں کا وقت پورا نہ ہو یروسلم غیر قوموں سے روندی جائیگی * (۲۵) اور سورج و چاند اور تاروں میں نشانیاں ہونگی اور زمین پر قوموں کی مصیبت اور سمندر اور اُسکی لہروں کے شور کے سبب گھبراہٹ ہوگی (۲۶) اور لوگونکی دل کے مارے اور اُن چیزوں کی جو زمین پر آتی ہیں راہ دیکھنے سے جان میں جان نہ رہیگی اِسلیئے کہ آسمان کی قوتیں ہلائی جائینگی (۲۷) اور تب لوگ اِبن آدم کو بدلی میں قدرت اور بڑے جلال کے ساتھ آتے دیکھینگے (۲۸) اور جب یہہ چیزیں ہونے لگیں سیدھے ہوکے سر اوپر اُٹھاؤ اِسلیئے کہ تمہارا چھٹکارا نزدیک ہی (۲۹) اور اُسنے اُنسے ایک تمثیل کہی کہ انجیر کے درخت اور سب درختونکو دیکھو (۳۰) جب اُن میں کونپلیں نکلتی ہیں تم آپ ہی دیکھکر جانتے ہو کہ اب گرمی نزدیک آئی (۳۱) سو اِسی

طرح تم بھي جب اِن چيزوں کو ہوتے ديکھو تو جانو کہ خدا کي بادشاہت نزديک آئي (۳۲) ميں تم سے سچ کہتا ہوں کہ جب تک يہہ سب نہ ہو نہ ليوے يہہ پشت کبھي نہ گذريگي (۳۳) آسمان و زمين ٹل جائينگے پر ميري باتيں کبھي نہ ٹلينگي * (۳۴) اپنے سے خبردار رہو ايسا نہ ہووے کہ تمہارا دل بہت کھانے اور متوالا ہونے اور زندگي کي فکروں سے بھاري ہو اور وہ دن تم پر اچانک آ پڑے - (۳۵) اِسليئے کہ وہ جال کي طرح زمين کے سب رہنيوالوں کو گھيرليگا (۳۶) پس جاگتے رہو اور ہر وقت دعا مانگو تاکہ تم اِن سب چيزوں سے جو ہونيوالي ہيں بچ جانے کے اور اِبن آدم کے سامنے کھڑے ہونے کے لائق ٹھہرو (۳۷) اور وہ دن کو ہيکل ميں تعليم ديتا اور رات کو باہر جاکے زيتوني نامے پہاڑ پر رہتا تھا (۳۸) اور صبح کو سب لوگ اُسکي باتيں سننے کو ہيکل ميں آتے تھے *

۲۲ باب

(۱) اب عيد فطير جس کو عيد فسح کہتے ہيں نزديک آئي (۲) اور سردار کاہن اور فقيہہ تدبير ميں تھے کہ اُس کو کس طرح مار ڈاليں کيونکہ لوگوں سے ڈرتے تھے * (۳) تب شيطان يہوداہ ميں جو اِسکريوتي کہلاتا اور بارھوں کي گنتي ميں تھا سمايا (۴) اُسنے جاکے سردار کاہنوں اور سپاہيوں کے سردار سے صلاح کي کہ اُسکو کس طرح اُن کے حوالہ کرے (۵) وے خوش ہوئے اور اُسے روپيہ دينے کا اِقرار کيا (۶) اُسنے مان ليا اور قابو ڈھونڈھتا تھا کہ بغير ہنگامہ کے اُسے اُن کے حوالہ کرے * (۷) تب فطير کا دن جس ميں فسح ذبح کرنا فرض تھا آيا (۸) يسوع نے پطرس اور يوحنا کو بھيجا کہ تم جاؤ ہمارے ليئے فسح طيار کرو تاکہ کھائيں (۹) اُنھوں نے اُسے کہا تو کہاں چاہتا ہی کہ ہم طيار کريں (۱۰) اُسنے اُن سے کہا ديکھو جب شہر ميں داخل ہوگے ايک آدمي پاني کا گھڑا ليئے تمھيں مليگا جس گھر ميں وہ جاے اُسکے پيچھے چلے جاؤ (۱۱) اور گھر کے مالک سے کہو کہ اُستاد کہتا ہی کہ وہ مہمان‌خانہ کہاں ہی جس ميں ميں اپنے شاگردوں کے ساتھہ فسح کھاؤں (۱۲) وہ تمھيں ايک بڑا بالاخانہ فرش بچھا دکھاويگا وہيں طيار کرو (۱۳) اُنھوں نے جاکے جيسا اُسنے اُن سے کہا تھا پايا اور فسح طيار کيا (۱۴) اور جب وقت آيا وہ اپنے بارہ رسولوں کے ساتھہ کھانے بيٹھا (۱۵) اور

اور کال پڑیگا اور بھیانک چیزیں اور بڑے بڑے نشان آسمان سے ظاہر ہونگے (۱۲) لیکن اِن سب باتوں سے پہلے وے میرے نام کے سبب تم پر ہاتھ ڈالینگے اور ستاوینگے اور عبادتخانوں اور قیدخانوں میں لوگوںکے حوالہ کرینگے اور بادشاہوں اور حاکموں کے پاس کھینچینگے (۱۳) اور یہہ تمہارے لیئے گواہی ٹھہریگی (۱۴) پس اپنے دل میں ٹھہرا رکھو کہ ہم پہلے سے فکر نہ کریں کہ کیا جواب دینگے (۱۵) اِسلیئے کہ میں تمھیں ایسی زبان اور حکمت دونگا کہ تمہارے سب دشمن خلاف کہنے اور سامھنا کرنے کا مقدور نہ رکھینگے (۱۶) اور تم ما باپ اور بھائیوں اور رشتہداروں اور دوستوں سے بھی گرفتار کیئے جاوگے بلکہ وے تم میں سے بعضوںکو قتل کرینگے (۱۷) اور میرے نام کے سبب سب لوگ تم سے کینہ رکھینگے (۱۸) لیکن تمہارے سر کا ایک بال بھی گرایا نہ جائیگا (۱۹) تم صبر سے اپنی جان بچائے رکھو (۲۰) اور جب تم یروسلم کو فوجوں سے گھرا دیکھو تو جان لو کہ اُسکا اُجاڑ ہونا نزدیک ہی (۲۱) تب وے جو یہودیہ میں ہوں پہاڑوں پر بھاگ جائیں اور وے جو شہر میں ہوں باہر نکل جائیں اور وے جو اُسکے باہر ہوں بیتر نہ آویں (۲۲) کیونکہ وے ہی اِنتقام کے ہیں کہ سب جو لکھا ہی پورا ہوگا (۲۳) پر اُن دنوں میں پیٹوالیوں اور دودھ پلانیوالیوں پر افسوس کیونکہ زمین پر بڑی تنگی اور اِس قوم پر غضب ہوگا (۲۴) اور وے تلوار کی دھار سے گر جائینگے اور اسیر ہوکے سب قوموں کے درمیاں پہنچائے جائینگے اور جب تک غیر قوموں کا وقت پورا نہ ہو یروسلم غیر قوموں سے روندی جائیگی* (۲۵) اور سورج و چاند اور تاروں میں نشانیاں ہونگی اور زمین پر قوموں کی مصیبت اور سمندر اور اُسکی لہروں کے شور کے سبب گھبراہٹ ہوگی (۲۶) اور لوگونکی ڈرکے مارے اور اُن چیزوں کی جو زمین پر آنی ہیں راہ دیکھنے سے جان میں جان نہ رہیگی اِسلیئے کہ آسمان کی قوتیں ہلائی جائینگی (۲۷) اور تب لوگ اِبن آدم کو بدلی میں قدرت اور بڑے جلال کے ساتھ آتے دیکھینگے (۲۸) اور جب یہہ چیزیں ہونے لگیں سیدھے ہوکے سر اوپر اُٹھاؤ اِسلیئے کہ تمہارا چھٹکارا نزدیک ہی (۲۹) اور اُسنے اُنسے ایک تمثیل کہی کہ انجیر کے درخت اور سب درختونکو دیکھو (۳۰) جب اُن میں کونپلیں نکلتی ہیں تم آپ ہی دیکھکر جانتے ہو کہ اب گرمی نزدیک آئی (۳۱) سو اِسی

ابرہام کا خدا اور اِضحاق کا خدا اور یعقوب کا خدا کہتا ہی (۳۸) لیکن خدا مُردونکا خدا نہیں بلکہ زندوں کا ہی کہ سب اُس کے پاس زندہ ہیں * (۳۹) تب بعضے فقیہوں نے جواب میں اُسے کہا کہ ای اُستاد تو نے خوب فرمایا (۴۰) بعد اُسکے کسو کا ہواو نہ پڑا کہ اُس سے کچھ پوچھے (۴۱) اور اُسنے اُنسے کہا کسطرح کہتے ہیں کہ مسیح داؤد کا بیٹا ہی (۴۲) اور داؤد زبور کی کتاب میں آپ کہتا ہی کہ خداوند نے میرے خداوند سے کہا کہ میرے دہنے ہاتھ پر بیٹھ (۴۳) جب تک میں تیرے دشمنونکو تیرے پانوں کی چوکی کروں (۴۴) پس داؤد تو اُسے خداوند کہتا ہی پھر وہ اُسکا بیٹا کسطرح ہوا * (۴۵) جب سب لوگ سن رہے تھے اُسنے اپنے شاگردونسے کہا کہ (۴۶) فقیہونسے خبردار رہو جو لنبی پوشاک پہنے پھرنا چاہتے اور بازاروں میں سلام کو اور عبادتخانوں میں صدر کُرسیونکو اور مہمانیوں میں اُوپر کی جگہونکے مشتاق ہیں (۴۷) وے بیواوں کے گھروں کو کیا جاتے اور دکہانے کے لیئے لنبی چوڑی نماز کرتے ہیں پس اُنہیں کو زیادہ سزا ملیگی *

۲۱ باب

(۱) اُسنے آنکہ اُٹھاکے دولتمندوں کو جو کہ اپنی نذر ہیکل کے خزانہ میں ڈالتے تھے دیکہا (۲) اور ایک کنگال بیوہ کو بہی دو چھدام ڈالتے دیکہا (۳) تب اُسنے کہا میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ اِس کنگال بیوہ نے سب سے زیادہ ڈالا (۴) کیونکہ اُن سبھوں نے اپنے زیادہ مال سے خدا کی نذروں میں ڈالا پر اُسنے اپنی غریبی کی ساری پونجی ڈالی ** (۵) اور جب بعضے ہیکل کے حق میں کہتے تھے کہ وہ نفیس پتھروں اور ہدیوں سے آراستہ ہی اُسنے کہا (۶) وے دن آوینگے کہ اُن میں سے جو تم دیکہتے ہو پتھر پر پتھر نہ چھوٹیگا کہ گرایا نہ جاے (۷) تب اُنہوں نے اُس سے پوچھا کہ ای اُستاد یہہ کب ہوگا اور اُسکے ہونے کا کیا نشان ہی (۸) اُسنے کہا دیکہو کوئی تم کو گمراہ نہ کرے کیونکہ بہتیرے میرے نام پر آوینگے اور کہینگے کہ میں وہی ہوں اور کہ وقت نزدیک ہی پر اُنکے پیچھے نہ جائیو (۹) اور جب لڑائیوں اور فسادوں کی خبر سنو تو نہ گھبرائیو کیونکہ پہلے اُن کا واقع ہونا ضرور ہی پر ابتک آخر نہیں (۱۰) پھر اُسنے اُنسے کہا کہ قوم قوم پر اور بادشاہت بادشاہت پر چڑھ آویگی (۱۱) اور جگہہ بہ جگہہ بڑے بڑے بھونچال آوینگے اور مری

ے یہہ سکے کہا ایسا نہووے (۱۷) تب اُسنے اُنکی طرف دیکھکے کہا پھر وہ کیا ہی جو لکہا ہی کہ وہ پتہر جسے راجگیروں نے رد کیا وہی کونے کا سرا ہوا (۱۸) ہر ایک جو اُس پتہر پر گرے چور ہوگا اور جسپر وہ گرے اُسے پیس ڈالیگا ** (۱۹) تب سردار کاہنوں اور فقیہوں نے چاہا کہ اُسیوقت اُسپر ہاتہہ ڈالیں پر لوگوںسے ڈرے کیونکہ جانا کہ یہہ تمثیل اُنہیں کے حق میں کہی (۲۰) اور اُسکی تاک میں تہے اور اُنہوں نے کئی جاسوسوںکو بہیجا کہ راستبازوںکا بہیس اِختیار کرکے اُسکی کوئی بات پکڑ پاویں تاکہ اُسکو حاکم کے قبضہ و اِختیار میں حوالہ کریں (۲۱) تب اُنہوں نے اُس سے پوچہا کہ ای اُستاد ہم جانتے ہیں کہ تو درست کہتا ہی اور سکہاتا ہی اور ظاہر پر نظر نہیں کرتا بلکہ سچائی سے خدا کی راہ بتاتا ہی (۲۲) ہمیں قیصر کو جزیہ دینا روا ہی کہ نہیں (۲۳) پر اُسنے اُنکی دغابازی دریافت کرکے اُنسے کہا کہ مجہکو کیوں آزماتے ہو (۲۴) ایک دینار مجہسے دکہاؤ اُسپر کسکی صورت اور سکّہ ہی اُنہوں نے اُسکے جواب میں کہا قیصر کا (۲۵) تب اُسنے اُنسے کہا پس جو قیصر کا ہی قیصر کو دو اور جو خدا کا ہی خدا کو (۲۶) اور وے لوگوںکے آگے اُسکی بات پکڑ نہ سکے اور اُسکے جواب سے تعجب کرکے چپ ہو رہے * (۲۷) تب صدوقیوں میں سے جو قیامت کا اِنکار کرتے تہے اُس نے پاس آکے اُس سے یہہ کہکے پوچہا کہ (۲۸) ای اُستاد موسیٰ نے ہمارے لیئے لکہا ہی کہ اگر کسی کا بہائی جورو چہوڑکے مر جاوے اور وہ بےاولاد مر جاوے تو اُسکا بہائی اُسکی جورو کو لیوے اور اپنے بہائی کے لیئے نسل قائم کرے (۲۹) اب سات بہائی تہے پہلا جورو کرکے بےاولاد مر گیا (۳۰) تب دوسرے نے اُس عورت کو لیا اور وہ بہی بےاولاد موا (۳۱) تیسرے نے اُسکو لیا اِسیطرح اُن ساتوں نے اور سب بےاولاد موئے (۳۲) اور سب کے بعد وہ عورت بہی موئی (۳۳) پس قیامت میں اُنمیں سے وہ کسکی جورو ہوگی کیونکہ وہ ساتوںکی جورو تہی (۳۴) یسوع نے جواب میں اُنسے کہا اِس جہان کے لوگ بیاہ کرتے اور بیاہے جاتے ہیں (۳۵) لیکن جو لوگ اُس جہان کے اور قیامت کے شریک ہونیکے لائق ٹہہرتے نہ بیاہ کرتے ہیں اور نہ بیاہے جاتے (۳۶) پھر نہیں مرسکتے کیونکہ وے فرشتوںکی مانند ہیں اور قیامت کے بیٹے ہوکے خدا کے بیٹے ہیں (۳۷) اور مُردوںکے جی اُٹہنے پر موسیٰ نے بہی جھاڑی کے احوال کے بیان میں اِشارہ کیا جبکہ خداوند کو

تو نے اُس وقت کو کہ تجھپر نگاہ تھی نہ پہچانا * (۴۵) تب ہیکل میں جاکے
اُنہیں جو اُس میں بیچتے اور خریدتے تھے نکالنے لگا (۴۶) اور اُنسے کہا لکھا
ہی کہ میرا گھر عبادت کا گھر ہی پر تم نے اُسکو چوروں کا کھوہ بنایا (۴۷) اور وہ
ہر روز ہیکل میں تعلیم دیتا تھا مگر سردار کاہن اور فقیہہ اور قوم کے سردار
چاہتے تھے کہ اُسکو قتل کریں (۴۸) پر یہہ کرنے کی کوئی تدبیر نہ پاتے تھے
کیونکہ سب لوگ اُسکی سننے کے لیئے اُس سے لگے رہے *

۲۰ باب

(۱) اور اُنہیں دنوں میں ایک دن جب وہ ہیکل میں لوگونکو تعلیم اور
خوشخبری دیتا تھا ایسا ہوا کہ سردار کاہن اور فقیہہ بزرگونکے ساتھہ اُسکے پاس
آ کہڑے ہوئے (۲) اور کہنے لگے کہ ہم سے کہہ تو کس اِختیار سے یہہ کرتا ہی اور
کون ہی جسنے تجھہ کو یہہ اِختیار دیا (۳) اُسنے اُنہیں جواب میں کہا کہ
میں بھی تم سے ایک بات پوچھتا ہوں مجھسے کہو (۴) یوحنا کا بپتسمہ آسمان
سے تھا یا آدمیوں سے (۵) اُنہوں نے آپس میں صلاح کی کہ اگر ہم کہیں آسمان
سے تو وہ کہیگا پھر تمنے اُسے کیوں نہ مانا (۶) اور اگر ہم کہیں کہ آدمیوں
سے تو سب لوگ ہم پر پتھراو کرینگے کیونکہ اُنہیں یقین ہی کہ یوحنا نبی تھا
(۷) تب اُنہوں نے جواب دیا کہ ہم نہیں جانتے کہ کہاں سے تھا (۸) یسوع
نے اُنکو کہا میں بھی تم سے نہیں کہتا کہ یہہ کس اِختیار سے کرتا ہوں *
(۹) پھر وہ لوگونسے یہہ تمثیل کہنے لگا کہ کسی شخص نے ایک انگور کا باغ لگاکے
اُسے باغبانونکے سپرد کیا اور مدت تک پردیس میں جا رہا (۱۰) اور موسم
پر ایک نوکر کو باغبانونکے پاس بھیجا تاکہ وے اُس انگور کے باغ کا پھل اُسکو
دیں لیکن باغبانوں نے اُسکو پیٹکے خالی ہاتھہ پھیرا (۱۱) پھر اُسنے دوسرے نوکر
کو بھیجا اُنہوں نے اُسکو بھی پیٹکے اور بےعزت کرکے خالی ہاتھہ پھیرا (۱۲) پھر
اُسنے تیسرے کو بھیجا اُنہوں نے گھایل کرکے اُسکو بھی نکال دیا (۱۳) تب
اُس باغ کے مالک نے کہا کہ کیا کروں میں اپنے پیارے بیٹے کو بھیجونگا شاید
اُسے دیکھکر دب جائیں (۱۴) جب باغبانوں نے اُسے دیکھا آپس میں صلاح
کی اور کہا کہ یہہ وارث ہی آؤ اُسکو مار ڈالیں کہ میراث ہماری ہو جاے
(۱۵) تب اُسکو باغ کے باہر نکالکے مار ڈالا اب باغ کا مالک اُنکے ساتھہ کیا
کریگا (۱۶) وہ آویگا اور اُن باغبانونکو قتل کریگا اور باغ اَوروں کو سونپیگا اُنہوں

هی لیکن بھیڑکے سبب دیکھ نہ سکا کیونکہ ناٹا تھا (۴) تب آگے دوڑکے ایک گولر کے پیڑ پر چڑھ گیا کہ اُسے دیکھے کیونکہ وہ اُسی راہ سے جانے کو تھا (۵) جب یسوع اُس جگہہ پہنچا اُوپر نگاہ کی اور اُسے دیکھکے اُس سے کہا ای زکی جلد اُتر آ کیونکہ آج مجھے تیرے گھر رہنا ضرور ھی (۶) تب وہ جلد اُترکے خوشی سے اُسکو قبول کیا (۷) جب سبھوں نے یہہ دیکھا تُرکُڑاکے کہا کہ وہ ایک گنہگار کے یہاں جا اُترا ھی (۸) پر زکی نے کھڑے ھوکے خداوند سے کہا دیکھہ ای خداوند میں اپنا آدھا مال غریبونکو دیتا ھوں اور اگر کسیکا کچھہ دغابازی سے لیا ھی اُسکا چوگنا دیتا ھوں (۹) تب یسوع نے اُسکو کہا کہ آج اِس گھر میں نجات آئی اِسلیئے کہ یہہ بھی ابرھام کا بیٹا ھی (۱۰) کیونکہ اِبن آدم آیا ھی کہ کھوئے ھوئے کو ڈھونڈھے اور بچاوے * (۱۱) اور جب وے یہہ سن رھے تھے اُسنے اِسلیئے کہ یروسلم کے نزدیک تھا اور وے خیال کرتے تھے کہ خدا کی بادشاھت ابھی ظاھر ھوا چاھتی ھی ایک تمثیل بھی کہی (۱۲) اور یوں کہا کہ ایک امیر دور کے ملک کو چلا تاکہ اپنے لیئے بادشاھی لیکے پھر آوے (۱۳) اُسنے اپنے نوکروں میں سے دس کو بلاکے دس منا اُنکو دیں اور اُنسے کہا کہ میرے پھر آنے تک بیوھار کرو (۱۴) لیکن اُسکے شہر کے آدمی اُس سے دشمنی رکھتے تھے اور اُسکے پیچھے پیام بھیجکے کہا کہ ھم نہیں چاھتے کہ یہہ ھم پر بادشاھت کرے (۱۵) اور یوں ھوا کہ جد وہ بادشاھی لیکے پھر آیا اِن نوکروں کو جنھیں روپیہ سونپے تھے بلا بھیجا کہ جانے کہ ھر ایک نے کیسا بیوھار کیا (۱۶) تب پہلے نے آکے کہا ای خداوند تیری منا نے دس منا پیدا کی (۱۷) اُسنے اُسے کہا شاباش ای اچھے نوکر اِسلیئے کہ بہت تھوڑے میں تو اِیماندار نکلا اب تو دس شہر پر اِختیار رکھہ (۱۸) اور دوسرے نے آکے کہا ای خداوند تیری منا نے پانچ منا پیدا کی (۱۹) اُسنے اُسے بھی کہا تو پانچ شہر کا سردار ھو (۲۰) تیسرے نے آکے کہا ای خداوند دیکھہ اپنی منا جسکو میں نے رومال میں باندھہ رکھا ھی (۲۱) کیونکہ میں تجھسے ڈرتا تھا کہ تو سخت آدمی ھی کہ تو لیتا ھی جو نہیں رکھا اور کاٹتا ھی جو نہیں بویا (۲۲) اُسنے اُسے کہا ای نمکحرام نوکر میں تجھکو تیرے ھی منہہ سے قایل کرتا ھوں جب تونے جانا کہ میں سخت آدمی ھوں اور جو نہیں رکھا لیتا اور جو نہیں بویا کاٹتا ھوں (۲۳) تو میرے روپیوں کو صراف کی کوٹھی میں کیوں نہ رکھا کہ میں

عمگیں دیکھکر کہا کہ اُنکو جو بہت مال رکھتے ہیں خدا کی بادشاہت میں داخل ہونا کیسا مشکل ہی (۲۵) کیونکہ اُونٹ کا سوئی کے ناکے میں سے گذر جانا اُس سے آسان ہی کہ کوئی دولتمند خدا کی بادشاہت میں داخل ہو (۲۶) اور جنہوں نے یہہ سنا کہا پس کون نجات پا سکتا ہی (۲۷) اُسنے کہا جو اِنسان کے نزدیک ناممکن ہی خدا کے نزدیک ممکن ہی (۲۸) تب پطرس نے کہا دیکھہ ہمنے سب کچھہ چھوڑا اور تیری پیروی کی (۲۹) اُسنے اُنسے کہا میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ کوئی نہیں جسنے گھر یا ما باپ یا بھائیوں یا جورو یا لڑکوںکو خدا کی بادشاہت کے واسطے چھوڑ دیا ہی (۳۰) کہ اِس زمانے میں اُس سے کہیں زیادہ نہ پاوے اور اُس جہان میں ہمیشہ کی زندگی * (۳۱) اور اُسنے بارھوںکو ساتھہ لیکے اُنسے کہا کہ دیکھو ہم یروسلم کو جاتے ہیں اور سب جو نبیوںکی معرفت اِبن آدم کے حق میں لکھا ہی پورا ہوگا (۳۲) کیونکہ وہ غیر قوم والوںکے حوالہ کیا جائیگا اور وے اُسکو ٹھٹھے میں اُڑاوینگے اور بے عزت کرینگے اور اُسپر تھوکینگے (۳۳) اور اُسکو کوڑے مارکے قتل کرینگے اور وہ تیسرے دن جی اُٹھیگا (۳۴) لیکن اُنہوں نے اُنمیں سے کوئی بات نہ سمجھی اور یہہ کلام اُنپر چھپا رہا اور اِن باتوںکا مطلب ذرہ اُنکی سمجھہ میں نہ آیا * (۳۵) پھر ایسا ہوا کہ جب وہ یریحا کے نزدیک آیا ایک اندھا راہ پر بیٹھا بھیک مانگتا تھا (۳۶) اُسنے جماعت والوںکا شور سنکے پوچھا کہ کیا ہی (۳۷) تب اُنہوں نے اُسے کہا کہ یسوع ناصری جاتا ہی (۳۸) اُسنے پکارکے کہا ای یسوع اِبن داؤد مجھپر رحم کر (۳۹) اُنہوں نے جو آگے جاتے تھے اُسکو ڈانٹا کہ چپ رہ پر وہ اور بھی چلّایا کہ ای اِبن داؤد مجھپر رحم کر (۴۰) تب یسوع نے ٹھہر کے فرمایا کہ اُسکو میرے پاس لاؤ جب نزدیک آیا اُسنے اُس سے پوچھا (۴۱) تو کیا چاہتا ہی کہ میں تیرے واسطے کروں اُسنے کہا ای خداوند یہہ کہ مجھے آنکھیں ملیں (۴۲) یسوع نے اُس سے کہا کہ پھر بینا ہو تیرے اِیمان نے تجھے چنگا کیا (۴۳) وہ اُسی دم دیکھنے لگا اور خدا کی تعریف کرتا ہوا اُسکے پیچھے چلا اور سب لوگوں نے دیکھکے خدا کی تعریف کی *

۱۹ باب

(۱) اور وہ یریحا میں ہوکے جاتا تھا (۲) اور دیکھو کی نام ایک مرد نے جو محصول لینیوالوںکا سردار اور دولتمند تھا (۳) چاہا کہ یسوع کو دیکھے کہ کون

کہ وہ بہت آنیسے آخر کو میرا دماغ خالي کرے (۶) خداوند نے فرمایا کہ
سنو جو کچھ اِس بےاِنصاف قاضي نے کہا (۷) پس کیا خدا اپنے برگزیدہ
لوگونکا جو رات دن اُس سے فریاد کرتے اِنصاف نہ کریگا کیا اُنکے واسطے دیر
کریگا (۸) مَیں تم سے کہتا ہوں کہ وہ جلد اُنکا اِنصاف کریگا مگر کیا اِبن آدم
آکے زمین پر اِیمان پاویگا * (۹) پھر اُسنے اُنسے جو اپنے اُوپر بھروسا رکھتے تھے
کہ راستباز ہیں لیکن اوروں کو ناچیز جانتے تھے یہہ تمثیل کہي کہ (۱۰) دو
شخص ہیکل میں دعا مانگنے گئے ایک فریسي دوسرا محصول‌لینیوالا
(۱۱) فریسي الگ کھڑا ہوکے یوں دعا مانگتا تھا کہ ای خدا میں تیرا شکر کرتا
کہ اورونکي مانند لٹیرا ظالم زناکار یا جیسا یہہ محصول‌لینیوالا ہی نہیں ہوں
(۱۲) مَیں ہفتہ میں دو بار روزہ رکھتا اور میں اپنے سارے مال کي دھیکي
دیتا ہوں (۱۳) پر اُس محصول‌لینیوالے نے دور سے کھڑا ہوکے اِتنا بھي نہ چاہا
کہ آسمان کي طرف آنکھ اُٹھاوے بلکہ چھاتي پیٹتا اور کہتا تھا کہ ای خدا
مجھ گنہگار پر رحم کر (۱۴) میں تم سے کہتا ہوں کہ یہہ شخص دوسرے سے
راستباز ٹھہرکے اپنے گھر گیا کیونکہ جو آپ کو بڑا ٹھہراتا ہی چھوٹا کیا جائیگا
اور جو اپنے تئیں چھوٹا ٹھہراتا ہی بڑا کیا جائیگا (۱۵) پھر وے چھوٹے لڑکوں
کو اُسکے پاس لائے کہ اُنکو چھوئے پر شاگردوں نے دیکھکے اُنکو ڈانٹا (۱۶) مگر
یسوع نے بچّونکو بلاکے شاگردوں سے کہا کہ لڑکونکو میرے پاس آنے دو اور اُنھیں
منع نہ کرو کیونکہ خدا کي بادشاہت ایسوں ہي کي ہی (۱۷) میں تم سے
سچ کہتا ہوں کہ جو کوئي خدا کي بادشاہت کو چھوٹے لڑکے کي مانند قبول
نہیں کریگا اُس میں کبھو داخل نہ ہوگا (۱۸) اور ایک سردار نے اُس سے
پوچھا ای نیک اُستاد میں کیا کروں کہ ہمیشہ کي زندگي کا وارث ہوؤں
(۱۹) یسوع نے اُسکو کہا تو کیوں مجھکو نیک کہتا ہی کوئي نیک نہیں مگر
ایک یعنے خدا (۲۰) تو حکمونکو جانتا ہی کہ زنا نکر قتل نکر چوري نکر
جھوٹھي گواہي نہ دے اپنے باپ اور اپني ما کي عزت کر (۲۱) اُسنے کہا
یہہ سب لڑکپن سے میں مانتا آیا (۲۲) یسوع نے یہہ سنکر اُسے کہا تو بھي
تجھکو ایک چیز باقي ہي سب کچھ جو تیرا ہی بیچ اور غریبونکو بانٹ
دے تو آسمان میں تیرے لیئے خزانہ ہوگا اور آکر میري پیروي کر (۲۳) وہ
یہہ سنکے بہت غمگین ہوا کیونکہ بڑا دولتمند تھا (۲۴) یسوع نے اُسکو بہت

(۲۳) اور وے تم سے کہینگے کہ دیکھو یہاں یا دیکھو وہاں ہی تم مت نکلو اور پیچھے نہ جاؤ (۲۴) کیونکہ جیسا بجلی جو آسمان کی ایک طرف سے کوندکے دوسری طرف چمکتی ہی ویسا ہی اِبن آدم بھی اپنے دن میں ہوگا (۲۵) لیکن پہلے ضرور ہی کہ وہ بہت دکھ اُٹھاوے اور اِس زمانے کے لوگونسے رد کیا جاوے (۲۶) اور جیسا کہ نوح کے دنوں میں ہوا اِسیطرح اِبن آدم کے دنوں میں بھی ہوگا (۲۷) کہ لوگ کھاتے پیتے بیاہ کرتے بیاہے جاتے تھے اُس دن تک کہ نوح کشتی میں گیا اور طوفان نے آکے سب کو برباد کیا (۲۸) اور جیسا کہ لوط کے دنوں میں ہوا کہ لوگ کھاتے پیتے اور خرید فروخت کرتے اور پنتر لگاتے اور گھر بناتے تھے (۲۹) پر جس دن کہ لوط سدوم سے نکلا آگ اور گندھک بے آسمان سے برسکے سب کو برباد کیا (۳۰) سو اِسیطرح ہوگا جس دن کہ اِبن آدم ظاہر ہوگا (۳۱) اُس دن وہ جو کوٹھے پر ہو اور اُسکا اسباب گھر میں اُسکے لینے کے واسطے نیچے نہ آوے اور جو کھیت میں ہو ویسا ہی پیچھے نہ پھرے (۳۲) لوط کی جورو کو یاد کرو (۳۳) جو شخص چاہے کہ اپنی جان بچاوے اُسے کھولیگا اور جو شخص اپنی جان کھووے اُسے بچاویگا (۳۴) اور میں تم سے کہتا ہوں کہ اُس رات دو آدمی ایک ہی پلنگ پر ہونگے ایک پکڑا دوسرا چھوڑا جائیگا (۳۵) اور دو عورتیں جو ایک ساتھ چکی پیستی ہونگی ایک پکڑی دوسری چھوڑی جائیگی (۳۶) اور دو آدمی جو کھیت میں ہونگے ایک پکڑا دوسرا چھوڑا جائیگا (۳۷) اُنہوں نے جواب میں اُسے کہا کہ ای خداوند کہاں اُسنے اُنسے کہا جہاں کہ مُردہ ہی گدھ وہاں جمع ہونگے *

۱۸ باب

(۱) پھر اُسنے اِسلیئے کہ اُنکو ہمیشہ دعا میں لگے رہنا اور سستی نہ کرنی ضرور ہی ایک تمثیل کہی کہ (۲) کسی شہر میں ایک قاضی تھا جو نہ خدا سے ڈرتا اور نہ آدمی کی کچھ پروا رکھتا (۳) اور اُسی شہر میں ایک بیوہ تھی جو اُسکے پاس آتی اور اُسے یہہ کہتی تھی کہ مدعیہ دشمن کے ہاتھ سے میرا اِنصاف کر (۴) اُسنے کچھ دن نہ چاہا لیکن پیچھے اپنے جی میں کہا کہ اگرچہ میں نہ خدا سے ڈرتا اور نہ آدمی کی کچھ پروا رکھتا (۵) توبھی اِسلیئے کہ یہہ بیوہ مجھے ستاتی ہی اُسکا اِنصاف کرونگا ایسا نہ ہو

بہتر ہوتا کہ وہ ایک کو اِن چھوٹوں میں سے ٹھوکر کھلاوے * (۳) خبردار رہو اگر تیرا بھائي تیرا گناہ کرے اُسے ڈانٹ اگر توبہ کرے اُسے معاف کر (۴) اور اگر ایک دن میں سات بار تیرا گناہ کرے اور ایک دن میں سات بار آکے کہے کہ توبہ کرتا ہوں اُسے معاف کر (۵) تب رسولوں نے خداوند سے کہا ہمارا اِیمان زیادہ کر (۶) خداوند نے کہا کہ اگر تم میں خردل کے دانہ کے برابر اِیمان ہو تو جب تم اِس توت کے درخت کو کہو کہ جڑ سے اُکھڑکے دریا میں لگ جا تو تمھاري مانیگا (۷) اور تم میں سے کون ہی جسکا ایک نوکر ہل جوتے یا چرواہي کرے جب کھیت سے آوے اُسے کہے کہ جلد آ اور کھانے بیٹھ (۸) اور اُسے نہ کہے کہ میرا شام کا کھانا طیار کر اور جب تک کھاؤں پیؤں کمر باندھکے میري خدمت کر بعد اُسکے تو آپ کھا پي (۹) کیا وہ اُس نوکر کا اِحسان مانتا ہي جو کام اُسنے فرمائے تھے کیئے میں جانتا ہوں نہیں (۱۰) اِسیطرح تم بھي جب سب کچھ جو تمھارے لیئے فرمایا گیا کر چکے تو کہو کہ ہم نکمے بندے ہیں کیونکہ جو ہمپر کرنا واجب تھا وھي کیا * (۱۱) اور ایسا ہوا کہ جب یروسلم کو جاتا تھا سامریا اور جلیل کے بیچ سے گذرا (۱۲) اور ایک بستي میں جاتے ہوئے دس کوڑھي اُسے ملے جو دور کھڑے تھے (۱۳) اُنھوں نے چلّاکے کہا کہ ای یسوع ای صاحب ہم پر رحم کر (۱۴) اُسنے دیکھکے اُنھیں کہا کہ جاکے اپنے تئیں کاہنونکو دکھاؤ اور ایسا ہوا کہ وے جاتے ہوئے پاک صاف ہو گئے (۱۵) اور ایک نے اُنمیں سے جب دیکھا کہ چنگا ہوا بڑي آواز سے خدا کي تعریف کرتا ہوا پھرا (۱۶) اور منہ کے بھل یسوع کے پانوں پاس گرکے اُس کا شکر کیا اور وہ سامري تھا (۱۷) تب یسوع نے جواب میں کہا کہ کیا دسوں پاک صاف نہ ہوئے پھر وے نو کہاں ہیں (۱۸) کیا سوا اِس پردیسي کے کوئي نہ ملا کہ پھرکے خدا کي تعریف کرے (۱۹) اور اُسے کہا اُٹھکے روانہ ہو تیرے اِیمان نے تجھے بچایا * (۲۰) اور جب فریسیوں نے اُس سے پوچھا کہ خدا کي بادشاہت کب آویگي اُسنے جواب میں اُنسے کہا کہ خدا کي بادشاہت نمود کے ساتھ نہیں آتي (۲۱) اور وے نہ کہینگے کہ دیکھو یہاں یا دیکھو وہاں ہي کیونکہ دیکھو خدا کي بادشاہت تمھارے درمیان ہی (۲۲) اور شاگردونسے کہا وے دن آوینگے جب آرزو کروگے کہ اِبن آدم کے دنوں میں سے ایک کو دیکھو اور نہ دیکھوگے

کا تل جانا شریعت کے ایک نقطہ کے مٹ جانے سے بہت آسان ہے
(۱۸) جو شخص اپنی جورو کو چھوڑ دے اور دوسری سے بیاہ کرے زنا کرتا اور
جو کوئی اُس عورت کو کہ چھوڑ دی گئی بیاہے زنا کرتا ہے ** (۱۹) ایک
دولتمند تھا جو لال اور مہین کپڑے پہنتا اور روز روز شان و شوکت سے عیش
کرتا تھا (۲۰) اور لعزر نام ایک غریب آدمی جو داغوں سے بھرا تھا جسے اُسکی
دیوڑھی پر ڈال جاتے تھے (۲۱) اور وہ آرزو رکھتا تھا کہ اُن ٹکڑوں سے جو
دولتمند کی میز سے گرتے تھے اپنا پیٹ بھرے بلکہ کُتّے آکے اُسکے گھاؤ چاٹتے
تھے (۲۲) اور ایسا ہوا کہ وہ غریب مر گیا اور فرشتوں نے اُسے لیجاکے ابرہام کی
گود میں رکھا اور دولتمند بھی مرا اور گاڑا گیا (۲۳) اُسنے دوزخ کے درمیان
عذاب میں ہوکے اپنی آنکھیں اُٹھائیں اور ابرہام کو دور سے دیکھا اور اُسکی
گود میں لعزر کو (۲۴) اور اُسنے پکارکے کہا کہ ای باپ ابرہام مجھپر رحم کر
اور لعزر کو بھیج کہ اپنی اُنگلی کا سرا پانی سے بھگوکے میری زبان ٹھنڈی کرے
کیونکہ میں اِس لو میں تڑپتا ہوں (۲۵) تب ابرہام نے کہا کہ ای بیٹے
یاد کر کہ تو اپنی زندگی میں اچھی چیزیں لے چکا اور لعزر بری چیزیں سو
اب وہ تسلی پاتا ہے اور تو تڑپتا ہے (۲۶) اور اِن سب کے سوا ہمارے
تمہارے درمیان ایک بڑا گڑھا دھرا گیا ہے ایسا کہ وے جو یہاں سے تمہارے
پاس جانا چاہیں نہ جا سکیں اور نہ وے لوگ جو وہاں ہیں اِس پار
ہمارے پاس آ سکتے (۲۷) تب اُسنے کہا پس ای باپ تیری منت کرتا
ہوں کہ تو اُسے میرے باپ کے گھر بھیج (۲۸) کیونکہ میرے پانچ بھائی ہیں
تاکہ اُنپر گواہی دیوے ایسا نہو کہ وے بھی اِس عذاب کی جگہہ میں آویں
(۲۹) ابرہام نے اُسے کہا کہ اُنکے پاس موسیٰ اور انبیا ہیں چاہیئے کہ وے اُنکی
سنیں (۳۰) اُسنے کہا نہیں ای باپ ابرہام پر اگر کوئی مُردوں میں سے اُنکے
پاس جائے وے توبہ کرینگے (۳۱) اُسنے اُسے کہا کہ جب وے موسیٰ اور
نبیوں کی نہ سنتے تو اگر مُردوں میں سے کوئی اُٹھے تو اُسکی نہ مانینگے *

۱۷ باب

(۱) پھر اُسنے شاگردوں سے کہا یہ نہیں ہو سکتا کہ ٹھوکر کھلانیوالی چیزیں
نہ آویں پر افسوس اُسپر جسکے سبب آویں (۲) اگر چکی کا پاٹ اُسکے
گلے میں لٹکا ہوتا اور وہ سمندر میں پھینکا جاتا تو بہ اُسکے لیئے اُس سے

تھا جسکا لوگوں نے اُس سے گلہ کیا کہ یہہ تیرا مال اُڑاتا ھی (۲) تب اُسنے اُسکو بلاکے اُس سے کہا کہ کیونکر ھوا کہ میں تیرے حق میں یہہ سنتا ھوں اپنی خانساماني کا حساب دے کہ اب سے تو خانساماں نہیں رہ سکتا (۳) اُس خانساماں نے اپنے جي میں کہا کہ کیا کروں کیونکہ میرا مالک خانساماني مجھسے لے لیتا ھی میں کھود نہیں سکتا اور بھیکہ مانگنے سے مجھے شرم آتي ھی (۴) اب جان گیا کہ کیا کروں تاکہ جد خانساماني سے چھوٹ جاؤں مجھے لوگ اپنے گھروں میں رکھیں (۵) تب اپنے آقا کے سب قرضدار میں سے ھر ایک کو پاس بلاکے پہلے سے پوچھا کہ تو کتنا میرے مالک کا دھارتا ھی (۶) اُسنے کہا سو پیمانہ تیل تب اُسکو کہا کہ اپني دستاویز لے اور جلد بیٹھکے پچاس لکھہ دے (۷) پھر دوسرے سے کہا تو کتنا دھارتا ھی اُسنے کہا سو پیمانہ گیہوں اُسے کہا کہ اپني دستاویز لے اور اسّي لکھہ دے (۸) تب مالک نے بےایمان خانساماں کي تعریف کي اِسلیئے کہ اُسنے ھوشیاري کي کیونکہ دنیا کے لوگ اپنے وقت میں نور کے فرزندوں سے ھوشیار ھیں (۹) سو میں تم سے کہتا ھوں کہ جھوٹھي دولت سے اپنے لیئے دوست پیدا کرو کہ جد تم جاتے رھو ھمیشہ کے مکانوں میں جگہہ دیں (۱۰) جو نہایت تھوڑے میں ایماندار ھی سو بہت میں بھي ایماندار ھی اور جو نہایت تھوڑے میں بےایمان ھی سو بہت میں بھي بےایمان ھی (۱۱) جب تم جھوٹھي دولت میں ایماندار نہ رھے تو سچّي تمھیں کون سپرد کریگا (۱۲) اور جب تم بیگانہ کے مال میں ایماندار نہ رھے تو کون وہ دیگا جو تمھارا ھي ھو * (۱۳) کوئي نوکر دو خاوندونکي خدمت نہیں کر سکتا اِسلیئے کہ یا ایک کي دشمني کریگا اور دوسرے کي دوستي یا ایک کو مانیگا اور دوسرے کو ناچیز جانیگا تم خدا اور دولت دونونکي خدمت نہیں کر سکتے (۱۴) اور فریسي جو دولت کو پیار کرتے تھے اِن سب باتونکو سنکے ٹھٹھے میں اُڑانے لگے (۱۵) تب اُسنے اُنکو کہا کہ تم وے ھو جو آدمیونکے آگے آپکو راستباز ظاھر کرتے ھیں لیکن خدا تمھارے دل کي جانتا ھی کیونکہ جو آدمیونکي نظروں میں بڑا ھی خدا کے آگے مکروہ ھی (۱۶) شریعت اور انبیا یوحنا تک تھے تب سے خدا کي بادشاھت کي خوشخبري دي جاتي ھي اور ھر ایک زور مارکے اُسمیں داخل ھوتا ھی (۱۷) پر آسمان اور زمین

هوے لگا (۱۵) تب اُس ملک کے ایک رئیس کے یہاں جا لگا اُسنے اُسے
اپنے کھیتوں میں سوار چرانے بھیجا (۱۶) اور اُسے آرزو تھی کہ اُن چھلکونسے
جو سوار کھاتے ہیں اپنا پیٹ بھرے کہ کوئی اُسے نہ دیتا تھا (۱۷) تد ہوش
میں آکے کہا میرے باپ کے کتنے مزدوروںکو بہت روٹی ہی اور میں بھوکوں
مرتا ہوں (۱۸) میں اُٹھکے اپنے باپ پاس جاونگا اور اُسے کہونگا کہ ای باپ
میں نے آسمان کا اور تیرے حضور گناہ کیا ہی (۱۹) اور اب اِس لائق
نہیں کہ پھر تیرا بیٹا کہلاؤں مجھے اپنے مزدوروں میں سے ایک کی مانند رکھ
(۲۰) تب اُٹھکے اپنے باپ پاس چلا اور وہ ابھی دور تھا کہ اُسکو دیکھکے اُسکے
باپ کو رحم آیا اور دوڑکے اُسکو گلے لگا لیا اور بہت چوما (۲۱) بیٹے نے
اُسکو کہا کہ ای باپ میں نے آسمان کا اور تیرے حضور گناہ کیا اور اب اِس
قابل نہیں کہ پھر تیرا بیٹا کہلاؤں (۲۲) باپ نے اپنے نوکرونکو کہا کہ اچھی
سے اچھی پوشاک نکال لاؤ اور اُسے پہناؤ اور اُسکے ہاتھ میں انگوٹھی اور پاؤں
میں جوتی (۲۳) اور پلے ہوئے بچھڑے کو لاکے ذبح کرو کہ کھائیں اور خوشی
منائیں (۲۴) کیونکہ میرا یہ بیٹا مرا تھا اب جیا ہی کھو گیا تھا اب ملا
ہی تب وے خوشی کرنے لگے (۲۵) اور اُسکا بڑا بیٹا کھیت میں تھا جب
گھر کے نزدیک آیا گانے اور ناچنے کی آواز سنی (۲۶) تب ایک نوکر کو بلاکے
پوچھا کہ یہ کیا ہی (۲۷) اُسنے اُسے کہا کہ تیرا بھائی آیا ہی اور تیرے باپ
نے پلا ہوا بچھڑا ذبح کیا ہی اِسلیئے کہ اُسے بھلا چنگا پایا (۲۸) اُسنے خفا
ہوکے نہ چاہا کہ اندر جاے تب اُسکے باپ نے باہر آکے اُسے منایا (۲۹) اُسنے
باپ سے جواب میں کہا دیکھ اِتنے برس سے میں تیری خدمت کرتا ہوں
اور کبھی تیرے حکم کے برخلاف نہ چلا پر تو نے کبھو ایک بکری کا بچہ مجھے
نہ دیا کہ اپنے دوستوںکے ساتھ خوشی مناؤں (۳۰) اور جب تیرا یہ بیٹا
آیا جسنے تیرا مال کسبیوں میں اُڑایا تو نے اُسکے لیئے موٹا بچھڑا ذبح کیا
(۳۱) اُسنے اُسکو کہا ای بیٹے تو سدا میرے پاس ہی اور جو کچھ میرا ہی
سو تیرا ہی (۳۲) پر خوشی منانا اور خوش ہونا لازم تھا کیونکہ تیرا یہ بھائی
مرا تھا سو جیا ہی اور کھو گیا تھا اب ملا ہی ۔

۱۶ باب

۱ اور اُسنے شاگردوںسے بھی کہا کہ کسی دولتمند کا ایک حاکم تھا

بادشاہ سے لڑائي کرنے جاے جو بیٹھکے پہلے صلاح نکرے کہ میں دس ہزار آدمي کے ساتھہ اُس سے کہ بیس ہزار آدمي لیکے مجھپر آتا ہی مقابلہ کر سکونگا (۳۲) نہیں تو جد وہ ہنوز دور ہی پیغام بھیجکے صلح کے لیئے منّت کریگا (۳۳) سو اِسیطرح جو کوئي تم میں سے اپنے سارے مال سے کنارہ نکرے میرا شاگرد نہیں ہو سکتا * (۳۴) نمک اچھا ہی لیکن اگر نمک بگڑ جاے تو کس چیز سے مزہ‌دار ہوگا (۳۵) نہ زمین کے نہ کہاد کے کام کا ہي بلکہ اُسے باہر پھینک دیتے ہیں جسکو کان سننے کے ہوں سنے *

۱۵ باب

(۱) تب سب محصول لینیوالے اور گنہگار اُسکے نزدیک آتے تھے کہ اُسکي سنیں (۲) اور فریسي اور فقیہہ کُڑکُڑاکے کہتے تھے کہ یہہ شخص گنہگاروں کو قبول کرتا ہی اور اُنکے ساتھہ کھاتا ہی * (۳) تب اُسنے اُنسے یہہ تمثیل کہي کہ (۴) تم میں سے کون ہی جسکے پاس سؤ بھیڑ ہوں اگر اُن میں سے ایک کھو جاے اُن ننانوے کو بیابان میں نہ چھوڑے اور اُس کھوئي ہوئي کو جب تک نہ پاوے ڈھونڈھا نکرے (۵) اور پاکے خوشي سے اپنے کاندھے پر اُٹھا نہ لے (۶) اور گھر میں جاکے دوستوں اور پڑوسیونکو بلاکے نہ کہے کہ میرے ساتھہ خوشي کرو کیونکہ میں نے اپني کھوئي ہوئي بھیڑ پائي (۷) میں تم سے کہتا ہوں کہ اِسي طور آسمان میں ایک گنہگار کے واسطے جو توبہ کرتا ہی ننانوے راستبازونسے جو توبہ کي حاجت نہیں رکھتے زیادہ خوشي ہوگي * (۸) یا کون عورت ہی جس پاس دس درہم ہوں اگر ایک کھو جاے چراغ بالکے گھر کو نہ جھاڑے اور جب تک نہ پاوے کوشش سے ڈھونڈھا نہ کرے (۹) اور جب پاوے دوستوں اور پڑوسیونکو بلاکے نہ کہے کہ میرے ساتھہ خوشي کرو کہ میں نے اپنا کھویا ہوا درہم پایا (۱۰) میں تمھیں کہتا ہوں کہ خدا کے فرشتونکے آگے ایک گنہگار کے لیئے جو توبہ کرتا ہي خوشي ہوتي ہی ** (۱۱) پھر اُسنے کہا ایک شخص کے دو بیٹے تھے (۱۲) اُن میں سے چھوٹے نے باپ سے کہا کہ ای باپ مال کا حصہ جو مجھے پہنچتا ہی مجھے دے اُسنے مال اُنھیں بانٹ دیا (۱۳) اور تھوڑے دن بعد چھوٹے بیٹے نے سب کچھہ جمع کرکے ایک دور کے ملک کا سفر کیا اور وہاں اپنا مال بدچالي میں اُڑایا (۱۴) اور جب سب خرچ کر چُکا اُس ملک میں بڑا کال پڑا اور وہ محتاج

طیار کرے تو اپنے دوستوں یا بھائیوں یا رشتہ‌داروں یا دولتمند پڑوسیوں
کو مت بلا تو نہو کہ وے بھی تجھے بلاویں اور تیرا بدلا ہو جاے (۱۳) بلکہ
جب تو ضیافت کرے تو غریبوں لنجوں لنگڑوں اندھوں کو بلا (۱۴) تب تو
مبارک ہوگا کیونکہ اُنکے پاس کچھ نہیں کہ تیرا بدلا دیں پر تجھے راستبازوں کی
قیامت میں بدلا دیا جائیگا * (۱۵) اور ایک نے اُنمیں سے جو کھانے بیٹھے
تھے یہ سنکے اُس سے کہا مبارک وہ جو خدا کی بادشاہت میں روٹی
کھائیگا (۱۶) اور اُسنے اُسے کہا کہ ایک شخص نے شام کا بڑا کھانا طیار کرکے
بہتوں کو بلایا (۱۷) اور کھانیکے وقت اپنے نوکر کو بھیجا کہ مہمانوں کو کہے کہ
آؤ اب سب کچھ طیار ہی (۱۸) اِسپر سبھوں نے ملکر عذر کرنا شروع کیا
پہلے نے اُسے کہا کہ میں نے ایک کھیت خریدا ہی ضرور ہی کہ جاکے اُسے
دیکھوں میں تیری مِنّت کرتا ہوں کہ میری طرف سے عذر کر (۱۹) دوسرے
نے کہا میں نے پانچ جوڑے بیل خریدے ہیں جاتا ہوں کہ اُنکو آزماؤں میں
تیری مِنّت کرتا ہوں کہ میرے لیئے عذر کر (۲۰) تیسرے نے کہا میں نے
بیاہ کیا ہی اِس سبب سے نہیں آ سکتا (۲۱) پس اُس نوکر نے آکے اپنے
خداوند کو اِن باتوں کی خبر دی تب گھر کے مالک نے غصہ ہوکے اپنے نوکر
سے کہا جلد شہر کے بازاروں اور گلیوں میں جا اور غریبوں اور لنجوں اور لنگڑوں
اور اندھوں کو یہاں لا (۲۲) نوکر نے کہا کہ ای خداوند جیسا تو نے فرمایا ہوا
تو بھی جگہہ ہی (۲۳) خداوند نے اُس نوکر سے کہا کہ راہوں اور کھیت کے
ڈانڈوں کی طرف جا اور جسطرح بنے لوگوں کو لا کہ میرا گھر بھر جاے (۲۴) کیونکہ
میں تم سے کہتا ہوں کہ کوئی شخص اُنمیں سے جو بلائے گئے میرا کھانا نہ
چکھیگا * (۲۵) اور بہت لوگ اُسکے ساتھ چلے اور اُسنے پھرکے اُنسے کہا کہ
(۲۶) اگر کوئی میرے پاس آوے اور اپنے ماں باپ اور جورو لڑکے اور بھائی بہن
[illegible] اپنی جان کی دشمنی نہ کرے میرا شاگرد ہو نہیں سکتا (۲۷) اور جو
[illegible] اُٹھاکے میرے پیچھے نہیں آتا میرا شاگرد نہیں ہو سکتا
[illegible] ہی کہ جو ایک برج بنانا چاہے پہلے بیٹھکے خرچ
[illegible] سے طیار کر سکونگا (۲۹) ایسا نہو کہ جو نیو
[illegible] دیکھیں اُسپر ہنسنے لگیں (۳۰) اور کہیں
[illegible] سکا (۳۱) یا کون بادشاہ دوسرے

یہاں سے روانہ ہو کیونکہ ہیرودیس تجھے قتل کیا چاہتا ہی (۳۲) اُسنے اُنسے کہا کہ جاکے اُس لومڑی سے کہو کہ دیکھ میں شیطانوں کو نکالتا ہوں اور آج و کل چنگا کر رہا ہوں اور تیسرے دن اپنا کام پورا کرونگا (۳۳) پس مجھے ضرور ہی کہ آج و کل و پرسوں سیر کروں کیونکہ نہیں ہو سکتا کہ نبی یروسلم کے باہر ہلاک ہو (۳۴) ای یروسلم ای یروسلم جو نبیوں کو قتل کرتی ہی اور اُنکو جو تیرے پاس بھیجے گئے پتھراو کرتی ہی کئی بار میں نے چاہا کہ تیرے لڑکوں کو جمع کروں جس طرح مُرغی اپنے بچوں کو اپنے پروں تلے جمع کرتی ہی پر تم نے نہ چاہا (۳۵) دیکھو تمہارا گھر تمہارے لیئے اُجاڑ چھوڑا جاتا ہی اور میں تمھین سچ کہتا ہوں کہ مجھے کو نہ دیکھوگے اُس وقت تک کہ تم کہوگے مبارک ہی وہ جو خداوند کے نام پر آتا ہی *

۱۴ باب

(۱) ایسا ہوا کہ وہ سبت کے دن بزرگ فریسیوں میں سے ایک کے گھر کھانے گیا اور وے اُسکی تاک میں تھے (۲) اور دیکھو کہ ایک شخص اُسکے سامھنے تھا جسے جلندھر تھا (۳) یسوع نے جواب میں شریعت کے سکھانے والوں اور فریسیونسے کہا کہ سبت کے دن چنگا کرنا روا ہی یا نہیں (۴) وے چپ رہے تب اُسنے اُسے پکڑکے چنگا کیا اور چھوڑ دیا (۵) اور جواب میں اُنسے کہا کہ تم میں سے کون ہی کہ اگر اُسکا گدھا یا بیل کوئے میں گرے وہ تُرت سبت کے دن اُسکو نہ نکالے (۶) وے اُسکی اِن باتوں کا جواب نہ دے سکے * (۷) اور مہمانونکو جب دیکھا کہ وے کیونکر صدر جگھیں پسند کرتے ہیں اُنسے ایک تمثیل کہی کہ (۸) جب کوئی تجھے شادی میں بلاوے سب سے اُونچے مت بیٹھ کہ شاید تجھسے بھی کسی بڑے کو بلایا ہو (۹) اور جسنے تیری اور اُسکی مہمانی کی ہی آکے تجھسے کہے کہ یہہ اُسکو دے اور شرمندہ ہوکے تجھکو سب سے نیچے بیٹھنا پڑے (۱۰) بلکہ جب تیری مہمانی ہو سب سے نیچی جگھہ بیٹھ تاکہ جب وہ جسنے تجھکو بلایا ہی آوے تجھہ کو کہے کہ ای دوست آ اُونچی جگھہ بیٹھ تب اُنکے سامھنے جو تیرے ساتھ کھانے بیٹھے ہیں تیری عزت ہوگی (۱۱) کیونکہ جو کوئی آپ کو بڑا ٹھہراتا ہی چھوٹا کیا جائیگا اور جو اپنے تئیں چھوٹا ٹھہراتا ہی بڑا کیا جائیگا * (۱۲) اور اُس نے اپنے مہماندار سے کہا کہ جب تو دن کا یا شام کا کھانا

خفا ہوا اور جواب دیکے لوگوں کو کہنے لگا چھ دن ہیں جن میں کام کرنا روا
ہی پس اُنہیں آکے چنگے ہو نہ کہ سبت کے دن (۱۵) تب خداوند نے اُسے
جواب میں کہا کہ ای ریاکار کیا ہر ایک تم میں سے سبت کے دن اپنے بیل
اور گدھے کو تھان سے نہیں کھولتا اور پانی پلانے نہیں لے جاتا (۱۶) پس کیا
مناسب نہ تھا کہ یہہ جو ابرہام کی بیٹی ہی جسکو شیطان نے دیکھو اٹھارہ
برس سے باندھ رکھا تھا سبت کے دن اُس بند سے چھڑائی جائے (۱۷) اور جب
وہ یہہ باتیں کہتا تھا اُسکے سب مخالف شرمندہ ہوئے اور ساری بھیڑ اُن جلیل
کاموں سے جو اُس سے ہوئے خوش ہوئی * (۱۸) پھر اُس نے کہا خدا کی
بادشاہت کسکی مانند ہی میں اُسے کس سے نسبت دوں (۱۹) خردل کے
دانہ کی مانند ہی جسکو ایک آدمی نے لیکے اپنے باغ میں بویا وہ اُگا اور بڑا
پیڑ ہوا اور چڑیوں نے اُسکی ڈالیوں پر بسیرا کیا (۲۰) اور پھر اُسنے کہا میں
خدا کی بادشاہت کو کس سے نسبت دوں (۲۱) وہ خمیر کی مانند ہی
جسے ایک عورت نے لیکے تین پیمانہ آٹے میں ملایا یہاں تک کہ وہ سب
خمیرا ہو گیا (۲۲) اور وہ یروسلم کو جاتے ہوئے شہر شہر گاؤں گاؤں پھرکے تعلیم
دیتا تھا (۲۳) تب ایک نے اُسے کہا ای خداوند کیا تھوڑے ہیں جو نجات پائے
اُسنے اُنسے کہا کہ * (۲۴) جاں سے کوشش کرو کہ تم تنگ دروازہ سے داخل ہو
کیونکہ میں تم سے کہتا ہوں کہ بہتیرے چاہینگے کہ اُس سے داخل ہوں پر نہ
سکینگے (۲۵) جب کہ گھر کے مالک نے اُٹھکے دروازہ بند کیا ہو اور تم باہر کھڑا
ہوا اور یہہ کہکے دروازہ کھٹکھٹانا شروع کرو کہ ای خداوند ای خداوند ہمارے
لیئے کھول وہ اندر سے جواب میں تم سے کہیگا کہ میں تم کو نہیں پہچانتا
کہ تم کہاں کے ہو (۲۶) تب تم کہنے لگوگے کہ ہم نے تیرے حضور کھایا پیا ہی اور تو
ہمارے کوچوں میں تعلیم دی ہی (۲۷) پر وہ جواب دیگا میں تم سے
کہتا ہوں نہیں پہچانتا کہ کہاں کے ہو ای بدکارو تم سب مجھ سے دور ہو
جانا ہوگا جب ابرہام اور اِسحاق اور یعقوب اور
سب نبی خدا کی بادشاہت میں شامل اور آپ کو باہر نکالا دیکھوگے
پورب سے آوینگے اور خدا کی بادشاہت میں
پچھلے ہونگے اور جو پہلے ہیں سو
آکے اُسے کہا کہ نکل جا اور

سا هي هوتا (۵۵) اور جب تم ديکھتے هو که دکھنا چلتي هی تو کہتے هو که
رمي هوگي اور ايسا هي هوتا (۵۶) ای ریاکارو تم زمین اور آسمان کو اِمتیاز کرنے
جانتے هو تو اِس زمانے کو کیوں نہیں اِمتیاز کرتے (۵۷) اور تم آپ هي کیوں
نہیں ٹھہراتے که واجب کیا هی * (۵۸) اور جب تو اپنے مدعي کے ساتھہ
حاکم کے پاس جاتا هی راہ میں کوشش کر که تو اُس سے چھوڑایا جاے
ایسا نہ هو که وہ تجھہ کو حاکم پاس کھینچ لے جاے اور حاکم تجھہ کو پیادے
کے حوالے کرے اور پیادہ تجھکو قید میں ڈالے (۵۹) میں تجھہ سے کہتا هوں
که جب تک کوڑي کوڑي ادا نہ کرے وهاں سے نہ چھوٹیگا *

۱۳ باب

(۱) اُسوقت بعضے حاضر تھے جو اُسے اُن جلیلیوں کي خبر دیتے تھے جنکا
خون پلاطوس نے اُن کي قربانیوں کے ساتھہ ملایا تھا (۲) یسوع نے اُنھیں جواب
میں کہا کیا تم سمجھتے هو که یے جلیلي سب جلیلیوں سے زیادہ گنہگار تھے
که ایسا دکھہ پایا (۳) میں تم سے کہتا هوں نہیں پر اگر تم توبہ نہ کرو سب
اِسي طرح هلاک هوگے (۴) یا وے اٹھارہ جنپر سلوام میں برج گرا اور دب
مرے کیا سمجھتے هو که وے یروسلم کے سب رهنیوالوں سے زیادہ گنہگار تھے
(۵) میں تمسے کہتا هوں نہیں پر اگر توبہ نہ کرو تم سب اِسیطرح هلاک هوگے *
(۶) اور اُسنے یہہ تمثیل کہي که کسي کے انگور کے باغ میں ایک انجیر کا درخت
لگا تھا اُسنے آکے اُسکا میوہ ڈھونڈھا پر نہ پایا (۷) تب اُسنے باغبان سے کہا
دیکھہ تین برس سے میں آکے اِس انجیر کا پھل ڈھونڈھتا هوں پر نہیں پاتا
اُسے کاٹ ڈال کاهے کو زمین روکے هی (۸) اُسنے جواب میں اُسے کہا ای
خداوند اِس سال اور اُسے رهنے دے که اُس کے گرد تھالا کھودوں اور کھاد ڈالوں
(۹) شاید که پھلے نہیں تو بعد اُس کے کاٹ ڈالیو (۱۰) اور سبت کے دن وہ
ایک عبادتخانے میں تعلیم دیتا تھا * (۱۱) اور دیکھو ایک عورت تھي جسکو
اٹھارہ برس سے کسي روح کے باعث کمزوري هوئي اور وہ کبڑي هو گئي تھي
اور اپنے تئیں مطلق سیدھي نہ کر سکتي تھي (۱۲) یسوع نے اُسے دیکھکے پاس
بلایا اور اُس سے کہا ای عورت تو اپني کمزوری سے چھوٹي (۱۳) اور اُسنے اپنے
هاتھہ اُسپر رکھے وونہیں سیدھي هو گئي اور خدا کي تعریف کرنے لگي
(۱۴) تب عبادتخانہ کا سردار اِس لیئے که یسوع نے سبت کے دن چنگا کیا

اپنے خاوند کی راہ دیکھتے ہوں کہ کب وہ شادی میں سے آوے تاکہ جب آوے اور کھٹکھٹاوے جھٹ اُسکے واسطے دروازہ کھول دیں (۳۷) مبارک ہیں وے نوکر جنکو اُنکا خاوند آکے جاگتا پاوے میں تمہیں سچ کہتا ہوں کہ وہ آپ کمر باندھکے اُنہیں کھانے کو بٹھاویگا اور پاس آکے اُنکی خدمت کریگا (۳۸) اور اگر وہ دوسرے پہر یا تیسرے پہر آوے اور ایسا پاوے تو مبارک ہیں وے نوکر (۳۹) یہہ تم کو معلوم ہی کہ اگر گھر کا مالک جانتا کہ چور کس گھڑی آویگا تو جاگتا رہتا اور اپنے گھر میں سیندھ مارنے نہ دیتا (۴۰) پس تم بھی طیار رہو کہ جس گھڑی تم خیال نہیں کرتے اِبن آدم آویگا * (۴۱) تب پطرس نے اُسے کہا کہ ای خداوند تو یہہ تمثیل ہم ہی سے کہتا ہی یا سب سے (۴۲) خداوند نے کہا کون ہی وہ دیانتدار اور دانا خانساماں جسکو خاوند اپنے نوکروں پر مقرر کرے کہ اُنکے حصے کی روٹی وقت پر دیا کرے (۴۳) مبارک ہی وہ نوکر جسے اُسکا خاوند آکے ایسا ہی کرتے پاوے (۴۴) میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ وہ اُسے اپنے سارے مال پر مختار کریگا (۴۵) پر اگر وہ نوکر اپنے دل میں کہے کہ میرا خاوند آنے میں دیر کرتا ہی اور غلام لونڈیوں کو مارنا اور کھانا پینا اور مست ہونا شروع کرے (۴۶) تو اُس نوکر کا خاوند ایسے دن کہ وہ اُسکی راہ نہ تکے اور ایسی گھڑی کہ وہ نہ جانے آویگا اور اُسکو دو ٹکڑے کرکے اُسکا حصہ بے ایمانوں کے ساتھ مقرر کریگا * (۴۷) پر وہ نوکر جسنے اپنے خاوند کی مرضی جانی پر اپنے تئیں طیار نہ رکھا اور اُسکی مرضی کے موافق نہ کیا بہت مار کھائیگا (۴۸) پر جسنے نہ جانا اور مار کھانے کا کام کیا تھوڑی مار کھائیگا سو جسے بہت دیا گیا اُس سے بہت حساب لینگے اور جسے بہت زیادہ سونپا گیا اُس سے زیادہ مانگینگے * (۴۹) میں زمین پر آگ لگانے آیا ہوں اور میں کیا ہی چاہتا ہوں کہ لگ چکی ہوتی (۵۰) پر مجھے ایک بپتسمہ پانا ہی اور میں کیسا تنگ ہوں جب تک کہ پورا نہ ہو (۵۱) کیا تم گمان کرتے ہو کہ میں زمین پر میل کرانے آیا ہوں تمہیں میں تمہیں کہتا ہوں بلکہ جدائی (۵۲) کیونکہ اب سے ایک گھر کے پانچ کسی میں دو کے برخلاف ہونگے اور دو تین کے [illegible] (۵۳) [illegible] اپنے لوگوں سے یہہ بھی کہا کہ [illegible] تو جھٹ کہتے کہ مینہہ آتا ہی اور

سے ایک تمثیل کہی کہ ایک دولتمند کی کھیتی بہت لگی (۱۷) وہ اپنے
ل میں سوچکے کہنے لگا کہ میں کیا کروں کہ میرے یہاں جگہہ نہیں جہاں
ا حاصل جمع کروں (۱۸) تب اُسنے کہا میں یہہ کرونگا کہ اپنی کوٹھیاں
ھاؤنگا اور بڑی بناؤنگا اور وہاں اپنا تمام حاصل اور مال جمع کرونگا (۱۹) اور
پنی جان سے کہونگا کہ ای جان تیرے پاس بہت سا مال برسونکے لیئے جمع
ھی چین کر کیا پی خوش رہ (۲۰) مگر خدا نے اُسے کہا ای نادان اِسی رات
تیری جان تجھسے مانگینگے پس جو تو نے طیار کیا کسکا ہوگا (۲۱) ایسا ہی
وہ ہی جو اپنے لیئے خزانہ جمع کرتا ہی اور خدا کے لیئے دولت نہیں جمع
کرتا * (۲۲) پھر اُسنے اپنے شاگردوں سے کہا اِسلیئے میں تم سے کہتا ہوں کہ
اپنی جان کے واسطے فکر نہ کرو کہ ہم کیا کھائینگے اور نہ بدن کے لیئے کہ کیا
پہنینگے (۲۳) کہ جان خوراک سے بیش ہی اور بدن پوشاک سے (۲۴) کوؤں
کو دیکھو کہ نہ بوتے نہ کاٹتے ہیں اور نہ اُنکے کھتّا نہ کوٹھی ہی تو بھی خدا اُنہیں
کھلاتا ہی تم تو چڑیوں سے کہیں بہتر ہو (۲۵) تم میں سے کون ہی کہ فکر کرکے
اپنی عمر کو ہاتھہ بھر بڑھا سکے (۲۶) پس جب اِتنی چھوٹی بات نہیں کر
سکتے تو کس لیئے باقی چیزوں کی فکر کرتے ہو (۲۷) سوسنوں کو دیکھو کہ کس
طرح بڑھتی ہیں وے نہ محنت کرتی نہ کاتتی ہیں پر میں تمہیں کہتا ہوں
کہ سلیمان نے اپنی ساری شان و شوکت میں اُنمیں سے ایک کی مانند نہ پہنا
(۲۸) جب خدا گھاس کو جو آج میدان میں ہی اور کل تنور میں جھونکی
جاتی ایسا پہناتا تو ای کم اِعتقادو کتنا زیادہ وہ تمہیں پہناویگا (۲۹) اور تم اِسکے
دریافت میں نہ رہو کہ ہم کیا کھائینگے یا کیا پیئینگے اور نہ گھبراؤ (۳۰) کیونکہ
اِن سب چیزوں کی تلاش دنیا کے لوگ کرتے ہیں پر تمہارا باپ جانتا ہی
کہ تم اُنکے محتاج ہو * (۳۱) بلکہ خدا کی بادشاہت ڈھونڈھو کہ تمہیں
یہ سب چیزیں بھی ملینگی (۳۲) ای چھوٹے جُھنڈ مت ڈر کیونکہ تمہارے
باپ کو پسند آیا کہ بادشاہت تمہیں دے (۳۳) جو کچھہ تمہارا ہی بیچو اور
خیرات کرو اپنے لیئے بٹوئے جو پرانے نہیں ہوتے اور خزانہ جو نہیں گھٹتا آسمان
پر جہاں چور نزدیک نہیں آتا اور کیڑا نہیں کھاتا جمع کرو (۳۴) کیونکہ جہاں
تمہارا خزانہ ہی وہیں تمہارا دل بھی رہیگا (۳۵) چاہیئے کہ تمہاری کمر بندھی
رہے اور تمہارا دیا جلتا رہے (۳۶) اور تم خود اُن آدمیوں کی مانند ہو جو

معرفت کي گنجي لے لي تم آپ داخل نہ ہوئے اور داخل ہونیوالوں کو بھي روک رکھا (۵۳) جب وہ یہہ باتیں اُنسے کہہ رہا تھا فقیہہ اور فریسي اُسے بیطرح چمٹنے اور چھیڑنے لگے کہ وہ بہت باتیں کرے (۵۴) اور گھات لگکے تلاش میں تھے کہ اُسکے منہہ سے کوئي بات پکڑ پاویں تاکہ اُسپر نالش کرلیں ٭

۱۲ باب

(۱) اِتنے میں ہزاروں آدمي کي بھیڑ جمع ہوئي اِس طرح کہ ایک دوسرے پر گرا پڑتا تھا اُسنے سب سے پہلے اپنے شاگردوں سے یہہ کہنا شروع کیا کہ فریسیوں کے خمیر سے جو ریا ہی چوکس رہو (۲) کیونکہ کوئي چیز ڈھنپي نہیں جو کُھل نہ جاے اور نہ چھپي جو جاني نہ جاے (۳) اِس لیئے کہ جو کچھہ تم نے اندھیرے میں کہا ہی اُنجالے میں سنایا جائیگا اور جو کچھہ تم نے کوٹھریوں میں کانوں کان کہا کوٹھوں پر منادي کیا جائیگا (۴) مگر میں تم سے جو میرے دوست ہو کہتا ہوں کہ اُنسے جو بدن کو قتل کرتے ہیں اور بعد اُسکے کچھہ اور کر نہیں سکتے مت ڈرو (۵) لیکن میں تمہیں بتاتا ہوں کہ کس سے ڈرو اُس سے ڈرو جسکو قتل کرنیکے بعد اِختیار ہی کہ جہنم میں ڈالے ہاں میں تمہیں کہتا ہوں کہ اُسي سے ڈرو (۶) کیا دو پیسے پر پانچ گوریا نہیں بکتیں پر کسي کو اُن میں سے خدا بھولا نہیں (۷) بلکہ تمہارے سر کے سب بال بھي گنے ہیں پس مت ڈرو تم بہت گوریوں سے بہتر ہو (۸) اور میں تمہیں کہتا ہوں کہ جو کوئي آدمیوں کے آگے میرا اِقرار کرے اِبن آدم بھي خدا کے فرشتوں کے آگے اُسکا اِقرار کریگا (۹) پر جسنے آدمیوں کے آگے میرا اِنکار کیا ہی خدا کے فرشتوں کے آگے اُسکا اِنکار ہوگا (۱۰) اور جو کوئي اِبن آدم کے خلاف کوئي بات کہے اُسکو معاف ہوگا پر جسنے روح قدس کے حق میں کُفر کہا اُسکو معاف نہ ہوگا (۱۱) اور جب وے تم کو عبادتخانوں میں اور حاکموں اور اِختیاروالوں کے پاس لے جائیں تو فکر نہ کرو کہ کیسا یا کیا جواب دوگے یا کیا کہوگے (۱۲) کیونکہ روح قدس اُسي گھڑي تمہیں سکھاویگي کہ کیا کہنا چاہیئے ٭ [illegible] اُسے کہا کہ اي اُستاد میرے بھائي سے کہہ کہ مجھے [illegible] اُسے کہا کہ اي آدمي کسنے مجھے تم پر [illegible] اُسے کہا کہ خبردار رہو اور لالچ سے [illegible] کي زندگي سے نہیں (۱۶) اور اُسنے

ي هی تو تیرا بدن بهي اندهیرا هی (۳۵) پس خبردار ایسا نه هو که وه نور
و تجهه میں هی تاریکي بن جاے (۳۶) سو اگر تیرا تمام بدن روشن هو اور
ئي عضو اندهیرا نه رهے تو تمام روشن هوگا ایسا که جیسے چراغ اپني چمک
ے تجهے روشن کرے * (۳۷) اور جب وه بات کرتا تها ایک فریسي نے اُس سے
درخواست کي که میرے ساتهه کهانا کهائیے تب وه اندر جاکے کهانے بیٹها (۳۸) اور
فریسي نے یهه دیکهکے که وه کهانے کے آگے نهیں نهایا تعجب کیا (۳۹) پر
خداوند نے اُسکو کها که ای فریسیو تم پیاله اور رکابي کو اُوپر سے صاف کرتے هو پر
تمهارا اندر لوٹ اور برائي سے بهرا هی (۴۰) ای نادانو کیا جسنے باهر کو بنایا
اندر کو بهي نه بنایا (۴۱) پس جو چیزیں تمهارے پاس موجود هیں اُنمیں
سے خیرات کرو اور دیکهو سب کچهه تمهارے لیئے پاک هوگا (۴۲) پر ای فریسیو
تم پر افسوس که تم پودینه اور سداب اور هر ایک ترکاري کي دهیکي دیتے هو
اور اِنصاف اور خدا کي محبت کو طرح دینے چاهیئے تها که اِنکو کرتے اور اُنکو
بهي نه چهوڑتے (۴۳) ای فریسیو تمپر افسوس که تم عبادتخانوں میں صدر جگهه
اور بازاروں میں سلام کو چاهتے هو (۴۴) ای ریاکار فقیهو اور فریسیو تم پر
افسوس که تم چهپي گوروں کي مانند هو که آدمي جو اُنپر چلتے هیں نهیں
جانتے * (۴۵) تب شریعت کے سکهلانیوالوں میں سے ایک نے اُسکے جواب
میں کها که ای اُستاد اِن باتوں کے کهنے سے تو همیں بهي ملامت کرتا هی
(۴۶) اُسنے کها ای شریعت کے سکهلانیوالو تم پر افسوس که تم ایسے بوجهه جنکا
اُٹهانا مشکل هی آدمیوں پر لادتے هو اور آپ ایک اُنگلي سے اُن بوجهوں کو
نهیں چهوتے (۴۷) تم پر افسوس که تم نبیوں کي قبروں کو بناتے هو اور تمهارے
باپ‌دادوں نے اُنکو قتل کیا (۴۸) پس تم اپنے باپ‌دادوں کے کام پر گواهي
دیتے اور اُس سے راضي رهتے کیونکه اُنهوں نے اُنکو قتل کیا اور تم اُنکي قبریں
بناتے هو (۴۹) اِسلیئے خدا کي حکمت نے بهي کها هی که میں نبیوں اور
رسولوں کو اُنکے پاس بهیجونگا وے اُنمیں سے بعضوں کو قتل کرینگے اور ستاوینگے
(۵۰) تاکه سب نبیوں کا خون جو دنیا کے شروع سے بهایا گیا اِس زمانے کے لوگوں
سے طلب کیا جاے (۵۱) هابل کے خون سے لیکے ذکریاه کے خون تک جو قربانگاه
اور هیکل کے بیچ میں مارا گیا هاں میں تم سے کهتا هوں که اِسي زمانے کے
لوگونسے طلب کیا جائیگا (۵۲) ای شریعت کے سکهلانیوالو تمپر افسوس که تمنے

کیونکہ تم کہتے ہو میں دیووں کو بعل زبول کی مدد سے نکالتا ہوں (۱۹) بھلا
اگر میں دیووں کو بعل زبول کی مدد سے نکالتا ہوں تو تمہارے بیٹے کسکی مدد
سے نکالتے ہیں اِسلیئے وے ہی تمہارا اِنصاف کرینگے (۲۰) پر اگر میں خدا کی
اُنگلی سے دیووں کو نکالتا ہوں تو بیشک خدا کی بادشاہت تمہارے پاس آ
پہنچی (۲۱) جب زورآور آدمی ہتھیار باندھکے اپنے گھر کی چوکی دے
اُسکا مال بچا رہتا ہی (۲۲) پر اگر کوئی اُس سے زورآور اُسپر چڑھ آوے اور اُسے
جیتے تو وہ سب ہتھیار جسپر اُسکا بھروسا تھا چھین لیتا ہی اور اُسکے لوٹکے
مال کو بانٹ دیتا ہی (۲۳) جو میرے ساتھ نہیں میرا مخالف ہی اور جو
میرے ساتھ جمع نہیں کرتا سو بتھراتا ہی (۲۴) جب ناپاک روح آدمی سے
باہر نکلتی تو سوکھی جگہوں میں آرام ڈھونڈھتی پھرتی اور جب نہیں پاتی
کہتی ہی کہ میں اپنے گھر کو جس سے نکلی ہوں پھر جاؤنگی (۲۵) اور آکے اُسے
جھاڑا اور لیس پاتی ہی (۲۶) تب جاکے اور سات روحیں جو اُس سے بدتر
ہیں اپنے ساتھ لاتی ہی اور وے اُس میں داخل ہوکے وہاں بستی ہیں اور اُس
آدمی کا پچھلا حال پہلے سے برا ہوتا ہی ۔ (۲۷) اور ایسا ہوا کہ جب وہ یہہ
باتیں کہتا تھا ایک عورت نے بھیڑ میں سے پکار کے اُسے کہا مبارک ہی وہ پیٹ
جس میں تو رہا اور وہ چھاتیاں جو تو نے پیں (۲۸) اُسنے کہا ہاں مبارک وے
ہیں جو خدا کا کلام سنتے اور اُسے مانتے ہیں ۔ (۲۹) اور جب بڑی بھیڑ ہونے
لگی اُسنے کہنا شروع کیا کہ اِس زمانے کے لوگ برے ہیں وے نشان ڈھونڈھتے
ہیں پر کوئی نشان اُنکو دیا نہ جائیگا مگر یونس نبی کا نشان (۳۰) کیونکہ
جیسا یونس نینوہ کے لوگوں کے لیئے نشان ہوا اُسی طرح اِبن آدم بھی اِس
زمانے کے لوگوں کے لیئے ہوگا (۳۱) عدالت میں دکھن کی ملکہ اِس زمانے کے
لوگوں کے ساتھ اُٹھیگی اور اُنہیں گنہگار ٹھہراویگی کیونکہ وہ زمین کے کنارے سے
سلیمان کی حکمت سننے آئی اور دیکھو یہاں ایک ہی جو سلیمان سے بڑا ہی
(۳۲) نینوہ کے لوگ عدالت میں اِس زمانے کے لوگونکے ساتھ اُٹھینگے اور اُنہیں
گنہگار ٹھہراوینگے کیونکہ اُنہوں نے یونس کی منادی سے توبہ کی اور دیکھو یہاں
یونس سے بڑا ہی (۳۳) کوئی چراغ جلاکے چھپے مکان میں یا پیمانہ کے نہیں
رکھتا بلکہ چراغدان پر تاکہ اندر جانیوالے روشنی دیکھیں (۳۴) بدن کا چراغ آنکھ
ہی اِسلیئے جب تیری آنکھ اچھی ہی تو تیرا سارا بدن روشن ہی اور جب

کے شاگردوں میں سے اُسکو کہا ای خداوند ہم کو دعا مانگنا سکھا جیسا کہ
حنا نے اپنے شاگردوں کو سکھایا (۲) اُسنے اُنسے کہا جب تم دعا مانگو تو
ہو ای ہمارے باپ جو آسمان پر ھی تیرے نام کي تقدیس ہو تیري بادشاہت
وے تیري مراد جیسي آسمان پر زمین پر بھي بر آوے (۳) ھماري روزکي
روٹي ہر روز ھمیں دے (۴) اور ھمارے گناھوں کو بخش کیونکہ ھم بھي ہر
ایک کو جو ھمارا قرضدار ھی بخشتے ھیں اور ھمیں آزمایش میں نہ ڈال
بلکہ ھم کو برائي سے چھڑا (۵) اُسنے اُنسے کہا تم میں سے کون ھی جسکا ایک
دوست ھو اور وہ آدھي رات کو اُسکے پاس آکے کہے کہ ای دوست مجھے
تین روٹي اُدھار دے (۶) کیونکہ میرا دوست سفر سے میرے پاس آیا ھی اور
میرے پاس کچھ نہیں کہ اُسکے آگے رکھوں (۷) اور وہ اندر سے جواب میں کہے
کہ مجھے تکلیف نہ دے کہ اب دروازہ بند ھی اور میرے لڑکے میرے ساتھ
بچھونے پر ھیں میں اُٹھکر تجھے دے نہیں سکتا (۸) میں تم سے کہتا ھوں
اگرچہ وہ اِس سبب کہ وہ اُس کا دوست ھی اُٹھکر اُسے نہ دیگا مگر اُسکي
بےحیائي کے سبب اُٹھیگا اور جتني درکار ھی اُسے دیگا (۹) سو میں بھي
تمھیں کہتا ھوں مانگو تو تمھیں دیا جائیگا ڈھونڈھو تو پاؤگے کھٹکھٹاؤ تو تمھارے
لیئے کھولا جائیگا (۱۰) کیونکہ ھر ایک جو مانگتا ھی لیتا ھی اور جو ڈھونڈھتا
ھی پاتا ھی اور جو کھٹکھٹاتا ھی اُسکے لیئے کھولا جائیگا (۱۱) تم میں سے کون
ایسا باپ ھی کہ جب اُسکا بیٹا روٹي مانگے اُسے پتھر دے یا مچھلي مانگے
مچھلي کے بدلے اُسے سانپ دے (۱۲) یا اگر انڈا مانگے اُسکو بچھو دے (۱۳) پس
جب تم برے ھوکر اپنے لڑکوں کو اچھي چیزیں دینے جانتے ھو تو وہ باپ جو
آسمان پر ھی کتنا زیادہ اُنکو جو اُس سے مانگتے ھیں روح قدس دیگا *
(۱۴) اور وہ ایک دیو کو جو گونگا تھا نکالتا تھا اور ایسا ھوا کہ جب دیو نکل
گیا وہ گونگا بولا اور لوگوں نے تعجب کیا (۱۵) پر بعضوں نے اُنمیں سے کہا کہ
وہ دیووں کے سردار بعل زبول کي مدد سے دیووں کو نکالتا ھی (۱۶) اوروں نے
آزمایش کے لیئے اُس سے ایک آسماني نشان مانگا (۱۷) پر اُسنے اُنکے خیالونکو
جانکے اُنسے کہا کہ جو جو بادشاہت آپس میں برخلاف ھوتي ویران ھو جاتي
ھی اور ایسا ھي ھر ایک گھر جو اپنا برخلاف ھی اُجڑ جاتا ھی (۱۸) پس
اگر شیطان اپنے سے خلاف ھو جاے تو اُسکي بادشاہت کیونکر قایم رھیگي

سکھلانیوالا اُٹھا اور یہہ کہکے اُسکی آزمایش کی کہ ای اُستاد میں کیا کروں کہ
ہمیشہ کی زندگی کا وارث ہوؤں (۲۶) اُسنے اُسے کہا کہ شریعت میں کیا
لکھا ہی تو کسطرح پڑھتا ہی (۲۷) اُسنے جواب میں کہا تو خداوند کو جو تیرا
خدا ہی اپنے سارے دل اور اپنی ساری جان اور اپنے سارے زور اور اپنی ساری
سمجھہ سے پیار کر اور جیسا آپ کو ویسا ہی اپنے پڑوسی کو (۲۸) اُسنے اُسے
کہا تونے ٹھیک جواب دیا یہی کر تو جیئیگا (۲۹) پر اُسنے یہہ چاہکے کہ اپنے
تئیں راستباز ٹھہراوے یسوع سے کہا کہ میرا پڑوسی کون ہی . (۳۰) یسوع نے
جواب میں کہا کہ ایک شخص یروسلم سے یریحا کو اُتر جاتا تھا اور ڈاکوؤں
میں جا پڑا وے اُسے ننگا اور گھایل کرکے ادھموآ چھوڑ گئے (۳۱) اِتفاقاً ایک
کاہن اُس راہ سے جا نکلا اور اُسکو دیکھکے کنارے سے چلا گیا (۳۲) اِسیطرح
ایک لاوی بھی اُس جگہہ آکے اُسے دیکھکر کنارے سے چلا گیا (۳۳) پر ایک مسافر
سامری وہاں آیا اور اُسکو دیکھکے رحم کیا (۳۴) اور اُسکے پاس آکے اُسکے
زخموں کو تیل اور مے ڈالکے باندھا اور اپنے جانور پر ڈالکے سرا میں لے گیا اور
اُسکی خبرداری کی (۳۵) اور دوسرے دن جب جانے لگا دو دینار نکالکر
بھٹیارے کو دیا اور کہا کہ اِسکی خبرداری کر اور جو کچھہ اِس سے زیادہ خرچ
ہوگا میں پھر آکے تجھے ادا کرونگا (۳۶) اب اِن تینوں میں سے اُسکا جو
ڈاکوؤں میں جا پڑا تھا تو کسکو پڑوسی جانتا ہی (۳۷) اُسنے کہا اُسکو جسنے
اُسپر رحم کیا تب یسوع نے اُسے کہا جا تو بھی ایسا ہی کر ۔ (۳۸) اور ایسا
ہوا کہ جب جاتے تھے وہ ایک بستی میں پہنچا اور مرتھا نامے ایک عورت نے
اُسے اپنے گھر میں اُتارا (۳۹) اور مریم نامے اُسکی ایک بہن تھی جو یسوع کے
پانوں پاس بیٹھکے اُسکا کلام سنتی تھی (۴۰) پر مرتھا نے بہت خدمت سے
گھبرائی ہوئی اُسکے پاس آکے کہا کہ ای خداوند کیا تجھے پروا نہیں کہ میری
بہن نے مجھے اکیلا خدمت میں چھوڑا ہی اب اُسے کہہ کہ میری مدد کرے
(۴۱) تب یسوع نے جواب میں اُسے کہا مرتھا ای مرتھا تو بہت چیزوں
کے واسطے فکر و گھبراہٹ میں ہی (۴۲) پر ایک چیز ضرور ہی سو مریم نے
یہ اچھا حصہ چنا ہی جو اُس سے پھیر لیا نہ جائیگا ۔

۱۱ باب

۱ [illegible] جگہہ [illegible] تھا جب مانگ چکا ایک نے

رکھا جاے کھاؤ (۹) وہاں کے بیماروں کو چنگا کرو اور اُنسے کہو کہ خدا کي بادشاہت تمہارے نزدیک آئي (۱۰) اور جس شہر میں کہ داخل ہو اور وے تمہیں قبول نہ کریں تو باہر جاکے وہاں کي سڑکوں پر کہو کہ (۱۱) اِس گرد تک جو تمہارے شہر سے ہم پر پڑي تم پر جھاڑ دیتے ہیں مگر یہہ جانو کہ خدا کي بادشاہت تمہارے نزدیک آئي ہی (۱۲) میں تم سے کہتا ہوں کہ اُس دن سدوم کا حال اُس شہر کي بنسبت زیادہ قابل برداشت کے ہوگا (۱۳) اے کورازین تجھپر افسوس اے بیت صیدا تجھپر افسوس کیونکہ یہہ کرامتیں جو تمہارے درمیان دکھائي گئیں اگر صور و صیدا میں دکھائي جاتیں تو اُنہوں نے ٹاٹ اوڑھکے اور خاک میں بیٹھکے کب کا توبہ کیا ہوتا (۱۴) مگر صور و صیدا کے لیئے تمہاري نسبت عدالت میں برداشت کرنا آسان ہوگا (۱۵) اور اے کفرناحم تو جو آسمان تک پہنچایا گیا ہی دوزخ میں گرایا جائیگا (۱۶) جو تمہاري سنتا ہیري سنتا ہی اور جو تمہیں حقیر جانتا ہی مجھے حقیر جانتا ہی اور جو مجھے حقیر جانتا ہی اُسے جسنے مجھکو بھیجا ہی حقیر جانتا ہی * (۱۷) وے ستّر خوشي سے پھر آکے کہنے لگے اے خداوند تیرے نام سے دیو بھي ہمارے تابع ہیں (۱۸) تب اُسنے اُنسے کہا میں نے شیطان کو بجلي کي مانند آسمان سے گرتے دیکھا (۱۹) دیکھو میں تمکو سانپ اور بچھو کے روندنے پر اور دشمن کي ساري قدرت پر اِختیار دیا ہی اور کوئي کسو طرح تمہیں نقصان نہ پہنچاویگا (۲۰) مگر اِسي پر خوش نہو کہ روحیں تمہارے تابع ہیں بلکہ اِسلیئے خوشي کرو کہ تمہارے نام آسمان پر لکھے ہیں * (۲۱) اُسي گھڑي یسوع نے جي میں خوش ہوکے کہا اے باپ آسمان اور زمین کے خداوند میں تیري تعریف کرتا ہوں کہ تونے اِن چیزوں کو داناؤں اور عقلمندوں سے چھپایا پر بچّوں پر ظاہر کیا ہاں اے باپ کہ یوں ہي تیرے حضور میں پسندیدہ ہوا (۲۲) اور میرے باپ نے سب کچھ مجھے سونپا ہی اور کوئي نہیں جانتا کہ بیٹا کون ہی مگر باپ اور باپ کون ہي مگر بیٹا اور وہ جسپر بیٹا ظاہر کیا چاہے * (۲۳) اور شاگردوں کي طرف متوجہ ہوکے اُنسے نرالے میں کہا مبارک وے آنکھیں جو یہہ چیزیں دیکھتیں کہ تم دیکھتے ہو (۲۴) کیونکہ میں تم سے کہتا ہوں کہ بہت سے نبیوں اور بادشاہوں نے چاہا کہ جو تم دیکھتے ہو دیکھیں پر نہ دیکھا اور جو کچھ سنتے ہو سنیں پر نہ سنا * (۲۵) اور دیکھو ایک شریعت

اُسنے یروسلم کو جانے پر اپنا رخ کیا (۵۲) اور اُسنے اپنے آگے پیغام دینیوالے بھیجے
وے جاکے سامریوں کی ایک بستی میں داخل ہوئے کہ اُسکے لیئے طیاری کریں
(۵۳) لیکن اُنہوں نے اُسکو قبول نہ کیا کیونکہ اُسکا منہہ یروسلم کی طرف جانیکو
تھا (۵۴) اُسکے شاگرد یعقوب اور یوحنا نے یہہ دیکھکے کہا کہ ای خداوند کیا تو
چاہتا ہی کہ جیسا اِلیاس نے کیا ہم حکم کریں کہ آسمان سے آگ نازل ہووے
اور اُنہیں جلاوے (۵۵) تب اُسنے پھرکے اُنہیں دھمکایا اور کہا تم نہیں جانتے
کہ تم کیسی روح کے ہو (۵۶) کیونکہ اِبن آدم لوگوں کی جان برباد کرنے نہیں
بلکہ بچانے آیا تد وے دوسری بستی کو چلے * (۵۷) اور ایسا ہوا کہ جد وے
راہ میں چلے جاتے تھے کسونے اُسے کہا ای خداوند جہاں تو جاتا ہی میں
تیرے پیچھے چلونگا (۵۸) یسوع نے اُسے کہا کہ لومڑیوں کے لیئے ماندیں ہیں اور
چڑیوں کے لیئے بسیرے پر اِبن آدم کو اِتنی جگہہ نہیں کہ اپنا سر رکھے (۵۹) پھر
اُسنے دوسرے سے کہا میرے پیچھے چل اُسنے کہا ای خداوند مجھے رخصت
دے کہ پہلے جاکے اپنے باپ کو گاڑوں (۶۰) یسوع نے اُسے کہا جانے دے کہ مُردہ اپنے
مُردوں کو گاڑیں پر تو جاکے خدا کی بادشاہت کی خبر دے (۶۱) دوسرے نے بھی
کہا کہ ای خداوند میں تیرے پیچھے چلونگا لیکن پہلے مجھے جانے دے کہ
اپنے گھر کے لوگوں سے رخصت ہوں آؤں (۶۲) یسوع نے اُسے کہا کہ جو کوئی اپنا
ہاتھ ہل پر رکھکے پیچھے دیکھتا ہی وہ خدا کی بادشاہت کے لائق نہیں *

۱۰ باب

(۱) اُسکے بعد خداوند نے ستّر اور مقرر کیئے اور اپنے سامھنے ہر شہر اور ہر
جگہہ میں جہاں آپ جانا چاہتا تھا اُنہیں دو دو کرکے بھیجا (۲) اور اُنسے کہا
کہ فصل تو بہت ہی پر مزدور تھوڑے اِسلیئے کھیت کے مالک کی مِنّت کرو کہ
مزدور اپنے کھیت میں بھیجے (۳) تم جاؤ دیکھو میں تمہیں بھیڑوں کی
مانند بھیڑیوں میں بھیجتا ہوں (۴) نہ بٹوا لے جاؤ نہ جھولی نہ جوتیاں اور
راہ میں کسی کو سلام نہ کیجیو (۵) اور جس گھر میں داخل ہو پہلے کہو کہ
اِس گھر کو سلام [illegible] سلام اُسپر ٹھہریگا
[illegible] (۶) اور اُسی گھر میں رہو اور جو کچھ اُنکی
[illegible] (۷) اور
[illegible]

(۳۴) وہ یہہ کہتا
ر ایک اِلیاس کے لیئے اور نہیں جانتا تھا کہ کیا کہتا ھی
ئی تھا کہ بادل آیا اور اُنپر سایہ کیا اور بادل میں جانے سے وے ڈر گئے
(۳۵) اور بادل سے ایک آواز نکلی کہ یہہ میرا پیارا بیٹا ھی اُسکی سنو (۳۶) اور
آواز آتے ھی یسوع کو اکیلا پایا اور وے چپ رھے اور اُنھوں نے جو کچھہ دیکھا تھا
اُن دِنوں مِیں کسو سے نہ کہا * (۳۷) اور ایسا ھوا کہ جب وے پہاڑ سے اُترے
تو دوسرے دن ایک بڑی بھیڑ اُسے آ ملی (۳۸) اور دیکھو کہ ایک مرد نے بھیڑ
مِیں سے چِلّاکے کہا کہ ای اُستاد میں تیری مِنّت کرتا ھوں کہ میرے بیٹے پر
نظر کر کہ وہ میرا اکلوتا ھی (۳۹) اور دیکھہ ایک روح اُسے پکڑتی ھی اور وہ
ایکایک چِلّاتا ھی اور اُسکو ایسا اینٹھاتی کہ وہ کف بھر لاتا ھی اور اُسکو گچلکے
اُسپر سے مشکل سے اُترتی ھی (۴۰) اور میں نے تیرے شاگردونکی مِنّت کی کہ
اُسے نکالیں لیکن وے نہ سکے (۴۱) تب یسوع نے جواب میں کہا کہ ای
بے ایمان اور ٹیڑھی پشت میں کب تک تمھارے ساتھہ رھونگا اور تمھاری
برداشت کرونگا اپنے بیٹے کو یہاں لا (۴۲) جب وہ آتا تھا دیو نے اُسے پٹکے
اینٹھایا پر یسوع نے اُس ناپاک روح کو دھمکایا اور لڑکے کو چنگا کیا اور اُسے اُسکے
باپ کو سونپا * (۴۳) اور سب خدا کی بزرگی دیکھکے حیران ھوئے جب سب
اُن چیزونکے سبب جو یسوع نے کیا تعجب کرتے تھے اُسنے اپنے شاگردونسے
کہا کہ (۴۴) تم اِن باتونکو اپنے کانوں میں رکھو کیونکہ اِبن آدم لوگونکے ھاتھہ میں
حوالہ کیا جائیگا (۴۵) پر وے اِس بات کو نہ سمجھے بلکہ وہ اُنسے چھپی
تھی کہ وے اُسے دریافت نہ کریں اور اِس بات کے پوچھنے میں اُس سے ڈرتے
تھے * (۴۶) پھر اُنکے درمیان یہہ بحث اُٹھی کہ ھم میں سب سے بڑا کون ھی
(۴۷) یسوع نے اُنکے دلونکا خیال جانکے ایک لڑکے کو لیا اور اپنے پاس کھڑا کیا
(۴۸) اور اُنسے کہا کہ جو اِس لڑکے کو میرے نام پر قبول کرے مجھے قبول کرتا
ھی اور جو مجھے قبول کرے اُسکو جسنے مجھے بھیجا قبول کرتا ھی کیونکہ جو
تم میں سب سے چھوٹا ھی وھی بڑا ھی * (۴۹) یوحنا نے جواب میں کہا
ای صاحب ھمنے ایک شخص کو تیرے نام سے دیووں کو نکالتے دیکھا اور اُسکو
روک رکھا کیونکہ وہ ھمارے ساتھہ پیروی نہیں کرتا (۵۰) یسوع نے اُس سے کہا کہ
روک نہ رکھو کیونکہ جو ھمارے برخلاف نہیں ھماری طرف ھی ** (۵۱) اور
ایسا ھوا کہ جب وے دن کہ جن میں وہ اُوپر اُٹھایا جاے پورے ھونے پر تھے

(۱۰) اُنہوں نے اُسے سلام کیا اور سب کو سُنایا (۱۱) تب اُسے اُن پانچ روٹیوں اور دو مچھلیوں کو لیکے اور آسمان کی طرف دیکھکے اُنکو برکت دی اور توڑکے اپنے شاگردوں کو دیا کہ لوگوں کے آگے رکھیں (۱۷) اور اُنہوں نے کھایا اور سب آسودہ ہوئے اور اُن ٹکڑوں کی جو اُسے بچ رہے بارہ ٹوکرے اُٹھائے** (۱۸) اور یوں ہوا کہ جب وہ تنہا مانگتا تھا شاگرد اُسکے ساتھ تھے اُسنے اُنسے پوچھا کہ لوگ مجھکو کیا کہتے ہیں کہ میں کون ہوں (۱۹) اُنہوں نے جواب میں کہا کہ یوحنا بپتسمہ دینیوالا اور بعض اِلیاس اور دوسرے کہ اگلے نبیوں میں سے اُٹھا ہے (۲۰) تب اُسنے اُنسے کہا تم کیا کہتے ہو کہ میں کون ہوں پطرس نے جواب میں کہا کہ خدا کا مسیح (۲۱) اُسنے اُنہیں تاکید کی اور فرمایا کہ یہ کسی سے نہ کہو (۲۲) اور کہا کہ ضرور ہے کہ اِبن آدم بہت دکھ سہے اور بزرگوں اور سردار کاہنوں اور فقیہوں سے رد کیا جائے اور مارا جائے اور تیسرے دن جی اُٹھے * (۲۳) اور اُسنے سب سے کہا کہ اگر کوئی چاہے کہ میرے پیچھے آوے تو اپنا اِنکار کرے اور اپنی صلیب ہر روز اُٹھاکے میری پیروی کرے (۲۴) اِسلیئے جو کوئی چاہے کہ اپنی جان بچاوے اُسے کھوئیگا پر جو کوئی میرے لیئے اپنی جان کھوئیگا وہی اُسے بچاویگا (۲۵) کیونکہ آدمی کو کیا فائدہ اگر تمام دنیا حاصل کرے پر اپنی جان کھو دے یا وہ برباد ہووے (۲۶) کیونکہ جو مجھسے اور میری باتوں سے شرمائیگا اِس آدم بھی جب اپنے اور اپنے باپ اور پاک فرشتوں کے جلال کے ساتھ آویگا اُس سے شرمائیگا (۲۷) پر میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ بعضے اُنمیں سے یہاں کھڑے ہیں جو نہ مرینگے جب تک خدا کی بادشاہت نہ دیکھ لیں * (۲۸) اور اِن باتوں کے قریب آٹھ ایک بعد ایسا ہوا کہ وہ پطرس اور [illegible] لیکے پہاڑ پر دعا مانگنے گیا (۲۹) اور دعا مانگتے ہی [illegible] کی صورت بدل گئی اور اُسکی پوشاک سفید براق [illegible] جو موسیٰ اور اِلیاس تھے اُس سے گفتگو کرتے تھے [illegible] اُسکے مرنیکا جو یروشلم میں واقع ہونے پر [illegible] اور اُسکے ساتھی نیند سے بھرے تھے جب [illegible] کو جو اُسکے ساتھ کھڑے تھے دیکھا [illegible] پطرس نے یسوع سے کہا کہ [illegible] ایک تیرے اور ایک موسیٰ

روتے پیٹتے تھے پر اُسنے کہا مت روؤ وہ مر نہیں گئی بلکہ سوتی ہی (۵۳) وے اُسپر ہنسے کیونکہ جانتے تھے کہ مر گئی ہی (۵۴) مگر اُسنے سب کو نکالکے اُسکا ہاتھ پکڑا اور پکارکے کہا ای لڑکی اُٹھہ (۵۵) اور اُسکی روح پھر آئی اور وہ اُسی دم اُٹھی اور یسوع نے حکم کیا کہ اُسے کھانے کو دو (۵۶) تب اُسکے ما باپ حیران ہوئے پر اُسنے اُنہیں تاکید کی کہ یہہ جو ہوا کسی سے نہ کہو *

۹ باب

(۱) اُسنے اپنے بارہ شاگردونکو اِکٹھا کرکے اُنہیں سب شیطانونپر اور بیماریونکو دنع کرنیکے لیئے قدرت و اِختیار بخشا (۲) اور اُنہیں بھیجا کہ خدا کی بادشاہت کی منادی کریں اور بیمارونکو چنگا کریں (۳) اور اُنسے کہا کہ راہ کے لیئے کچھہ نہ لو نہ چھڑیاں نہ جھولی نہ روٹی نہ روپیہ نہ آدمی پیچھے دو کُرتے (۴) اور جب کسی گھر میں داخل ہو وہیں رہو اور وہیں سے روانہ ہو (۵) اور جب لوگ تمھیں قبول نہ کریں تو اُس شہر سے باہر جاکے اپنے پانوں کی خاک اُنپر گواہی کے لیئے جھاڑو (۶) وے روانہ ہوکے ہر بستی میں گذرتے اور ہر جگہہ خوشخبری سناتے اور چنگا کرتے تھے * (۷) اور چوتھائی کے حاکم ہیرودیس نے جو کچھہ یسوع نے کیا تھا سنا اور گھبرایا اِسلیئے کہ بعضے کہتے تھے کہ یوحنا مُردوں میں سے جی اُٹھا ہی (۸) اور بعضے کہ اِلیاس ظاہر ہوا ہی اور دوسرے کہ ایک اگلے نبیوں میں سے اُٹھا ہی (۹) پر ہیرودیس نے کہا کہ میں نے یوحنا کا سر کاٹ ڈالا مگر یہہ جسکی بابت ایسی باتیں سنتا ہوں کون ہی اور چاہا کہ اُسے دیکھے * (۱۰) اور رسولوں نے پھرکے جو کچھہ کیا تھا اُس سے بیان کیا اور وہ اُنکو لیکے الگ بیت صیدا نامے شہر کے ایک ویرانہ میں گیا (۱۱) اور لوگ جانکے اُسکے پیچھے چلے وہ اُنسے خدا کی بادشاہت کی باتیں کرنے لگا اور جو چنگے ہونیکے محتاج تھے اُنہیں چنگا کیا (۱۲) اور جب دن آخر ہونے لگا اُن بارھوں نے آکے اُسے کہا کہ لوگونکو رخصت دے کہ آسپاس کی بستیوں اور اُنکی نواحی میں جاکے ٹکیں اور کھانے کی تدبیر کریں کیونکہ ہم یہاں ویرانہ میں ہیں (۱۳) اُسنے اُنسے کہا کہ تم ہی اُنکو کھانا دو اُنہوں نے کہا کہ ہمارے پاس سوا پانچ روٹی اور دو مچھلی کے کچھہ نہیں ہی مگر ہاں ہم جاکے اِن سب لوگونکے لیئے کھانا مول لیں (۱۴) کیونکہ وے پانچ ہزار مرد کے قریب تھے تب اُسنے اپنے شاگردونسے کہا کہ اُنکو پچاس پچاس کی پانت کرکے بٹھاؤ

کے ملک کے سب لوگوں نے اُس سے درخواست کی کہ ہمارے پاس سے چلا جا کیونکہ اُن میں بڑا ڈر بیٹھ گیا تھا اور وہ ناؤ پر چڑھکے پھرا (۳۸) اور اُس مرد نے جس پر سے شیاطین اُتر گئے تھے اُس کی منت کی کہ مجھے اپنے ساتھ رہنے دے پر یسوع نے اُسے رخصت کرکے کہا کہ (۳۹) اپنے گھر کو پھر اور وے بڑے کام جو خدا نے تیرے ساتھ کیئے ہیں بیان کرتا رہ کیا اور اُن تڑے کاموںکو جو یسوع نے اُسکے ساتھ کیئے تھے تمام شہر میں سنایا (۴۰) اور ایسا ہوا کہ جب یسوع پھرا لوگوں نے اُس کا اِستقبال کیا کیونکہ اُس کی راہ تکتے تھے * (۴۱) اور دیکھو کہ جایرس نام ایک شخص جو عبادت‌خانہ کا سردار تھا آیا اور یسوع کے قدموں پر گرکے اُس کی منت کی کہ میرے گھر چل (۴۲) کیونکہ اُس کی اِکلوتی بیٹی جو برس بارہ ایک کی تھی مرنے پر تھی اور جب وہ جاتے تھا لوگ اُس پر گرے پڑتے تھے * (۴۳) اور ایک عورت نے جسکو بارہ برس سے لہو جاری تھا اور اپنا سارا مال حکیموں پر خرچ کیا پر کسو سے چنگی نہ ہو سکی (۴۴) اُس کے پیچھے آکے اُس کی پوشاک کا دامن چھوا اور اُسی دم اُس کا لہو بہنا بند ہو گیا (۴۵) تب یسوع نے کہا کس نے مجھے چھوا جب سب اِنکار کرنے لگے پطرس اور اُس کے ساتھیوں نے کہا کہ ای صاحب لوگ تجھپر گرے پڑتے ہیں اور دبائے لیتے اور تو کہتا ہی کہ کس نے مجھے چھوا (۴۶) پر یسوع نے کہا کہ کسو نے مجھے چھوا کیونکہ میں جانتا ہوں کہ قوت مجھ میں سے نکلی (۴۷) جب اُس عورت نے دیکھا کہ چھپتی نہیں کانپتی ہوئی آئی اور اُس کے پاؤں پر گرکے سب لوگوں کے سامنے اُسے بیان کیا کہ کس لیئے چھوا اور کس طرح سے اُسی دم چنگی ہو گئی (۴۸) تب اُس نے اُسے کہا کہ ای بیٹی خاطر جمع رکھ کہ تیرے اِیمان نے تجھے بچایا سلامت چلی جا * (۴۹) اور وہ یہ کہہ رہا تھا کہ عبادت‌خانہ کے سردار کے گھر سے ایک نے آکر اُسے کہا کہ تیری بیٹی مر گئی اُستاد کو تکلیف نہ دے (۵۰) یسوع نے سنکے جواب میں اُسے کہا کہ مت ڈر صرف اِیمان لا وہ بچ جائیگی (۵۱) اور جب وہ اُس کے گھر آیا تو پطرس اور یعقوب اور یوحنا اور اُس لڑکی کے ماں باپ کے سوا کسی کو اندر جانے نہ دیا (۵۲) اور سب اُس کے لیئے

ب
د ناو پر چڑھے اور اُس نے اُن سے کہا کہ آؤ جھیل کے پار چلیں تب
لے چلے (۲۳) پر جب ناو چلي جاتي تھي وہ سو گیا اور جھیل پر
ح آندھي آئي اور ناو پاني سے بھرنے لگي اور وے خطرے میں پڑے
۲) تب وے اُس پاس آئے اور اُسے جگاکے کہا کہ صاحب ای صاحب
ھلاک ہوتے تب اُس نے اُٹھکے ہوا اور پاني کي لہروں کو دھمکایا تو تھم
یں اور نیوا ہوا (۲۵) اور اُن سے کہا تمہارا اِیمان کہاں ہی وے ڈر گئے
ر تعجب کرکے آپس میں کہنے لگے کہ یہہ کون ہی کہ ہوا اور پاني پر
حکم کرتا ہی اور وے اُس کي مانتے ہیں * (۲۶) اور وے گدرینیوں کے
ملک میں جو اُس پار جلیل کے سامھنے ہی ناو چلاکے پہنچے (۲۷) اور
جب وہ کنارے پر اُترا تو اُس شہر کا ایک مرد جس پر مدت سے دیو
تھے اور نہ کپڑے پہنتا اور نہ گھر میں بلکہ قبروں کے درمیان رہتا تھا اُسنے
ملا (۲۸) جب اُس نے یسوع کو دیکھا چلّاکے اُس کے پانوں پر گرا اور بڑي
آواز سے کہا کہ ای یسوع خدا تعالیٰ کے بیٹے مجھکو تجھ سے کیا کام
تیري مِنّت کرتا ہوں کہ مجھے دکھ نہ دے (۲۹) (اِس لیئے کہ وہ
اُس ناپاک روح کو حکم کرتا تھا کہ اِس آدمي سے نکل جا کیونکہ اکثر
اُسے پکڑتي تھي اور ہرچند اُسے زنجیروں اور بیڑیوں سے جکڑکے خبرداري
کرتے تھے پر وہ زنجیروں کو توڑتا تھا اور دیو اُسے بیابان میں دوڑاتا تھا)
(۳۰) تب یسوع نے اُس سے پوچھا کہ تیرا کیا نام ہی وہ بولا تُمن
کیونکہ بہت دیو اُس پر تھے (۳۱) اُنھوں نے اُس کي مِنّت کي کہ
ھمیں اتھاہ گڑھے میں جانے کا حکم نہ کر (۳۲) وھاں سوأروں کا بڑا غول
پہاڑ پر چرتا تھا اُنھوں نے اُسکي مِنّت کي کہ ھمیں اُن میں جانے دے
اُس نے جانے دیا (۳۳) اور دیو اُس آدمي سے نکلکے سوأروں پر چڑھے اور
غول کڑارے پر سے جھیل میں کودکر ڈوب گیا (۳۴) چرانیوالے اُس حال
کو دیکھکے بھاگے اور جاکے شہر اور اُسکي نواحي میں خبر دي (۳۵) تب
وے اُس حال کے دیکھنے کو نکلے اور یسوع کے پاس آئے اور اُس آدمي کو
جس سے دیو نکل گئے تھے کپڑے پہنے اور ہوشیار یسوع کے پانوں کے پاس
بیٹھا پایا اور ڈر گئے (۳۶) تب دیکھنیوالوں نے اُن کو خبر دي کہ وہ جس
میں دیو تھے کس طرح چنگا ہوا * (۳۷) اور گدرینیوں کے آس پاس

اور هر شهر کے لوگ اُس کے پاس آتے تھے اُس نے تمثیل میں کہا کہ
(۵) ایک کسان بیج بونے گیا اور بوتے وقت کچھ راہ کے کنارے گرا اور روندا گیا اور آسمان کی چڑیوں نے اُسے چُگ لیا (۶) اور کچھ چٹان پر گرا اور اُگکے سوکھ گیا کیونکہ اُسے تری نہ پہنچی (۷) اور کچھ کانٹوں میں گرا کانٹوں نے ساتھ بڑھکے اُسے دبا لیا (۸) اور کچھ اچھی زمین میں گرا اور اُگکے سو گُنا پھلا یہ کہکے اُس نے پکارا کہ جسے سننے کے کان ہوں سنے (۹) اُسکے شاگردوں نے اُس سے پوچھا کہ یہ تمثیل کیا ہی (۱۰) اُسنے کہا کہ خدا کی بادشاہت کا بھید جاننا تمہیں دیا گیا ہی پراوروں کو تمثیل میں کہ وے دیکھتے ہوئے نہ دیکھیں اور سنتے ہوئے نہ سمجھیں (۱۱) تمثیل یہ ہی ہیے خدا کا کلام ہی (۱۲) جو راہ کے کنارے ہیں وے ہیں کہ سنتے ہیں تب شیطان آکے اِس کلام کو اُن کے دل سے نکال لیجاتا ہی تاکہ ایسا نہ ہو کہ ایمان لاکے نجات پاویں (۱۳) اور چٹان پر کے وے ہیں کہ جب کلام کو سنتے ہیں تو خوشی سے قبول کر لیتے ہیں لیکن جڑ نہیں رکھتے کچھ دن ایمان لاکے آزمایش کے وقت پھر جاتے (۱۴) اور جو کانٹوں میں گرے وے ہیں کہ سنتے اور چل نکلتے اور فکر اور دولت اور زندگی کی عیش اُنہیں دبا دیتی ہیں اور پھل کے پکنے کی نوبت نہیں پہنچتی (۱۵) پر جو اچھی زمین پر گرے وے ہیں جو اچھے اور نیک دل سے کلام کو سنکے یاد رکھتے اور صبر کرکے پھلتے ہیں (۱۶) کوئی چراغ جلکے برتن سے نہیں چھپاتا نہ پلنگ تلے رکھتا بلکہ چراغدان پر رکھتا ہی تاکہ اندر آنیوالے اُجالا دیکھیں (۱۷) کیونکہ کچھ پوشیدہ نہیں جو ظاہر نہ ہوگا اور نہ کوئی چھپا جو معلوم نہ ہوگا اور کُھل نہ جائیگا (۱۸) پس دیکھو کہ تم کس طرح سنتے ہو کیونکہ جو رکھتا ہی اُسے دیا جائیگا اور جو نہیں رکھتا اُس سے جو اپنی دانست میں رکھتا ہی لیا جائیگا ۔ (۱۹) تب اُسکی ماں اور اُس کے بھائی اُس پاس آئے اور بھیڑ کے سبب اُس سے ملاقات نہ کر سکے (۲۰) اور اُسے خبر ہوئی کہ تیری ماں اور تیرے بھائی باہر کھڑے تجھے دیکھنا چاہتے ہیں (۲۱) اُس نے جواب میں اُنہیں کہا کہ میری ماں اور میرے بھائی وے ہیں کہ خدا کا کلام سنتے اور اُس پر عمل کرتے ہیں ۔ (۲۲) اور ایک دن ایسا ہوا کہ وہ اور اُس کے

پاؤں کو شوق سے چوما اور عطر ملا (۳۹) اور اُس فریسی نے جس نے
ی کی دعوت کی تھی یہہ دیکھکر دل میں کہا کہ اگر یہہ نبی ہوتا تو
انتا کہ یہہ عورت جو اُسے چھوتی ہی کون اور کیسی ہی کیونکہ گنہگار
ی (۴۰) یسوع نے اُسے جواب میں کہا کہ ای شمعون میں تجھسے کچھہ
ہا چاہتا ہوں اُس نے کہا ای اُستاد کہہ (۴۱) ایک شخص کے دو قرضدار
تھے ایک پانچ سو دینار کا دوسرا پچاس کا (۴۲) پر جب اُن کو ادا کرنے
کا مقدور نہ تھا دونوں کو بخش دیا سو کہہ اُن میں سے کون اُس کو زیادہ
پیار کریگا ۔ (۴۳) شمعون نے جواب میں کہا میری دانست میں وہ جسے
اُسنے زیادہ بخشا تب اُس نے اُسے کہا تو نے ٹھیک فیصل کیا (۴۴) اور
اُس عورت کی طرف متوجہ ہوکے شمعون سے کہا تو اِس عورت کو دیکھتا
ہی میں تیرے گھر آیا تو نے مجھے پانو دھونے کو پانی نہ دیا پر اِس نے
میرے پانو آنسوؤں سے دھوئے اور اپنے سر کے بالوں سے پونچھے (۴۵) تو نے
مجھکو نہ چوما پر اِس نے جب سے میں آیا میرے پانو شوق سے چومنا
نہ چھوڑا (۴۶) تو نے میرے سر پر تیل نہ ملا پر اِس نے میرے پانوں پر
عطر ملا (۴۷) اِس لیئے میں کہتا ہوں کہ اُس کے گناہ جو بہت ہیں
معاف ہوئے کیونکہ اُس نے بہت پیار کیا پر جس کے تھوڑے معاف ہوئے
وہ تھوڑا پیار کرتا (۴۸) اور اُس عورت سے کہا تیرے گناہ معاف ہوئے
(۴۹) تب وے جو اُس کے ساتھہ کھانے بیٹھے تھے دل میں کہنے لگے کہ یہہ
کون ہی جو گناہ بھی معاف کرتا ہی (۵۰) پر اُس نے عورت کو کہا تیرے
ایمان نے تجھے بچایا سلامت چلی جا *

۸ باب

(۱) اور اُسکے بعد یوں ہوا کہ وہ شہر شہر اور گانو گانو جاکے منادی کرتا اور
خدا کی بادشاہت کی خوشخبری دیتا تھا اور وے بارہ اُس کے ساتھہ تھے
(۲) اور کتنی عورتیں جو بدروحوں اور بیماریوں سے چنگی ہوئی تھیں مریم
جو مگدلینی کہلاتی تھی جس سے سات دیو نکل گئے تھے (۳) او
یوحنا ہیرودیس کے دیوان کوزا کی جورو اور سوسنہ اور بہتیری اور جو اپنے
مال سے اُس کی خدمت کرتی تھیں * (۴) اور جب بڑی بھیڑ ہوئی

چنگے ہوتے ہیں بہرے سنتے ہیں مُردے جِلائے جاتے ہیں غریبونکو خوشخبری
سنائی جاتی ہی (۲۳) اور مبارک وہ ہی جو مجھسے ٹھوکر نہ کھائے ٭
(۲۴) جب وے جنہیں یوحنا نے بھیجا تھا گئے تب یسوع یوحنا کی بابت
لوگوں سے کہنے لگا کہ تم جنگل میں کیا دیکھنے گئے کیا ایک سرکنڈا جو
ہوا سے ہلتا ہی (۲۵) پھر تم کیا دیکھنے گئے کیا ایک مرد جو ملائم کپڑے
پہنے ہی دیکھو وے جو عمدہ پوشاک پہنتے اور عیش میں گذران کرتے
بادشاہوں کے محلوں میں ہیں (۲۶) پھر تم کیا دیکھنے گئے کیا ایک نبی
ہاں میں تم سے کہتا ہوں بلکہ نبی سے بڑا (۲۷) یہہ وہی ہی جس کی
بابت لکھا ہی کہ دیکھہ میں اپنے رسول کو تیرے آگے بھیجتا ہوں جو
تیری راہ کو تیرے آگے درست کریگا (۲۸) کیونکہ میں تم سے کہتا ہوں
کہ اُن میں سے جو عورتوں سے پیدا ہوئے یوحنا بپتسمہ دینیوالے سے کوئی
نبی بڑا نہیں لیکن جو خدا کی بادشاہت میں چھوٹا ہی اُس سے بڑا
ہی (۲۹) اور سب لوگوں نے سنکے اور محصول لینیوالوں نے خدا کو سچ
مانکے یوحنا سے بپتسمہ لیا (۳۰) پر فریسیوں اور شریعت سکھلانیوالوں نے
اپنی نسبت خدا کے اِرادہ کو ناچیز جانکے اُس سے بپتسمہ نہ لیا ٭
(۳۱) اور خداوند نے کہا پس اِس زمانہ کے لوگوں کو کس سے نسبت دوں اور
کس کی مانند کہوں (۳۲) وے اُن لڑکوں کی مانند ہیں جو بازار میں
بیٹھکے ایک دوسرے کو پکارکر کہتے کہ ہم نے تمہارے لیئے بانسلی بجائی اور
تم نہ ناچے اور ہم نے تمہارے لیئے ماتم کیا پر تم نہ روئے (۳۳) کیونکہ
یوحنا بپتسمہ دینیوالا آیا جو نہ روٹی کھاتا اور نہ می پیتا تھا اور تم کہتے
ہو اُس پر ایک شیطان ہی (۳۴) اِبن آدم آیا جو کھاتا پیتا ہی اور تم
کہتے ہو کہ دیکھو ایک بڑا کھاؤ اور می‌خوار اور محصول لینیوالوں اور
گنہگاروں کا دوست (۳۵) پر حکمت اپنے سب لڑکوں سے تصدیق پاتی ٭
(۳۶) پھر ایک فریسی نے اُس سے عرض کی کہ میرے ساتھہ کھا اور وہ فریسی
کے گھر جاکے کھانے بیٹھا (۳۷) اور دیکھو اُس شہر میں ایک عورت جو گنہگار
تھی جب جانا کہ وہ فریسی کے گھر کھانے بیٹھا ہی سنگ‌مرمر کے عطردان
[illegible] پاؤں کے پاس کھڑی تھی اور رو رو کے
[illegible] اور اپنے سر کے بالوں سے پونچھکے اُس

اُس پاس کہلا بھیجا کہ ای خداوند تکلیف نہ کر کیونکہ میں اِس
ق نہیں کہ تو میری چھت تلے آوے (۷) اِسی سبب میں نے اپنے
ین بھی اِس لائق نہ جانا کہ تیرے پاس آؤں صرف کہہ دے تو میرا
چھوکرا چنگا ہوگا (۸) کیونکہ میں بھی دوسرے کے اِختیار میں ہوں اور
سپاہی میرے حکم میں ہیں جب ایک کو کہتا ہوں جا وہ جاتا ہی
ور دوسرے کو آ وہ آتا ہی اور اپنے غلام کو کہ یہہ کر وہ کرتا ہی (۹) یسوع
نے یہہ سنکر تعجب کیا اور پھرکے اُن لوگوں سے جو اُس کے پیچھے آتے
تھے کہا میں تم سے کہتا ہوں کہ ایسا بڑا اِیمان اِسراایل میں بھی نہ پایا
(۱۰) اور وے جو بھیجے گئے تھے جب گھر میں پھر آئے تو اُس بیمار
غلام کو چنگا پایا * (۱۱) اور دوسرے دن ایسا ہوا کہ وہ نائین نام شہر کو
روانہ ہوا اور اُس کے بہت سے شاگرد اور بڑی بھیڑ اُس کے ساتھ تھی
(۱۲) جب وہ اُس شہر کے پھاٹک کے نزدیک پہنچا تو دیکھو ایک مُردہ کو
باہر لیجاتے تھے جو اپنی ما کا کہ بیوا تھی اِکلوتا بیٹا تھا اور شہر کے بہت
سے لوگ اُس کے ساتھ تھے۔ (۱۳) اور اُس کو دیکھکے خداوند کو اُس پر
رحم آیا اور اُسے کہا مت رو (۱۴) اور پاس آکے تابوت کو چھوا اور
اُٹھانیوالے ٹھہر گئے تب اُس نے کہا ای جوان میں تجھسے کہتا ہوں اُٹھ
(۱۵) اور وہ مُردہ اُٹھ بیٹھا اور بولنے لگا اور اُس نے اُسے اُس کی ما کو سونپا
(۱۶) اور سب ڈر گئے اور خدا کی تعریف کرکے بولے کہ بڑا نبی ہم میں
اُٹھا اور خدا نے اپنے لوگوں پر نظر کی (۱۷) اور اُس کی یہہ بات سارے
یہودیہ اور تمام آس پاس کے ملک میں پھیلی (۱۸) اور یوحنا کے شاگردوں
نے اُسے اِن سب باتوں کی خبر دی * (۱۹) اور یوحنا نے اپنے شاگردوں
میں سے دو کو بلاکر یسوع کے پاس کہلا بھیجا کہ کیا جو آنیوالا تھا تو ہی
ہی یا ہم دوسرے کی راہ تکیں (۲۰) اُن مردوں نے اُس پاس جاکے کہا
کہ یوحنا بپتسمہ دینیوالے نے ہم سے تیرے پاس کہلا بھیجا کہ وہ جو آنیوالا
تھا تو ہی ہی یا ہم دوسرے کی راہ تکیں (۲۱) اُس نے اُسی گھڑی بہتوں
کو بیماریوں اور بلاؤں اور بدروحوں سے چنگا کیا اور بہت سے اندھوں کو
آنکھ دی (۲۲) اور یسوع نے جواب میں اُن سے کہا کہ جاکے جو تم نے
دیکھا اور سنا یوحنا سے کہو کہ اندھے دیکھتے ہیں لنگڑے چلتے ہیں کوڑھی

میں ہی میں نکال دوں پر اُس کانڈے کو جو تیری آنکھ میں ہی نہیں دیکھتا ای ریاکار پہلے اُس کانڈے کو اپنی آنکھ میں سے نکال تب تو اُس تنکے کو جو تیرے بھائی کی آنکھ میں ہی اچھی طرح دیکھکے نکال سکیگا (۴۳) کیونکہ اچھے درخت میں برا پھل نہیں لگتا اور نہ برے درخت میں اچھا پھل لگتا (۴۴) پس ہر ایک درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہی اِس لیئے کہ لوگ کانٹوں سے انجیر نہیں توڑتے اور نہ بیلدیا سے انگور توڑتے (۴۵) اچھا آدمی اپنے دل کے اچھے خزانے سے اچھی چیزیں نکالتا ہی اور برا آدمی اپنے دل کے برے خزانے سے بری چیزیں باہر لاتا کیونکہ جو دل میں بھرا ہی سو ہی منہ پر آتا ہی * (۴۶) اور تم کیوں مجھے خداوند خداوند کہتے ہو اور جو میں کہتا ہوں نہیں کرتے (۴۷) جو کوئی میرے پاس آتا ہی اور میری باتیں سنکر اُن پر عمل کرتا ہی میں تمہیں بتاتا ہوں کہ وہ کس کی مانند ہی (۴۸) وہ اُس شخص کی مانند ہی جس نے گھر بناتے ہوئے گہرا کھود کے چٹان پر نیو ڈالی جب باڑھ آئی تو دھار اُس گھر پر زور سے گری پر اُسے ہلا نہ سکی کیونکہ اُسکی نیو چٹان پر تھی (۴۹) اور وہ جو سنکر عمل میں نہیں لاتا اُس شخص کی مانند ہی جسنے زمین پر بے نیو گھر بنایا اور دھار اُس پر زور سے گری اور وہ جھٹ گر پڑا اور اُس گھر کی بری بربادی ہوئی *

۷ باب

(۱) اور جب وہ لوگوں کو اپنی ساری باتیں سنا چُکا تو کفرناحم میں آیا (۲) اور ایک صوبیدار کا غلام جو اُسکا بہت پیارا تھا بیماری سے مرنے پر تھا (۳) اُس نے یسوع کی خبر سنکے یہودیوں کے کئی ایک بزرگوں کو اُس پاس بھیجکر اُسکی منت کی کہ آکر اُسکے غلام کو چنگا کرے (۴) اور اُنہوں نے یسوع کے پاس آکے اُسکی بڑی منت کرکے کہا کہ وہ اِس لائق ہی کہ تو اُس پر یہ احسان کرے (۵) کیونکہ وہ ہماری قوم کو پیار کرتا ہی اور ہمارے لیئے اُس نے عبادتخانہ بنایا ہی (۶) تب یسوع اُنکے ساتھ چلا اور جب وہ اُسکے گھر سے دور نہ تھا صوبیدار نے دوستوں

جب لوگ تمھیں بھلا کہیں کیونکہ اُن کے باپ دادے جھوٹے نبیوں سے ایسا ہی سلوک کرتے تھے * (۲۷) پر تمھیں جو سنتے ہو میں کہتا ہوں کہ اپنے دشمنوں کو پیار کرو جو تم سے کینہ رکھیں اُن کا بھلا کرو (۲۸) جو تمھیں لعنت کریں اُن کے لیئے برکت چاہو جو تمھیں ستاویں اُن کے لیئے دعا مانگو (۲۹) جو تیرے ایک گال پر مارے اُس کو دوسرا بھی پھیر دے اور جو کوئی تیری قبا لیوے کُرتا لینے سے بھی منع نہ کر (۳۰) جو کوئی تجھسے کچھ مانگے اُسے دے اور اُس سے جو تیرا مال لے پھر مت مانگ (۳۱) اور جیسا تم چاہتے ہو کہ لوگ تم سے کریں تم بھی اُن سے ویسا ہی کرو (۳۲) اور اگر تم اُنھیں جو تمھیں پیار کرتے ہیں پیار کرو تو تمھارا کیا اِحسان ہی کیونکہ گنہگار بھی اپنے پیار کرنیوالوں کو پیار کرتے ہیں (۳۳) اور اگر تم اُن کا جو تمھارا بھلا کریں بھلا کرو تو تمھارا کیا اِحسان ہی کہ گنہگار بھی یہی کرتے ہیں (۳۴) اور اگر تم اُنھیں جن سے پھر پانے کی اُمید ہی قرض دو تو تمھارا کیا اِحسان ہی کیونکہ گنہگار بھی گنہگاروں کو قرض دیتے ہیں تاکہ اُس کا بدلا پاویں (۳۵) پس اپنے دشمنوں کو پیار کرو اور بھلا کرو اور پھر پانے کی اُمید نہ رکھکے قرض دو تو تمھارا بدلا بڑا ہوگا اور تم خدا تعالیٰ کے فرزند ہوگے کیونکہ وہ ناشکروں اور شریروں پر بھی مہربان ہی (۳۶) پس جیسا تمھارا باپ رحیم ہی تم رحیم ہو (۳۷) عیب نہ لگاؤ تو تم پر بھی عیب نہ لگایا جائیگا اور مجرم نہ ٹھہراؤ تو تم مجرم نہ ٹھہرائے جاؤگے معاف کرو تو تم بھی معاف کیئے جاؤگے (۳۸) دو تو تمھیں بھی دیا جائیگا اچھا نپوا داب داب اور ہلا ہلاکے منہا منہ گرتا ہوا پھرکے تمھاری گود میں دینگے کیونکہ جس پیمانہ سے تم ناپتے ہو اُسی سے تمھارے لیئے بھی ناپا جائیگا (۳۹) پھر اُس نے اُن سے ایک تمثیل بھی کہی کہ کیا اندھا اندھے کو راہ دکھا سکتا ہی کیا وے دونوں گڑھے میں نہ گرینگے (۴۰) شاگرد اپنے اُستاد سے بڑا نہیں بلکہ جب طیار ہوا اپنے اُستاد سا ہوگا (۴۱) اور اُس تنکے کو جو تیرے بھائی کی آنکھ میں ہی کیوں دیکھتا ہی پر اُس کانڈی پر جو تیری آنکھ میں ہی نہیں خیال کرتا (۴۲) یا تو کیونکر اپنے بھائی کو کہہ سکتا کہ ای بھائی رہ یہہ تنکا جو تیری آنکھ

یسوع نے اُنہیں کہا میں تم سے ایک بات پوچھتا ہوں کہ سبت کے دن کیا کرنا روا ہی بھلا کرنا کہ برا جان بچانا کہ جان مارنا (۱۰) اور اُن سب کی طرف دیکھکے اُس آدمی سے کہا اپنا ہاتھ پھیلا اُس نے ایسا کیا اور اُسکا ہاتھ دوسرے کی مانند چنگا ہو گیا (۱۱) تب وے سب دیوانگی سے بھرکے آپس میں کہنے لگے کہ ہم یسوع کے ساتھ کیا کریں (۱۲) اور اُن دنوں میں ایسا ہوا کہ وہ پہاڑ پر دعا مانگنے کو گیا اور خدا سے دعا مانگنے میں رات بتائی ** (۱۳) اور جب دن ہوا اُس نے اپنے شاگردوں کو پاس بلاکے اُن میں سے بارہ کو چُنا اور اُن کا نام رسول رکھا (۱۴) یعنے شمعون (جس کا نام پطرس بھی رکھا) اور اُس کے بھائی اندریاس یعقوب اور یوحنا فیلبوس اور برتھولمے (۱۵) متی و تھوما حلفا کے بیٹے یعقوب اور شمعون جو زیلوتس کہلاتا تھا (۱۶) یعقوب کے بھائی یہوداہ اور یہوداہ اِسکریوتی کو جو اُس کا پکڑوانیوالا ہوا ** (۱۷) اور اُن کے ساتھ اُترکے میدان میں کھڑا ہوا وہاں اُس کے شاگردوں کی جماعت تھی اور لوگوں کی بڑی بھیڑ جو سارے یہودیہ اور یروسلم اور صور و صیدا کے سمندر کے کنارے سے اُس پاس آئی تھی کہ اُس کی سنیں اور اپنی بیماریوں سے چنگے ہوں (۱۸) اور وے بھی جو ناپاک روحوں سے دکھ پاتے تھے آئے اور چنگے ہوئے (۱۹) اور سب لوگ چاہتے تھے کہ اُسے چھوئیں کیونکہ قوت اُس سے نکلتی اور سب کو چنگا کرتی تھی ** (۲۰) پھر اُس نے اپنے شاگردوں پر نظر کرکے کہا کہ مبارک ہو تم جو غریب ہو کیونکہ خدا کی بادشاہت تمہاری ہی (۲۱) مبارک ہو تم جو اب بھوکے ہو کیونکہ آسودہ ہوگے مبارک ہو تم جو اب روتے ہو کیونکہ ہنسوگے (۲۲) مبارک ہو تم جب اِبن آدم کے لیئے لوگ تم سے کینہ رکھیں اور تمہیں خارج کر دیں اور ملامت کریں اور تمہارا نام برا جانکے نکالیں (۲۳) اُس دن خوش رہو اور خوشی سے اُچھلو اِس لیئے کہ دیکھو آسمان پر تمہارا اجر بڑا ہے کیونکہ اُن کے باپ دادوں نے نبیوں کے ساتھ ایسا ہی [illegible] تم پر جو دولتمند ہو کیونکہ تم اپنی تسلی پا [illegible] جو آسودہ ہو کیونکہ تم بھوکے ہوگے افسوس [illegible] ہنسوگے اور روؤگے (۲۶) افسوس تم پر

پہلے چنگونکو حکیم درکار نہیں بلکہ بیماروں کو (۳۲) میں راستبازوں کو توبہ کے لیئے بلانے نہیں آیا بلکہ گنہگاروں کو * (۳۳) اور اُنہوں نے اُس سے کہا کہ یوحنا کے شاگرد کیوں اکثر روزہ رکھتے اور دعا مانگتے ہیں اور اِسی طرح فریسیوں کے شاگرد بھی پر تیرے کھاتے پیتے ہیں (۳۴) اُس نے اُن سے کہا کیا تم براتیوں کو جب تک دُلہا اُن کے ساتھ ہی روزہ رکھوا سکتے ہو (۳۵) پر وے دن آوینگے کہ دُلہا اُن سے جُدا کیا جائیگا اُن دنوں میں وے البتہ روزہ رکھینگے * (۳۶) اور اُس نے اُن سے ایک مثل بھی کہی کہ کوئی پرانے کپڑے پر نئے کپڑے سے ٹکڑا کاٹکے پیوند نہیں لگاتا نہیں تو وہ نئے کو پھاڑتا ہی اور نئے کپڑے کا پیوند پرانے سے میل بھی نہیں کھاتا (۳۷) اور نئی مے پرانی مشکوں میں کوئی نہیں بھرتا نہیں تو نئی مے مشکوں کو پھاڑکے بہہ جائیگی اور مشکیں بھی برباد ہونگی (۳۸) بلکہ نئی مے نئی مشکوں میں رکھنی چاہیئے کہ دونوں بچی رہینگی (۳۹) اور پرانی پیکے-کوئی اُسی دم نئی نہیں چاہتا کیونکہ کہتا ہی کہ پرانی بہتر ہی *

٦ باب

(۱) اور دوسرے بڑے سبت کو یوں ہوا کہ جد وہ کھیتونکے بیچ سے جاتا تھا اُسکے شاگرد بالیں توڑکر اور ہاتھونسے ملکر کھانے لگے (۲) تب بعضے فریسیوں نے اُنہیں کہا تم کیوں وہ کرتے ہو جو سبت کے دنوں میں کرنا روا نہیں (۳) یسوع نے اُنہیں جواب میں کہا کیا تم نے اِتنا نہیں پڑھا جو داؤد نے کیا جب وہ اور اُسکے ساتھی بھوکھے تھے (۴) وہ کیونکر خدا کے گھر میں گیا اور نذر کی روٹیاں جو کاہنوں کے سوا دوسرے کو کھانا روا نہ تھا لیکر کھائیں اور اپنے ساتھیوں کو بھی دیں (۵) پھر اُس نے اُنہیں کہا کہ اِبن آدم سبت کا بھی خداوند ہی (۶) اور دوسرے سبت کو بھی یوں ہوا کہ وہ عبادتخانہ میں جاکے تعلیم دینے لگا اور وہاں ایک آدمی تھا جسکا دہنا ہاتھ سوکھ گیا تھا (۷) تب فقیہہ و فریسی اُسکی تاک میں لگے کہ شاید وہ سبت کے دن چنگا کرے تو اُس پر فریاد کرنے کا دانو پاویں (۸) پر اُس نے اُن کے خیالوں کو جانکر اُس آدمی سے جس کا ہاتھ سوکھا تھا کہا کہ اُٹھ اور بیچ میں کھڑا ہو وہ اُٹھ کھڑا ہوا (۹) تب

اُس کا زیادہ چرچا پھیلا اور بہت سے لوگ جمع ہوئے کہ اُس کی سنیں اور اُس کے ہاتھ سے اپنی اپنی بیماریوں سے چنگے کیئے جائیں ** (۱۶) پر وہ بیابان میں الگ جا کے رہا اور دعا مانگتا تھا (۱۷) ایک دن ایسا ہُوا کہ جب وہ تعلیم دے رہا تھا کئی فریسی اور شریعت کے سکھانیوالے جلیل کی ہر ایک بستی اور یہودیہ اور یروشلم سے آکے پاس بیٹھے تھے اور خداوند کی قوت اُنہیں چنگا کرنے کو موجود تھی * (۱۸) اور دیکھو کئی مرد ایک شخص کو جسے جوڑے کا مارا تھا چارپائی پر لائے اور چاہتے تھے کہ اُسے اندر لائے اُس کے آگے رکھیں (۱۹) پر بھیڑ کے سبب سے اندر لیجانے کی راہ نہ پائی تب کوٹھے پر چڑھ کئے اور کھپریل ڈھانک اُسے چارپائی سمیت بیچ میں یسوع کے آگے لٹکا دیا (۲۰) اُس نے اُن کا ایمان دیکھکر اُسے کہا کہ اے مرد تیرے گناہ معاف ہوئے (۲۱) تب فقیہہ اور فریسی سوچنے لگے کہ یہ کون ہے جو کُفر بکتا ہے خدا کے سوا کون گناہوں کو معاف کر سکتا ہے (۲۲) تب یسوع نے اُن کے خیال دریافت کرکے جواب میں اُن سے کہا کہ تم اپنے دلوں میں کیا سوچتے ہو (۲۳) کون زیادہ آسان ہے یہ کہنا کہ تیرے گناہ معاف ہوئے یا یہ کہنا کہ اُٹھ اور چل (۲۴) لیکن تاکہ تم جانو کہ اِبن آدم کو زمین پر گناہوں کے معاف کرنے کا اختیار ہے (اُس نے اُس جوڑے کے مارے ہوئے کو کہا) میں تجھے کہتا ہوں اُٹھ اور اپنی چارپائی لیکر اپنے گھر جا (۲۵) اور وہ جھٹ اُن کے آگے اُٹھا اور جس پر پڑا تھا اُسے لیکر خدا کی تمجید کرتا ہوا اپنے گھر چلا گیا (۲۶) تب اُن سب کے ہوش جاتے رہے اور خدا کی تمجید کرنے لگے اور بہت ڈر کے بولے آج ہم نے عجیب باتیں دیکھی ہیں * (۲۷) اور اِن باتوں کے بعد وہ باہر گیا اور لیوی نام ایک محصول لینیوالے کو چوکی پر بیٹھے دیکھا اور اُسے کہا میرے پیچھے آ (۲۸) وہ سب کچھ چھوڑکر اُٹھا اور اُس کے پیچھے چلا (۲۹) اور لیوی نے اپنے گھر میں اُس کی بڑی ضیافت کی اور وہاں محصول لینیوالوں اور اَوروں کی جو اُس کے ساتھ کھانے بیٹھے تھے بڑی بھیڑ تھی (۳۰) تب وہاں کے فقیہوں اور فریسیوں نے اُسکے شاگردوں سے تکرار کرکے کہا کہ تم کیوں محصول لینیوالوں اور گنہگاروں کے ساتھ کھاتے پیتے ہو (۳۱) یسوع نے جواب میں اُنہیں کہا

۵ باب

(۱) ایسا ہوا کہ جب خدا کے کلام سننے کو لوگ اُس پر گرے پڑتے تھے
وہ گنیسرت کي جھیل کے کنارے کھڑا تھا (۲) اور اُسنے جھیل کے کنارے دو
کشتي لگي دیکھي پر مچھوے اُن پر سے اُترکے اپنے جال دھو رہے تھے
(۳) اُس نے اُن کشتیوں میں سے ایک پر جو شمعون کي تھي چڑھکے اُس
سے درخواست کي کہ کنارے سے تھوڑا ہٹا لے چلے اور وہ بیٹھکے لوگوں کو
کشتي پر سے تعلیم دینے لگا (۴) اور جب کلام کر چکا تو شمعون سے کہا
کہ گہرے میں لے چل اور تم شکار کے لیئے اپنے جال ڈالو (۵) شمعون
نے جواب میں اُس سے کہا کہ ای صاحب ہم نے ساري رات محنت کي
پر کچھ نہ پکڑا مگر تیرے کہنے سے جال ڈالتا ہوں (۶) اور جب اُنہوں
نے یہہ کیا تو مچھلیوں کا بڑا غول کثیر آیا ایسا کہ اُن کا جال پھٹنے لگا
(۷) تب اُنہوں نے اپنے ساتھیوں کو جو دوسري کشتي پر تھے اِشارہ کیا
کہ آکے اُن کي مدد کریں وے آئے اور دونوں کشتیاں ایسي بھر دیں کہ
ڈوبنے لگیں (۸) شمعون پطرس نے یہہ دیکھکر یسوع کے پانوں پر گرکے کہا
کہ ای خداوند میرے پاس سے جا کہ میں گنہگار ہوں (۹) کیونکہ اُن
مچھلیوں کے شکار سے جو اُنہوں نے پکڑي تھیں شمعون اور وے سب جو
اُس کے ساتھہ تھے حیران تھے (۱۰) اور زبدي کے بیٹے یعقوب اور یوحنا
بھي جو شمعون کے شریک تھے حیران تھے تب یسوع نے شمعون کو کہا
مت ڈر اِس دم سے تو آدمیوں کا شکار کرنیوالا ہوگا (۱۱) وے کشتیوں
کو کنارے پر کھینچ لائے اور سب کچھہ چھوڑکے اُسکے پیچھے چلے * (۱۲) اور
ایسا ہوا کہ وہ ایک شہر میں تھا اور دیکھو کہ ایک مرد نے جو کوڑھہ سے
بھرا تھا یسوع کو دیکھا اور منہہ کے بھل گرکے اُس کي مِنّت کرکے کہا کہ ای
خداوند اگر تو چاھے مجھے چنگا کر سکتا ھی (۱۳) اُس نے ھاتھہ بڑھایا
اور یہہ کہکر اُسے چھوا میں چاھتا ہوں کہ تو پاک صاف کیا جائے اور
وونہیں اُس کا کوڑھہ جاتا رھا (۱۴) اور اُس نے اُسے تاکید کي کہ کسو سے
مت کہہ بلکہ جاکر اپنے تئیں کاھن کو دکھا اور جیسا موسیٰ نے حکم
کیا ھی اپنے پاک صاف ہونے کي قرباني کر تاکہ اُنپر گواھي ہو (۱۵) لیکن

پھر گئے (۲۹) اور اُٹھے اور اُسے شہر کے باہر نکالکے اُس پہاڑی کی چوٹی پر جسپر اُن کا شہر بنا تھا لے چلے کہ اُسے سر کے بل گرا دیں (۳۰) لیکن وہ اُن کے بیچ سے نکلکے روانہ ہوا (۳۱) اور کفرناحم میں جو جلیل کا ایک شہر ہی آیا اور سبت کے دن اُنہیں تعلیم دیا کیا (۳۲) اور وے اُسکی تعلیم سے دنگ ہوئے کیونکہ اُس کا کلام قدرت کے ساتھ تھا * (۳۳) اور عبادت‌خانہ میں ایک شخص تھا جس میں شیطان کی ناپاک روح تھی وہ بڑی آواز سے یہہ کہکر چلّایا کہ (۳۴) ای یسوع ناصری چھوڑ دے ہمیں تجھسے کیا کام تو ہمیں ہلاک کرنے آیا ہی میں جانتا ہوں کہ تو کون ہی خدا کا قدوس (۳۵) یسوع نے اُسے دھمکاکے کہا چپ رہ اور اُس میں سے نکل جا اور وہ شیطان اُسے بیچ میں پٹکے اُس سے نکل گیا اور اُس کو نقصان نہ پہنچایا (۳۶) اور سب نہایت حیران ہوئے اور آپس میں کہنے لگے کہ یہہ کیسا کلام ہی کہ وہ اختیار اور قدرت سے ناپاک روحوں پر حکم کرتا ہی اور وے نکل جاتی ہیں (۳۷) اور آس پاس کے ملک کی ہر جگہہ میں اُس کی شہرت پھیلی * (۳۸) پھر وہ عبادت‌خانے سے اُٹھکر شمعون کے گھر گیا شمعون کی ساس کو بڑی تپ چڑھی تھی اور اُنہوں نے اُس کے لیئے اُس سے عرض کی (۳۹) تب کھڑا ہوکے اُس کی طرف جھکا اور تپ کو دھمکایا تو اُتر گئی اور اُس نے جھٹ اُٹھکے اُنکی خدمت کی * (۴۰) اور جب سورج ڈوبتا تھا وے سب جس کے یہاں مریض تھے جو طرح طرح کی بیماریوں میں گرفتار تھے اُن کو اُس پاس لائے اُس نے اُن میں سے ہر ایک پر ہاتھہ رکھکر اُنہیں چنگا کیا (۴۱) اور بہتوں میں سے شیطانیں چلّاکر یہہ کہکے نکل گئیں کہ تو مسیح خدا کا بیٹا ہی پر اُس نے دھمکاکر اُن کو بولنے نہ دیا کہ اُنہوں نے اُسے پہچانا کہ وہ مسیح ہی (۴۲) اور جب دن ہوا وہ نکلکر ایک ویرانے میں گیا اور لوگ اُسے ڈھونڈتے ہوئے اُس پاس آئے اور اُسے روکا کہ اُن کے پاس سے نہ جائے (۴۳) پر اُس نے اُنہیں کہا مجھے ضرور ہی کہ اَور شہروں میں بھی خدا کی بادشاہت کی خوشخبری دوں کیونکہ میں اِسی لیئے بھیجا گیا (۴۴) اور وہ جلیل کے عبادت‌خانوں میں منادی کرتا رہا *

ا نہ ہو کہ تیرے پانو کو پتھر سے ٹھیس لگے (۱۲) یسوع نے جواب میں
فرمایا کہ کہا گیا ہی تو خداوند اپنے خدا کو مت آزما (۱۳) اور
بطان جب تمام آزمایش کر چُکا مدت تک اُس سے دور رہا * (۱۴) اور
سوع روح کي قوت سے جلیل کو پھرا اور سارے آس پاس کے ملک میں
ن کي شہرت ہوئي (۱۵) اور وہ اُن کے عبادت‌خانوں میں تعلیم دیتا
ھا اور سب اُس کي تعریف کرتے تھے * (۱۶) پھر وہ ناصرت کو جہاں
رورش پائي تھي آیا اور اپنے دستور پر سبت کے دن عبادت‌خانے میں گیا
ور پڑھنے کو کھڑا ہوا (۱۷) اور یسعیاہ نبي کي کتاب اُس کو دي گئي اور
تاب کھولکر وہ مقام پایا جہاں یہہ لکھا تھا کہ (۱۸) خداوند کي روح
مجھپر ہی اُس نے اِس لیئے مجھے مسیح کیا کہ غریبوں کو خوشخبري
دوں مجھکو بھیجا کہ ٹوٹے دلوں کو درست کروں قیدیوں کو چھوٹنے اور
اندھوں کو دیکھنے کي خبر سناؤں اور جو بیڑیوں سے گھایل ہیں اُنہیں
چھڑاؤں (۱۹) اور خداوند کے سال مقبول کي منادي کروں (۲۰) اور
کتاب بند کرکے اور خدمت کرنیوالے کو دیکے وہ بیٹھہ گیا اور سبھوں کي
آنکھیں جو عبادت‌خانے میں تھے اُس پر لگي تھیں (۲۱) تب وہ اُنھیں
کہنے لگا کہ آج یہہ نوشتہ جو تم نے سنا پورا ہوا (۲۲) اور سب نے اُس
پر گواهي دي اور اُن فضل کي باتوں سے جو اُس کے منہہ سے نکلتي تھیں
تعجب کرکے کہا کیا یہہ یوسف کا بیٹا نہیں (۲۳) اُس نے اُنھیں کہا کہ
تم بےشک یہہ مثل مجھپر کہوگے کہ ای حکیم اپنے تئیں چنگا کر جو جو
ہم نے سنا کہ تجھسے کفرناحم میں ہوا یہاں اپنے وطن میں بھي کر
(۲۴) پر اُس نے کہا میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ کوئي نبي اپنے وطن میں
مقبول نہیں ہوتا (۲۵) لیکن میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ اِلیاس کے
دنوں میں جب ساڑھے تین برس آسمان بند رہا یہاں تک کہ ساري
سرزمین میں بڑا کال پڑا بہت سي بیوائیں اِسراایل میں تھیں (۲۶) پر
اِلیاس اُن میں سے کسي کے پاس نہ بھیجا گیا مگر صیدا کے صرپتا میں
ایک بیوا کے پاس (۲۷) اور اِلیشا نبي کے وقت اِسراایل میں بہت سے
کوڑھي تھے پر اُن میں سے کوئي نعمان سورياني کے سوا چنگا نہ ہوا
(۲۸) تب وے جو عبادت‌خانے میں تھے اُن باتوں کو سنتے ہي غصہ سے

اور وہ یوناں کا اور وہ ایلیاقیم کا (۳۱) اور وہ ملیا کا اور وہ میناں کا اور وہ متتیا کا اور وہ ناتن کا اور وہ داؤد کا (۳۲) اور وہ یسی کا اور وہ عوبید کا اور وہ بوعز کا اور وہ سلمون کا اور وہ نحسون کا (۳۳) اور وہ عمیناداب کا اور وہ ارام کا اور وہ حصرون کا اور وہ فارص کا اور وہ یہوداہ کا (۳۴) اور وہ یعقوب کا اور وہ اِضحاق کا اور وہ ابرہام کا اور وہ تارح کا اور وہ ناحور کا (۳۵) اور وہ سروکہ کا اور وہ رعو کا اور وہ فلک کا اور وہ عیبر کا اور وہ سلح کا (۳۶) اور وہ قینان کا اور وہ ارفکسد کا اور وہ سم کا اور وہ نوح کا اور وہ لمک کا (۳۷) اور وہ متوسلح کا اور وہ حنوک کا اور وہ یارد کا اور وہ محلاایل کا اور وہ قینان کا (۳۸) اور وہ انوس کا اور وہ سیت کا اور وہ آدم کا اور وہ خدا کا تھا۔

۴ باب

(۱) پر یسوع روح قدس سے بھرا ہوا یردن سے پھرا اور روح کی رہنمائی سے بیابان میں گیا (۲) جہاں چالیس دن تک شیطان سے آزمایا گیا اور ان دنوں میں کچھ نہ کھایا جب وہ دن پورے ہوئے آخر کو بھوکا ہوا (۳) تب ابلیس نے اس سے کہا کہ اگر تو خدا کا بیٹا ہے تو اس پتھر کو کہہ کہ روٹی بن جائے (۴) یسوع نے جواب میں اس سے کہا لکھا ہے کہ آدمی صرف روٹی سے جیتا نہ رہے گا بلکہ ہر بات سے جو خدا کے منہ سے نکلتی ہے جیتا رہے گا (۵) پھر ابلیس اسے اونچے پہاڑ پر لے گیا اور دنیا کی ساری سلطنتیں ایک پل میں اسے دکھائیں (۶) اور ابلیس نے اس سے کہا کہ میں یہ سارا اختیار اور ان کی شوکت تجھے دوں گا کیونکہ یہ مجھے سونپا گیا ہے اور جسے چاہتا ہوں دیتا ہوں (۷) پس اگر تو میرے آگے سجدہ کرے تو یہ سب تیرا ہوگا (۸) یسوع نے جواب میں اس سے کہا اے شیطان دور ہو کیونکہ لکھا ہے تو خداوند اپنے خدا کو سجدہ کر اور صرف اسی کی عبادت کر (۹) پھر وہ اسے یروشلیم لے گیا اور ہیکل کے کنگورے پر کھڑا کر کے اس سے کہا اگر تو خدا کا بیٹا ہے تو اپنے تئیں یہاں سے نیچے گرا دے (۱۰) کیونکہ لکھا ہے کہ وہ تیرے لئے اپنے فرشتوں کو

کہہ کہ اے اُستاد ہم کیا کریں (۱۳) اُس نے اُن سے کہا کہ تمہارے
ے جو مقرر ہی اُس سے زیادہ نہ لو (۱۴) سپاہیوں نے بھی اُس سے
چھا کہ ہم کیا کریں اُس نے اُنہیں کہا کہ نہ کسی پر ظلم کرو نہ تہمت
و اور اپنے روزینے پر راضی رہو (۱۵) اور جب لوگ منتظر تھے اور
ب اپنے دل میں یوحنا کی بابت سوچتے تھے کہ کیا وہ مسیح ہی
نہیں (۱۶) یوحنا نے اُن سب کے جواب میں کہا کہ میں تمہیں پانی
ے بپتسمہ دیتا ہوں پر مجھسے ایک قوی‌تر آتا ہی جس کی جوتی کے بند
ولنے کے میں لائق نہیں ہوں وہ تمہیں روح قدس اور آگ سے بپتسمہ
یگا (۱۷) اُس کے ہاتھ میں سوپ ہی اور وہ اپنے کھلیہان کو خوب
صاف کریگا اور گیہوں کو اپنی کوٹھی میں جمع کریگا پر بھوسی کو اُس
آگ میں جو نہیں بجھتی جلاویگا (۱۸) اور وہ لوگوں کو نصیحت کی
بہت اور باتیں کرتا اور خوشخبری دیتا رہا (۱۹) پر ہیرودیس چوتھائی کے
حاکم نے اپنے بھائی فیلبوس کی جورو ہیرودیاس کے سبب اور اُن سب
بدیوں کے لیئے جو ہیرودیس نے کیں یوحنا سے ملامت اُٹھاکے (۲۰) سب
پر یہہ زیادہ کیا کہ یوحنا کو قید رکھا (۲۱) اور ایسا ہوا کہ جب سب
لوگ بپتسمہ پا چُکے تھے اور یسوع بھی بپتسمہ پاکر دعا مانگ رہا تھا
آسمان کُھل گیا (۲۲) اور روح قدس جسم کی صورت میں کبوتر کی
طرح اُس پر اُتری اور آسمان سے ایک آواز آئی جو یہہ کہتی تھی کہ تو
میرا پیارا بیٹا ہی تجھسے میں راضی ہوں (۲۳) اور یسوع آپ برس
تیس ایک کا ہوا جب شروع کیا اور (جیسا کہ گمان تھا) وہ یوسف کا
بیٹا تھا اور وہ ہیلی کا (۲۴) اور وہ متّھات کا اور وہ لیوی کا اور وہ ملخی
کا اور وہ ینا کا اور وہ یوسف کا (۲۵) اور وہ متھاتیاس کا اور وہ آموص کا
اور وہ ناحوم کا اور وہ اسلی کا اور وہ نگّئی کا (۲۶) اور وہ ماحتہ کا اور وہ
متھاتیاس کا اور وہ سمعی کا اور وہ یوسف کا اور وہ یودا کا (۲۷) اور وہ
یوحنا کا اور وہ ریصا کا اور وہ زروبابل کا اور وہ سلاتی‌ایل کا اور وہ نیری کا
(۲۸) اور وہ ملکی کا اور وہ ادی کا اور وہ قوسام کا اور وہ المودام کا اور وہ
عیر کا (۲۹) اور وہ یوسس کا اور وہ اِلعزر کا اور وہ یوریم کا اور وہ متتھات
کا اور وہ لیوی کا (۳۰) اور وہ شمعون کا اور وہ یہوداہ کا اور وہ یوسف کا

تھے کیا تم نے نہ جانا کہ مجھے اپنے باپ کے یہاں رہنا ضرور ہی (۵۰) پر وہ اس بات کو جو اُس نے اُنہیں کہی نہ سمجھے (۵۱) تب وہ اُن کے ساتھ روانہ ہوکر ناصرت میں آیا اور اُن کے تابع رہا اور اُس کی ماں نے یہ سب باتیں اپنے دل میں رکھیں (۵۲) اور یسوع حکمت اور قد اور خدا کے اور انسان کے نزدیک مقبولیت میں ترقی کرتا گیا *

۳ باب

(۱) اب طبریوس قیصر کی بادشاہت کے پندرھویں برس جب پنطیوس پلاطوس یہودیہ کا حاکم اور ہیرودیس جلیل کی چوتھائی کا اور اُسکا بھائی فیلبوس اِطوریا کی چوتھائی اور طراخونیتس کے ملک کا اور لسانیس ابلینے کی چوتھائی کا حاکم تھا (۲) جس وقت حنا اور قیافا سردار کاہن تھے خدا کا کلام بیاباں میں ذکریاہ کے بیٹے یوحنا کو پہنچا (۳) اور وہ یردن کے سارے آسپاس کے ملک میں آکے گناہوں کی معافی کے لیئے توبہ کے بپتسمہ کی منادی کرتا رہا (۴) چنانچہ یسعیاہ نبی کی باتوں کے دفتر میں یہہ بات لکھی ہی کہ بیاباں میں ایک پکارنیوالے کی آواز ہی کہ تم خداوند کی راہ کو درست کرو اور اُسکے راستوں کو سیدھا کرو (۵) ہر ایک گڑھا بھرا جائیگا اور سب پہاڑ اور ٹیلے نیچے کیئے جائینگے اور ٹیڑھی جگہیں سیدھی اور بیہڑ راہیں برابر بنینگی (۶) اور ہر ایک انسان خدا کی نجات دیکھیگا (۷) تب اُسنے اُن جماعتوں کو جو اُس سے بپتسمہ پانے کو نکلی تھیں کہا ای سانپوں کی نسل تمہیں کس نے بتایا کہ آنیوالے غضب سے بھاگو (۸) پس توبہ کے لائق میوے لاؤ اور اپنے دلوں میں خیال نہ کرو کہ ابرہام ہمارا باپ ہی کیونکہ میں تمہیں کہتا ہوں کہ خدا ابرہام کے لیئے ان پتھروں سے لڑکے پیدا کر سکتا ہی (۹) اور درختوں کی جڑ پر کلہاڑی رکھی ہی سو ہر درخت اچھے پھل نہیں لاتا کاٹا اور آگ میں ڈالا جاتا ہی (۱۰) تب جماعتوں نے اُس سے پوچھا کہ پھر ہم کیا کریں (۱۱) اُس نے اُن سے جواب میں کہا کہ جس کے دو کرتے ہوں اُس کو چاہیئے کہ جس کے پاس نہیں ہی بانٹ دے اور جس کے پاس کھانے کو ہو وہ بھی (۱۲) تب محصول لینیوالے بھی بپتسمہ پانے کو آئے اور اُس

(۳۱) جو تو نے سب لوگوں کے آگے طیار کی ھی (۳۲) قوموں کو روشن
کرنے کے لیئے ایک نور اور اپنے لوگ اِسرائیل کے لیئے جلال (۳۳) تب
یوسف اور یسوع کی ما نے اُن باتوں سے جو اُس کے حق میں کہی گئیں
تعجب کیا (۳۴) اور شمعون نے اُنھیں دعا دی اور اُس کی ما مریم کو
کہا دیکھ یہہ اِسرائیل میں بہتوں کے گرنے اور اُٹھنے کے لیئے اور خلاف کہنے
کے نشان کے واسطے رکھا ہوا ھی (۳۵) (اور تلوار تیری جان کے اندر بھی
گذر جائیگی) تاکہ بہتوں کے دلوں کے خیال کُھل جائیں (۳۶) اور اسیر کے
کھرانے سے اَنّا نام فانوایل کی بیٹی ایک نبیہ تھی جو بہت بوڑھی تھی اور
اُس نے اپنے کنواریپن سے سات برس ایک خصم کے ساتھ نباہ کیا تھا
(۳۷) اور وہ بیوا قریب چوراسی برس کی تھی کہ ھیکل سے جدا نہ ھوئی
پر روزہ رکھنے اور دعا مانگنے سے رات دن بندگی کرتی رھی (۳۸) اُس نے
اُسی گھڑی آکر خداوند کا شکر کیا اور اُن سب کو جو یروسلم میں
چُھٹکارے کی راہ دیکھتے تھے اُس کی بابت کہا (۳۹) اور جب وے
خداوند کی شریعت کے موافق سب کچھہ کر چُکے تو جلیل میں اپنے
شہر ناصرت کو پھر گئے (۴۰) اور لڑکا بڑھتا اور حکمت سے بھرکے روح
میں قوت پاتا رھا اور خداوند کا فضل اُس پر تھا (۴۱) اُس کے ما باپ
ھر برس عید فسح میں یروسلم کو جاتے تھے (۴۲) اور جب وہ بارہ
برس کا ھوا اور وے عید کے دستور پر یروسلم کو گئے تھے (۴۳) اور اُن
دنوں کو پورا کیا جد پھرنے لگے وہ لڑکا یسوع یروسلم میں رہ گیا پر یوسف
اور اُس کی ما نے نہ جانا (۴۴) بلکہ یہہ سمجھکے کہ وہ قافلے میں ھی
ایک منزل گئے اور اُسے رشتہداروں اور جان پہچانوں میں ھر کہیں ڈھونڈھا
(۴۵) اور نہ پاکر اُسکی تلاش ھر کہیں کرتے ھوئے یروسلم کو پھرے (۴۶) اور
ایسا ھوا کہ اُنھوں نے تین روز پیچھے اُسے ھیکل میں اُستادوں کے بیچ
بیٹھے ھوئے اُنکی سنتے اور اُنسے سوال کرتے پایا (۴۷) اور سب جو اُس
کی سنتے تھے اُس کی سمجھ اور اُس کے جوابوں سے دنگ تھے
(۴۸) تب وے اُسے دیکھکر حیران ھوئے اور اُس کی ما نے اُس سے کہا اے
بیٹے کس لیئے تو نے ھم سے ایسا کیا دیکھہ تیرا باپ اور میں گھبراتے ھوئے
تجھے ڈھونڈھتے تھے (۴۹) اُس نے اُنھیں کہا کیوں تم مجھے ڈھونڈھتے

لپیٹا اور چرنی میں رکھا ہوا پاؤگے (۱۳) اور ایک دم اُس فرشتے کے ساتھ آسمانی لشکر کی ایک جماعت خدا کی تعریف کرتی اور یہہ کہتی حاضر ہوئی کہ (۱۴) خدا کو آسمان پر تعریف اور زمین پر سلامتی اور آدمیوں سے رضامندی ہووے (۱۵) اور ایسا ہوا کہ جب فرشتے اُن کے پاس سے آسمان پر گئے گڑریوں نے آپس میں کہا کہ آؤ ہم بیت‌لحم تک جائیں اور اِس بات کو جو ہوئی ہے جس کی خداوند نے ہمیں خبر دی ہے دیکھیں (۱۶) تب اُنہوں نے جلدی جاکے مریم اور یوسف کو اور اُس لڑکے کو چرنی میں رکھا ہوا پایا (۱۷) اور دیکھکے اُس بات کو جو اِس لڑکے کے حق میں اُن سے کہی گئی تھی پہنچایا (۱۸) اور سب سننیوالوں نے اِن باتوں سے جو گڑریوں نے اُنہیں کہیں تعجب کیا (۱۹) پر مریم نے اِن سب باتوں کو اپنے دل میں سوچ کرکے یاد رکھا (۲۰) اور گڑریئے اِن سب باتوں کے سبب جو اُنہوں نے سنی اور جیسی اُن سے کہی گئی تھیں دیکھیں خدا کی تعریف اور ستائی کرتے ہوئے پھرے (۲۱) اور جب آٹھ دن پورے ہوئے کہ لڑکے کا ختنہ ہو اُس کا نام یسوع رکھا گیا جو اُسکے پیٹ میں پڑنے کے آگے فرشتے نے رکھا تھا (۲۲) اور جب موسیٰ کی شریعت کے موافق اُس کے پاک ہونے کے دن پورے ہوئے وے اُس لڑکے کو یروسلم میں لائے تاکہ خداوند کے آگے حاضر کریں (۲۳) (جیسا کہ خداوند کی شریعت میں لکھا ہے کہ ہر ایک پلوٹھا لڑکا خداوند کے لیئے مخصوص کہلائیگا) (۲۴) اور کہ خداوند کی شریعت کے حکم کے موافق قمریوں کا ایک جوڑا یا کبوتر کے دو بچے قربانی کریں (۲۵) اور دیکھو کہ یروسلم میں شمعون نام ایک شخص تھا جو راستباز اور دیندار اور اِسرائیل کی تسلی کی راہ دیکھتا تھا اور روح قدس اُس پر تھی (۲۶) اُس کو روح قدس نے خبر دی تھی کہ جب تک خداوند کے مسیح کو نہ دیکھ لے موت کو نہ دیکھیگا (۲۷) اور روح کی ہدایت سے ہیکل میں آیا اور جس وقت ماں باپ اُس لڑکے یسوع کو اندر لائے تاکہ اُس کے لیئے شرع کے دستور پر عمل کریں (۲۸) تب اُس نے اُسے اپنی گود میں لیا اور خدا کی تعریف کرکے کہا کہ (۲۹) اے مالک اب تو اپنے کلام کے موافق سلامتی سے اپنے خادم کو رخصت دیتا ہے (۳۰) کیونکہ میری آنکھوں نے تیری نجات دیکھی

کہ (۷۴) وہ ہمیں یہہ دیگا کہ اپنے دشمنوں کے ہاتھہ سے چھٹکارا پاکے
(۷۵) عمر بھر اُس کے آگے پاکیزگی اور سچائی سے بےخوف اُسکی بندگی
کریں (۷۶) اور ای لڑکے تو خدائے تعالیٰ کا نبی کہلائیگا کیونکہ تو خداوند
کے آگے اُنہیں کی راہوں کو درست کرتا جائیگا کہ (۷۷) اُس کے لوگوں کو
نجات کی خبر دیوے جس سے اُن کے گناہوں کی معافی ہووے (۷۸) جو
ہمارے خدا کی خاص رحمت سے ہی جس کے سبب صبح کی روشنی
اُوپر سے ہم تک پہنچی (۷۹) تاکہ اُن کو جو اندھیرے اور موت کے سایہ
میں بیٹھے ہیں روشنی بخشے اور ہمیں سلامتی کی راہ پر لے چلے
(۸۰) اور وہ لڑکا بڑھتا اور روح میں قوت پاتا گیا اور اپنے تئیں اِسراایل پر
ظاہر کرنے کے دن تک بیابان میں رہا *

۲ باب

(۱) اور اُن دنوں میں یوں ہوا کہ قیصر اگوسطوس کی طرف سے حکم
نکلا کہ ہر بستی کے لوگونکے نام لکھے جائیں (۲) (اور یہہ پہلی اِسم نویسی
تھی جو سوریہ کے حاکم قرینیوس کے وقت میں ہوئی) (۳) تب ہر
ایک اپنے اپنے شہر کو نام لکھانے چلا (۴) اور یوسف بھی جلیل کے شہر
ناصرت سے یہودیہ میں داؤد کے شہر کو جو بیت‌لحم کہلاتا ہی گیا اِس
لیئے کہ وہ داؤد کے گھرانے اور اولاد سے تھا کہ (۵) اپنی منگیتر مریم کے
ساتھہ جو حاملہ تھی نام لکھاوے (۶) اور ایسا ہوا کہ جب وے وہاں تھے
اُس کے جننے کے دن پورے ہوئے (۷) اور اپنا پلوٹھا بیٹا جنی اور اُس کو
کپڑے میں لپیٹکے چرنی میں رکھا کیونکہ اُن کو سراے میں جگہہ نہ ملی
(۸) اُس ملک میں گڑریئے تھے جو میدان میں رہتے اور رات کو باری
باری اپنے جُھنڈ کی چوکی کرتے تھے (۹) اور دیکھو کہ خداوند کا ایک
فرشتہ اُن پر ظاہر ہوا اور خداوند کا نور اُن کے چوگرد چمکا اور وے نہایت
ڈر گئے (۱۰) تب فرشتے نے اُنہیں کہا مت ڈرو کیونکہ دیکھو میں تمہیں
بڑی خوشی کی خبر دیتا ہوں جو سب لوگوں کے واسطے ہوگی کہ (۱۱) داؤد
کے شہر میں آج تمہارے لیئے ایک نجات دینیوالا پیدا ہوا وہ مسیح خداوند
ہی (۱۲) اور تمہارے لیئے یہی پتا ہی کہ تم ایک لڑکے کو کپڑے میں

نے اپنے بازو کا زور دکھایا اور اُن کو جو اپنے دل کے خیال میں اپنے تئیں
بڑا سمجھتے تھے پریشان کیا (۵۲) قدرتوالوں کو تخت سے گرا دیا اور
پستحالوں کو بلند کیا (۵۳) اُس نے بھوکوں کو اچھی چیزوں سے آسودہ
کیا اور دولتمندوں کو خالی ہاتھ بھیجا (۵۴) اُس نے اپنے بندے اِسرائیل
کو سنبھال لیا اُس رحمت کو یاد کرکے (۵۵) جو ابرہام اور اُس کی اولاد
پر سدا کو تھی جیسا اُس نے ہمارے باپدادوں سے فرمایا تھا (۵۶) اور
مریم تین مہینے کے قریب اُسکے ساتھ رہکے اپنے گھر کو پھری (۵۷) اب
اِلیسابات کے جننے کا وقت پہنچا اور بیٹا جنی (۵۸) اور اُسکے پڑوسیوں
اور رشتہداروں نے سنا کہ خداوند نے اُس پر بڑی رحمت کی اور اُنہوں نے
اُس کے ساتھ خوشی کی (۵۹) اور یوں ہوا کہ وے آٹھویں دن لڑکے کا ختنہ
کرنے آئے اور اُس کا نام زکریاہ جو اُس کے باپ کا تھا رکھنے لگے (۶۰) پر
اُس کی ماں نے جواب میں کہا کہ نہیں بلکہ اُس کا نام یوحنا رکھا جاوے
(۶۱) اُنہوں نے اُس سے کہا کہ تیرے کنبے میں کسی کا یہ نام نہیں
(۶۲) تب اُنہوں نے اُس کے باپ کی طرف اِشارہ کیا کہ وہ اُس کا کیا نام
رکھا چاہتا ہے (۶۳) اُس نے تختی منگاکے لکھا کہ یوحنا اُس کا نام ہے
اور سبھوں نے تعجب کیا (۶۴) اور اُسی دم اُس کا منہ اور زبان کھل گئی
اور وہ بولنے لگا اور خدا کی تعریف کی (۶۵) تب سارے آس پاس کے
رہنے والے ڈر گئے اور یہودیہ کے تمام کوہستان میں اِن سب باتوں کا چرچا
پھیلا (۶۶) اور سبھوں نے جو سنتے تھے اپنے دل میں سوچکر کہا کہ یہ
کیسا لڑکا ہوگا اور خداوند کا ہاتھ اُس پر تھا (۶۷) اور اُسکا باپ زکریاہ
روح قدس سے بھر گیا اور نبوت کی راہ سے کہنے لگا کہ (۶۸) حمد خداوند
کی جو اِسرائیل کا خدا ہے کیونکہ اُس نے اپنے لوگوں پر نظر کی اور اُنہیں
چھٹکارا دیا (۶۹) اور ہمارے لیے نجات کا سینگ اپنے بندے داؤد کے
گھر میں سے کھڑا کیا (۷۰) جیسا اُس نے اپنے پاک نبیوں کی
معرفت جو دنیا کے شروع سے ہوتے آئے کہا (۷۱) ہم کو ہمارے دشمنوں سے
اور اُن کے ہاتھ سے جو ہم سے کینہ رکھتے ہیں نجات بخشی (۷۲) تا کہ وہ
رحم ہمارے باپدادوں کے حصے میں لاوے اور اپنے پاک عہد
کو یاد رکھے (۷۳) اُس قسم کو جو اُس نے ہمارے باپ ابرہام سے کی

لوقا کي انجيل

١ باب

چونکہ بہتوں نے کمر باندھي کہ اُن کاموں کا جو في‌الواقع ہمارے درمیان انجام ہوئے بیان کریں (٢) جس طرح سے اُنہوں نے جو شروع سے خود دیکھنے والے اور کلام کي خدمت کرنیوالے تھے ہم سے روایت کي (٣) مَیں نے بھي مناسب جانا کہ سب کو سرے سے صحیح طور پر دریافت کرکے تیرے لیئے اي بزرگ تھیوفلس بہ ترتیب لکھوں (٤) تاکہ تو اُن باتوں کي حقیقت کو جن کي تو نے تعلیم پائي جانے ** (٥) یہودیہ کے بادشاہ ہیرودیس کے دنوں میں ابیاہ کے فریق میں سے ذکریاہ نامے ایک کاہن تھا اُس کي جورو ہارون کي بیٹیوں میں سے تھي اور اُس کا نام اِلیسبات تھا (٦) وے دونوں خدا کے حضور راستباز اور خداوند کے سارے حکموں اور قانونوں پر بے‌عیب چلنیوالے تھے (٧) اور اُن کے لڑکا نہ تھا کیونکہ اِلیسبات بانجھ تھي اور دونوں بہت دن کے تھے (٨) اور ایسا ہوا کہ جب وہ خدا کے حضور اپنے فریق کي باري پر کاہن کا کاروبار کرتا تھا (٩) کاہني کے دستور پر اُسکي چٹھي نکلي کہ خداوند کي ہیکل میں جاکے خوشبوئي جلاوے (١٠) اور لوگوں کي ساري جماعت خوشبوئي جلانے وقت باہر دعا مانگ رہي تھي (١١) تب اُس کو خداوند کا فرشتہ خوشبوئي جلانے کے مذبح کي دہني طرف کھڑا ہوا دکھائي دیا (١٢) ذکریاہ دیکھکر گھبرایا اور بہت ڈرا (١٣) پر فرشتے نے اُس سے کہا کہ اي ذکریاہ مت ڈر کہ تیري

وے کسي سے کچھ نہ بولیں کیونکہ ڈرتي تھیں ۞ (۹) ہفتے کے پہلے روز
وہ سویرے اُٹھکر پہلے مریم مگدلینی کو جس میں سے اُس نے سات دیو
نکالے تھے دکھائي دیا (۱۰) اُس نے جاکے اُس کے ساتھیوں کو جو اُس کے
ایلے غمگین اور روتے تھے خبر دي (۱۱) وے یہ سنکے کہ وہ جیتا ہی
اور اُسے دکھائي دیا یقین نہ لائے ۞ (۱۲) اُسکے بعد وہ دوسري صورت میں
اُن میں سے دو کو جس وقت کہ وے پیدل چلتے تھے اور دیہات کي
طرف جاتے تھے دکھائي دیا (۱۳) اُنہوں نے بھي جاکے باقي لوگوں کو خبر
دي مگر اُن پر بھي وے یقین نہ لائے ۞ (۱۴) آخر وہ اُن گیارھوں کو جب
وے کھانے بیٹھے تھے دکھائي دیا اور اُن کي بےایماني اور سخت‌دلي پر
ملامت کي کیونکہ وے اُنکي باتوں پر جنہوں نے اُسکے جي اُٹھنے کے بعد
اُسے دیکھ تھا یقین نہ لائے تھے (۱۵) اور اُسنے اُنہیں کہا کہ تم تمام دنیا
میں جاکے ہر ایک مخلوق کے سامھنے انجیل کي منادي کرو (۱۶) جو
کہ ایمان لاتا اور بپتسمہ پاتا ہی نجات پائیگا اور جو ایمان نہیں لاتا اُسپر
سزا کا حکم کیا جائیگا (۱۷) اور وے جو ایمان لائینگے اُن کے ساتھ یے
علامتیں ہونگي کہ وے میرے نام سے دیووں کو نکالینگے اور نئي زبانیں بولینگے
(۱۸) سانپوں کو اُٹھا لینگے اور اگر کوئي ہلاک کرنیوالي چیز پیلینگے اُنہیں
کچھ نقصان نہ ہوگا وے بیماروں پر دست رکھینگے تو چنگے ہو جائینگے ۞
(۱۹) سو خداوند اُنہیں ایسا فرمانے کے بعد آسمان پر اُٹھایا گیا اور خدا کے
دہنے ہاتھ بیٹھا (۲۰) پر اُنہوں نے باہر جاکر ہر جگہہ منادي کي اور
خداوند ساتھ ہوکے کلام استحکام دیتا تھا اور کلام کو اُن معجزوں کے وسیلے سے
جو اُسکے ہمنے کے بعد ہوتے تھے ثابت کرتا رہا ۞ آمین ۞

دیکھ رہی تھیں اُن میں مریم مگدلینی اور مریم چھوٹے یعقوب اور یوسیس
کی ما اور سلومے تھیں (۴۱) اُنھوں نے جب وہ جلیل میں تھا اُس کی
پیروی کی اور اُسکی خدمت بھی کی تھی پھر اور بھی بہت سی عورتیں
تھیں جو اُس کے ساتھ یروسلم میں آئی تھیں * (۴۲) اور جب کہ شام
ہوئی اِسلیئے کہ طیاری کا دن تھا جو سبت سے پہلے ہوتا (۴۳) یوسف
ارمتیا جو نامور مُشیر اور وہ خود خدا کی بادشاہت کا منتظر تھا آیا اور
دلیری سے پلاطوس پاس جاکے یسوع کی لاش مانگی (۴۴) اور پلاطوس نے
متعجب ہوکر شبہہ کیا کہ وہ ایسا جلد مر گیا اور صوبہ‌دار کو بلاکے اُس سے
پوچھا کیا دیر ہوئی کہ وہ مر گیا (۴۵) اور جب صوبہ‌دار سے ایسا معلوم
کیا تھا تو لاش یوسف کو دلا دی (۴۶) اور اُس نے مہین سوتی کپڑا مول
لیا تھا اور اُسے اُتارکے اُس کپڑے سے کفنایا اور ایک قبر میں جو چٹان کے
بیچ کھودی گئی تھی اُسے رکھا اور اُس قبر کے دروازے پر ایک پتھر ڈھلکا دیا
(۴۷) مریم مگدلینی اور یوسیس کی ما مریم اُس جگہہ کو جہاں وہ رکھا
گیا دیکھ رہی تھیں *

۱۶ باب

(۱) جب سبت کا دن گذر گیا مریم مگدلینی اور یعقوب کی ما مریم
اور سلومے نے خوشبو چیزیں مول لیں تاکہ آنکر اُس پر ملیں (۲) اور ہفتے
کے پہلے دن بہت سویرے سورج نکلتے ہوئے قبر پر آئیں (۳) اور آپس
میں کہنے لگیں کہ ہمارے لیئے پتھر کو قبر کے دروازے پر سے کون ڈھلکائیگا
(۴) جب اُنھوں نے نگاہ کی تو اُس پتھر کو ڈھلکایا ہوا دیکھا کیونکہ وہ
بہت بھاری تھا (۵) اور قبر میں جاکر اُنھوں نے ایک جوان کو سفید
پوشاک پہنے دہنی طرف بیٹھے ہوئے دیکھا اور گھبرا گئیں (۶) اُسنے اُنھیں
کہا مت گھبراؤ تم یسوع ناصری کو جو صلیب پر کھینچا گیا ڈھونڈھتیاں
ہو وہ جی اُٹھا ہی وہ یہاں نہیں دیکھو یہہ جگہہ جس میں اُنھوں نے اُسے
رکھا تھا (۷) اب تم جاؤ اور اُس کے شاگردوں کو اور پطرس کو کہو کہ وہ
تم سے آگے جلیل کو جاتا ہی اور جیسا اُسنے تمھیں کہا تھا تم اُسے وہاں دیکھوگے
(۸) اور وے جلد نکلکے قبر سے بھاگیں اور لرزش اور ہیبت نے اُنھیں لیا اور

چکے تو اُس پر سے ارغوانی کپڑے اُتارے اور اُسی کا کپڑا اُسے پہنا کے صلیب دینے کو لے چلے (۲۱) اور ایک شخص قورینی شمعون نامی جو سکندر اور روفس کا باپ تھا دیہات سے آتے ہوئے اُدھر سے گذرا اُنہوں نے اُسے بیگار پکڑا کہ اُس کی صلیب اُٹھا لے چلے (۲۲) اور وے اُسے مقام گلگتا میں جس کا ترجمہ کھوپڑی کی جگہ ہی لائے (۲۳) اور مُر ملا کے اُسے پینے کو دیا پر اُس نے نہ لیا (۲۴) اور اُنہوں نے اُسے صلیب پر کھینچکے اُسکے کپڑے ڈالے اور اُن پر قرعہ ڈالا کہ ہر ایک شخص کیا کیا لے (۲۵) اور تیسرا گھنٹا تھا کہ اُنہوں نے اُس کو صلیب دی (۲۶) دعویٰنامہ جو اُس پر لکھا تھا سو یہ تھا کہ یہود یہودیوں کا بادشاہ تھا (۲۷) اور اُنہوں نے اُسکے ساتھ دو چوروں کو ایک کو دہنے ہاتھ اور دوسرے کو بائیں صلیب پر کھینچا (۲۸) تب وہ نوشتہ اِس مضمون کا کہ وہ بدکاروں میں گنا گیا پورا ہوا (۲۹) اور وے جو اُدھر سے جاتے تھے سر ہلاتے تھے اور یہ کہکے اُسے ملامت کرتے تھے کہ واہ تو جو ہیکل کو ڈھاتا اور تین دن میں بناتا تھا (۳۰) اپنے تئیں بچا اور صلیب پر سے اُتر آ (۳۱) اِسی طرح سردار کاہنوں نے بھی آپس میں فقیہوں کے ساتھ ٹھٹھے کرتے ہوئے کہا اُس نے اوروں کو بچایا اپنے تئیں بچا نہیں سکتا (۳۲) بنی اِسرائیل کا بادشاہ مسیح اب صلیب پر سے اُتر آوے تاکہ ہم دیکھیں اور ایمان لاویں اور اُنہوں نے بھی جو اُس کے ساتھ صلیب پر کھینچے گئے اُسے ملامت کی (۳۳) اور جب چھٹا گھنٹا ہوا اُس ساری سرزمین پر اندھیرا چھا گیا اور نویں گھنٹے تک رہا (۳۴) اور نویں گھنٹے یسوع بڑی آواز سے چلّا کے بولا ایلی ایلی لما سبقتنی جسکا ترجمہ یہ ہی اے میرے خدا میرے خدا تو نے مجھے کیوں چھوڑا (۳۵) یعنے اُن میں جو وہاں کھڑے تھے یہ سنکے بولے دیکھو وہ ایلیاس کو بلاتا ہی (۳۶) اور ایک نے دوڑکے اِسفنج کو سرکے میں بھگوکے اور ایک بانس پر رکھکے اُسے چُسایا اور کہا ٹھہر جاؤ ہم دیکھیں تو کہ ایلیاس اُسے اُتارنے آوے (۳۷) تب یسوع بڑی آواز سے چِلّا کر دم چھوڑ دیا (۳۸) اور ہیکل کا پردہ اُوپر سے نیچے تک پھٹ گیا (۳۹) اور اُس صوبہ دار نے جو اُس کے سامنے کھڑا تھا اُسے یوں چلّاتے اور دم چھوڑتے دیکھکے کہا کہ یہ شخص سچ مچ خدا کا بیٹا تھا (۴۰) وہاں کئی عورتیں دور سے

۱۵ باب

(۱) جوں صبح ہوئي سردار کاہن نے بزرگوں اور فقیہوں اور ساري صدر مجلس کے ساتھ مشورت کرکے یسوع کو باندھا اور اُسے لیجاکر پلاطوس کے حوالے کیا ۔ (۲) پلاطوس نے اُس سے پوچھا کیا تو یہودیوں کا بادشاہ ہی اُس نے جواب میں اُس سے کہا تو سچ کہتا ہی (۳) اور سردار کاہنوں نے اُس پر بہت سي فریادیں کیں پر اُسنے کچھ جواب نہ دیا (۴) تب پلاطوس نے اُس سے یہہ کہکے پھر پوچھا کیا تو کچھ جواب نہیں دیتا دیکھہ وے تجھہ پر کتني گواہیاں دیتے ہیں (۵) توبھي یسوع نے کچھ اور جواب نہ دیا یہاں تک کہ پلاطوس نے تعجب کیا (۶) اور وہ عید میں ایک قیدي کو جسے وے چاہتے تھے اُنکي خاطر چھوڑ دیتا تھا (۷) اور ایک شخص برابّاس نام اُن لوگوں کے ساتھہ جو فساد میں اُسکے شریک ہوئے تھے اور جنھوں نے فساد هي میں خون کیا تھا قید تھا (۸) تب بھیڑ چلّاکے اُس سے عرض کرنے لگي کہ جیسا تیرا دستور ہی ویسا هي ہمارے واسطے کر (۹) پلاطوس نے اُنھیں جواب دیا اور کہا کیا تم چاہتے ہو کہ میں تمھارے لیئے یہودیوں کے بادشاہ کو چھوڑ دوں (۱۰) کیونکہ وہ جانتا تھا کہ سردار کاہنوں نے حسد سے اُسکو حوالے کیا تھا (۱۱) پر سردار کاہنوں نے لوگوں کو اُبھارا کہ وہ برعکس اُنکے لیئے برابّاس کو چھوڑ دے (۱۲) تب پلاطوس نے جواب دیکے پھر اُن سے کہا اب تم کیا چاہتے ہو میں اُسکو جسے تم یہودیوں کا بادشاہ کہتے ہو کیا کروں (۱۳) وے پھر چلّائے کہ اُسے صلیب دے (۱۴) پلاطوس نے پھر اُن سے کہا کیوں اِس نے کیا برائي کي ہی تب وے اور بھي زیادہ چلّائے کہ اُسے صلیب دے * (۱۵) تب پلاطوس نے لوگوں کي رضامندي چاہکر اُن کے لیئے برابّاس کو چھوڑ دیا اور یسوع کو کوڑے مارکے حوالے کیا کہ صلیب پر کھینچا جائے (۱۶) اور سپاهي اُسکو اُس دالان میں جہاں حاکم کا محکمہ تھا لے گئے اور سارے رسالے کو اِکٹھا کیا (۱۷) اُنھوں نے اُسے ارغواني کپڑے پہنائے اور کانٹوں کا تاج سجکے اُس کے سر پر رکھا (۱۸) اور اُسے سلام کرنے لگے کہ ای یہودیوں کے بادشاہ سلام (۱۹) اور وے اُس کے سر پر نرکٹ سے مارتے تھے اور اُس پر تھوکتے تھے اور گھٹنے ٹیککے اُسے سجدے کرتے تھے (۲۰) اور جب اُس سے ہنسی کر

مارنے پر نہ پائی (۵۶) اگرچہ بہتوں نے اُس پر جھوٹھی گواہی دی پر اُن
کی گواہیاں موافق نہ تھیں (۵۷) تب بعضوں نے اُٹھکے اُسپر یہہ جھوٹھی
گواہی دی اور کہا کہ (۵۸) ہم نے اُسے کہتے سنا ہی کہ میں اِس ہیکل
کو جو ہاتھ سے بنی ہی ڈھا دونگا اور تین دن میں ایک دوسری کو جو
ہاتھ سے نہ بنے بناؤنگا (۵۹) تس پر بھی اُن کی گواہی موافق نہ تھی
(۶۰) تب سردار کاہن نے بیچ میں کھڑے ہو یسوع سے پوچھا کیا تو کچھہ
جواب نہیں دیتا یے تجھپر کیا گواہی دیتے ہیں (۶۱) پر وہ چُپ رہا
اور کچھہ جواب نہ دیا پھر سردار کاہن نے اُس سے پوچھا اور اُس سے کہا کیا
تو مسیح اُس مبارک کا بیٹا ہی (۶۲) یسوع نے اُس سے کہا میں وہی
ہوں اور تم اِبن آدم کو الہ‌دار کے دہنے ہاتھہ بیٹھے اور آسمان کے بادلوں پر
آتے دیکھوگے (۶۳) تب سردار کاہن نے اپنے کپڑے پھاڑکے کہا اب ہمیں
اور گواہ کیا درکار ہیں (۶۴) تم نے یہہ کُفر سنا تم کو کیا معلوم ہوتا ہی
اُن سبھوں نے فتویٰ دیا کہ وہ قتل کے لائق ہی (۶۵) تب کتنے اُسپر بھوکنے
اور اُس کا منہہ ڈھانپنے اور اُسے گھونسے مارنے اور اُسے کہنے لگے نبوت سے
خبر دے اور نوکروں نے ہاتھہ سے اُسے تھپیڑے مارے * (۶۶) جب پطرس
نیچے دالان میں تھا سردار کاہن کی لونڈیوں میں سے ایک وہاں آئی
(۶۷) اور پطرس کو آگ تاپتے دیکھکر اُس کی طرف نظر کرکے کہنے لگی
تو بھی یسوع ناصری کے ساتھہ تھا (۶۸) اُس نے یہہ کہکے اِنکار کیا کہ میں
اُسے نہیں جانتا اور نہیں سمجھتا کہ تو کیا کہتی ہی اور باہر صحن میں
گیا اور مُرغ نے بانگ دی (۶۹) پھر وہ لونڈی اُسے دیکھکر اُن سے جو
وہاں کھڑے تھے کہنے لگی یہہ اُنہیں میں سے ایک ہی (۷۰) اُس نے پھر
اِنکار کیا اور تھوڑی دیر پیچھے پھر اُنہوں نے جو وہاں کھڑے تھے پطرس کو
کہا سچ تو اُنہیں میں سے ہی کیونکہ تو جلیلی اور تیری بولی ویسی ہی
ہی (۷۱) پر وہ لعنت کرنے اور قسم کھانے لگا اور کہا کہ میں اُس شخص
کو جس کا تم ذکر کرتے ہو نہیں جانتا (۷۲) دوسری بار مُرغ نے بانگ
دی تب پطرس کو وہی بات جو یسوع نے اُس سے کہی تھی یاد آئی کہ
پیشتر اُس سے کہ مُرغ دو بار بانگ دے تو تین بار میرا اِنکار کریگا تب
اِس کا غور کرتے کرتے وہ رونے لگا *

مجھسے ٹل جائے (۳۶) اور کہا اي ابّا ای باپ سب کچھ تجھسے ہو سکتا ھی اِس پیالے کو مجھسے ٹال دے لیکن نہ وہ جو میں چاھتا ھوں بلکہ جو تو چاھتا ھی (۳۷) پھر وہ آیا اور اُنھیں سوتے پایا اور پطرس کو کہا ای شمعون تو سوتا ھی کیا تو ایک گھڑي جاگ نہ سکا (۳۸) جاگتے رھو اور دعا مانگو تا ایسا نہ ھو کہ تم اِمتحان میں پڑو روح تو مستعد پر جسم سست ھی (۳۹) وہ پھر گیا اور وھي بات دعا میں مانگي (۴۰) اور پھر آکے اُنھیں سوتے پایا کیونکہ اُن کي آنکھیں بھاري تھیں اور وے نہیں جانتے تھے کہ اُسے کیا جواب دیویں (۴۱) پھر تیسري بار آکے اُنھیں کہا کہ اب سوتے رھو اور آرام کرو بس وقت آ پہنچا دیکھو اِبن آدم گنہگاروں کے ھاتھوں میں حوالہ کیا جاتا ھی (۴۲) اُٹھو ھم چلیں دیکھو وہ جو مجھے پکڑواتا ھی نزدیک ھی * (۴۳) وہ یہہ کہتا ھي تھا کہ فيالفور اُن بارہ میں سے ایک یہوداہ نامے اور اُس کے ساتھہ سردار کاھنوں اور فقیھوں اور بزرگوں کي طرفسے ایک بڑي بھیڑ تلواریں اور لاٹھیاں لیکے آ پہنچي (۴۴) اور پکڑوانیوالے نے اُنھیں یہہ پتا دیا تھا کہ جس کا میں بوسہ لوں وھي ھی اُسے تم پکڑکے حفاظت سے لے جاؤ (۴۵) وہ آکے فيالفور اُس پاس گیا اور کہا ای ربّي ای ربّي اور اُسے چوما * (۴۶) اور اُنھوں نے اُس پر ھاتھہ ڈالکے اُسے پکڑ لیا (۴۷) ایک نے اُن میں سے جو وھاں حاضر تھے تلوار کھینچکر سردار کاھن کے نوکر کو لگائي اور اُسکا کان اُڑا دیا (۴۸) تب یسوع اُنسے مخاطب ھوکے کہنے لگا کیا تم تلواریں اور لاٹھیاں لیکے مجھے چور کي مانند پکڑنے کو آئے ھو (۴۹) میں تو ھر روز تمھارے پاس ھیکل میں تعلیم دیتا تھا اور تم نے مجھے نہیں پکڑا لیکن یہہ ھی کہ نوشتے پورے ھوویں (۵۰) تب وے سب اُسے چھوڑکے بھاگ گئے (۵۱) مگر ایک جوان جو سوتي چادر اپنے بدن پر اوڑھے تھا اُس کے پیچھے ھو لیا اور جوانوں نے اُسے پکڑا (۵۲) پر وہ سوتي چادر اُن کے ھاتھوں میں چھوڑکر ننگا بھاگا * (۵۳) تب یسوع کو سردار کاھن پاس لے گئے اُسکے یہاں سب سردار کاھن اور بزرگ اور فقیہہ اِکٹھے آئے (۵۴) اور پطرس دور سے اُسکے پیچھے سردار کاھن کے دالان کے اندر تک ھو لیا اور نوکروں کے ساتھہ بیٹھکر آگ تاپنے لگا (۵۵) تب سردار کاھنوں اور ساري صدر مجلس نے یسوع پر گواھي ڈھونڈھي کہ اُسے جان سے

کہا تھا ویسا ہی پایا اور فسح تیار کیا (۱۷) جب شام ہوئی وہ اُن بارھوں کے ساتھ آیا (۱۸) جب وے بیٹھکے کھانے لگے یسوع نے کہا میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ ایک تم میں سے جو میرے ساتھ کھاتا ہی مجھے پکڑوائیگا (۱۹) تب وے غمگین ہونے لگے اور اُن میں سے ایک ایک کرکے اُس سے کہنے لگے کیا میں ہوں اور دوسرا کیا میں ہوں (۲۰) اُس نے جواب میں اُن سے کہا کہ بارھوں میں سے ایک ہی جو میرے ساتھ باس میں ہاتھ ڈالتا ہی (۲۱) ابن آدم تو جیسا اُسکے حق میں لکھا ہی جاتا ہی لیکن افسوس اُس شخص پر جسکے وسیلے ابن آدم پکڑوایا جاتا ہی اُس آدمی کے لیئے بہتر تھا کہ وہ پیدا نہ ہوتا * (۲۲) جب وے کھا رہے تب یسوع نے روٹی اُٹھائی اور شکر کرکے توڑی اور اُنہیں دیکر کہا لو کھاؤ یہ میرا بدن ہی (۲۳) پھر اُس نے پیالہ لیکر شکر کیا اور اُنہیں دیا اور اُن سبھوں نے اُس سے پیا (۲۴) اور اُس نے اُنہیں کہا کہ یہ میرا لہو عہد کا لہو ہی جو بہتوں کے لیئے بہایا جاتا ہی (۲۵) میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ میں انگور کا رس جس دن تک خدا کی بادشاہت میں اُسے نیا نہ پیؤں پھر ہرگز نہ پیؤنگا * (۲۶) تب وے ایک زبور گاکے باہر نکلے اور زیتون کے پہاڑ پر گئے (۲۷) اور یسوع نے اُن سے کہا تم سب آج کی رات میرے حق میں ٹھوکر کھاؤگے اسلیئے کہ یہ لکھا ہی میں گڈریئے کو ماروںگا اور بھیڑیں پراگندہ ہو جائینگی (۲۸) پر میں اپنے اُٹھنے کے بعد تم سے آگے جلیل کو جاؤنگا (۲۹) تب پطرس نے اُس سے کہا اگرچہ سب ٹھوکر کھاویں پر میں نہ کھاؤنگا (۳۰) یسوع نے اُس سے کہا میں تجھسے سچ کہتا ہوں کہ آج اِسی رات کو مُرغ کے دو بار بانگ دینے کے آگے تو تین بار میرا اِنکار کریگا (۳۱) تب اُس نے بار بار کہا اگر تیرے ساتھ میرا مرنا ضرور ہو تو بھی ہرگز تیرا اِنکار نہ کرونگا اور اُن سبھوں نے بھی ویسا ہی کہا (۳۲) پھر وے ایک جگہ میں جسکا نام گتسمنی تھا آئے اور اُس نے اپنے شاگردوں کو کہا جب تک کہ میں دعا مانگوں تم یہاں بیٹھے رہو (۳۳) اور پطرس اور یعقوب اور یوحنا کو اپنے ساتھ لیا اور وہ گھبرانے اور بہت اُداس ہونے لگا (۳۴) اور اُن سے کہا میری جان تا مرگ موت تا سا ہی تم یہاں ٹھہرو اور جاگتے رہو (۳۵) اور وہ تھوڑا آگے جاکر زمین پر گرا اور دعا مانگی کہ اگر ہو سکے تو یہ گھڑی

۱۴ باب

(۱) دو دن کے بعد فسح اور فطیری روٹی کی عید تھی اور سردار کاہن اور فقیہہ تدبیر کر رہے تھے کہ اُسے کیونکر مکر سے پکڑکے جان سے ماریں (۲) پر اُنہوں نے کہا کہ عید کے دن نہیں ایسا نہ ہو کہ لوگوں میں بلوا ہووے * (۳) اور جب وہ بیت‌عنیا میں شمعون کوڑھی کے گھر کھانے بیٹھا ایک عورت جٹامانسی کا بیشقیمت خالص عطر مرمر کے عطردان میں لائی اور ڈبیا توڑکے عطر کو اُس کے سر پر ڈھالا (۴) تب بعضے اپنے دل میں آزردہ ہوکے کہنے لگے عطر کی یہہ خرابی کس لیئے ہوئی (۵) کیونکہ یہہ عطر تین سو دینار کو بک سکتا اور غریبوں کو دیا جاتا اور وے اُسے ملامت کرنے لگے (۶) تب یسوع نے کہا اُسے چھوڑ دو کیوں اُسے ستاتے ہو اُس نے میرے ساتھہ اچھا سلوک کیا ہی (۷) اِس واسطے کہ غریب غربا ہمیشہ تمہارے ساتھہ ہیں اور جب تم چاہو اُن سے نیکی کر سکتے ہو پر میں ہمیشہ تمہارے ساتھہ نہ رہونگا (۸) جو کچھہ وہ کر سکی سو کر چکی اُس نے سبقت کرکے میرے بدن کو کفن کے لیئے معطر کیا (۹) میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ تمام دنیا میں جہاں کہیں یہہ اِنجیل منادی کی جائیگی یہہ بھی جو اِس نے کیا ہی اِسکی یادگاری کے لیئے بیان کیا جائیگا * (۱۰) تب یہوداہ اِسکریوتی جو اُن بارھوں میں سے تھا سردار کاہنوں پاس گیا تاکہ اُسے اُن کے ہاتھہ پکڑوا دیوے (۱۱) وے یہہ سنکے خوش ہوئے اور اُسکو روپئے دینے کا اِقرار کیا تب وہ فکر میں لگا کہ کس طرح قابو پاکے اُسے پکڑوا دے * (۱۲) اور عید فطیر کے پہلے دن جب وے فسح کو ذبح کرتے تھے اُسکے شاگردوں نے اُسے کہا تو کہاں چاہتا ہی کہ ہم جائیں اور طیاری کریں کہ تو فسح کو کھاوے (۱۳) اُس نے اپنے شاگردوں میں سے دو کو بھیجا اور اُنہیں کہا شہر میں جاؤ وہاں ایک شخص پانی کا گھڑا اُٹھائے ہوئے تمہیں ملیگا اُسکے پیچھے چلے جاؤ (۱۴) اور وہ جس گھر میں داخل ہووے تم اُس گھر کے مالک سے کہو اُستاد کہتا ہی کہ وہ اُترنے کی جگہہ جہاں میں اپنے شاگردوں کے ساتھہ فسح کھاؤں کہاں ہی (۱۵) وہ ایک بڑا بالاخانہ فرش بچھا اور آراستہ تمہیں دکھاویگا وہاں ہمارے لیئے طیاری کرو (۱۶) تب اُسکے شاگرد چلے گئے اور شہر میں آکے جیسا اُسنے اُنہیں

حالے میں نہ ہو (۱۹) کیونکہ اُن دنوں میں ایسی تکلیف ہوگی کہ ابتدائے خلقت سے جسے خدا نے خلق کیا اب تک نہ ہوئی اور نہ ہوگی (۲۰) اور اگر خداوند اُن دنوں کو نہ گھٹاتا تو ایک آدمی نہ بچتا پر اُن برگزیدوں کے واسطے جن کو اُسنے چنا ہے اُن دنوں کو گھٹایا (۲۱) اُس وقت اگر کوئی تمہیں کہے دیکھو مسیح یہاں یا دیکھو وہاں ہے تو یقین نہ لاؤ (۲۲) کیونکہ جھوٹے مسیح اور جھوٹے نبی اُٹھینگے اور نشانیاں اور کرامات دکھلینگے کہ اگر ہو سکتا تو برگزیدوں کو بھی گمراہ کرتے (۲۳) پر تم خبردار رہو دیکھو میں نے تمہیں سب کچھ پہلے ہی کہہ دیا ہے * (۲۴) اور اُن دنوں میں اُس تکلیف کے بعد سورج اندھیرا ہوگا اور چاند اپنی روشنی نہ دیگا (۲۵) اور آسمان سے ستارے گرینگے اور آسمان کی قوتیں ہلائی جائینگی (۲۶) اور اُس وقت اِبن آدم کو بادل پر بڑی قدرت اور جلال کے ساتھ آتے دیکھینگے (۲۷) اور اُس وقت وہ اپنے فرشتوں کو بھیجیگا اور اپنے برگزیدوں کو زمین کی حد سے آسمان کی حد تک چاروں طرف سے اِکٹھے کرینگا (۲۸) اب انجیر کے درخت سے تمثیل سیکھو جب اُسکی ڈالی نرم ہوتی اور پتّے نکلتے ہیں تب تم جانتے ہو کہ گرمی نزدیک ہے (۲۹) اُسی طرح تم بھی جب دیکھو کہ یہ احوال ہونے لگے تو جانو کہ وہ نزدیک بلکہ دروازے پر ہے (۳۰) میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ اِس زمانے کے لوگ گذر نہ جائینگے جب تک یہ سب کچھ واقع نہ ہوئے (۳۱) آسمان اور زمین ٹل جائینگے پر میری باتیں نہ ٹلینگی * (۳۲) مگر اُس دن اور اُس گھڑی کی بابت سوا باپ کے نہ تو فرشتے جو آسمان پر ہیں اور نہ بیٹا کوئی نہیں جانتا ہے (۳۳) تم ہوشیار ہو جاگتے رہو اور دعا مانگو کیونکہ تم نہیں جانتے کہ وقت کب ہے (۳۴) یہ ایسا ہے جیسا ایک شخص جو اپنا گھر چھوڑکے پردیس گیا اور اپنے نوکروں کو اختیار دیکر ہر ایک کو اُس کا کام دیا اور دربان کو حکم کیا کہ جاگتے رہے (۳۵) اِس لیئے تم جاگتے رہو کیونکہ تم نہیں جانتے کہ گھر کا مالک کب آویگا شام کو یا آدھی رات کو یا مرغ کے بانگ دینے وقت یا صبح کو (۳۶) تا ایسا نہ ہو کہ اچانک آکے وہ تم کو سوتے پاوے (۳۷) اور جو کچھ میں تم سے کہتا ہوں سب سے کہتا ہوں جاگتے رہو *

ہیں (۲) یسوع نے جواب میں اُس سے کہا کہ تو اِن بڑی عمارتوں پر
نگاہ کرتا ہی یہاں پتھر پر پتھر نہ چھوٹیگا جو گرایا نہ جائیگا (۳) اب وہ
زیتون کے پہاڑ پر ہیکل کے سامھنے بیٹھا تھا پطرس اور یعقوب اور یوحنا
اور اندریاس نے نرالے میں اُس سے پوچھا (۴) ہم سے کہہ کہ یہہ کب
ہوگا اور اُس وقت کا جب یہہ سب کچھہ پورا ہوگا کیا نشان ہی
(۵) یسوع نے جواب میں اُنھیں کہنا شروع کیا ہوشیار رہو کہ تمھیں کوئی
گمراہ نکرے (۶) کیونکہ بہتیرے میرا نام لیکے آوینگے اور کہینگے کہ میں
وہی ہوں اور بہتوں کو گمراہ کرینگے (۷) اور جب تم لڑائیاں اور لڑائیوں
کی افواہیں سنو مت گھبرائیو کیونکہ اُن چیزوں کا واقع ہونا ضرور ہی
لیکن آخر ابھی نہیں ہوگا (۸) کیونکہ قوم قوم پر اور بادشاہت بادشاہت
پر چڑھیگی اور کتنی جگہوں میں زلزلے ہونگے اور کال پڑینگے اور فساد
اُٹھینگے یہہ مصیبتوں کا شروع ہی * (۹) پر تم آپ سے خبردار رہو کیونکہ
وے تمھیں مجلسوں کے حوالے کرینگے اور عبادتخانوں میں تم مار کھاؤگے
اور حاکموں اور بادشاہوں کے آگے میرے واسطے حاضر کیئے جاؤگے تاکہ اُن
پر گواہی ہو (۱۰) لیکن ضرور ہی کہ پہلے سب قوموں کے آگے اِنجیل کی
منادی ہو (۱۱) پر جب تمھیں لے جاکے حوالے کریں آگے سے فکر نہ کرو کہ
ہم کیا کہینگے اور نہ سوچو بلکہ جو کچھہ اُس گھڑی تمھیں بتایا جاوے وہی
کہیو کیونکہ کہنیوالے تم نہیں ہو بلکہ روح قدس ہی (۱۲) بھائی بھائی کو
اور باپ بیٹے کو قتل کے واسطے پکڑوائیگا اور لڑکے ما باپ کا سامھنا کرکے
اُنھیں مروا ڈالینگے (۱۳) اور میرے نام کے سبب سے سب تمھارے
دشمن ہونگے پر جو کوئی آخر تک صبر کریگا وہی نجات پاویگا * (۱۴) جس
وقت تم اُس خراب کرنیوالی مکروہ چیز کو جس کا دانیایل نبی نے ذکر
کیا اُس جگہہ میں جہاں اُسکا کھڑا ہونا روا نہیں دیکھو (جو پڑھتا ہی سو
سمجھہ لے) تب وے جو یہودیہ میں ہوں پہاڑوں پر بھاگیں (۱۵) اور وہ
جو کوٹھے پر ہو گھر میں نہ اُترے اور اپنے گھر سے کوئی چیز نکالنے کے
لیئے نہ جائے (۱۶) اور جو کھیت میں ہی اپنی پوشاک اُٹھانے کے لیئے
پیچھے نہ پھرے (۱۷) اور اُن پر جو اُن دنوں میں حاملہ ہوں اور اُن پر
جو دودھہ پلاتیاں ہوں افسوس ہی (۱۸) اور دعا مانگو کہ تمھارا بھاگنا

ای اُستاد تو نے سچ کہا کیونکہ خدا ایک ہی اُسکے سوا اور کوئی نہیں
(۳۳) اور اُسکو سارے دل سے اور ساری عقل سے اور ساری جان سے اور سارے
زور سے پیار کرنا اور اپنے پڑوسی سے اپنے برابر محبت رکھنا سب سوختنی
قربانیوں اور ذبیحوں سے بہتر ہی (۳۴) جب یسوع نے دیکھا کہ اُس نے
دانائی سے جواب دیا تو اُس سے کہا تو خدا کی بادشاہت سے دور نہیں
اور بعد اُسکے کسی نے جرأت نہ کی کہ اُس سے سوال کرے ۔ (۳۵) پھر
یسوع ہیکل میں تعلیم کرتے ہوئے کہنے لگا کہ فقیہہ کیونکر کہتے ہیں کہ مسیح
داؤد کا بیٹا ہی (۳۶) کیونکہ داؤد آپ ہی روح قدس کے بتانے سے کہتا
ہی کہ خداوند نے میرے خداوند کو کہا تو میرے دہنے ہاتھ بیٹھ جب تک
میں تیرے دشمنوں کو تیرے پاؤں رکھنے کی چوکی کروں (۳۷) داؤد تو
آپ ہی اُسے خداوند کہتا ہی پھر وہ اُسکا بیٹا کیونکر ہی اور عوام خوشی
سے اُسکی سنتے تھے ۔ (۳۸) اُسنے اپنی تعلیم میں اُنہیں کہا فقیہوں سے
ہوشیار رہو جو لمبے جامے پہنکے سیر کرنا اور بازاروں میں سلاموں کو
(۳۹) اور عبادت خانوں میں صدر کرسیوں کو اور ضیافتوں میں اونچی جگہوں
کو چاہتے ہیں (۴۰) وے بیواؤں کے گھروں کو نگلتے ہیں اور مکر سے نماز کو
طول دیتے ہیں اُنہیں زیادہ سزا ہوگی ۔ (۴۱) پھر یسوع بیت المال کے
سامنے بیٹھکر دیکھ رہا تھا کہ لوگ بیت المال میں پیسے کسطرح ڈالتے
ہیں اور بہت دولتمندوں نے بہت کچھ ڈالا (۴۲) اور ایک غریب بیوہ
نے آکے دو دمڑی یعنے ایک ادھیلا اُس میں ڈالا (۴۳) تب اُسنے اپنے
شاگردوں کو بلکے اُنہیں کہا میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ اِس کنگال بیوہ نے
اُن سب سے جو بیت المال میں ڈالتے ہیں زیادہ ڈالا ہی (۴۴) کیونکہ
سبھوں نے اپنے بہت مال میں سے کچھ ڈالا پر اُسنے اپنی غریبی سے جو
کچھ کہ اُسکا تھا اپنی ساری پونجی ڈالی ۔

۱۳ باب

(۱) جب وہ ہیکل سے نکلا جاتا تھا اُسکے شاگردوں میں سے ایک نے
اُس سے کہا اے اُستاد دیکھ یہ کیسے بڑے پتھر اور کیسی عمارتیں

اُن سے پوچھا کہ یہہ کس کي صورت اور کس کا سکّہ ھی اُنہوں نے کہا قیصر کا" (۱۷) یسوع نے جواب میں اُنھیں کہا جو چیزیں قیصر کي ھیں قیصر کو اور جو چیزیں خدا کي ھیں خدا کو دو تب وے اُس سے حیران ھوئے * (۱۸) پھر صدوقي جو قیامت کا اِنکار کرتے ھیں اُس پاس آئے اور اُنہوں نے اُس سے سوال کرکے کہا کہ (۱۹) ای اُستاد ھمارے لیئے موسیٰ نے لکھا ھی کہ اگر کسي کا بھائي مر جاے اور اُسکي جورو رھے اور فرزند نہو تو اُسکا بھائي اُسکي جورو کو لیوے تاکہ اپنے بھائي کے لیئے اولاد پیدا کرے (۲۰) اب سات بھائي تھے پہلے نے جورو کي اور بےاولاد مر گیا (۲۱) تب دوسرے نے اُسے لیا اور مر گیا اُسکا بھي کوئي فرزند نہ رھا اور اُسي طرح سے تیسرے نے (۲۲) یونہیں ساتوں نے اُسے لیا اور اولاد نہیں چھوڑ گئے سب کے پیچھے وہ عورت بھي مر گئي (۲۳) قیامت میں جب وے اُٹھینگے وہ اُنمیں سے کس کي جورو ھوگي کیونکہ وہ ساتوں کي جورو ھوئي تھي (۲۴) یسوع نے جواب میں اُنھیں کہا کہ کیا تم اِس سبب سے بھول میں نہیں پڑے ھو کہ تم نہ نوشتونکو نہ خدا کي قدرت کو جانتے ھو (۲۵) کیونکہ جب مُردے اُٹھینگے تو وے نہ بیاہ کرینگے نہ بیاھے جائینگے بلکہ جیسے فرشتے جو آسمان پر ھیں ویسے ھونگے (۲۶) اور مُردوں کے جي اُٹھنے کي بابت کیا تم نے موسیٰ کي کتاب میں نہیں پڑھا کہ خدا نے جھاڑي میں سے اُس سے کیونکر کہا کہ میں ابیرھام کا خدا اور اِضحاق کا خدا اور یعقوب کا خدا ھوں (۲۷) وہ مُردوں کا خدا نہیں بلکہ زندوں کا خدا ھي پس تم بڑي غلطي کرتے ھو * (۲۸) تب فقیھوں میں سے ایک جسنے اُنکا سوال و جواب سنکے سمجھا کہ اُسنے اُنھیں خوب جواب دیا پاس آیا اور اُس سے پوچھا کہ سب حکموں میں اول کون ھی (۲۹) یسوع نے اُس سے جواب میں کہا کہ سب حکموں میں اول یہہ ھی کہ ای اِسراایل سن وہ خداوند جو ھمارا خدا ھی ایک ھي خداوند ھی (۳۰) اور تو خداوند کو جو تیرا خدا ھي اپنے سارے دل سے اور اپني ساري جان سے اور اپني ساري عقل سے اور اپنے سارے زور سے پیار کر اول حکم یہي ھی (۳۱) اور دوسرا جو اُسکي مانند ھی یہہ ھی کہ تو اپنے پڑوسي کو اپنے برابر پیار کر اِنسے بڑا اور کوئي حکم نہیں ھی (۳۲) تب اُس فقیہہ نے اُس سے کہا کیا خوب

میں بھی تم سے نہیں کہتا کہ میں کس اختیار سے یہ کام کرتا ہوں *

۱۲ باب

(۱) پھر وہ انہیں تمثیلوں میں کہنے لگا کہ ایک شخص نے انگور کا باغ لگایا اور اُسکی چاروں طرف کھیرا اور کولہو کی حفر کھودی اور ایک برج بنایا اور اُسے باغبانوں کو سپرد کرکے پردیس گیا (۲) پھر موسم میں اُسنے ایک نوکر کو باغبانوں پاس بھیجا تاکہ وہ باغبانوں سے انگور کے باغ کے پھل میں سے کچھ لے (۳) انہوں نے اُسے پکڑکے مارا اور خالی ہاتھ بھیجا (۴) اُسنے دوبارہ ایک اور نوکر کو اُن پاس بھیجا انہوں نے اُسپر پتھر پھینکے اُسکا سر پھوڑا اور بےحرمت کرکے پھیر بھیجا (۵) پھر اُسنے ایک اور کو بھیجا انہوں نے اُسے قتل کیا پھر اور بہتیروں کو اُن میں سے بعضوں کو پیٹا اور بعضوں کو مار ڈالا (۶) اب اُسکا ایک ہی بیٹا تھا جو اُسکا پیارا تھا آخر کو اُسنے اُسے بھی اُن پاس یہ کہکے بھیجا کہ وے میرے بیٹے سے دبینگے (۷) لیکن اُن باغبانوں نے آپس میں کہا یہ وارث ہی آؤ ہم اُسے مار ڈالیں تو میراث ہماری ہو جائیگی (۸) اور انہوں نے اُسے پکڑکے قتل کیا اور انگور کے باغ کے باہر پھینک دیا (۹) پس باغ کا مالک کیا کریگا وہ آویگا اور اُن باغبانوں کو ہلاک کرکے انگور کا باغ اوروں کو دیگا (۱۰) کیا تم نے یہ نوشتہ نہیں پڑھا کہ وہ پتھر جسے معماروں نے ناپسند کیا وہی کونے کا سرا ہوا (۱۱) یہ خداوند کی طرف سے ہوا اور ہماری نظروں میں عجیب ہے (۱۲) تب انہوں نے چاہا کہ اُسے پکڑلیں پر لوگوں سے ڈرتے تھے کیونکہ وے سمجھ گئے تھے کہ اُسنے یہ تمثیل اُن پر کہی اور وے اُسے چھوڑکے چلے گئے ٭ (۱۳) پھر انہوں نے بعض فریسیوں اور ہیرودیوں کو اُس پاس بھیجا کہ اُسے اُسکی باتوں سے پھندے میں ڈالیں (۱۴) اور جب وے آئے تو اُس سے کہا اے اُستاد ہم جانتے ہیں کہ تو سچا ہے اور تجھکو کسی کی پروا نہیں کیونکہ تو لوگوں کی طرفداری نہیں کرتا بلکہ خدا کی راہ راستی سے بتاتا ہے قیصر کو جزیہ دینا روا ہے یا نہیں (۱۵) ہم دیں یا نہ دیں اُسنے اُن کا مکر سمجھکے انہیں کہا تم مجھے کیوں آزماتے ہو ایک دینار مجھے لا کے دکھاؤ کہ میں دیکھوں (۱۶) وے لے آئے تب اُسنے

کے تختے اور کبوتر بیچنیوالوں کی چوکیاں اُلٹ دیں (۱۶) اور کسی کو ہیکل
میں ہوکے برتن لیجانے نہ دیا (۱۷) اور اُنہیں یہہ کہکے سمجھایا کیا یہہ نہیں
لکھا ہی کہ میرا گھر سب قومونکے لیئے عبادت خانہ کہلائیگا لیکن تمنے اُسے
چوروں کا غار بنایا ہی (۱۸) فقیہوں اور سردار کاہنوں نے یہہ سنا اور فکر میں
تھے کہ اُسے کسی طرح جان سے ماریں کیونکہ اُس سے ڈرتے تھے اِسلیئے
کہ سب لوگ اُسکی تعلیم سے دنگ ہو گئے تھے (۱۹) اور جب شام
ہوئی وہ شہر سے باہر گیا * (۲۰) اور صبح کو جب وے اُدھر سے گذرے تو
دیکھا کہ وہ انجیر کا درخت جڑ سے سوکھ گیا (۲۱) تب پطرس نے یاد
کرکے اُس سے کہا ای ربّی دیکھ انجیر کا یہہ درخت جسپر تو نے لعنت کی
تھی سوکھ گیا ہی (۲۲) یسوع نے جواب میں اُنہیں کہا خدا پر اِعتقاد
رکھو کہ (۲۳) میں تم سے سچ کہتا ہوں جو کوئی اِس پہاڑ کو کہے اُٹھ اور
دریا میں گر پڑ اور اپنے دل میں شک نہ لاوے بلکہ یقین کرے کہ یہہ باتیں
جو وہ کہتا ہی ہو جائینگی تو جو کچھہ وہ کہیگا سو ہوگا (۲۴) اِسلیئے
میں تم سے کہتا ہوں کہ دعا میں جو کچھہ تم مانگتے ہو یقین لاؤ کہ ملیگا
تو تم پاؤگے (۲۵) اور جب کہ تم دعا کے لیئے کھڑے ہوتے ہو اگر تمہیں
کسی پر کچھہ شکایت ہو تو اُسے معاف کرو تاکہ تمہارا باپ بھی جو آسمان
پر ہی تمہارے قصوروں کو معاف کرے (۲۶) اور اگر تم معاف نہ کروگے تو
تمہارا باپ جو آسمان پر ہی تمہارے قصور بھی معاف نہ کریگا * (۲۷) وے
پھر یروسلم میں آئے جب وہ ہیکل میں پھرتا تھا سردار کاہن اور فقیہہ اور
بزرگ اُسکے پاس آئے (۲۸) اور اُس سے کہا کہ تو کس اِختیار سے یہہ کام
کرتا ہی اور کسنے تجھے اِختیار دیا کہ یہہ کام کرے (۲۹) تب یسوع نے
جواب میں اُنہیں کہا کہ میں بھی تم سے ایک بات پوچھتا ہوں تم جواب
دو تو میں تمہیں بتاؤنگا کہ میں کس اِختیار سے یہہ کام کرتا ہوں (۳۰) یوحنا
کا بپتسمہ آسمان سے تھا یا اِنسان سے مجھے جواب دو (۳۱) تب وے
آپس میں سوچکے کہنے لگے کہ اگر ہم کہیں آسمان سے تو وہ کہیگا پھر تم
کیوں اُسپر اِیمان نہیں لائے (۳۲) اور اگر ہم کہیں اِنسان سے تو لوگوں سے
ڈرتے اِسلیئے کہ سب یوحنا کو نبی برحق جانتے تھے (۳۳) تب اُنھوں نے
یسوع سے جواب میں کہا ہم نہیں جانتے یسوع نے جواب میں اُنہیں کہا

ایمان نے تجھے بچایا وونہیں اُس نے آنکھیں پائیں اور راہ میں یسوع کے پیچھے چلا ۔

۱۱ باب

(۱) جب وے یروشلم کے نزدیک زیتون کے پہاڑ کے پاس بیت فگا اور بیت عنیا میں آئے اُسنے اپنے شاگردوں میں سے دو کو بھیجا (۲) اور اُنسے کہا کہ اُس بستی میں جو تمہارے سامہنے ہی جاؤ اور جب تم اُسمیں داخل ہوگے ایک گدھی کے بندھے ہوئے بچے کو پاؤگے جسپر کبھی کوئی سوار نہیں ہوا اُسے کھولکے لے آؤ (۳) اور اگر کوئی شخص تمہیں کہے کہ تم یہہ کیوں کرتے ہو تم کہیو خداوند کو اُسکی ضرورت ہی تو وہ فی الفور اُسے یہاں بھیج دیگا (۴) وے گئے اور اُس بچے کو دروازہ کے نزدیک باہر بندھا ہوا جہاں دوراہا تھا پایا اور اُسے کھولا (۵) بعضوں نے اُنمیں سے جو وہاں کھڑے تھے اُنہیں کہا یہہ کیا کرتے ہو کہ گدھی کے بچے کو کھولتے ہو (۶) اُنہوں نے جیسا یسوع نے فرمایا تھا کہا تب اُنہوں نے اُنکو جانے دیا (۷) وے اُس گدھی کے بچے کو یسوع پاس لائے اور اپنے کپڑے اُسپر ڈال دیئے اور وہ اُسپر سوار ہوا (۸) اور بہتوں نے اپنی پوشاک کو راہ میں بچھایا اور اوروں نے درختوں کی ڈالیاں کاٹکے راہ میں بتھرائیں (۹) اور وے جو آگے پیچھے جاتے تھے پکارکے کہتے تھے کہ ہوشعنا مبارک وہ جو خداوند کے نام پر آتا ہی (۱۰) ہمارے باپ داؤد کی بادشاہت جو خداوند کے نام سے آتی ہی مبارک عالم بالا میں ہوشعنا (۱۱) یسوع یروشلم میں داخل ہوا اور ہیکل میں آیا اور جب چاروں طرف سب چیزوں پر ملاحظہ کیا وہ اُن بارہوں کے ساتھ بیت عنیا کو گیا کیونکہ شام کا وقت تھا ۔ (۱۲) صبح کو جب وے بیت عنیا سے باہر آئے اُسکو بھوکھ لگی (۱۳) اور دور سے انجیر کا ایک درخت پتوں سے لدا ہوا دیکھکے یہ گیا کہ شاید اُسمیں کچھ پاوے جب وہ اُس پاس آیا تو پتوں کے سوا کچھ نہ پایا کیونکہ انجیر کا موسم نہ تھا (۱۴) تب یسوع نے اُس سے جواب کرکے کہا کوئی تجھسے پھل کبھی نہ کھاوے اور اُسکے [illegible] (۱۵) وے یروشلم میں آئے اور یسوع ہیکل میں داخل [illegible] بیچتے [illegible] لیتے تھے باہر نکالنے لگا اور صرافوں

قتل کرینگے اور وہ تیسرے دن جي اُٹھیگا * (۳۵) تب زبدي کے بیٹوں یعقوب اور یوحنا نے اُس پاس آکے کہا ای اُستاد هم چاهتے هیں که جو کچھ هم مانگیں تو همارے لیئے کرے (۳۶) اُسنے اُنسے کہا تم کیا چاهتے هو که میں تمهارے لیئے کروں (۳۷) اُنهوں نے اُس سے کہا همکو بخش که تیرے جلال میں هم ایک تیرے دهنے هاتھ اور دوسرا تیرے بائیں هاتھ بیٹهیں (۳۸) تب یسوع نے اُنهیں کہا تم نهیں جانتے که کیا مانگتے هو کیا وہ پیالہ جو میں پیئے پر هوں تم پي سکتے هو اور وہ بپتسمہ جو میں پانے پر هوں تم پا سکتے هو (۳۹) اُنهوں نے اُس سے کہا که هم سکتے هیں یسوع نے اُنهیں کہا تم تو وہ پیالہ جو میں پیتا هوں پیوگے اور وہ بپتسمہ جو میں پانے پر هوں پاؤگے (۴۰) لیکن میرے دهنے اور بائیں هاتھ کسي کو بیٹهنے دینا میرا کام نهیں مگر اُنکو جنکے لیئے یہہ طیار کیا گیا هی (۴۱) جب اُن دسوں نے سنا تو وے یعقوب اور یوحنا پر خفا هونے لگے (۴۲) تب یسوع نے اُنهیں اپنے پاس بلایا اور اُنهیں کہا تم جانتے هو که وے جو غیرقوموں کے سردار کہلاتے هیں اُنپر خاوندي کرتے هیں اور اُنکے بزرگ اُنپر حکومت کرتے هیں (۴۳) پر تم میں ایسا نہ هوگا بلکہ جو تم میں بڑا هوا چاهے تمهارا خادم هوگا (۴۴) اور تم میں سے جو کوئي سردار هوا چاهے وہ سب کا بندہ هوگا (۴۵) کیونکہ اِبن آدم بهي نهیں آیا که اُسکي خدمت کي جاوے بلکہ آپ خدمت کرے اور اپني جان بهتوں کے لیئے کفارے میں دیوے * (۴۶) پهر وے یریحو میں آئے اور جب وہ اور اُسکے شاگرد اور ایک بڑي بهیڑ یریحو سے نکلتي تهي طمئي کا بیٹا برطمئي جو اندها تها راہ کے کنارے بیٹها هوا بهیکہ مانگتا تها (۴۷) اور یہہ سنکر که وہ یسوع ناصري هی چِلّانے اور کہنے لگا ای داؤد کے بیٹے یسوع مجهپر رحم کر (۴۸) اور هرچند بهتوں نے اُسے ڈانٹا که چپ رهے پر وہ اور بهي زیادہ چِلّایا که ای داؤد کے بیٹے مجهپر رحم کر (۴۹) تب یسوع نے کهڑے هوکے حکم کیا که اُسے بلاؤ اُنهوں نے اُس اندهے کو یہہ کهکے بلایا که خاطر جمع رکھ اُٹھ وہ تجهے بلاتا هی (۵۰) وہ اپنا کپڑا پهینککے اُٹها اور یسوع پاس آیا (۵۱) یسوع نے مخاطب هوکے اُس سے کہا که تو کیا چاهتا هی که میں تیرے لیئے کروں اُس اندهے نے اُس سے کہا ای ربي یہہ که میں اپني آنکهیں پاؤں (۵۲) یسوع نے اُس سے کہا جا تیرے

دے اپنے ما باپ کی عزت کر (۲۰) اُس نے جواب میں کہا ای اُستاد
میں نے جوانی سے اِن سب کو مانا ہی (۲۱) تب یسوع نے اُسپر نگاہ
کرکے اُسے پیار کیا اور اُس سے کہا ایک چیز تجھ میں باقی ہی جا اور
جو کچھ تیرا ہو بیچ ڈال اور غریبوں کو دے تو تو آسمان پر خزانہ پاویگا
اور اِدھر آ اور صلیب اُٹھاکے میرے پیچھے ہولے (۲۲) وہ اُس بات
سے اُداس ہوا اور غم کھاتا ہوا چلا گیا کیونکہ بڑا مالدار تھا ۔ (۲۳) تب
یسوع نے چاروں طرف نظر کرکے اپنے شاگردوں سے کہا خدا کی
بادشاہت میں دولتمند کا داخل ہونا کیا ہی مشکل ہی (۲۴) شاگرد
اُس کی باتوں سے حیران ہوئے تب یسوع نے پھر جواب میں اُنہیں
کہا ای لڑکو جو لوگ دولت پر بھروسا رکھتے ہیں اُنکے لیئے خدا کی
بادشاہت میں داخل ہونا کیا ہی مشکل ہی (۲۵) کہ سوئی کے ناکے
سے اُونٹ کا جانا خدا کی بادشاہت میں دولتمند کے داخل ہونے سے
آسان ہی (۲۶) وے بہت ہی حیران ہوکے آپس میں کہنے لگے پھر کون
نجات پا سکتا ہی (۲۷) یسوع نے اُن کی طرف نگاہ کرکے کہا کہ اِنسان
کے نزدیک ناممکن ہی پر خدا کے نزدیک نہیں کیونکہ خدا کے نزدیک سب
کچھ ہو سکتا ہی ۔ (۲۸) تب پطرس اُس سے کہنے لگا دیکھ ہم نے سب
کچھ چھوڑا اور تیرے پیچھے ہو لیئے (۲۹) یسوع نے جواب میں کہا میں
تم سے سچ کہتا ہوں ایسا کوئی نہیں جسنے گھر یا بھائیوں یا بہنوں یا باپ یا ما
یا جورو یا لڑکے بالوں یا کھیتونکو میرے اور اِنجیل کے لیئے چھوڑ دیا ہی (۳۰) جو
باسمل اِس جہان میں سو گنا نہ پاوے گھر اور بھائی اور بہن اور ما اور
لڑکے اور کھیت تصدیعوں کے ساتھ اور آنیوالے جہان میں ہمیشہ کی زندگی
پاویگا (۳۱) لیکن بہتیرے جو اگلے ہیں پچھلے اور جو پچھلے اگلے ہونگے ۔
(۳۲) اور جب وے راہ میں ہوکے یروشلم کو جاتے تھے یسوع اُن سے آگے
بڑھا تب وے حیران ہوئے اور پیچھے چلتے چلتے بہت ڈر گئے اور پھر بارہونکو
لیکے جو کچھ اُسپر ہونیوالا تھا اُن سے کہنے لگا کہ (۳۳) دیکھو ہم یروشلم کو
جاتے ہیں اور اِبن آدم سردار کاہنوں اور فقیہوں کے حوالے کیا جائیگا اور
وے اُسکے قتل کا حکم دینگے اور اُسے غیرقوموں کے حوالے کرینگے (۳۴) اور
وے اُس سے ہنسی کرینگے اور اُسے کوڑے مارینگے اور اُسپر تھوکینگے اور اُسے

۱۰ باب

(۱) پھر وہ وہاں سے اُٹھکر یردن کے پار یہودیہ کي سرحدوں میں آیا اور لوگ اُس پاس پھر جمع ہوئے اور وہ اپنے دستور کے موافق پھر اُنہیں تعلیم کرنے لگا * (۲) اور فریسیوں نے اُس پاس آکے اِمتحان کي راہ سے اُس سے پوچھا کیا روا ھی کہ مرد جورو کو طلاق دے (۳) اُس نے اُنہیں جواب میں کہا کہ موسیٰ نے تمھیں کیا حکم دیا (۴) وے بولے موسیٰ نے تو اِجازت دي ھي کہ طلاق‌نامہ لکھکے طلاق دیں (۵) تب یسوع نے جواب دیا اور اُنہیں کہا اُس نے تمھاري سختدلي کے سبب سے تمھارے لیئے یہہ حکم لکھا (۶) لیکن خلقت کي اِبتدا سے تو خدا نے اُنہیں ایک نر اور ایک مادہ بنایا (۷) اِس سبب سے مرد اپنے ما باپ کو چھوڑیگا اور اپني جورو سے ملا رھیگا (۸) اور وے دونوں ایک تن ھونگے سو وے اب دو تن نہیں بلکہ ایک تن ھیں (۹) پس جسے خدا نے جوڑا ھي آدمي جدا نہ کرے (۱۰) اور گھر میں ھوکے اُس کے شاگردوں نے اُس سے اِس بات کي بابت پوچھا (۱۱) اُس نے اُنہیں کہا جو کوئي جورو کو چھوڑے اور دوسري سے بیاہ کرے تو اُسکي نسبت زنا کرتا ھی (۱۲) اور اگر جورو اپنے شوھر کو چھوڑ دے اور دوسرے سے بیاھي جائے تو وہ بھي زنا کرتي ھی ** (۱۳) پھر وے لڑکوں کو اُس پاس لائے تاکہ وہ اُنہیں چھوئے پر شاگردوں نے اُن لانیوالونکو ڈانٹا (۱۴) یسوع یہہ دیکھکے ناخوش ھوا اور اُنہیں کہا لڑکوں کو میرے پاس آنے دو اور اُنہیں منع نہ کرو کیونکہ خدا کي بادشاھت ایسوں ھي کي ھی (۱۵) میں تم سے سچ کہتا ھوں جو کوئي خدا کي بادشاھت کو چھوٹے لڑکے کي طرح قبول نہ کرے وہ اُس میں داخل نہ ھوگا (۱۶) پھر اُس نے اُنہیں اپني گود میں لیا اور اُن پر ھاتھہ رکھکے اُنہیں برکت دي * (۱۷) اور جب وہ راہ میں چلا جاتا تھا ایک شخص اُس پاس دوڑتا آیا اور اُس کے آگے گھٹنے ٹیککے اُس سے پوچھا ای نیک اُستاد میں کیا کروں تاکہ ھمیشہ کي زندگي کا وارث ھوں (۱۸) یسوع نے اُس سے کہا تو مجھے نیک کیوں کہتا ھی کہ نیک کوئي نہیں مگر ایک یعنے خدا (۱۹) تو حکموں کو جانتا ھي زنا نہ کر خون نہ کر چوري نہ کر جھوٹھي گواھي نہ دے فریب نہ

اُنکے بیچ میں کھڑا کیا اور جب اُسے گودی میں لیا تھا اُنسے کہا (۳۷) جو
کوئی میرے نام کے لیلے ایسے لڑکوں میں سے ایک کو قبول کرے مجھے قبول
کرتا ہی اور جو کوئی مجھے قبول کرتا ہی نہ مجھے بلکہ اُسے جسنے مجھے
بھیجا ہی قبول کرتا ہی * (۳۸) یُحنا نے اُسے جواب دیکے کہا ای
اُستاد ہم نے ایک کو تیرے نام سے دیووں کو نکالتے دیکھا اور وہ ہمارا پیرو نہیں
اور ہم نے اُسے منع کیا کیونکہ وہ ہماری پیروی نہیں کرتا (۳۹) تب یسوع
نے کہا اُسے منع نہ کرو کیونکہ ایسا کوئی نہیں جو میرا نام لیکے کوئی کرامات
کرے اور مجھے جُراُ برا کہہ سکے (۴۰) وہ جو ہمارا مخالف نہیں ہماری
طرف ہی (۴۱) اِسلیلے کہ جو کوئی میرے نام پر ایک پیالہ پانی تمہیں
اِسواسطے کہ تم مسیح کے ہو پینے کو دے میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ وہ اپنا
اجر کبھی نہ کھولیگا (۴۲) اور جو کوئی اِن چھوٹوں میں سے جو مجھپر
اِیمان لاتے ہیں ایک کو ٹھوکر کھلاوے اُسکے لیلے بہتر تھا کہ چکی کا پاٹ
اُسکے گلے میں باندھا جاوے اور وہ سمندر میں ڈالا جاوے (۴۳) اور اگر تیرا
ہاتھ تجھے ٹھوکر کھلاوے تو اُسے کاٹ ڈال کہ زندگی میں لنگڑا داخل ہونا
تیرے لیلے اُس سے بہتر ہی کہ دو ہاتھ رکھتے ہوئے جہنم کے بیچ اُس آگ
میں جو کبھی نہیں بجھتی ڈالا جائے (۴۴) جہاں اُنکا کیڑا نہیں مرتا
اور آگ نہیں بجھتی (۴۵) اور اگر تیرا پاؤں تجھے ٹھوکر کھلاوے اُسے کاٹ
ڈال کیونکہ زندگی میں لنگڑا داخل ہونا تیرے لیلے اُس سے بہتر ہی کہ
دو پاؤں رکھتے ہوئے جہنم کے بیچ اُس آگ میں جو کبھی نہیں بجھتی ڈالا
جاوے (۴۶) جہاں اُنکا کیڑا نہیں مرتا اور آگ نہیں بجھتی (۴۷) اور
اگر تیری آنکھ تجھے ٹھوکر کھلاوے اُسے نکال ڈال کہ خدا کی بادشاہت
میں کانا داخل ہونا تیرے لیلے اُس سے بہتر ہی کہ دو آنکھیں رکھتے ہوئے
جہنم کی آگ میں ڈالا جاوے (۴۸) جہاں اُنکا کیڑا نہیں مرتا اور آگ
نہیں بجھتی (۴۹) کیونکہ ہر ایک شخص آگ سے نمکین کیا جائیگا اور
ہر ایک قربانی نمک سے نمکین کی جائیگی (۵۰) نمک اچھی چیز ہی
لیکن اگر نمک بےمزہ ہو جاوے تو کس سے اُسے مزیدار کروگے پس آپ میں
نمک رکھو اور آپس میں ملاپ کرو *

تیرے شاگردونسے کہا تہا کہ وے اُسے باہر کر دیں پر وے نکر سکے (۱۹) اُسنے اُسکے جواب میں کہا ای بےایمان قوم میں کب تک تمہارے ساتہہ رہوں میں کب تک تمہاري برداشت کروں اُسے میرے پاس لاؤ (۲۰) وے اُسے اُس پاس لائے اور جب اُسنے اُسے دیکہا فيالفور روح نے اُسے اینٹہایا اور وہ زمین پر گرا اور کف بہر لاکے لوٹنے لگا (۲۱) تب اُسنے اُسکے باپ سے پوچہا کتني مُدّت سے یہہ اِسکو ہوا وہ بولا بچپن سے (۲۲) اور بہت بار اُسے آگ میں اور پاني میں ڈالتي تہي تاکہ اُسے جان سے مارے پر اگر تو کچہہ کر سکتا ہی تو ہمپر رحم کرکے ہماري مدد کر (۲۳) یسوع نے اُسے کہا اگر تو ایمان لا سکے تو ایماندار کے لیئے سب کچہہ ہو سکتا ہی (۲۴) تب فيالفور اُس لڑکے کا باپ چلّایا اور آنسو بہاکے کہا ای خداوند میں ایمان لاتا ہوں تو میري بےایماني کا چارہ کر (۲۵) جب یسوع نے دیکہا کہ لوگ دوڑکے جمع ہوتے ہیں تو اُس ناپاک روح کو ملامت کرکے اُس سے کہا ای گونگي بہري روح میں تجھے حکم کرتا ہوں اِس سے باہر نکل اور اِسمیں پھر کبھي مت داخل ہو (۲۶) وہ چلّاکر اور اُسے بہت اینٹہاکر اُس سے نکل گئي اور وہ مُردہ سا ہو گیا ایسا کہ بہتوں نے کہا کہ وہ مر گیا (۲۷) تب یسوع نے اُسکا ہاتہہ پکڑکے اُسے اُٹہایا اور وہ اُٹہہ کہڑا ہوا (۲۸) اور جب وہ گہر میں آیا اُسکے شاگردوں نے خلوت میں اُس سے پوچہا کہ ہم اُسے کیوں نہ نکال سکے (۲۹) اُسنے اُنہیں کہا کہ یہہ جنس سوا دعا اور روزہ کے کسي اور طرح سے نکل نہیں سکتي * (۳۰) پھر وے وہاں سے روانہ ہوئے اور جلیل میں ہوکے گذر گئے اور اُسنے چاہا کہ کوئي نہ جانے (۳۱) اِسلیئے کہ اُسنے اپنے شاگردونکو سکہلایا اور اُنہیں کہا کہ اِبن آدم لوگونکے ہاتہہ میں گرفتار کروایا جاتا ہی اور وے اُسے قتل کرینگے اور وہ مارا جاکے تیسرے دن پھر جي اُٹہیگا (۳۲) لیکن اُنہوں نے یہہ بات نہ سمجہي اور اُس سے پوچھنے میں ڈرے * (۳۳) پھر وہ کفرناحم میں آیا اور گہر میں پہنچکے اُنسے پوچہا کہ تم راستے میں باہم کیا بحث کرتے تہے (۳۴) پر وے چُپ رہے اِسلیئے کہ وے راہ میں ایک دوسرے سے بحث کرتے تہے کہ ہم میں سے بڑا کون ہی (۳۵) پھر اُسنے بیٹہکے اُن بارہ کو بلایا اور اُنہیں کہا اگر کوئي چاہے کہ پہلے درجہ کا ہو وہ سب میں پچھلا اور سب کا خادم ہوگا (۳۶) اور ایک چھوٹے لڑکے کو لیکے

نے پطرس اور یعقوب اور یوحنا کو ساتھ لیا اور انہیں ایک اونچے پہاڑ
پر الگ لے گیا اور اُن کے آگے اُس کی صورت بدل گئی ۔(۳) اور اُسکی
پوشاک چمکتی اور بہت سفید برف کی طرح ہو گئی کہ دنیا
میں کوئی دھوبی سفید نہ کر سکے (۴) تب ایلیاس موسیٰ کے ساتھ
انہیں دکھائی دیا اور وے یسوع سے گفتگو کرتے تھے (۵) پطرس نے
مخاطب ہوکر یسوع سے کہا کہ ای اُستاد ہمارے لیئے بہتر ہی کہ یہاں
رہیں اور تین ڈیرے بناویں ایک تیرے اور ایک موسیٰ کے اور ایک ایلیاس
کے لیئے (۶) کیونکہ وہ نہ جانتا تھا کہ کیا کہتا اِس لیئے کہ وے بہت ڈر
گئے تھے (۷) تب ایک بادل نے اُن پر سایہ کیا اور اُس بادل میں سے
ایک آواز آئی اور یہ کہتی تھی کہ یہ میرا پیارا بیٹا ہی اُس کی سنو
(۸) اور ایکایک انہوں نے اِدھر اُدھر نظر کرکے یسوع کے سوا کسی کو اپنے
ساتھ نہ دیکھا (۹) جب وے پہاڑ سے اُترتے تھے اُسنے انہیں حکم کیا
کہ جو کچھ تم نے دیکھا ہی جب تک کہ اِبن آدم مُردوں میں سے جی
نہ اُٹھے کسی سے نہ کہنا (۱۰) اور وے اُس کلام کو آپس ہی میں
رکھے چرچا کرتے تھے کہ مُردوں میں سے جی اُٹھنے کے کیا معنے ہیں ؟
(۱۱) پھر انہوں نے اُس سے کہا اور پوچھا کہ فقیہہ کیوں کہتے ہیں کہ
پہلے ایلیاس کا آنا ضرور ہی (۱۲) اُس نے جواب میں انہیں کہا کہ
ایلیاس تو پہلے آتا ہی اور سب کچھ بحال کرتا ہی اور اِبن آدم کے حق
میں بھی کیونکر لکھا ہی کہ وہ بہت سا رنج اُٹھاویگا اور حقیر کیا جاویگا
(۱۳) لیکن میں تم سے کہتا ہوں کہ ایلیاس تو آ چکا ہی اور جیسا اُسکے
حق میں لکھا گیا تھا اُنہوں نے جو کچھ کہ چاہا اُسکے ساتھ کیا ۔ (۱۴) اور
جب وہ اپنے شاگردوں کے پاس آیا اُنکی چاروں طرف بڑی بھیڑ اور فقیہوں
کو اُن سے بحث کرتے دیکھا (۱۵) اور فی الفور ساری بھیڑ اُسے دیکھکر بہت
حیران ہوئی اور اُس پاس دوڑکے اُسے سلام کیا (۱۶) تب اُسنے فقیہوں
سے پوچھا تم اُسے کیا بحث کرتے ہو (۱۷) ایک نے اُس بھیڑ میں سے
جواب دیا اور کہا ای اُستاد میں اپنے بیٹے کو جسمیں گونگی روح ہی
تیرے پاس لایا ہوں (۱۸) وہ جہاں کہیں اُسے پٹکتی ہی تک دیتی ہی اور
وہ کف مُنہ پر لاتا ہی اور اپنے دانت پیستا ہی اور وہ سوکھ جاتا ہی میں نے

کہکے گھر بھیجا کہ بستي میں نہ جا اور بستي میں کسي سے مت کہہ * (۲۷) تب یسوع اور اُس کے شاگرد قیصریہ فلپي کي بستیوں میں گئے اور راہ میں اُس نے اپنے شاگردوں سے پوچھا اور اُنہیں کہا کہ لوگ کیا کہتے ہیں کہ میں کون ہوں (۲۸) اُنہوں نے جواب دیا کہ یوحنا بپتسمہ دینیوالا اور بعضے اِلیاس اور بعضے نبیوں میں سے ایک (۲۹) پر اُس نے اُنہیں کہا تم کیا کہتے ہو کہ میں کون ہوں پطرس نے جواب میں اُس سے کہا تو تو مسیح ہی (۳۰) تب اُس نے اُنہیں تاکید کي کہ میري بابت کسي سے یہہ مت کہو (۳۱) پھر وہ اُنہیں سکھلانے لگا کہ ضرور ہی کہ اِبن آدم بہت سا دکھ اُٹھاوے اور وہ بزرگوں اور سردار کاہنوں اور فقیہوں سے رد کیا جائے اور مارا جائے اور تین روز کے پیچھے جي اُٹھے (۳۲) اور اُس نے یہہ بات صاف کہي تب پطرس اُسے الگ لے جاکے اُس پر جھنجھلانے لگا (۳۳) پر اُس نے پھرکے اور اپنے شاگردوں پر نگاہ کرکے پطرس پر جھنجھلایا اور کہا اے شیطان میرے سامنے سے دور ہو کیونکہ تو خدا کي چیزوں کي نہیں بلکہ اِنسان کي چیزوں کي فکر کرتا ہی * (۳۴) تب اُس نے اُن لوگوں کو اپنے شاگردوں کے ساتھہ پاس بلاکے اُن سے کہا جو کوئي میرے پیچھے آیا چاہے چاہیئے کہ وہ اپنے سے اِنکار کرے اور اپني صلیب کو اُٹھاکے میري پیروي کرے (۳۵) اِس لیئے کہ جو کوئي چاہتا کہ اپني جان بچاوے اُسے گنوائیگا پر جو کوئي میرے اور اِنجیل کے لیئے اپني جان کو گنوائیگا وہي اُسے بچاویگا (۳۶) کیونکہ اگر کوئي آدمي ساري دنیا کو حاصل کرے اور اپني جان کا نقصان اُٹھاوے تو اُسے کیا فائدہ ہوگا (۳۷) اور آدمي اپني جان کے بدلے میں کیا دیگا (۳۸) کیونکہ جو کوئي اِس زناکار اور خطاکار زمانے میں مجھسے اور میري باتوں سے شرمائیگا اِبن آدم بھي جب اپنے باپ کي حشمت سے پاک فرشتوں کے ساتھہ آویگا اُس سے شرمائیگا *

۹ باب

(۱) اُسنے اُنہیں کہا میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ اُن میں سے جو یہاں کھڑے ہیں بعضے ہیں کہ جب تک خدا کي بادشاہت قدرت سے آتي نہ دیکھیں موت کا مزہ نہ چکھینگے ** (۲) اور چھہ دن کے بعد یسوع

اکیلا چڑھ گیا اور جب شام ہوئي وہیں اکیلا رہا (٢٤) پر وہ کشتي اُس وقت دریا کے بیچ پہنچکر لہروں سے ڈگمگاتي تھي کیونکہ ہوا مخالف تھي (٢٥) اور رات کے پچھلے پہر یسوع دریا پر چلتا ہوا اُن پاس آیا (٢٦) جب شاگردوں نے اُسے دریا پر چلتے دیکھا وے گھبرا کے کہنے لگے یہہ بھوت ہی اور ڈر کے چلّائے (٢٧) وہیں یسوع نے اُنھیں کہا کہ خاطر جمع رکھو میں ہي ہوں مت ڈرو (٢٨) تب پطرس نے اُس سے جواب میں کہا ای خداوند اگر تو ہي ہی تو مجھے فرما کہ میں پاني پر چلکے تیرے پاس آؤں (٢٩) اُس نے کہا آ تب پطرس کشتي پر سے اُترکے پاني پر چلنے لگا کہ یسوع کے پاس جائے (٣٠) پر جب دیکھا کہ ہوا تیز ہی تو ڈرا اور جب ڈوبنے لگا چلّاکے کہا ای خداوند مجھے بچا (٣١) وہیں یسوع نے ہاتھہ بڑھکے اُسے پکڑ لیا اور اُس نے کہا ای کم اعتقاد تو کیوں شک لایا (٣٢) اور جب وے کشتي پر آئے ہوا تھم گئي (٣٣) اور اُنھوں نے جو کشتي پر تھے آکے اُسے سجدہ کرکے کہا تو سچ مچ خدا کا بیٹا ہی * (٣٤) پھر پار اُتر کے گنیسرت کے ملک میں پہنچے (٣٥) اور وہاں کے لوگوں نے اُسے پہچانکے اُس تمام گردنواح میں شہرت دي اور سب بیماروں کو اُس پاس لائے (٣٦) اور اُس کي منّت کي کہ فقط اُس کي پوشاک کا دامن چھوئیں اور جتنوں نے چھوا بالکل چنگے ہو گئے *

١٥ باب

(١) تب یروسلم کے فقیہوں اور فریسیوں نے یسوع پاس آکے کہا (٢) تیرے شاگرد کیوں بزرگوں کي روایتوں کو ٹال دیتے ہیں کہ روٹي کھانے کے وقت اپنے ہاتھہ نہیں دھوتے (٣) اُس نے اُنھیں جواب میں کہا کہ تم کس واسطے اپني روایتوں کے سبب خدا کا حکم ٹال دیتے ہو (٤) کیونکہ خدا نے فرمایا ہی کہ اپنے باپ کي عزت کر اور جو ما یا باپ پر لعنت کرے جان سے مارا جاے (٥) پر تم کہتے ہو کہ جو کوئي اپنے باپ یا ما کو کہے کہ جو کچھہ مجھے تجھہ کو دینا واجب تھا سو خدا کي نذر ہوا (٦) اور اپنے باپ یا ما کي عزت نہ کرے تو کچھہ مضایقہ نہیں پس تم نے اپني روایت سے خدا کے حکم کو باطل کیا (٧) ای ریاکارو

روا نہیں (۵) اور ہیرودیس نے چاہا کہ اُسے مار ڈالے پر عوام سے ڈرا
کیونکہ وے اُسے نبی جانتے تھے (۶) پر جب ہیرودیس کی سالگرہ لگی
ہیرودیاس کی بیٹی اُن کے درمیان ناچی اور ہیرودیس کو خوش کیا
(۷) چنانچہ اُس نے قسم کھا کے وعدہ کیا کہ جو کچھ تو مانگیگی میں
تجھے دونگا (۸) تب وہ جیسا اُس کی ما نے اُسے سکھا رکھا تھا بولی کہ
یوحنا بپتسمہ دینیوالے کا سر تھالی میں یہیں مجھے منگوا دے (۹) بادشاہ
دلگیر ہوا پر اُس قسم کے اور اُن کے سبب جو اُس کے ساتھ کھانے
بیٹھے تھے اُس نے حکم کیا کہ اُسے لا دیں (۱۰) تب اُس نے لوگوں
کو بھیجکر قیدخانہ میں یوحنا کا سر کٹوایا (۱۱) اور اُس کا سر تھالی
میں لاکے اُس لڑکی کو دیا وہ اپنی ما کے پاس لے آئی (۱۲) تب اُس کے
شاگردوں نے آکے لاش اُٹھائی اور اُسے گاڑا اور جاکے یسوع کو خبر دی *
(۱۳) جب یسوع نے سنا تو وہاں سے کشتی پر بیٹھکے الگ ایک ویرانہ میں
گیا لوگ یہہ سنکے شہروں سے نکلے اور خشکی کی راہ سے اُس کے پیچھے
ہو لیئے (۱۴) اور یسوع نے نکلکر ایک بڑی بھیڑ دیکھی اُن پر اُسے رحم آیا
اور جو اُن میں بیمار تھے اُنہیں چنگا کیا * (۱۵) اور جب شام ہوئی
اُس کے شاگردوں نے اُس پاس آکے کہا کہ جگہہ ویرانہ ہی اور شام ہو گئی
لوگوں کو رخصت کر کہ وے بستیوں میں جاکے اپنے واسطے کھانے کو مول
لیں (۱۶) یسوع نے اُن سے کہا اُن کا جانا کچھ ضرور نہیں تم اُنہیں کھانے
کو دو (۱۷) اُنہوں نے اُس سے کہا کہ یہاں ہمارے پاس پانچ روٹی اور دو
مچھلیوں کے سوا کچھ نہیں ہی (۱۸) وہ بولا کہ اُنہیں یہاں میرے پاس
لاؤ (۱۹) پھر اُس نے حکم کیا کہ لوگ گھاس پر بیٹھیں تب اُن پانچ
روٹی اور دو مچھلیوں کو لیا اور آسمان کی طرف دیکھکر برکت دی اور
روٹی توڑکے شاگردوں کو اور شاگردوں نے لوگوں کو دیں (۲۰) اور وے سب
کھاکے آسودہ ہوئے اور اُنہوں نے ٹکڑوں کی جو بچ رہے تھے بارہ ٹوکریاں بھری
اُٹھائیں (۲۱) اور وے جنہوں نے کھایا تھا سوا عورت اور لڑکوں کے قریب
پانچ ہزار کے مرد تھے * (۲۲) اور اُس دم یسوع نے اپنے شاگردوں کو تاکید
سے فرمایا کہ کشتی پر چڑھکے میرے آگے پار جاؤ جب تک میں لوگوں کو
رخصت کروں [illegible] لوگوں کو رخصت کرکے دعا کے لیئے پہاڑ پر

نے ایک بیشقیمت موتی پایا تو جاکے جو کچھ اُس کا تھا سب بیچ ڈالا اور اُسے مول لیا * (۴۷) پھر آسمان کی بادشاہت اُس جال کی مانند ھی جو دریا میں ڈالا گیا اور ہر طرح کی مچھلی سمیت لایا (۴۸) جب وہ بھر گیا اُسے کنارے کھینچ لائے اور بیٹھکے اچھی مچھلیاں برتنوں میں جمع کیں پر بُری پھینک دیں (۴۹) اِس جہان کے آخر میں ایسا ھی ھوگا فرشتے آوینگے اور راستبازوں میں سے شریروں کو الگ کرینگے (۵۰) اور اُنھیں جلتے تنور میں ڈال دینگے وھاں رونا اور دانت پیسنا ھوگا (۵۱) یسوع نے اُنھیں کہا تم یہہ سب سمجھے اُنھوں نے کہا ھاں خداوند (۵۲) تب اُس نے اُنھیں کہا ھر ایک فقیہہ جو آسمان کی بادشاہت کی تعلیم پا چکا اُس گھروالے کی مانند ھی جو اپنے خزانہ سے نئی اور پرانی چیزیں نکالتا ھی * (۵۳) اور ایسا ھوا کہ جب یسوع یہہ تمثیلیں کہہ چکا تو وھاں سے روانہ ھوا (۵۴) اور اپنے وطن میں آکے اُس نے اُن کے عبادتخانہ میں اُنھیں ایسی تعلیم دی کہ وے حیران ھوئے اور کہنے لگے کہ ایسی حکمت اور معجزے اُس نے کہاں سے پائے (۵۵) کیا یہہ بڑھئی کا بیٹا نہیں اور اُس کی ماں مریم نہیں کہلاتی اور اُسکے بھائی یعقوب اور یوسیس اور شمعون اور یہوداہ (۵۶) اور اُس کی سب بہنیں ھمارے ساتھ نہیں ھیں پس اُس نے یہہ سب کچھ کہاں سے پایا (۵۷) اُنھوں نے اُس سے ٹھوکر کھائی پر یسوع نے اُنھیں کہا کہ نبی اپنے وطن اور گھر کے سوا اور کہیں بےعزت نہیں ھی (۵۸) اور اُس نے اُن کی بےاعتقادی کے سبب وھاں بہت معجزے نہیں دکھائے *

۱۴ باب

(۱) اُس وقت ملک کی چوتھائی کے حاکم ھیرودیس نے یسوع کی شہرت سنی (۲) اور اپنے نوکروں سے کہا کہ یہہ یوحنا بپتسمہ دینیوالا ھی وھی مُردوں میں سے جی اُٹھا ھی اِس لیئے اُس سے معجزے ظاھر ھوتے ھیں * (۳) کہ ھیرودیس نے یوحنا کو ھیرودیاس کے سبب جو اُس کے بھائی فیلبوس کی جورو تھی گرفتار کیا اور باندھکے قیدخانہ میں ڈال دیا تھا (۴) اِس لیئے کہ یوحنا نے اُس سے کہا تھا کہ تجھے اُس کو رکھنا

ما اور اُس کے بھائی باہر کھڑے اُس سے بات کیا چاہتے تھے (۴۷) تب
کسی نے اُس سے کہا کہ دیکھ تیری ما اور تیرے بھائی باہر کھڑے تجھسے
بات کیا چاہتے ہیں (۴۸) پر اُس نے جواب میں خبر دینیوالے سے کہا
کون ہی میری ما اور کون ہیں میرے بھائی (۴۹) اور اپنا ہاتھ اپنے
شاگردوںکی طرف بڑھاکے کہا کہ دیکھ میری ما اور میرے بھائی (۵۰) کیونکہ
جو کوئی میرے باپ کی جو آسمان پر ہی مرضی پر چلتا ہی میرا بھائی
اور بہن اور ما وہی ہی ۔

۱۳ باب

(۱) اُسی روز یسوع گھر سے نکلکے دریا کے کنارے جا بیٹھا (۲) اور ایسی
بڑی بھیڑ اُس پاس جمع ہوئی کہ وہ ایک ڈونگی پر چڑھ بیٹھا اور ساری
بھیڑ کنارے پر کھڑی رہی (۳) اور وہ اُنھیں بہت سی باتیں تمثیلوں
میں کہنے لگا کہ دیکھو ایک کسان بیج بونے گیا (۴) اور بوتے وقت کچھ
راہ کے کنارے گرا اور چڑیوں نے آکر اُسے چگ لیا (۵) اور کچھ پتھریلی
زمین پر گرا جہاں بہت مٹی نہ ملی اور اِس سبب کہ بہت مٹی نہ
پائی جلد اُگا (۶) پر جب دھوپ ہوئی جل گیا اور اِس لیئے کہ جڑ
نہ پکڑی تھی سوکھ گیا (۷) اور کچھ کانٹوں میں گرا کانٹوں نے بڑھکے اُسے
دبا لیا (۸) اور کچھ اچھی زمین میں گرا اور پھل لایا کچھ سو گنا کچھ
ساٹھ گنا کچھ تیس گنا (۹) جسکے کان سننے کے لیئے ہوں تو
(۱۰) تب شاگردوں نے پاس آکے اُس سے کہا تو اُن سے تمثیلوں میں
کلام کرتا ہی (۱۱) اُس نے جواب میں اُنھوں کہا کہ تمھیں عنایت
کہ آسمان کی بادشاہت کے بھید جاننے پر اُنھیں عنایت
(۱۲) کیونکہ جس پاس کچھ ہی اُسے دیا جائیگا اور اُس
ہوگی پر جس پاس کچھ نہیں اُس سے جو کچھ کہ
بھی لے لیا جائیگا (۱۳) اِس لیئے میں اُن سے
ہوں کہ وہ دیکھتے ہوئے نہیں دیکھتے اور سنتے ہو
سمجھتے ہیں (۱۴) اور اُن کے حق میں یسعیاہ
کہ تم کانوں سے تو سنوگے مگر سمجھوگے نہیں

پر جو روح قدس کے حق میں بُرا کہے اُسے ہرگز معاف نہ ہوگا
نہ اِس جہان میں نہ اُس جہان میں (۳۳) یا تو درخت کو اچھا
کہو اور اُس کے پھل کو اچھا یا درخت کو بُرا کہو اور اُس کا پھل
بُرا کیونکہ درخت پھل ہی سے پہچانا جاتا ہی (۳۴) ای سانپوں
کے بچو تم بُرے ہوکے کیونکر اچھی بات کہہ سکتے ہو کیونکہ جو دل میں
بھرا ہی سو ہی منہہ پر آتا ہی (۳۵) اچھا آدمی دل کے اچھے خزانے
سے اچھی چیزیں نکالتا ہی اور بُرا آدمی بُرے خزانے سے بُری چیزیں باہر
لاتا (۳۶) پر میں تم سے کہتا ہوں کہ ہر ایک بیہودہ بات جو کہ
لوگ کہیں عدالت کے دن اُس کا حساب دینگے (۳۷) کیونکہ تو اپنی
باتوں ہی سے راستکار گنا جائیگا اور اپنی باتوں ہی سے گنہگار ٹھہریگا **
(۳۸) تب بعضے فقیہوں اور فریسیوں نے جواب میں کہا کہ ای اُستاد ہم تجھ
سے ایک نشان دیکھا چاہتے ہیں (۳۹) اُس نے اُنہیں جواب دیا اور کہا
کہ اِس زمانے کے بد اور حرامکار لوگ نشان ڈھونڈھتے ہیں پر یونس نبی
کے نشان کے سوا کوئی نشان اُنہیں دکھایا نہ جائیگا (۴۰) کیونکہ جیسا
یونس تین رات دن مچھلی کے پیٹ میں رہا ویسا ہی اِبن آدم تین
رات دن زمین کے اندر رہیگا (۴۱) نینوہ کے لوگ اِس زمانے کے لوگوں کے
ساتھ عدالت کے دن اُٹھینگے اور اُنہیں گنہگار ٹھہرائینگے کیونکہ اُنہوں نے
یونس کی منادی پر توبہ کی اور دیکھو یہاں ایک ہی جو یونس سے بزرگ
ہی (۴۲) دکھن کی بیگم اِس زمانے کے لوگونکے ساتھ عدالت کے دن اُٹھیگی
اور اُنہیں گنہگار ٹھہرائیگی کیونکہ وہ زمین کے کنارے سے سلیمان کی
حکمت سننے کو آئی اور دیکھو یہاں ایک سلیمان سے بزرگ ہی
(۴۳) جب ناپاک روح آدمی سے باہر نکلتی تو سوکھی جگہوں میں
آرام ڈھونڈھتی پھرتی اور جب نہیں پاتی (۴۴) تو کہتی کہ میں اپنے
گھر میں جس سے نکلی ہوں پھر جاؤنگی اور آکے اُسے خالی اور جھاڑا اور
لیس پاتی ہی (۴۵) تب وہ جاکے اور سات روحیں جو اُس سے بدتر
ہیں اپنے ساتھ لاتی اور وے داخل ہوکے وہاں بستی ہیں سو اُس
آدمی کا پچھلا حال اگلے سے بُرا ہوتا ہی اِس زمانے کے لوگوں کا حال بھی
ایسا ہی ہوگا * (۴۶) جب وہ جماعتوں سے یہہ کہہ رہا تھا دیکھو اُسکی

نے باہر جاکے اسکی مدّت پر صلح کی کہ اُسے کیونکر مار ڈالیں (۱۵) یسوع یہ جانکے وہاں سے چلا اور بہت سی جماعتیں اُس کے پیچھے ہو لیں اور اُس نے اُن سب کو چنگا کیا (۱۶) اور اُنہیں تاکید کی کہ مجھے ظاہر نہ کرنا (۱۷) تاکہ وہ جو یسعیاہ نبی نے کہا تھا پورا ہو کہ (۱۸) دیکھو میرا خادم جسے میں نے چنا اور میرا پیارا جس سے میرا دل خوش ہی میں اپنی روح اُس پر ڈالونگا اور وہ غیرقوموں سے شرع بیان کریگا (۱۹) وہ جھگڑا اور شور نہ کریگا اور بازاروں میں کوئی اُس کی آواز نہ سنیگا (۲۰) وہ مسلے ہوئے سرکنڈے کو نہ توڑیگا اور دھواں اُٹھتے ہوئے بتی کو نہ بجھاویگا جب تک انصاف کو غلبہ نہ کراوے (۲۱) اور اُس کے نام پر سب قومیں آسرا رکھینگی۔ (۲۲) تب اُس پاس ایک اندھے گونگے کو جس پر دیو چڑھا تھا لائے اور اُسنے اُسے چنگا کیا چنانچہ وہ اندھا گونگا دیکھنے بولنے لگا (۲۳) اور سارے لوگ دنگ ہو گئے اور کہنے لگے کیا یہ داؤد کا بیٹا نہیں (۲۴) پر فریسیوں نے سنکے کہا کہ یہ دیووں کو نہیں نکالتا مگر دیووں کے سردار بعل زبول کی مدد سے (۲۵) یسوع نے اُن کے خیالوں کو دریافت کرکے اُنہیں کہا جو جو بادشاہت آپس میں مخالف ہو ویران ہو جاتی اور جس جس شہر یا گھر میں مخالفت ہو آدھ نہ رہیگا (۲۶) اور اگر شیطان شیطان کو نکالے تو وہ اپنا ہی مخالف ہوا پھر اُس کی بادشاہت کیونکر قائم رہیگی (۲۷) اور اگر میں بعل زبول کی مدد سے دیووں کو نکالتا ہوں تو تمہارے بیٹے اُنہیں کس کی مدد سے نکالتے ہیں اِس لیئے وے ہی تمہاری عدالت کرینگے (۲۸) پر اگر میں خدا کی روح سے دیووں کو نکالتا ہوں تو البتہ خدا کی بادشاہت تم پاس آ پہنچی (۲۹) نہیں تو کیونکر ہو سکتا ہے کہ کوئی کسی زبردار کے گھر میں جاکر اُس کے اسباب لوٹ لے مگر پہلے اُس زبردار کو باندھے تب اُس کا گھر لوٹے (۳۰) جو میرے ساتھ نہیں میرا مخالف ہے اور جو میرے ساتھ جمع نہیں کرتا پراگندا ہے (۳۱) اِس لیئے میں تم سے کہتا ہوں کہ لوگوں کا ہر گناہ اور کفر معاف کیا جائیگا مگر وہ کفر جو روح کے حق میں ہو لوگوں کو معاف نہ ہوگا (۳۲) جو کوئی ابن آدم کے حق میں کچھ کہے اُسے معاف ہو سکیگا

...ر بوجھ اُٹھائے ہوئے ہو سب میرے پاس
...تم کو جو تھکے اور بڑے بوجھ سے دبے ہو میں تمہیں
...میں تمہیں آرام دونگا (۲۹) میرا جوا اپنے اُوپر لے لو اور مجھ
...سیکھو کیونکہ میں حلیم اور دل سے خاکسار ہوں تو تم اپنے لئے
...آرام پاؤگے (۳۰) کیونکہ میرا جوا ملائم اور میرا بوجھ ہلکا ہے *

۱۲ باب

(۱) اُس وقت یسوع سبت کے دن کھیتوں میں سے جا رہا تھا اور اُس
کے شاگرد بھوکے تھے اور وے بالیں توڑ توڑ کھانے لگے (۲) فریسیوں
نے دیکھکے اُس سے کہا دیکھ تیرے شاگرد وہ کام کرتے ہیں جو سبت
کے دن کرنا روا نہیں (۳) پر اُس نے اُنہیں جواب دیا کیا تم نے نہیں
داؤد نے کیا جب وہ اور اُس کے ساتھی بھوکے تھے (۴) وہ کیونکر
خدا کے گھر میں گیا اور نذر کی روٹیاں کھائیں جو نہ اُس کو اور نہ اُس کے
ساتھیوں کو کھانا روا نہ تھا مگر فقط کاہنوں کو روا تھا (۵) اور کیا تم
نے توریت میں نہیں پڑھا کہ کاہن سبت کے دن ہیکل میں سبت کی بے
حرمتی تو کرتے ہیں پر بے گناہ ہیں (۶) اور میں تمہیں کہتا
ہوں کہ یہاں ایک شخص ہے جو ہیکل سے بھی بزرگ ہے (۷) پر
اگر تم اُس کے معنی جانتے کہ میں قربانی کو نہیں بلکہ رحم کو چاہتا
ہوں تو تم بے گناہوں کو گنہگار نہ ٹھہراتے (۸) کیونکہ ابن آدم سبت
کے دن کا بھی خداوند ہے * (۹) پھر وہاں سے روانہ ہوکے اُنکے عبادت خانہ
میں گیا (۱۰) اور دیکھو وہاں ایک شخص تھا جس کا ہاتھ سوکھ گیا
تھا تب اُنہوں نے اِس ارادے سے کہ اُس پر ... کریں اُس سے
پوچھا کہ کیا سبت کے دن چنگا کرنا روا ہے اُس نے اُنہیں
کہا کہ تم میں سے بہتیر ہو اگر وہ
سبت کے دن گڑھے (۱۲) پس آدمی
بہتیر کرنی روا
(۱۳) تنبا کر ا
نے (۱۴)

ینیوالے ہے کوئی بڑا ظاہر نہیں ہوا لیکن جو آسمان کی بادشاہت میں
جھوٹا ہی سو اُس سے بڑا ہی (۱۲) یوحنا بپتسمہ دینیوالے کے وقت سے
اب تک آسمان کی بادشاہت پر زبردستی ہوتی ہی اور زبردست لوگ
اُسے چھین لیتے ہیں (۱۳) کیونکہ سب نبی اور توریت نے یوحنا کے
وقت تک آگے کی خبر دی (۱۴) اور ایلیاس جو آنیوالا تھا یہی ہو
جاہو تو قبول کرو (۱۵) جس کسی کے کان سنیے کے ہوں سُنے
(۱۶) لیکن اِس زمانے کے لوگوں کو میں کس سے تمثیل دوں وے اُن
لڑکوں کی مانند ہیں جو بازاروں میں بیٹھے اپنے یاروں کو پکار کے کہتے
ہیں کہ (۱۷) ہم نے تمہارے واسطے بانسلی بجائی پر تم نہ ناچے ہم
نے تمہارے لیئے ماتم کیا پر تم نے چھاتی نہ پیٹی (۱۸) کیونکہ یوحنا کھانا
پیتا نہیں آیا اور وے کہتے ہیں کہ اُس پر ایک دیو ہی (۱۹) اِبن آدم
کھاتا پیتا آیا اور وے کہتے ہیں کہ دیکھو ایک کھاؤ اور شرابی اور محصول
لینیوالوں اور گنہگاروں کا یار پر حکمت سب اپنے مریدوں کے آگے راست
ٹھہرائی • (۲۰) تب اُن شہروں کو جن میں اُس کے بہت سے معجزے
ظاہر ہوئے ملامت کرنے لگا کیونکہ اُنہوں نے توبہ نہ کی تھی کہ (۲۱) اے
کورازین وائے بیت صیدا تم پر افسوس کیونکہ جو
معجزے جو تم میں دکھائے گئے اگر صور اور صیدا میں دکھائے جاتے تو
وے تب ٹاٹ اوڑھکر اور خاک میں بیٹھکر کب کے توبہ کر چکتے (۲۲) پس
میں تم سے کہتا ہوں کہ صور و صیدا کے لیئے عدالت کے دن تم سے زیادہ
آسانی ہوگی (۲۳) اور اے کفرناحم جو آسمان تک بڑھایا گیا تو
دوزخ میں گرایا جائیگا کیونکہ جو معجزے جو تجھ میں دکھائے گئے
اگر سدوم میں دکھائے جاتے تو آج تک قائم رہتا (۲۴) پر میں تم سے
کہتا ہوں کہ عدالت کے دن سدوم کے ملک پر تجھ سے زیادہ آسانی
ہوگی • (۲۵) اُسی وقت یسوع یہ کہہ کہنے لگا کہ اے باپ آسمان اور
زمین کے خداوند میں تیری تعریف کرتا ہوں کہ تو نے اِن چیزوں کو
سے چھپا اور بچوں پر کھول دیا (۲۶) ہاں اے
(۲۷) میرے باپ سے سب کچھ سونپا
میرے باپ اور کوئی باپ کو

هی (۳۸) اور جو کوئی اپنی صلیب اُٹھاکے میرے پیچھے نہیں آتا میرے لائق نہیں هی (۳۹) جو کوئی اپنی جان بچانا هی اُسے کھوئیگا اور جو کوئی میرے واسطے اپنی جان کھوئیگا اُسے پائیگا * (۴۰) جو تمھیں قبول کرتا مجھے قبول کرتا هی اور جو مجھے قبول کرتا هی اُسے جس نے مجھے بھیجا قبول کرتا هی (۴۱) جو کوئی نبی کے نام سے نبی کو قبول کرتا هی نبی کا اجر پائیگا اور جو راستباز کے نام سے راستباز کو قبول کرتا راستباز کا اجر پائیگا (۴۲) اور جو کوئی اِن چھوٹوں میں سے ایک کو شاگرد کے نام سے فقط ایک پیالہ ٹھنڈا پانی پلائیگا میں تم سے سچ کہتا هوں کہ وہ اپنا بدلا بے پائے نہ رهیگا *

۱۱ باب

(۱) اور ایسا هوا کہ جب یسوع اپنے بارہ شاگردوں کو حکم دے چکا تو وهاں سے روانہ هوا کہ اُنکے شہروں میں تعلیم اور منادی کرے (۲) تب یوحنا نے قیدخانہ میں مسیح کے کاموں کا حال سنکر اپنے شاگردوں میں سے دو کو بھیجا اور اُس سے پچھوایا کہ (۳) کیا جو آنیوالا تھا تو هی هی یا هم دوسرے کی راہ تکیں (۴) یسوع نے جواب میں اُنھیں کہا کہ جو کچھ تم سنتے اور دیکھتے هو جاکے یوحنا سے بیان کرو کہ (۵) اندھے دیکھتے اور لنگڑے چلتے کوڑھی پاک صاف هوتے اور بہرے سنتے اور مُردے جی اُٹھتے هیں اور غریبوں کو خوش‌خبری سنائی جاتی هی (۶) اور مبارک وہ هی جو میرے سبب ٹھوکر نہ کھائے * (۷) جب وے روانہ هوئے یسوع یوحنا کی بابت جماعتوں سے کہنے لگا کہ تم جنگل میں کیا دیکھنے کو گئے کیا ایک سرکنڈا جو هوا سے هلتا هی (۸) پھر تم کیا دیکھنے کو گئے کیا ایک مرد کو جو مہین کپڑا پہنے هی دیکھو جو مہین پوشاک پہنتے بادشاهوں کے محلوں میں هیں (۹) پھر تم کیا دیکھنے کو گئے کیا ایک نبی هاں میں تم سے کہتا هوں بلکہ نبی سے بڑا (۱۰) کیونکہ یہہ وہ هی جس کی بابت لکھا هی کہ دیکھو میں اپنا رسول تیرے آگے بھیجتا هوں جو تیرے آگے تیری راہ درست کریگا (۱۱) میں تم سے سچ کہتا هوں کہ اُن میں سے جو عورتوں سے پیدا هوئے یوحنا بپتسمہ

بلکہ تمہارے باپ کی روح جو تم میں بولتی ہی (۲۱) بھائی بھائی
کو اور باپ بیٹے کو قتل کے لیئے حوالہ کریگا اور لڑکے اپنے ما باپ کی
مخالفت میں اٹھینگے اور انہیں مروا ڈالینگے (۲۲) اور میرے نام کے
باعث سب تم سے دشمنی کرینگے پر وہ جو آخر تک برداشت کریگا
سو ہی نجات پاویگا (۲۳) جب وے تمہیں ایک شہر میں ستاویں تو
دوسرے میں بھاگ جاؤ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ تم اسرائیل کے
سب شہروں میں نہ پھر چکوگے جب تک کہ ابن آدم نہ آوے
(۲۴) شاگرد اپنے استاد سے بڑا نہیں نہ نوکر اپنے خاوند سے (۲۵) بس
ہی کہ شاگرد اپنے استاد کی اور نوکر اپنے خاوند کی مانند ہو جب
انہوں نے گھر کے مالک کو بعل زبول کہا ہی تو کتنا زیادہ اسکے لوگوں کو نہ کہینگے
(۲۶) پس انسے نہ ڈرو کیونکہ کوئی چیز ڈھپی نہیں جو کھل نہ جائے اور
نہ چھپی جو جانی نہ جائے (۲۷) جو کچھ میں تمہیں اندھیرے میں
کہتا ہوں اجالے میں کہو اور جو کچھ تمہارے کانوں میں کہا جائے کوٹھوں
پر منادی کرو (۲۸) اور ان سے جو بدن کو قتل کرتے پر جان کو قتل
نہیں کر سکتے مت ڈرو بلکہ اسی سے ڈرو جو جان اور بدن دونوں کو
جہنم میں ہلاک کر سکتا ہی (۲۹) کیا ایک پیسے کو دو گورے نہیں
بکتے اور ان میں سے ایک بھی تمہارے باپ کی بے مرضی زمین پر
نہیں گرتا (۳۰) بلکہ تمہارے سر کے بال بھی سب گنے ہوئے ہیں
(۳۱) پس مت ڈرو تم بہت گوروں سے بہتر ہو (۳۲) اس لیئے جو
کوئی آدمیوں کے آگے میرا اقرار کریگا میں بھی اپنے باپ کے آگے جو
آسمان پر ہی اس کا اقرار کرونگا (۳۳) پر جو کوئی آدمیوں کے آگے
میرا انکار کریگا میں بھی اپنے باپ کے آگے جو آسمان پر ہی اس کا
انکار کرونگا (۳۴) یہ مت سمجھو کہ میں زمین پر صلح کروانے آیا صلح
کروانے نہیں بلکہ تلوار چلانے کو آیا ہوں (۳۵) کیونکہ میں آیا ہوں کہ
مرد کو اس کے باپ اور بیٹی کو اس کی ما اور بہو کو اس کی ساس
سے جدا کروں (۳۶) اور آدمی کے دشمن اس کے گھر ہی کے لوگ ہونگے
(۳۷) جو کوئی باپ یا ما کو مجھ سے زیادہ چاہتا ہی میرے لائق نہیں
ہی اور جو کوئی بیٹا یا بیٹی کو مجھ سے زیادہ پیار کرتا میرے لائق نہیں

کریں۔ (۴) اور بارہ رسولوں کے یہ نام ہیں پہلا شمعون جو پطرس کہلاتا اور اُس کا بھائی اندریاس زبدی کا بیٹا یعقوب اور اُس کا بھائی یوحنا (۳) فیلبس اور برتولما تومہ اور محصول لینیوالا متی حلفا کا بیٹا یعقوب اور لبی جو تدی بھی کہلاتا (۴) شمعون کنعانی اور یہوداہ اسکریوتی جس نے اُسے پکڑوا بھی دیا (۵) اُن بارہوں کو یسوع نے فرما کے بھیجا کہ غیر قوموں کی طرف نہ جانا اور سامریوں کے کسی شہر میں داخل نہ ہونا (۶) بلکہ پہلے اِسرائیل کے گھر کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے پاس جاؤ (۷) اور چلتے چلتے منادی کرو اور کہو کہ آسمان کی بادشاہت نزدیک آئی (۸) بیماروں کو چنگا کرو کوڑھیوں کو پاک صاف کرو مُردوں کو جِلاؤ دیوؤں کو نکالو تم نے مفت پایا مفت دو (۹) نہ سونا نہ روپا نہ تانبا اپنی کمر میں رکھو (۱۰) راستے کے لیئے نہ جھولی نہ دو کُرتے نہ جوتیاں نہ لاٹھی لو کیونکہ خوراک مزدور کا حق ہے (۱۱) اور جس شہر یا بستی میں داخل ہو دریافت کرو کہ لائق وہاں کون ہے اور جب تک وہاں سے نہ نکلو وہیں رہو (۱۲) اور جب تم کسی گھر میں جاؤ اُسے سلام کرو (۱۳) اگر وہ گھر لائق ہے تو تمہارا سلام اُسے پہنچیگا اور اگر لائق نہیں تو تمہارا سلام تم پر پھر آویگا (۱۴) اور جو کوئی تمہیں قبول نہ کرے اور تمہاری باتیں نہ سنے اُس گھر یا اُس شہر سے نکلکے اپنے پاؤں کی گرد جھاڑ دو (۱۵) میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ عدالت کے دن سدوم اور عمورہ کی زمین کے لیئے اُس شہر کی نسبت زیادہ آسانی ہوگی* (۱۶) دیکھو میں تمہیں بھیڑوں کی مانند بھیڑیوں کے بیچ میں بھیجتا ہوں پس تم سانپوں کی طرح ہوشیار اور کبوتروں کی مانند بے بد ہو (۱۷) مگر آدمیوں سے خبردار رہو کہ وے تمہیں اپنی کچہریوں میں حوالہ کرینگے اور اپنے عبادتخانوں میں کوڑے ماریںگے (۱۸) اور تم میرے واسطے حاکموں اور بادشاہوں کے سامنے حاضر کیئے جاؤگے کہ اُن پر اور غیر قوموں پر گواہی ہو (۱۹) لیکن جب وے تمہیں حوالہ کریں فکر نہ کرو کہ ہم کس طرح یا کیا کہینگے کیونکہ جو کچھ تمہیں کہنا ہوگا سو اُسی گھڑی تمہیں اُس کی آگاہی ہوگی (۲۰) کیونکہ کہنیوالے تم نہیں

عورت اُسی گھڑی سے چنگی ہو گئی (۲۳) اور جب یسوع اُس سردار کے گھر پہنچا اور اُس نے بانسلی بجانیوالوں اور جماعت کو غل مچاتے دیکھا (۲۴) تو اُنہیں کہا کنارے ہو کہ لڑکی مری نہیں بلکہ سوتی ہی وے اُس پر ہنسے (۲۵) جب وے لوگ باہر نکالے گئے اُس نے اندر جاکے اُسکا ہاتھ پکڑا اور وہ لڑکی اُٹھی (۲۶) تب اُسکی شہرت اُس تمام ملک میں پھیلی ۔ (۲۷) اور جب یسوع وہاں سے روانہ ہوا دو اندھے اُس کے پیچھے پکارتے اور یہہ کہتے آئے کہ ای ابن داؤد ہم پر رحم کر (۲۸) اور جب وہ گھر میں پہنچا وے اندھے اُس پاس آئے یسوع نے اُنہیں کہا کیا تمہیں اعتقاد ہی کہ میں یہہ کر سکتا ہوں وے اُس سے بولے ہاں ای خداوند (۲۹) تب اُس نے اُن کی آنکھوں کو چھوکے کہا کہ جیسا تمہارا اعتقاد ہی ویسا تمہارے لیئے ہو (۳۰) اور اُن کی آنکھیں کھل گئیں اور یسوع نے اُنہیں تاکید کرکے کہا خبردار کوئی نہ جانے (۳۱) پر اُنہوں نے جاکے اُس تمام ملک میں اُس کی شہرت کی ۔ (۳۲) جس وقت وے باہر نکلے دیکھو لوگ ایک گونگے کو جس پر دیو چڑھا تھا اُس پاس لائے (۳۳) اور جب دیو نکالا گیا وہ گونگا بولا اور لوگوں نے تعجب کرکے کہا ایسا کبھی اسرائیل میں نہ دیکھا تھا (۳۴) پر فریسیوں نے کہا کہ وہ دیووں کے سردار کی مدد سے دیووں کو نکالتا ہی (۳۵) اور یسوع اُن سب شہروں اور بستیوں میں جاکے اُن کے عبادتخانوں میں تعلیم دیتا اور بادشاہت کی خوشخبری کی منادی اور لوگوں کی ہر ایک بیماری اور دکھ درد دور کرتا تھا ۔ (۳۶) اور جب اُس نے جماعتوں کو دیکھا اُسکو اُن پر رحم آیا کیونکہ وے اُن بھیڑوں کی مانند جن کا چرواہا نہو عاجز اور پریشان تھیں (۳۷) تب اُس نے اپنے شاگردوں سے کہا کہ پکے کھیت تو بہت ہیں پر مزدور تھوڑے (۳۸) اِس لیئے تم کھیت کے مالک کی منت کرو کہ وہ اپنے کھیت کاٹنے کے لیئے مزدوروں کو بھیج دیوے ۔

۱۰ باب

(۱) پھر اُس نے اپنے بارہ شاگردوں کو پاس بلائے اُنہیں قدرت بخشی کہ ناپاک روحوں کو نکالیں اور ہر طرح کی بیماری اور دکھ درد کو دور

اور خدا کي تعريف کرنے لگے کہ ايسي قدرت اِنسان کو بخشي * (۹) پھر
جب يسوع وہاں سے آگے بڑھا تو متي نامے ايک شخص کو محصول کي
چوکي پر بيٹھے ديکھا اور اُسے کہا ميرے پيچھے آ وہ اُٹھکے اُسکے پيچھے چلا *
(۱۰) پِھر يوں ہوا کہ جب يسوع گھر ميں کھانے بيٹھا ديکھو بہت سے
محصول لينيوالے اور گنہگار آکے اُسکے اور اُس کے شاگردوں کے ساتھ کھانے
بيٹھے (۱۱) جب فريسيوں نے يہہ ديکھا اُس کے شاگردوں سے کہا
تمہارا اُستاد محصول لينيوالوں اور گنہگاروں کے ساتھ کيوں کھاتا ہي
(۱۲) يسوع نے يہہ سنکر اُنہيں کہا بھلے چنگوں کو حکيم درکار نہيں بلکہ
بيماروں کو (۱۳) پر تم جاکے اُس کے معنے دريافت کرو کہ ميں قرباني
کو نہيں بلکہ رحم کو چاہتا ہوں کيونکہ ميں راستبازوں کو نہيں بلکہ
گنہگاروں کو توبہ کے ليئے بلانے کو آيا ہوں * (۱۴) اُس وقت يوحنا کے
شاگردوں نے اُسپر پاس آکے کہا کہ ہم اور فريسي کيوں اکثر روزہ رکھتے
ہيں پر تيرے شاگرد روزہ نہيں رکھتے (۱۵) يسوع نے اُنہيں کہا کيا
براتي جب تک دلہا اُن کے ساتھ ہي اُداس ہو سکتے ہيں ليکن وے
دن آوينگے کہ دلہا اُن سے جدا کيا جايگا تب وے روزہ رکھينگے
(۱۶) کوئي پُراني قبا پر کورے کپڑے کا پيوند نہيں لگاتا کيونکہ وہ پيوند
قبا سے کچھ کھينچ ليتا ہي اور اُس کا چير بڑھ جاتا (۱۷) اور نئي مي
پُراني مشکوں ميں نہيں بھرتے نہيں تو مشکيں پھٹ جاتيں اور مي
بہہ جاتي اور مشکيں خراب ہو جاتيں بلکہ نئي مي نئي مشکوں
ميں بھرتے ہيں تو دونوں بچي رہتي ہيں * (۱۸) جب وہ يہہ باتيں
اُن سے کہہ رہا تھا ديکھو ايک سردار نے آکر اُسے سجدہ کيا اور کہا ميري
بيٹي اب تمام ہوئي پر تو چل اور اپنا ہاتھ اُس پر رکھہ کہ وہ جي
اُٹھيگي (۱۹) تب يسوع اُٹھکے اپنے شاگردوں کے ساتھہ اُس کے پيچھے
چلا * (۲۰) اور ديکھو ايک عورت نے جس کا بارہ برس سے لہو جاري
تھا اُس کے پيچھے آکے اُس کے کُرتے کا دامن چھوا (۲۱) وہ اپنے جي
ميں کہتي تھي اگر ميں صرف اُس کا کُرتا چھوؤنگي بھلي چنگي ہو
جاؤنگي (۲۲) تب يسوع نے پيچھے پھرکے اُسے ديکھا اور کہا اي
بيٹي خاطر جمع رکھہ کہ تيرے اِيمان نے تجھے چنگا کيا پس وہ

(۲۶) اسلئے اُنہوں نے کہا اے کم اعتقادو کیوں ڈرتے ہو تب اُس نے اُٹھ
کے ہوا اور دریا کو ڈانٹا تو بڑا چین ہو گیا (۲۷) اور لوگ تعجب کرکے
کہنے لگے کہ یہ کس طرح کا آدمی ہے کہ ہوا اور دریا بھی اُسکی مانتے
ہیں۔ (۲۸) جب اُس پار گرگسینوں کے ملک میں پہنچا دو شخص اُسے
پر دیو چڑھے قبروں سے نکلکر اُسے ملے وے ایسے تند تھے کہ کوئی
اُس راستے سے چل نہ سکتا تھا (۲۹) اور دیکھو اُنہوں نے چلا کے کہا اے
یسوع خدا کے بیٹے ہمیں تجھ سے کیا کام تو یہاں آیا کہ وقت سے
پہلے ہمیں دکھ دے (۳۰) اور اُن سے کچھ دور بہت سوروں کا
غول چرتا تھا (۳۱) سو دیوؤں نے اُس کی منت کرکے کہا اگر تو ہم کو
نکالتا ہے تو ہمیں اُن سوروں کے غول میں جانے دے (۳۲) تب اُس
نے اُنہیں کہا جاؤ اور وے نکلکے اُن سوروں کے غول میں گئے اور
دیکھو سوروں کا سارا غول کڑاڑے پر سے دریا میں کودا اور پانی میں ڈوب
مرا (۳۳) تب چرانیوالے بھاگے اور شہر میں جاکر سب ماجرا اور
اُن کا احوال جن پر دیو چڑھے تھے بیان کیا (۳۴) اور دیکھو سارا
شہر یسوع کی ملاقات کو نکلا اور اُسے دیکھکے اُس کی منت کی کہ
اُن کی سرحدوں سے باہر جاوے۔

۹ باب

(۱) پھر ناؤ پر چڑھکے پار اُترا اور اپنے شہر میں آیا (۲) اور دیکھو
ایک جھولے کے مارے کو جو چارپائی پر پڑا تھا اُس پاس لائے یسوع نے
اُن کا ایمان دیکھکے اُس جھولے کے مارے سے کہا اے بیٹے خاطر جمع
رکھ تیرے گناہ معاف ہوئے (۳) اور دیکھو بعضے فقیہوں نے اپنے دل میں
کہا کہ یہ کفر بکتا ہے (۴) یسوع نے اُن کے خیال دریافت کرکے کہا تم
کیوں اپنے دلوں میں بدگمانی کرتے ہو (۵) کیا کہنا آسان ہے تیرے
گناہ معاف ہوئے یا یہ کہ اُٹھ اور چل (۶) لیکن تاکہ تم
جانو کہ ابن آدم کو زمین پر گناہ معاف کرنے کا اختیار ہے اُس نے
جھولے کے مارے سے کہا اُٹھ اپنی چارپائی اُٹھا لے اور اپنے گھر چلا جا
(۷) تب وہ اُٹھکر اپنے گھر چلا گیا (۸) تب لوگوں نے یہ دیکھکر تعجب کیا

ر جب ایک کو کہتا ہوں جا وہ جاتا ہی اور دوسرے کو کہ آ وہ
تا ہی اور اپنے غلام کو کہ یہہ کر وہ کرتا ہی (۱۰) یسوع نے یہہ
سنکر تعجب کیا اور اُن کو جو پیچھے آتے تھے کہا میں تم سے سچ
کہتا ہوں کہ میں نے ایسا ایمان اِسرائیل میں بھی نہیں پایا (۱۱) اور
میں تم سے کہتا ہوں کہ بہتیرے پورب اور پچھم سے آوینگے اور ابرہام و
اِضحاق اور یعقوب کے ساتھہ آسمان کی بادشاہت میں بیٹھینگے (۱۲) پر
بادشاہت کے فرزند باہر کے اندھیرے میں ڈالے جائینگے وہاں رونا اور دانت
پیسنا ہوگا (۱۳) تب یسوع نے اُس صوبہدار کو کہا جا اور جیسا تو
ایمان لایا تیرے لیئے ویسا ہی ہو اور اُسی گھڑی اُس کا چنوکرا چنگا ہو
گیا* (۱۴) اور یسوع نے پطرس کے گھر میں آکے دیکھا کہ اُس کی ساس
پڑی اور اُس پر تپ چڑھی ہی (۱۵) اور اُس کا ہاتھہ چھوا اور
تپ اُس پر سے اُتر گئی اور وہ اُٹھی اور اُن کی خدمت کرنے لگی *
(۱۶) جب شام ہوئی اُس کے پاس بہتوں کو جن پر دیو چڑھے تھے
لائے اور اُسنے اُن روحوں کو کلام ہی سے دور کیا اور سب کو جو بیمار تھے
چنگا کیا (۱۷) تاکہ جو یسعیاہ نبی نے کہا تھا پورا ہووے کہ اُس نے
آپ ہماری ماندگیاں لے لیں اور ہماری بیماریاں اُٹھا لیں* (۱۸) جب
یسوع نے بہت سی بھیڑ اپنے آس پاس دیکھی اُس نے حکم کیا کہ
پار جاویں (۱۹) اور ایک فقیہہ نے آکے اُس سے کہا ای اُستاد جہاں
کہیں تو جاے میں تیرے پیچھے چلونگا (۲۰) اور یسوع نے اُس
سے کہا کہ لومڑیوں کے لیئے ماندیں اور ہوا کے پرندوں کے واسطے
بسیرے ہیں پر اِبنِ آدم کے لیئے جگہہ نہیں جہاں اپنا سر دھرے
(۲۱) اُس کے شاگردوں میں سے دوسرے نے اُس سے کہا ای خداوند
مجھے رخصت دے کہ پہلے جاکر اپنے باپ کو گاڑوں (۲۲) پر یسوع
نے اُس سے کہا تو میرے پیچھے آ اور مُردوں کو اپنے مُردے گاڑنے دے *
(۲۳) اور جب وہ ناؤ پر چڑھا اُس کے شاگرد اُس کے پیچھے آئے
(۲۴) اور دیکھو دریا میں ایسی بڑی آندھی آئی کہ ناؤ لہروں میں
چھپ جاتی تھی پر وہ سوتا تھا (۲۵) تب اُسکے شاگردوں نے پاس
آکے اُسے جگایا اور کہا ای خداوند ہمیں بچا کہ ہم ہلاک ہوتے ہیں

متی

(۲۴) اور اُس وقت میں اُن سے صاف کہونگا کہ میں کبھی تم سے واقف
نہ تھا اے بدکارو میرے پاس سے دور ہو۔ (۲۴) پس جو کوئی میری
یہ باتیں سنتا اور انہیں عمل میں لاتا ہے میں اُسے اُس عقلمند آدمی
کی مانند ٹھہراؤنگا جس نے چٹان پر اپنا گھر بنایا (۲۵) اور مینھ
برسا اور زبردست آندھیاں چلیں اور اُس گھر پر زور مارا پر
وہ نہ گرا کیونکہ اُس کی نیو چٹان پر ڈالی گئی تھی (۲۶) اور جو
کوئی میری یہ باتیں سنتا اور اُن پر عمل نہیں کرتا وہ اُس بے وقوف
آدمی کی مانند ٹھہریگا جس نے اپنا گھر ریتی پر بنایا (۲۷) اور مینھ
برسا اور زبردست آندھیاں چلیں اور اُس گھر پر زور مارا اور
وہ گر پڑا اور اُس کا گرنا بڑی ہولناک واقع ہوا۔ (۲۸) اور ایسا ہوا کہ جب
یسوع یہ باتیں کہہ چکا تو وہ بھیڑ اُس کی تعلیم سے دنگ ہوگئی
(۲۹) کیونکہ وہ فقیہوں کی مانند نہیں بلکہ اختیار والے کی طرح اُنہیں سکھاتا تھا۔

۸ باب

(۱) جب وہ اس پہاڑ سے اُترا بہت سی بھیڑ اُس کے پیچھے ہو
لی (۲) اور دیکھو ایک کوڑھی نے آکے اُسے سجدہ کیا اور کہا اے
خداوند اگر تو چاہے تو مجھے پاک صاف کر سکتا ہے (۳) تب
یسوع نے ہاتھ بڑھکے اُسے چھوا اور کہا میں چاہتا ہوں تو پاک صاف
ہو اور فوراً اُس کا کوڑھ جاتا رہا (۴) پھر یسوع نے اُسے کہا دیکھ
کسی سے نہ کہیو پر جا اپنے تئیں کاہن کو دکھا اور جو نذر موسیٰ
نے مقرر کی گذران تاکہ اُن کے لیئے گواہی ہو۔ (۵) اور جب یسوع
کفرناحم میں داخل ہوا ایک صوبیدار اُس پاس آیا اور اُس سے منت
کرکے کہا (۶) اے خداوند میرا چاکر جو میرے گھر میں
پڑا اور بہت دُکھ میں ہے (۷) تب یسوع نے اُس سے کہا میں
آکے اُسے چنگا کرتا ہوں (۸) صوبیدار نے جواب میں کہا اے خداوند
میں اِس لائق نہیں کہ تو میری چھت تلے آوے بلکہ صرف ایک
کہہ تو میرا چاکر چنگا ہو جائیگا۔ (۹) کیونکہ میں بھی آدمی
ہوں اور سپاہی میرے حکم میں ہیں

پاک ہی کتوں کو مت دو اور اپنے موتی سوؤروں کے آگے نہ پھینکو
ایسا نہ ہو کہ وے انہیں پامال کریں اور پھرکر تمہیں پھاڑیں * (۷) مانگو
کہ تمہیں دیا جائیگا ڈھونڈھو کہ تم پاؤگے کھٹکھٹاؤ تو تمہارے واسطے
کھولا جائیگا (۸) کیونکہ جو کوئی مانگتا ہی اُسے ملتا اور جو کوئی
ڈھونڈھتا ہی پاتا ہی اور جو کوئی کھٹکھٹاتا اُسکے واسطے کھولا جائیگا
(۹) یا تم میں سے کون آدمی ہی کہ اگر اُسکا بیٹا اُس سے روٹی
مانگے تو وہ اُسے پتھر دیوے (۱۰) یا اگر مچھلی مانگے اُسے سانپ
دے (۱۱) پس جب کہ تم جو بُرے ہو اپنے لڑکوں کو اچھی چیزیں
دینے جانتے ہو تو کتنا زیادہ تمہارا باپ جو آسمان پر ہی اُنہیں
جو اُس سے مانگتے ہیں اچھی چیزیں دیگا (۱۲) پس جو کچھ
تم چاہتے ہو کہ لوگ تمہارے ساتھ کریں ویسا تم بھی اُن کے ساتھ
کرو کیونکہ توریت اور نبیوں کا خلاصہ یہی ہی * (۱۳) تنگ دروازہ
سے داخل ہو کیونکہ چوڑا ہی وہ دروازہ اور کشادہ ہی وہ راستہ
جو ہلاکت کو پہنچاتا ہی اور بہت ہیں جو اُس سے داخل ہوتے
(۱۴) کیا ہی تنگ ہی وہ دروازہ اور سکری ہی وہ راہ جو زندگی کو
پہنچاتی اور تھوڑے ہیں جو اُسے پاتے * (۱۵) پر جھوٹے نبیوں سے
خبردار رہو جو تمہارے پاس بھیڑوں کے بھیس میں آتے پر باطن میں
پھاڑنیوالے بھیڑیے ہیں (۱۶) تم اُنہیں اُن کے پھلوں سے پہچانوگے کیا
کانٹوں سے انگور یا اُونٹکٹاروں سے انجیر توڑتے ہیں (۱۷) اُسی طرح
ہر ایک اچھا درخت اچھے پھل لاتا اور بُرا درخت بُرے پھل لاتا ہی
(۱۸) اچھا درخت بُرے پھل نہیں لا سکتا نہ بُرا درخت اچھے پھل لا
سکتا (۱۹) ہر ایک درخت جو اچھے پھل نہیں لاتا کاٹا اور آگ میں
ڈالا جاتا ہی (۲۰) پس اُن کے پھلوں سے تم اُنہیں پہچانوگے * (۲۱) نہ
ہر ایک جو مجھے خداوند خداوند کہتا ہی آسمان کی بادشاہت
میں شامل ہوگا مگر وہی جو میرے باپ کی جو آسمان پر ہی اُسکی
مرضی پر چلتا ہی (۲۲) اُس دن بہتیرے مجھے کہینگے ای خداوند
ای خداوند کیا ہم نے تیرے نام سے نبوت نہیں کی اور تیرے نام سے
دیووں کو نہیں نکالا اور تیرے نام سے بہت سی کرامات ظاہر نہیں کیں

نہیں اور بدن پوشاک سے (۲۶) ہوا کے پرندوں کو دیکھو وے نہ بوتے نہ
لوتے نہ کوٹھیوں میں جمع کرتے ہیں تو بھی تمہارا آسمانی باپ اُن کو
پالتا ہی کیا تم اُن سے بہت بہتر نہیں ہو (۲۷) تم میں سے کون
ہی جو فکر کرکے اپنی عمر میں ایک گھڑی بڑھا سکتا ہی (۲۸) اور
پوشاک کی کیوں فکر کرتے ہو جنگلی سوسنوں کو دیکھو کہ وے کس طرح
سے بڑھتی ہیں وے نہ محنت کرتی نہ کاتتی ہیں (۲۹) پر میں تمہیں
کہتا ہوں کہ سلیمان بھی اپنی ساری شان و شوکت میں اُن میں سے
ایک کی مانند پہنے نہ تھا (۳۰) پس جب خدا میدان کی گھاس کو
جو آج ہی اور کل تنور میں جھونکی جاتی ہی پہناتا ہی تو کیا تم
کو اے کم اعتقادو زیادہ نہ پہنائیگا (۳۱) اِس لیئے یہہ کہکے فکر مت
کرو کہ ہم کیا کھائینگے یا کیا پیئینگے یا کیا پہنینگے (۳۲) کیونکہ اِن
سب چیزوں کی تلاش میں غیرقومیں رہتی ہیں اور تمہارا آسمانی
باپ جانتا ہی کہ تم اُن سب چیزوں کے محتاج ہو (۳۳) پر تم پہلے
خدا کی بادشاہت اور اُسکی راستبازی کو ڈھونڈھو تو یہہ سب چیزیں
بھی تمہیں ملینگی (۳۴) پس کل کی فکر نہ کرو کیونکہ کل اپنی
چیزوں کی آپ ہی فکر کریگا آج کا دکھ آج ہی کے لیئے بس ہی ۔

۷ باب

(۱) عیب نہ لگاؤ کہ تم پر بھی عیب نہ لگایا جاوے (۲) کیونکہ
جس طرح تم عیب لگاتے ہو اُسی طرح تم پر بھی عیب لگایا جائیگا
اور جس پیمانہ سے تم ناپتے ہو اُسی سے تمہارے واسطے ناپا جائیگا
(۳) اور کیوں اُس تنکے کو جو تیرے بھائی کی آنکھ میں ہی دیکھتا
ہی پر اُس کاڑی پر جو تیری آنکھ میں ہی نظر نہیں کرتا
(۴) یا کیونکر تو اپنے بھائی کو کہتا اُس تنکے کو جو تیری آنکھ میں
ہی لا نکال دوں اور دیکھ خود تیری آنکھ میں کاڑی ہی (۵) اے
ریاکار پہلے کاڑی کو اپنی آنکھ سے نکال تب اُس تنکے کو اپنے
بھائی کی آنکھ سے اچھی طرح دیکھکے نکال سکیگا (۶) وہ چیز جو

تم اِسی طرح دُعا مانگو کہ اے ہمارے باپ جو آسمان پر ہی تیرے
نام کی تقدیس ہو (۱۰) تیری بادشاہت آوے تیری مرضی جیسی
آسمان پر ہی زمین پر بھی بر آوے (۱۱) ہماری روزینہ کی روٹی آج
ہم کو بخش (۱۲) اور جس طرح ہم اپنے قرضداروں کو بخشتے ہیں تو
اپنے دین ہم کو بخش دے (۱۳) اور ہمیں آزمایش میں نہ ڈال بلکہ
برائی سے بچا کیونکہ بادشاہت اور قدرت اور جلال ہمیشہ تیرے ہی
ہیں آمین (۱۴) اِس لیئے کہ اگر تم آدمیوں کے گناہ بخشوگے تو
تمہارا باپ بھی جو آسمان پر ہی تمہیں بھی بخشیگا (۱۵) پر اگر تم
آدمیوں کو اُنکے گناہ نہ بخشوگے تو تمہارا باپ بھی تمہارے گناہ نہ بخشیگا *
(۱۶) پھر جب تم روزہ رکھو ریاکاروں کی مانند اپنا چہرہ اُداس نہ بناؤ
کیونکہ وے اپنا منہ بگاڑتے ہیں کہ لوگوں کے نزدیک روزہدار ظاہر ہوں
میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ وے اپنا بدلا پا چکے (۱۷) پر جب تو
روزہ رکھے اپنے سر پر چکنا لگا اور منہ دھو (۱۸) تاکہ تو آدمی پر
نہیں بلکہ تیرے باپ پر جو پوشیدہ ہی روزہدار ظاہر ہو اور تیرا باپ
جو پوشیدگی میں دیکھتا ہی آشکارا تجھے بدلا دے * (۱۹) مال اپنے
واسطے زمین پر جمع نہ کرو جہاں کیڑا اور مورچہ خراب کرتے ہیں اور
جہاں چور سیندھ دیتے اور چراتے ہیں (۲۰) بلکہ مال اپنے لیئے آسمان
پر جمع کرو جہاں نہ کیڑا نہ مورچہ خراب کرتے اور نہ وہاں چور سیندھ
دیتے نہ چراتے ہیں (۲۱) کیونکہ جہاں تمہارا خزانہ ہی وہیں تمہارا دل
بھی لگا رہیگا (۲۲) بدن کا چراغ آنکھ ہی پس اگر تیری آنکھ صاف ہو
تو تیرا سارا بدن روشن ہوگا (۲۳) پر اگر تیری آنکھ صاف نہیں تو تیرا
سارا بدن اندھیرا ہوگا اِس لیئے اگر وہ نور جو تجھ میں ہی تاریکی ہو
تو کیسی تاریکی ٹھہریگی * (۲۴) کوئی آدمی دو خاوندوں کی خدمت
نہیں کر سکتا اِس لیئے کہ یا ایک سے دشمنی رکھیگا اور دوسرے سے
دوستی یا ایک کو مانیگا اور دوسرے کو ناچیز جانیگا تم خدا اور
ممون دونوں کی خدمت نہیں کر سکتے (۲۵) اِس لیئے میں تم سے
کہتا ہوں کہ اپنی زندگی کے لیئے فکر نہ کرو کہ ہم کیا کھائینگے اور کیا
پیئینگے نہ اپنے بدن کے لیئے کہ کیا پہنینگے کیا جان خوراک سے بہتر

اُن کے لیئے دعا مانگو (۴۵) تاکہ تم اپنے باپ کے جو آسمان پر ہی فرزند ہو کیونکہ وہ اپنے سورج کو بدوں اور نیکوں پر اُگاتا ہی اور راستوں اور ناراستوں پر مینھہ برساتا ہی (۴۶) کیونکہ اگر تم اُنہیں کو پیار کرو جو تمہیں پیار کرتے ہیں تو تمہارے لیئے کیا اجر ہی کیا محصول لینیوالے بھی ایسا نہیں کرتے (۴۷) اور اگر تم فقط اپنے بھائیوں کو سلام کرو تو کیا زیادہ کیا کیا محصول لینیوالے بھی ایسا نہیں کرتے (۴۸) پس تم کامل ہو جیسا تمہارا باپ جو آسمان پر ہی کامل ہی ۔

۶ باب

(۱) خبردار رہو کہ تم اپنی نیک کاموں کو لوگوں کے سامنے دکھلانے کے لیئے نہ کرو نہیں تو تمہارے باپ سے جو آسمان پر ہی اجر نہ ملیگا (۲) اِس لیئے جب کہ تو خیرات کرے اپنے سامنے ترہی مت بجا جیسے ریاکار عبادت خانوں اور راستوں میں کرتے ہیں تاکہ لوگ اُن کی تعریف کریں میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ وہ اپنا اجر پا چکے (۳) پر جب تو خیرات کرے تو چاہیئے کہ تیرا بایاں ہاتھ نہ جانے جو تیرا داہنا ہاتھ کرتا ہی (۴) تاکہ تیری خیرات پوشیدہ رہے اور تیرا باپ جو پوشیدگی میں دیکھتا ہی خود ظاہر میں تجھے بدلا دیوے ۔ (۵) اور جب تو دعا مانگے ریاکاروں کی مانند مت ہو کیونکہ وہ عبادت خانوں میں اور راستوں کے کونوں پر کھڑے ہوکے دعا مانگنے کو دوست رکھتے ہیں تاکہ لوگ اُنہیں دیکھیں میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ وہ اپنا بدلا پا چکے (۶) لیکن جب تو دعا مانگے اپنی کوٹھری میں جا اور اپنا دروازہ بند کرکے اپنے باپ سے جو پوشیدگی میں ہی دعا مانگ اور تیرا باپ جو پوشیدگی میں دیکھتا ہی ظاہر میں تجھے بدلا دیگا (۷) اور جب دعا مانگنے ہو غیرقوموں کی مانند بیہودہ بک بک مت کرو کیونکہ وہ سمجھتے ہیں کہ اُن کی زیادہ گوئی سے اُن کی سنی جائیگی (۸) پر اُن کی مانند مت ہو کیونکہ تمہارا باپ تمہارے مانگنے سے پہلے جانتا ہی کہ تمہیں کن کن چیزوں کی ضرورت ہی (۹) پس

کر کھانے کا باعث ہو اُسے نکال اور اپنے پاس سے پھینک دے کیونکہ تیرے
اعضا میں سے ایک کا نہ رہنا تیرے لیئے اُس سے بہتر ہی کہ تیرا سارا
بدن جہنم میں ڈالا جاوے (۳۰) یا اگر تیرا دہنا ہاتھ تیرے لیئے ٹھوکر
کھانے کا باعث ہو اُس کو کاٹ ڈال اور اپنے پاس سے پھینک دے
کیونکہ تیرے اعضا میں سے ایک کا نہ رہنا تیرے لیئے اُس سے بہتر ہی
کہ تیرا سارا بدن جہنم میں ڈالا جاے (۳۱) یہہ بھی لکھا گیا کہ جو
کوئی اپنی جورو کو چھوڑ دے اُسے طلاقنامہ لکھ دے (۳۲) پر میں
تمھیں کہتا ہوں کہ جو کوئی اپنی جورو کو زنا کے سوا کسی اور سبب
سے چھوڑ دیوے اُس سے زنا کرواتا ہی اور جو کوئی اُس چھوڑی
ہوئی سے بیاہ کرے زنا کرتا ہی (۳۳) پھر تم سن چکے ہو کہ اگلوں
سے کہا گیا کہ تو جھوٹی قسم نہ کھا بلکہ اپنی قسمیں خداوند کے
لیئے پوری کر (۳۴) پر میں تمھیں کہتا ہوں ہرگز قسم نہ کھانا نہ تو
آسمان کی کیونکہ وہ خدا کا تخت ہی (۳۵) نہ زمین کی کیونکہ وہ
اُس کے پانو کی چوکی ہی اور نہ یروسلم کی کیونکہ وہ بزرگ بادشاہ
کا شہر ہی (۳۶) اور نہ اپنے سر کی قسم کھا کیونکہ تو ایک بال کو
سفید یا کالا نہیں کر سکتا (۳۷) پر تمھاری گفتگو میں ہاں کہ ہاں اور
نہیں کہ نہیں ہو کیونکہ جو اِس سے زیادہ ہی سو برائی سے ہوتا ہی *
(۳۸) تم سن چکے ہو کہ کہا گیا آنکھ کے بدلے آنکھ اور دانت کے بدلے
دانت (۳۹) پر میں تمھیں کہتا ہوں کہ ظالم کا مقابلہ نہ کرنا بلکہ
جو تیرے دہنے گال پر طمانچہ مارے دوسرا بھی اُس کی طرف پھیر
دے (۴۰) اور اگر کوئی چاہے کہ تجھ پر نالش کرکے تیری قبا لے گرتے
کو بھی اُسے لینے دے (۴۱) اور جو کوئی تجھے ایک کوس بیگار لے
جاوے اُس کے ساتھ دو کوس چلا جا (۴۲) جو کوئی تجھ سے کچھ
مانگے اُسے دے اور جو تجھ سے قرض چاہے اُس سے منہہ نہ موڑ *
(۴۳) تم سن چکے ہو کہ کہا گیا اپنے پڑوسی سے دوستی رکھ اور اپنے
دشمن سے عداوت (۴۴) پر میں تمھیں کہتا ہوں کہ اپنے دشمنوں
کو پیار کرو اور جو تم پر لعنت کریں اُن کے لیئے برکت چاہو جو
تم سے کینہ رکھیں اُن کا بھلا کرو اور جو تمھیں دکھ دیں اور ستاویں

طرح تمہاری روشنی آدمیوں کے سامنے چمکے تاکہ وہ تمہارے نیک کاموں کو دیکھیں اور تمہارے باپ کی جو آسمان پر ہے تمجید کریں۔ (۱۰) یہ خیال مت کرو کہ میں توریت یا نبیوں کی کتابوں کو منسوخ کرنے کو آیا میں منسوخ کرنے کو نہیں بلکہ پوری کرنے کو آیا ہوں (۱۱) کیونکہ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ جب تک آسمان اور زمین ٹل نہ جائیں ایک نقطہ یا ایک شوشہ توریت کا ہرگز نہ مٹیگا جب تک سب کچھ پورا نہ ہو (۱۲) پس جو کوئی ان حکموں میں سے سب سے چھوٹے کو ٹال دے اور یہی آدمیوں کو سکھاوے آسمان کی بادشاہت میں سب سے چھوٹا کہلائیگا پر جو کہ عمل کرے اور سکھاوے وہی آسمان کی بادشاہت میں بڑا کہلائیگا (۱۳) کیونکہ میں تمہیں کہتا ہوں کہ اگر تمہاری راستبازی فقیہوں اور فریسیوں کی سے زیادہ نہ ہو تم آسمان کی بادشاہت میں کسی طرح داخل نہ ہوگے ۔ (۱۴) تم سن چکے ہو کہ اگلوں سے کہا گیا تو خون مت کر اور جو کوئی خون کرے عدالت میں سزا کے قابل ہوگا (۱۵) پر میں تمہیں کہتا ہوں کہ جو کوئی اپنے بھائی پر بے سبب غصہ ہو عدالت میں سزا کے قابل ہوگا۔ اور جو کوئی اپنے بھائی کو بیوقوف کہے صدر مجلس میں سزا کے قابل ہوگا۔ اور جو اسے احمق کہے جہنم کی آگ کا سزاوار ہوگا (۱۶) پس اگر تو قربانگاہ میں اپنی نذر لے جاوے اور وہاں تجھے یاد آوے کہ تیرا بھائی تجھ سے کچھ عداوت رکھتا ہے (۱۷) تو وہاں اپنی نذر قربانگاہ کے سامنے چھوڑ کے چلا جا پہلے اپنے بھائی سے میل کر تب آکے اپنی نذر گذران (۱۸) جب تک تو اپنے مدعی کے ساتھ راہ میں ہی جلد اس سے مل جا نہ ہو کہ مدعی تجھے قاضی کے حوالے کرے اور قاضی تجھے پیادہ کے سپرد کرے اور تو قید میں پڑے (۱۹) میں تجھ سے سچ کہتا ہوں کہ جب تک کوڑی کوڑی ادا نہ کرے تو وہاں سے کسی طرح نہ چھوٹیگا (۲۰) تم سن چکے ہو کہ اگلوں سے کہا گیا تو زنا نہ کر (۲۱) پر میں تمہیں کہتا ہوں کہ جو کوئی شہوت سے کسی عورت پر نگاہ کرے وہ اپنے دل میں اس کے ساتھ زنا کر چکا (۲۲) سو اگر تیرا داہنا آنکھ تیرے

...ني كي انجيل

---

۱ باب

يسوع مسيح ابن داؤد ابن ابرهام كا نسب‌نامه * (۲) ابرهام ...
اِضحاق پيدا هوا اور اِضحاق سے يعقوب پيدا هوا اور يعقوب سے يهود...
اور اُس كے بهائي پيدا هوئے (۳) اور يهوداه سے پهارس اور زارح تمر ...
پيٹ سے پيدا هوئے اور پهارس سے حصروم پيدا هوا اور حصروم ...
آرام پيدا هوا (۴) اور آرام سے عميناداب پيدا هوا اور عميناداب ...
نحسون پيدا هوا اور نحسون سے سلمون پيدا هوا (۵) اور سلمون ...
بوعز راحب كے پيٹ سے پيدا هوا اور بوعز سے عوبيد روت كے پيٹ ...
سے پيدا هوا اور عوبيد سے يسّي پيدا هوا (۶) اور يسّي سے داؤد بادشا...
پيدا هوا * اور داؤد بادشاه سے سليمان اُس سے جو اُورياه كي جورو تها...
پيدا هوا (۷) اور سليمان سے رحبعام پيدا هوا اور رحبعام سے ابي...
پيدا هوا اور ابياه سے اسا پيدا هوا (۸) اور اسا سے يهوسفط پيدا ...
اور يهوسفط سے يورام پيدا هوا اور يورام سے عُزياه پيدا هوا (۹) اور عُز...
سے يوتام پيدا هوا اور يوتام سے آخز پيدا هوا اور آخز سے حزقياه پي...
هوا (۱۰) اور حزقياه سے منسّي پيدا هوا اور منسّي سے امون پي...
هوا اور امون سے يوسياه پيدا هوا (۱۱) ... يوسياه سے ... اُس...
كے بهائي جس وقت بابل كو اُٹهه ... پيدا ... ر بابل...
كو اُٹهه جانے كے بعد يكونياه ... ل ...
زروبابل پيدا هوا ... د ...
اِلياقيم پيدا ... ازور ...
صدوق پيدا ... رد پي...

ب عہد جدید

خداوند یسوع مسیح
کی انجیل

اِسکا ترجمہ نارتھ اِنڈیا بیبل سوسیٹی کے ایئے یونانی زبان سے
اُردو زبان میں کیا گیا اور شہر مرزاپور کے یتیموں کے
مطبع میں پانچویں بار پادری ہیولٹ صاحب
کے اِہتمام سے طبع ہوا

سنہ ۱۸۷۵ عیسوی